

۲۰۴ - ۱ - مونسو بہ زبست کا نام
 ۲۰۵ - ۲ - مسکری میں آکر آمد نام کی
 ۲۰۶ - ۳ - آمد آمد جو ہوگی نام کی
 ۲۰۷ - ۴ - غریب آج یہ نیکو نام کی
 ۲۰۸ - ۵ - مونسو کے نام کی

۱ - جب فاطمہ خاتون نے پختن کیا
 ۲ - گھوڑے سے جڑناہ گرا کر زمین پر
 ۳ - نیکو جو کہ کسی سے نہیں آکر پختن
 ۴ - چون آفتاب صبح شہادت لہندہ
 ۵ - میدان میں دو پہر جو دم شک لہلہ کی
 ۶ - یا پختن کی میں کوئی ہے پختن ہو

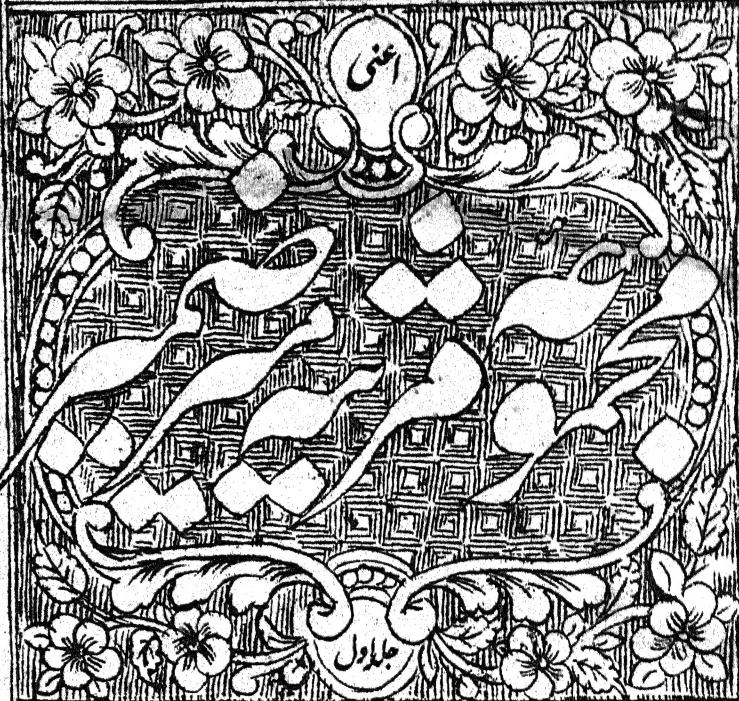
نام لکھیں

۲۰۹ - ۱ - شہد آدم کی سب سے پہلی
 ۲۱۰ - ۲ - مونسو سے ملنے کے بعد
 ۲۱۱ - ۳ - قازلیت کا نام
 ۲۱۲ - ۴ - ۱۷ مونسو کس نام سے عالم کی فرماؤں
 ۲۱۳ - ۵ - جس گھڑی نہر پر سقاے حرم جا پینا
 ۲۱۴ - ۶ - عباس جو مشہور تھا وہ بھی مونسو
 ۲۱۵ - ۷ - جیشہ سے میدان کی رضا پاکہ اکر
 ۲۱۶ - ۸ - لاکھوں زینب کے گلوگوں کی گھر میں
 ۲۱۷ - ۹ - محف سے شہوت فخر شہادت
 ۲۱۸ - ۱۰ - نہ نہ سفر عراق کو کہتے تھے
 ۲۱۹ - ۱۱ - واضح کیا جب حق حدیث اور فہم
 ۲۲۰ - ۱۲ - ملک طبع رسا آج روایا کہیں
 ۲۲۱ - ۱۳ - جسم پر کس فخر شہادت
 ۲۲۲ - ۱۴ - نام لکھ لے اب بھی کو زینب کی لیر تہا
 ۲۲۳ - ۱۵ - جہن دم دمع وہ حرم کی شہادت
 ۲۲۴ - ۱۶ - جہن کی کھینچ شہادت کو شہین
 ۲۲۵ - ۱۷ - دکھ نہ ضیاء خان نہ فرزند جوان کا
 ۲۲۶ - ۱۸ - دکھ جو مہر گر جان سے

۲۱ - جب فوج حسینی کی گلا ارادہ کو
 ۲۲ - جب ہوشہ شرب و لہجہ ہوا شہید
 ۲۳ - ۹ - مونسو کی جو احادیث مجاہد اور
 ۲۴ - ۱۰ - قریب م حرم جب قریب شام
 ۲۵ - ۱۱ - قنوت جو شہادت ہوا پیرین شہ
 ۲۶ - ۱۲ - جب پاکہ آب تیر سے اصرار کیا
 ۲۷ - ۱۳ - ۱۷ مونسو عباس کی محبت پہ فرماؤں
 ۲۸ - ۱۴ - آب دہم شیر سے جب یہاں بھگا
 ۲۹ - ۱۵ - کیا نرم ہے کیا صبح ارباب خوری
 ۳۰ - ۱۶ - جس وقت کی مہر نہ تریں طبعی صبح
 ۳۱ - ۱۷ - کس نہ کی مجلس میں مری جھوٹا
 ۳۲ - ۱۸ - یارو جہاں میں شہادت کا اچھلم دگر
 ۳۳ - ۱۹ - مونسو آج ہے دنیا کے سفر حرم کا
 ۳۴ - ۲۰ - آفتاب میں کی آئینہ مہر پیری کی
 ۳۵ - ۲۱ - غریب آج شہادت کی رات آئی کی
 ۳۶ - ۲۲ - مونسو کہ بانوی ہوشہ زلفان
 ۳۷ - ۲۳ - ۱۷ مونسو کے ارادہ و سفاک غم کی
 ۳۸ - ۲۴ - شفقت علی یہ حق سکوت علی ہضم
 ۳۹ - ۲۵ - سب سے صبح کی جب رز میں آکر ہوا
 ۴۰ - ۲۶ - آمد آمد علی اکبر جو مشہور ہوئی

عوضنا که در مکار فضل ساز و آسما
به نفع مکینان و نفع بینان

در بیه اشک ریزی مومنین سلیقه اخصال حسنت بجزا داران آنکه طاس هرین خیره دلین



از کلام ندرت انضمام سر آمد مرثیه گوین نامی و ذاکران گرامی میر غفر حسین صاحب کات و زنا و میر

مطیع نامی مشی نوکش و او تمکای پور مرثیه به طبع
مطیع می مشی نوکش و او تمکای پور مرثیه به طبع

اصلاح

اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطبوعہ ہر ایک سال میں کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقانِ اہلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیبل پریس کے تین صفحہ جو سادے ہیں انہیں بعض کتب علم فقہ وغیرہ اردو و فارسی مذہب امامیہ وغیرہ کی درج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

کتب اردو و فارسی مذہب امامیہ

مجموعہ مرتبہ میر یونس - یہ مجموعہ نادرو گوہر ہے
رونی ممبر غراویہ نوحہ دیکھا ذخیرہ شیون تین
جامع مصائب ابی عبد اللہ الحسین علیہ السلام ہر مضمون
جگر خراش جس سے دل انس و جان پاش پاش ہو
سو خنکان آتش عم کشکان خنجر الم ذکر حالات اصحاب
و اولاد امام ہمام جو سلطان الذکرین ملاذ الشعارین
میر نواب صاحب مرحوم تخلص بیونس برادر میر انیس کا
یہ کلام بلاغت نظام ہے جسکا شہرہ نازک خیالی و خوشگانی
و مضمون نگاری از ہند تاروم و شام ہر انکی فنِ علم ہیں
مجموعہ مرتبہ ہاس میرزا دبیر - مجموعہ بے نظیر و لذیر
مرغوب و لہاس ہر صفحہ و کبیر رونی ممبر غراویہ
نوحہ و بکا جامع مصائب شہدائے کربلا حضرت
امام حسین ہر تصنیف سلطان الذکرین قدوہ الشعار
پسہ نظیر مترویر خوش تقریر مرزا سلامت علی تخلص
بد دبیر ہے یہ نادریہ و دو جلدین ہر جلد اول میں
۳۰ مرتبہ اور جلد دوم میں ۳۰ مرتبہ ہیں -
مجموعہ مرتبہ میر عشق - کہ نام تاریخی اسکا گلزار علم ہے

یہ مجموعہ نایاب رونی مجلس غراویہ نوحہ و بکا در احوال
شہیدان کربلا علی الترتیب از تصنیفات -

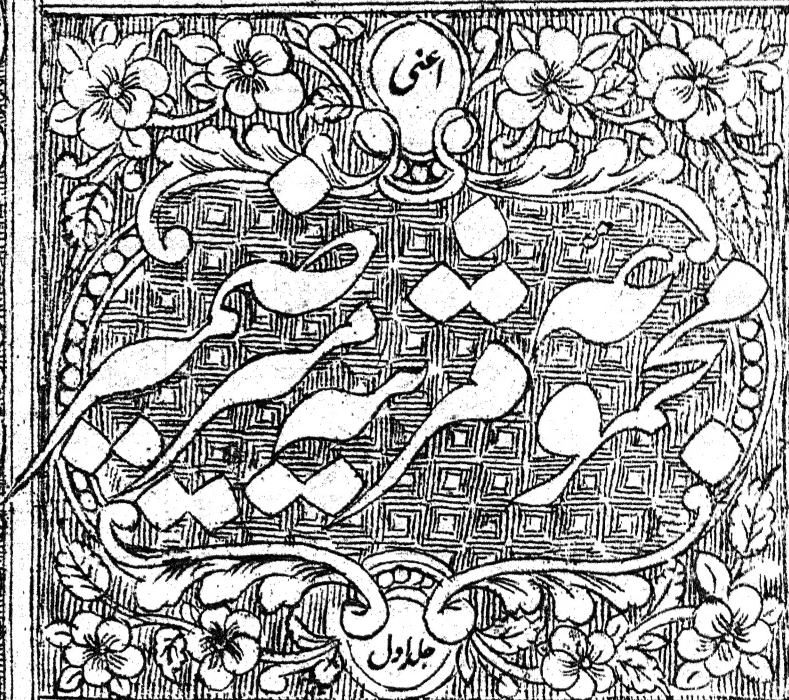
افصح القصص الملیع البلیغ الملک الشعر اجاب سید حسین مرزا
صاحب تخلص یہ عشق دام ظلہ العالی اس مجموعہ کی دو
جلدین ہیں جلد اول میں بہت رباعیات اور سلام
اور قصائد اور نوحہ ہیں بعد اسکے حال جناب رسالت پیادہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تاحال جناب عباس علیہ السلام
علی الترتیب ہے عجب خوبی اور عمدگی سے نظم ہوا ہے
ہر مرتبہ اسکا طعندہ عمدہ چھاپا گیا ہے -

دوسری جلد - جسکا نام تاریخی برہان غم ہر حال
جناب علی اکبر علیہ السلام سے شروع ہوا ہے اور حال
جناب خامس آل عباس علیہ التقدیر و الثناء بالتفصیل اور
حال بعد شہادت اور تاریخی خیام اور امیری اہل حرم
اور جانا کو فہ و شام کو اور حالات شام اور عبدالان
داخلہ اہلبیت علیہم السلام کا مدینہ میں مع دیگر حالات
علی الترتیب درج ہے -

تراو المعاد - محشی و مترجم - یہ کتاب مذہب امامیہ کے
اعمال اور وظائف میں نو اورات سے ہے پورے
سال یعنی بارہ مہینوں کے اعمال نہایت بسوٹا زمین

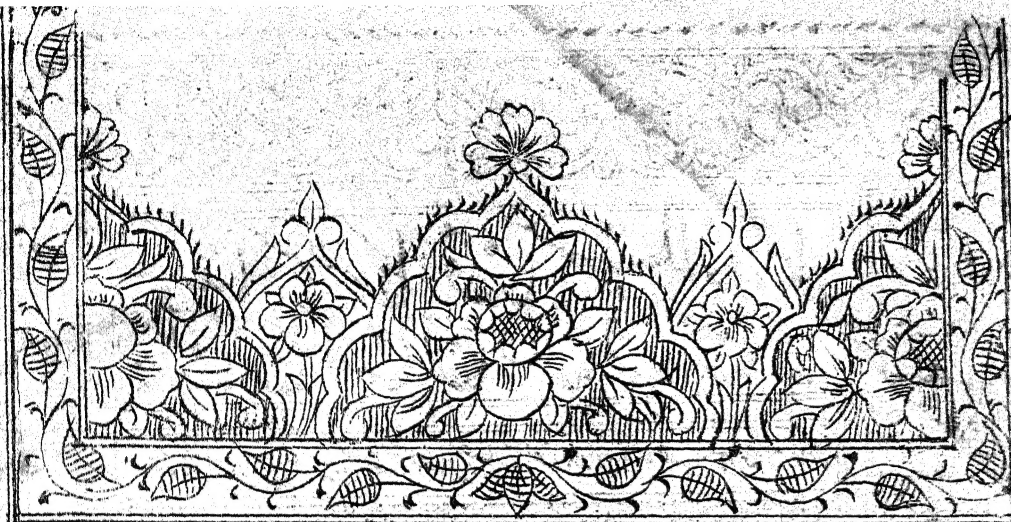
عوضنا بکرمکافضل حسن لازو اسما
به ن شع مین ن و ل ق مین ن

در لیه اشک ریزی مومنین سله اخصال حیات بعد از ادا ان آئمه طباهرین ذخیره دلپذیر



از کلام ندرت انصام سر آمد مرثیه گوین نامی و ذاکران گرامی بهر طغریه منیر کاتوزاد میر

طبع می نشی نو کشو و آقا پور مر سابه
طبع ن مین ن و ل ق مین ن



بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴۱
بہ ظالموں نے غارتگری کی
پتھر کا گھر گرا کر ریت بن گیا
نہر کا پانی خشک ہو گیا
مردم کا دل بے پروا ہو گیا

۴۲
اے زمین! تجھے کون سا
دشمن ہے جو تجھے برباد کر رہا ہے
تیرے پتھر کے گھر کو بے پروا کر رہا ہے
تیرے درختوں کو بے پروا کر رہا ہے

۴۳
اے آسمان! تجھے کون سا
دشمن ہے جو تجھے برباد کر رہا ہے
تیرے ستاروں کو بے پروا کر رہا ہے
تیرے مہینوں کو بے پروا کر رہا ہے

۴۴
اے تیرگی سی جھاگ سی سارے جہان پر
غلبہ تھا آسمان گرے آسمان پر

۴۵
دل سارے باغبانوں کے ہندو ہل گئے
آتش لگا لگا کے چین سے نکل گئے

۴۶
روشنی جو تھی جہان میں ہر سب و ہر گئی
تندیل آسمان کی بے نور ہو گئی

۴۷
بان کو زور فانی کے چاند نے کیا
دان نہر کے غلاب فک کو کیا
بان کو ستون دین غیبی خاک پر کیا
دان گنبد فک پر نور دل کیا

۴۸
ایسی ہوئی تندیان جہان کی
جو صف آسمان پر جہی صف کی
آسمان سپرد ہو گیا
کیہ غدا کا خاک و کبیر کی

۴۹
محرابین حلقہ باز در کھانکے کی
روشنی تھی بے نور ہو گیا
نخل کی پتی بون سے ناب ہو گیا
ماہم زبان حال کی تھی بے نور

۵۰
یاد سرگنا جو شمع رسالت آج کا
گل ہو گیا چراغ و بان ماہتاب کا

۵۱
بولا کوئی یہ خلق جہیز بے قول ہو
اسکی گاہ بیان وہی بنت رسول ہو

۵۲
اگر آؤ سرگرم شیر خدا چیتا ہو کج
یجان غزال احمد مسل ہو اتر کج

<p>۷۰ اکت دست چاہیے پانچ ہوسے نظر غلامی حسین کے اور پرستار شیران رشت جمع کیو جال مار رتی تھی شیر خانی یہ اور دلدل بار</p>	<p>۷۱ مانیہ ایک تجا خوار نشان لالہاں شکل جالب گلبی شمع سماں آسودہ غل بڑی دیا بھیل بیجا بین لولہ کے تری تھیں یہ بیان</p>	<p>۷۲ کہتا تھا ایک ایک کسبیا بدن دعا یہ کیا ہو اجاں میں نالوں میں دعا ایا کبھی جہاں میں اندھیرا سما بوقت سر ایا بیت کے دنیا تھا یہ صدا</p>
<p>نعرے کرو یہ روز ہی رنج و ملال کا سرکٹ گیا ہر شیر آہی کے لال کا</p>	<p>بھولیکا غم کبھی نہ شہ مشرقین کا وہ پیاس سے زمین بہ تر بنا حسین کا</p>	<p>تبدیل کیوں نہ شکل ہو ہر اک مکان کی سبط رسول کے گئے برکت جہاں کی</p>
<p>۷۳ اکت دست کو چرخے سارے شہزادوں کہتے تھے طوطا زور کے لہجہ میں تھا دامن زمین میں نگاہ زمین چین تھا زور کہ اسے عورت کے نورین</p>	<p>۷۴ دنیا میں چین کا ہوا تھا جو فائدہ اک زور تھا نسبت عالم میں پلا اپنے مکان سے عورت ہر شخص کو بھا جا کے کل کچھ گھر ان سے بہرہ بیا</p>	<p>۷۵ دنیا کا تھا جال غول کے کمال لگیو کچھین تھے پورے غول لال اور شاہی نے رنگ بن جاتے تھے جلال کو لے پورے شہنشاہین کا قلم کمال</p>
<p>بن بن مین وھوم شاہ کے ماتم کی ہوتی ہو زہرا ہر ایک غول میں آ کے روتی ہو</p>	<p>تکلمین مکان سے کیوں بشر حال نہیکے زہرا جو بال کھول کے نکلے بہشت سے</p>	<p>تھا و حسین خیمہ شاہ شہید مین الفتح کی صدا تھی سپاہ یزید مین</p>
<p>۷۶ کہتا تھا گرسے کھانا سوچ کر اور خاک ڈال دیا تھی ہر جگہ دھڑھڑ اکت دست لہتے تھے کبوتر زمین پر غلاموں کے لبوں ابوبے تھے بال پر</p>	<p>۷۷ تھا شہ زور زمین پر اک بڑا ہوا اور ان بڑے تھے آگ آگ رہا بیجا تھا گرو کی تودہ بیجا ہی لگیا جہت سب پر قتل خون کی کو دیا</p>	<p>۷۸ چین بجا اس کا طہر نہ کرکے بیان سو ہی ہوئی وہ بڑی چین کے چہ بیان کہتی تھیں کہتا ہوا ہوسا کے ہم بیان اب ہم میں اور بلوار اور فوج شاہ بیان</p>
<p>سب طائران اوج فلک شکبار تھے مانند مرغ قبلہ نما جہت را ر تھے</p>	<p>کیونکہ ہنویہ رنگ زمین زمان کا جب بادشاہ قتل ہو دو لون جہاں کا</p>	<p>اب بھر حسین کا ہو کو دنیا میں آیکا پروے میں کون کال ہی کو تھا لیکا</p>

۷۱
 سب از آن که در این جهان گشت
 اب و کبیر و سبک و سنگ
 کبریا که در این عالم است
 اب و کبیر و سبک و سنگ

۷۲
 کتا خا کوئی نیست که در این عالم
 باز نیاید این بازو است
 منبر نیست که در این عالم
 کعبه و مسجد و منبر و کعبه

۷۳
 کتا خا کوئی نیست که در این عالم
 باز نیاید این بازو است
 منبر نیست که در این عالم
 کعبه و مسجد و منبر و کعبه

بے وارثان کو دیکھو کہ کیا ہے
 کرتے ہیں قتل ہمیں قیدی بناتے ہیں

ابن مسعود کہتا تھا اکبر کو مارا ہوں
 میں وہ جیری ہوں جسے میرے گوارا کر

مرفقہ میں اب رسول کو سولے نیچے
 سید کی لاش گودوں سے بال بال کھینچے

۷۴
 کتا خا کوئی نیست کہ در این عالم
 باز نیاید این بازو است
 منبر نیست کہ در این عالم
 کعبه و مسجد و منبر و کعبه

۷۵
 کتا خا کوئی نیست کہ در این عالم
 باز نیاید این بازو است
 منبر نیست کہ در این عالم
 کعبه و مسجد و منبر و کعبه

۷۶
 کتا خا کوئی نیست کہ در این عالم
 باز نیاید این بازو است
 منبر نیست کہ در این عالم
 کعبه و مسجد و منبر و کعبه

لبوس میں فوت ملای ہر منہ میں صفای کو
 تابوت جسکی امان کا اٹھا تھا رات کو

کہتا تھا سر مشہور ہی میں نے چکا دیا
 اکدم میں چین کو جہان سے مٹا دیا

جادو کھرا اب یہ دھوم ہی کیسی سپاہ میں
 مارا ہوں کس عزیز کو اب قتل گاہ میں

۷۷
 کتا خا کوئی نیست کہ در این عالم
 باز نیاید این بازو است
 منبر نیست کہ در این عالم
 کعبه و مسجد و منبر و کعبه

۷۸
 کتا خا کوئی نیست کہ در این عالم
 باز نیاید این بازو است
 منبر نیست کہ در این عالم
 کعبه و مسجد و منبر و کعبه

۷۹
 کتا خا کوئی نیست کہ در این عالم
 باز نیاید این بازو است
 منبر نیست کہ در این عالم
 کعبه و مسجد و منبر و کعبه

لباس بھی دے رہے تھے مہاشور و شہین کی
 آواز اٹھنے آئی تھی ہر جو حسین علی

دلغہ اٹھکا میرے سینے سے ہر گز نہیں
 دیکھا وہ میرے شاہ بہ صدمہ ہوا نہیں

کیا جاؤں قتل گاہ میں لہو اس کو
 اپنا تو پاس بچہ نہیں دہرا کا پاس کو

<p>۱۴۴ ہونے کے لئے نہایت سوئے بیکار کہنے کی خوشی ہو فخر سے بیکار ہر خون میں جا بے کر خون گوار حیدر آبادی زینتی کا جگر بوجھ</p>	<p>۱۴۵ شغول غلبہ بیاں میں غلبہ اورنا چھوچھو اسان میں بولند بچان میں چھوچھو جاوے میں بچند ہرچہ میں کہنے میں کفار خورند</p>	<p>۱۴۶ شگفتا کی بیٹی کو رسم عشق کیا آہ چویش چاہو بیار سے کیا بیگواہ رہو میں چھوچھو غلط اگر کوئی کہے کہ کعبہ جی کیا</p>
<p>۱۴۷ وہ آن شمع چھپائے کو چادر نہ ہائیکے سرنگے اکیدم میں وہ بلو سے میں جانیگے</p>	<p>۱۴۸ وہ ظلم ہو کہ یاد رہے روزگار میں مشترک جفا طمرے بڑے مزار میں</p>	<p>۱۴۹ خنجر مرے معنور چلا سہاٹی حسابان پر میں آہ تک نہ لائی اٹھی اپنی زبان پر</p>
<p>۱۵۰ چادر میں کئے فتنے اور صبر میں گر کیا کہ بڑے پیش ہوا زرد آجبال بوزر جہاڑوں میں شمع سنہریاں شان چلی کوئی کیونہ فتنہ</p>	<p>۱۵۱ فتنہ کے ایک فتنے چھوچھو صبر کیا اب کیا سا ظلم میں ہوتا تو نہ کیا بوجھ میں چھوچھو کچھ کچھ غفلت کیا نہ کہ نہ بڑھ چکا کی نہیں کو کیا</p>	<p>۱۵۲ پاپ میں بدل کوئی کچھ کیا پاپ میں بھائی اگر کوئی کیا استاد صحن میں ہو صبر کیا سکھوں کی آسمان کے پاپ کیا</p>
<p>۱۵۳ بیوند جا بجا تھے روا میں کیے ہوئے نام علی بجائے عصا تھی لیے ہوئے</p>	<p>۱۵۴ اب صدمہ دیکھ لاشہ اسبط رسول کو روز نگینہ شل سبز زہر زہرا کے چھول کو</p>	<p>۱۵۵ لڑنے سے نڈر ہو گئی لاشہ شہ شہ کو میں بد دعا کرو گئی سپاویزید کو</p>
<p>۱۵۶ کیا کوئی جی جان کے لڑائی نہ کر لیکو سب شہ شہ کو زمین پر اور جہاں میں فتنے میں قاتل نظر فتنے میں سپا ظلم کو جی صبر</p>	<p>۱۵۷ شمع کی جان کی فتنہ بھگت کیا مجھ کو کھال مڑائی چلی راضیت کیا اور زینب غریب درد کے کیا وصال کی شمع کوں کوں کیا</p>	<p>۱۵۸ لڑنے کے لئے شمع میں جی بھگت کیا لڑنے کے لئے شمع میں جی بھگت کیا صبح حسین کی جان کی صفا جینا کی لائی کو فتنہ کوئی کیا</p>
<p>۱۵۹ خوش ہو کے اہل ظلم بھگت ہوتے ہیں کیونہ جی علی سے گلے لگے روتے ہیں</p>	<p>۱۶۰ ہر قد میں روح فاطمہ کو شور و شین ہو یہ شور پائمانی لاش حسین ہے</p>	<p>۱۶۱ تو است رسول کی حاجت روائی کر شگفتا کی بیٹی ہے شگفتا کی کر</p>

نہایت

اسم کما شہر خدائے غیبیان
و شہر اکبر کعبہ سبز اربعین بیان
بہشت کے ساتھ تھوڑے سے دویان
کھدائی نہایت شہر جو پھر غرضان

نہایت زبان میں نہایت کجی آو
گر حکم تو جابان میں ستون کجی آو
کھدائی نہایت شہر جو پھر غرضان
آوین و کھدائی کو کھدائی نہایت

نہایت کی بیانی کا کھدائی
نہایت آوین و کھدائی کجی آو
نہایت کھدائی کو کھدائی نہایت
نہایت کھدائی کو کھدائی نہایت

گاہے تو گرو پھر تاحا وہ لاش شاہ کے
گرچہ میتا تھا پاؤں وہ شیر اکہ کے

شہر بے ہر جو کھدائی میں دویان
کھدائی نہایت شہر جو پھر غرضان

نہایت کھدائی کو کھدائی نہایت
نہایت کھدائی کو کھدائی نہایت
نہایت کھدائی کو کھدائی نہایت
نہایت کھدائی کو کھدائی نہایت

نہایت کھدائی کو کھدائی نہایت
نہایت کھدائی کو کھدائی نہایت
نہایت کھدائی کو کھدائی نہایت
نہایت کھدائی کو کھدائی نہایت

نہایت کھدائی کو کھدائی نہایت
نہایت کھدائی کو کھدائی نہایت
نہایت کھدائی کو کھدائی نہایت
نہایت کھدائی کو کھدائی نہایت

رواہ کی سپاہ پورے امام ہون
تو شیر کبریا کو میں ترا غلام ہون

نہایت کھدائی کو کھدائی نہایت
نہایت کھدائی کو کھدائی نہایت
نہایت کھدائی کو کھدائی نہایت
نہایت کھدائی کو کھدائی نہایت

نہایت کھدائی کو کھدائی نہایت
نہایت کھدائی کو کھدائی نہایت
نہایت کھدائی کو کھدائی نہایت
نہایت کھدائی کو کھدائی نہایت

نہایت کھدائی کو کھدائی نہایت
نہایت کھدائی کو کھدائی نہایت
نہایت کھدائی کو کھدائی نہایت
نہایت کھدائی کو کھدائی نہایت

نہایت کھدائی کو کھدائی نہایت
نہایت کھدائی کو کھدائی نہایت
نہایت کھدائی کو کھدائی نہایت
نہایت کھدائی کو کھدائی نہایت

نہایت کھدائی کو کھدائی نہایت
نہایت کھدائی کو کھدائی نہایت
نہایت کھدائی کو کھدائی نہایت
نہایت کھدائی کو کھدائی نہایت

نہایت کھدائی کو کھدائی نہایت
نہایت کھدائی کو کھدائی نہایت
نہایت کھدائی کو کھدائی نہایت
نہایت کھدائی کو کھدائی نہایت

نہایت کھدائی کو کھدائی نہایت
نہایت کھدائی کو کھدائی نہایت
نہایت کھدائی کو کھدائی نہایت
نہایت کھدائی کو کھدائی نہایت

<p>۴۳ گھنٹے کے چور شاہ اگر آروزیں ہو لاشہ کو نہ آیدہ نظر خانہ زین ہو اندوہ کا کہ کوہ گر اس سرورین ہو فرستے گئے اٹھو کو کھڑی چوبین ہو</p>	<p>۴۴ اوشمین کیا جینے کر مرگا بکریاں آرغونہ چادر چچی دیکھو کیے بیاں نوشاہ کا امدلے نہ لاشہ کیا بیاں کیا نہیں ہو گیا بیکار کی کھال</p>	<p>۴۵ تھا اسکا ہی دل کھائی کا نشان ہو یہ تو چین قاطع کا سروران ہو دندین اور بے خبر کی جان ہو آج اسکو جو چھینے خوش گمان ہو</p>
<p>۴۶ یان ظالمون نے مار لیا ابن حسن کو کیا جا کے مین کھلاؤ گا منہ کسی دھن کو</p>	<p>۴۷ لاشہ کو کس طرح سے دکھلاؤن دھن کو پرزے کیا میرحمون نے فرزند حسن کو</p>	<p>۴۸ حق اسکو رکھے تاحدوسی سال سلامت سوم برادر کا رہے لال سلامت</p>
<p>۴۹ بوجہ چین کی سی صلیج ہو کہانی سویا بختی اس لال تو زبان دہانی اس پر دوزخ میں کھڑی کھو بیاں کیا پس کو نہیں کہ مرگئی ہو چالی</p>	<p>۵۰ میدان کو جا بون نگار کی بھڑ خیمے نکل آ گئی نوشاہ کی مار ارغی بطرت اس کی آگ لے چاہا بیازن بوجہ کا ہی قاسم رنفظ</p>	<p>۵۱ باب بھتیجا بلبرہان چھان آرت لے تو نظر سے بے بچا سورہ بھجے اس طرح اوروں کا دکھانا بوجہ نصیب اس کی نصیب کا لانا</p>
<p>۵۲ اور دوسرے ہر حال بڑا اسکی دھن کا گھر ہو گیا برباد حسین اور حسن کا</p>	<p>۵۳ ننگرا بھی نوشاہ سدھار تھا وہ گھر سے ان پوچھیے اس دغا کو اس مان کے جگر سے</p>	<p>۵۴ پر چین کہ کیسی یہ سحر بیاہ کی آئی جو زن مین اجل قاسم نوشاہ کی آئی</p>
<p>۵۵ دوست مین گنجشک دین مین پہلے کے لیے جی عالمی کے مین اور شہرہ و جعفر نے کیا ہو گا بدنام سکھایا کیا فاطمہ ان کا عالم</p>	<p>۵۶ جھنپاری ناخانی ہو گیا بیکار کرتی تھی صد ان شہ کو وہ بہت پیار خیر کہ دغا کے بھی تھے خانی سے دلدار لیکن وہ فدا ہوئی تھی قاسم کی ہولدار</p>	<p>۵۷ جانی سے دل لے گئے مین شہزاد عابد و شہزادی طرت اور کھنڈار باہر نکل آئے نہ کوئی بی بی ان نگار داسوس عکسے خبردار خستہ بار</p>
<p>۵۸ آتی ہیں کوئی آن مین فردوس سے رن کو تھامے ہو آغوش مین ہو نیکی جن کو</p>	<p>۵۹ گنتی تھی کہ مین بھالی کے دلدار کے مدد قاسم کے مین اس جاز سے رخسار کے مدد</p>	<p>۶۰ اک برس سے یہ فرمایا کہ ہمراہ چلو تم لینے کے لیے لاشہ نوشاہ چلو تم</p>

۱۱ والتو کہ جو جہنم کے حضرت نے بھارا ایسی بی بی کا نام نہ تو شاہ مہارا کے کہ نہ کہ جو جہنم کے کہی بھارا کے کہ نہ کہ جو جہنم کے کہی بھارا	۱۲ حاکم کو کھاکو نہ جانیگا میں نہ جانیگا نہ جانیگا میں نہ جانیگا نہ جانیگا میں نہ جانیگا نہ جانیگا	۱۳ ابن سعد اللہ نے کی کیا کیا ابن سعد اللہ نے کی کیا کیا ابن سعد اللہ نے کی کیا کیا ابن سعد اللہ نے کی کیا کیا
۱۴ اک طفل چہ را گیا اولاد علی کا خیر سے نکل آیا ہوا موسیٰ کا خیر سے نکل آیا ہوا موسیٰ کا خیر سے نکل آیا ہوا موسیٰ کا	۱۵ قائم تو ہو نام اسکا یہ فرزند حسن ہو شیر کی بی بی اسی دو طہا کی وطن ہو شیر کی بی بی اسی دو طہا کی وطن ہو شیر کی بی بی اسی دو طہا کی وطن ہو	۱۶ ہو ایک تو آرام سے بھالی کے پس کو بھر کرتے ہیں طعن سے تاشید جگر کو بھر کرتے ہیں طعن سے تاشید جگر کو بھر کرتے ہیں طعن سے تاشید جگر کو
۱۷ سیدان شہادت میں جو جہنم کے نورانیہ چلے لائے تاشید جگر کو نورانیہ چلے لائے تاشید جگر کو نورانیہ چلے لائے تاشید جگر کو	۱۸ عاشق اللہ کی کیا کیا عاشق اللہ کی کیا کیا عاشق اللہ کی کیا کیا عاشق اللہ کی کیا کیا	۱۹ عاشق اللہ کی کیا کیا عاشق اللہ کی کیا کیا عاشق اللہ کی کیا کیا عاشق اللہ کی کیا کیا
۲۰ شیر کے فریاد کو غلاموں سے جہان سے لگانے دو براہ کسر کو جہان سے لگانے دو براہ کسر کو جہان سے لگانے دو براہ کسر کو	۲۱ اسم سے زمین عزت افلاک ہون کی ہم بھی زیارت کریں فرزند حسن کی ہم بھی زیارت کریں فرزند حسن کی ہم بھی زیارت کریں فرزند حسن کی	۲۲ بہو کیا اس فوج نے اک شب کی وطن کو ہم بھی تو بھرن لاشہ کھار سے رن کو ہم بھی تو بھرن لاشہ کھار سے رن کو ہم بھی تو بھرن لاشہ کھار سے رن کو
۲۳ نقد پر چلے جہنم کے کہی بھارا نقد پر چلے جہنم کے کہی بھارا نقد پر چلے جہنم کے کہی بھارا نقد پر چلے جہنم کے کہی بھارا	۲۴ دانش تو تاج کو چلے جاؤ تو تاج دانش تو تاج کو چلے جاؤ تو تاج دانش تو تاج کو چلے جاؤ تو تاج دانش تو تاج کو چلے جاؤ تو تاج	۲۵ افواج میں سرک سے لگتی تاج افواج میں سرک سے لگتی تاج افواج میں سرک سے لگتی تاج افواج میں سرک سے لگتی تاج
۲۶ قاسم کا نہ شیر کو ہاتھ آئے گا لاشہ یہ شام کے حاکم کے لیے جاہنگ لاشہ یہ شام کے حاکم کے لیے جاہنگ لاشہ یہ شام کے حاکم کے لیے جاہنگ لاشہ	۲۷ روند اسو اتن اسکا جو یون پائیگی وطن اس میں پہ سر پیٹ کے رعایا کی وطن اس میں پہ سر پیٹ کے رعایا کی وطن اس میں پہ سر پیٹ کے رعایا کی وطن	۲۸ جب فرق سے آتی تھی تر خاک کے اوپر احسن ملک کہتے تھے افلاک کے اوپر احسن ملک کہتے تھے افلاک کے اوپر احسن ملک کہتے تھے افلاک کے اوپر

<p>۱۰۰ گرچہ زمین و آسمان و آبیاری نہیں ہے مگر کائنات کا موجود ہے جو ان کے موجود ہے جو ان کے</p>	<p>۱۰۱ اگرچہ زمین و آسمان و آبیاری نہیں ہے مگر کائنات کا موجود ہے جو ان کے موجود ہے جو ان کے</p>	<p>۱۰۲ اگرچہ زمین و آسمان و آبیاری نہیں ہے مگر کائنات کا موجود ہے جو ان کے موجود ہے جو ان کے</p>
<p>تھی زمین کے تلے تلے گئے قاتل کے اوپر میں ہی گرتی تھی بڑی لاش کے اوپر</p>	<p>تو سب کو کر کے قاتل تو کچھ دور نہیں ہو اس طرح سے لڑنا نہیں منظور نہیں ہو</p>	<p>سہرا کہیں نوحہ کا دستار کہیں ہو لنگنا کہیں پہنچا کہیں تلوار کہیں ہو</p>
<p>۱۰۳ نہیں ہے مگر کائنات کا موجود ہے جو ان کے موجود ہے جو ان کے</p>	<p>۱۰۴ اگرچہ زمین و آسمان و آبیاری نہیں ہے مگر کائنات کا موجود ہے جو ان کے موجود ہے جو ان کے</p>	<p>۱۰۵ اگرچہ زمین و آسمان و آبیاری نہیں ہے مگر کائنات کا موجود ہے جو ان کے موجود ہے جو ان کے</p>
<p>منہ بولے کہ اگر تری تلوار کے صدمے اگر تری تلوار کے صدمے</p>	<p>ان سب کا گراں اس جگہ میں سربا جگہ قاسم سنا بھالی تھیں پر ہاتھ لگے</p>	<p>زخموں کے سب چوریہ حالت ہی بدن کی وہ شکل ہی تبدیل ہوئی ابن حسن کی</p>
<p>۱۰۶ اگرچہ زمین و آسمان و آبیاری نہیں ہے مگر کائنات کا موجود ہے جو ان کے موجود ہے جو ان کے</p>	<p>۱۰۷ اگرچہ زمین و آسمان و آبیاری نہیں ہے مگر کائنات کا موجود ہے جو ان کے موجود ہے جو ان کے</p>	<p>۱۰۸ اگرچہ زمین و آسمان و آبیاری نہیں ہے مگر کائنات کا موجود ہے جو ان کے موجود ہے جو ان کے</p>
<p>طاقت نہیں بان صربت ہر شکل نبی کی ما چار دو ہائی ہر حسین ابن علی کی</p>	<p>محکمہ نظر آتا نہیں اس ماہ کا لاش تم ڈھونڈو مگر کائنات کا لاش</p>	<p>اعضائے مہیا علی اگر تری زمین سے بازو کہیں پایا تو ملا ہاتھ کہیں سے</p>

<p>۳۳</p> <p>اور غصہ کر دے کہ اٹھالے تنتیر کر غصہ کر دے کہ اٹھالے جہاں سے لگے کہ جہاں سے لگے اور غصہ کر دے کہ اٹھالے تنتیر کر غصہ کر دے کہ اٹھالے</p>	<p>۳۴</p> <p>اگر بنے کہ اسباب میں سے ایک جہاں سے لگے کہ جہاں سے لگے اسباب سے لگے کہ جہاں سے لگے جہاں سے لگے کہ جہاں سے لگے اگر بنے کہ اسباب میں سے ایک</p>	<p>۳۵</p> <p>اگر بنے کہ اسباب میں سے ایک جہاں سے لگے کہ جہاں سے لگے اسباب سے لگے کہ جہاں سے لگے جہاں سے لگے کہ جہاں سے لگے اگر بنے کہ اسباب میں سے ایک</p>
<p>اس وقت میں اکر دے دے دے دے دے کیون آ کے نہ قاسم کے دے دے دے اس وقت میں اکر دے دے دے دے کیون آ کے نہ قاسم کے دے دے دے</p>	<p>اس وقت میں اکر دے دے دے دے کیون آ کے نہ قاسم کے دے دے دے اس وقت میں اکر دے دے دے دے کیون آ کے نہ قاسم کے دے دے دے</p>	<p>اس وقت میں اکر دے دے دے دے کیون آ کے نہ قاسم کے دے دے دے اس وقت میں اکر دے دے دے دے کیون آ کے نہ قاسم کے دے دے دے</p>
<p>۳۶</p> <p>دانش نوری خاک پر بنی ہوئی کشتہ کشی سانس کے بنی ہوئی زینت نوبت قیامت کی بنی ہوئی خاتمہ ہو کر آؤ نوری سانس کی بنی ہوئی</p>	<p>۳۷</p> <p>جہاں سے لگے کہ جہاں سے لگے بالا سے لگے کہ جہاں سے لگے جہاں سے لگے کہ جہاں سے لگے بالا سے لگے کہ جہاں سے لگے</p>	<p>۳۸</p> <p>جہاں سے لگے کہ جہاں سے لگے بالا سے لگے کہ جہاں سے لگے جہاں سے لگے کہ جہاں سے لگے بالا سے لگے کہ جہاں سے لگے</p>
<p>رونی ہر وہان با سر عریان سکینہ ہر گھر میں بلاتی تھیں نادان سکینہ رونی ہر وہان با سر عریان سکینہ ہر گھر میں بلاتی تھیں نادان سکینہ</p>	<p>جب باندھ کے چادر کو رکھا خانہ زین دل تھام کے شیر گرسے روز میں پر جب باندھ کے چادر کو رکھا خانہ زین دل تھام کے شیر گرسے روز میں پر</p>	<p>وہ سانسے جو روئے ہوئے آئے تہن شیر نوشاہ کے لاشے کو گر لائے تہن شیر وہ سانسے جو روئے ہوئے آئے تہن شیر نوشاہ کے لاشے کو گر لائے تہن شیر</p>
<p>۳۹</p> <p>دو ملن نری کہنی کو کاٹ کر دے نیشہ کا چھبے سوزی دیدار دے ایسی بیوی پر سال کے نچا دے نیشہ کا چھبے سوزی دیدار دے</p>	<p>۴۰</p> <p>اگر بنے کہ اسباب میں سے ایک جہاں سے لگے کہ جہاں سے لگے اسباب سے لگے کہ جہاں سے لگے جہاں سے لگے کہ جہاں سے لگے</p>	<p>۴۱</p> <p>جہاں سے لگے کہ جہاں سے لگے بالا سے لگے کہ جہاں سے لگے جہاں سے لگے کہ جہاں سے لگے بالا سے لگے کہ جہاں سے لگے</p>
<p>قاسم کا اہو لیکے میں چہرے پر ملو لگی نوشاہ کے تابوت کے ہمراہ چلو لگی قاسم کا اہو لیکے میں چہرے پر ملو لگی نوشاہ کے تابوت کے ہمراہ چلو لگی</p>	<p>اس طرح وہ نہ ہوئے حمیر کی طرف کو پکڑے ہوئے کبیر ہر شاہ بجف کو اس طرح وہ نہ ہوئے حمیر کی طرف کو پکڑے ہوئے کبیر ہر شاہ بجف کو</p>	<p>مکھو نظر آتا نہیں وہ ماہ کہ ہر ای بیوی بیٹا مرا نوشاہ کہ ہر مکھو نظر آتا نہیں وہ ماہ کہ ہر ای بیوی بیٹا مرا نوشاہ کہ ہر</p>

<p>۱۴۴ چرخ غل آئی در خضبت کے بارے زان دیکھا آواز سے زمین علی سبک میراث دستار سے اچھین کر ادھر کھڑے آگ آتش ہی میں بیٹھ</p>	<p>۱۴۵ آتش کے نرنی باغی تیرے میں جانی آلودہ خون لاشن دھچکا لے لگائی جھپٹتے نرنی کے سر کو رسانی مچھڑا لڑکی با دوہلی نین کرانی</p>	<p>۱۴۶ آتش کے نرنی باغی تیرے میں جانی آلودہ خون لاشن دھچکا لے لگائی جھپٹتے نرنی کے سر کو رسانی مچھڑا لڑکی با دوہلی نین کرانی</p>
<p>اس شکل سے بیجا جو میں اسکو نظر آیا سینے سے تڑکرو میں سمند کو جگر آیا</p>	<p>ارمان مرے دل کا محالو مرے قاسم میں روتی ہوں جھاتی سے لگاؤ مرے قاسم</p>	<p>اس وقت سر کئی سراپا دے زمین ہو کیا تکرر نہ اے کار مرے دھیان نہیں ہو</p>
<p>۱۴۷ چرخ غل آئی در خضبت کے بارے زان دیکھا آواز سے زمین علی سبک میراث دستار سے اچھین کر ادھر کھڑے آگ آتش ہی میں بیٹھ</p>	<p>۱۴۸ آتش کے نرنی باغی تیرے میں جانی آلودہ خون لاشن دھچکا لے لگائی جھپٹتے نرنی کے سر کو رسانی مچھڑا لڑکی با دوہلی نین کرانی</p>	<p>۱۴۹ آتش کے نرنی باغی تیرے میں جانی آلودہ خون لاشن دھچکا لے لگائی جھپٹتے نرنی کے سر کو رسانی مچھڑا لڑکی با دوہلی نین کرانی</p>
<p>اکبر مرے کمال لاش کو گھوڑے سے اٹھا لو زمین سے کہا فاطمہ کبریا کو سنبھا لو</p>	<p>بیٹیا میں ترے پیکر بچان کے واری اماں تری اس لعل پریشان کے واری</p>	<p>تلاؤ کہ کیوں آنکھ نہیں کھولتے قاسم اب ہم چہ میں ہو کہ تو نہیں بولتے قاسم</p>
<p>۱۵۰ چرخ غل آئی در خضبت کے بارے زان دیکھا آواز سے زمین علی سبک میراث دستار سے اچھین کر ادھر کھڑے آگ آتش ہی میں بیٹھ</p>	<p>۱۵۱ آتش کے نرنی باغی تیرے میں جانی آلودہ خون لاشن دھچکا لے لگائی جھپٹتے نرنی کے سر کو رسانی مچھڑا لڑکی با دوہلی نین کرانی</p>	<p>۱۵۲ آتش کے نرنی باغی تیرے میں جانی آلودہ خون لاشن دھچکا لے لگائی جھپٹتے نرنی کے سر کو رسانی مچھڑا لڑکی با دوہلی نین کرانی</p>
<p>قاسم وہاں مسند پر تو بیہوش پڑی تھی اور بیٹھے کو اہل حرم گرد گھڑے تھے</p>	<p>روئے کو نہ قاسم کے اگر جا بلی کبریا اس ضبط کے کرنے سے تو مر جا بلی کبریا</p>	<p>اب ہم چہ میں ہو کہ تو نہیں بولتے قاسم شاید نہ خوش آیا تھیں دیدار ہمارا</p>

<p>۱۳۵ بن اس کے بجا دقت نہیں کرتا ہوں وہاں میں سوا ہوا جو ہوت کہ شور کیا کہنے دھن پیچی پر لاش کے اوپر جون میں تو اچھالت کی سی ہر جگہ نظر</p>	<p>۱۳۶ انہیں میں وہاں کی جو کھانسی سکھائی اور کھانسی کے لاش کو چار کی سکھائی جی کی جان نظر ہی چالی سکھائی پر کیا کہنے کے لیے کی سکھائی</p>	<p>۱۳۷ چھپے میں کسی بیوی کی سکھائی تباہی و عذاب لاش کے کو اٹھایا بچا کے غرض گنج شلیل میں لایا جا بہنیں اب کچھ احوال سنایا</p>
<p>۱۳۸ بان کھو تو ترسے لے کا چڑا کوئی دیگا دان لاش کو تیری تو کفن بھی نہ دیگا</p>	<p>۱۳۹ چلائی ہوں میں آنکھ بہنیں کھولتے ہو تم بھینامری روتی پر بہنیں بولتے ہو تم</p>	<p>۱۴۰ کتا ہر قلم طاقت تحریر بہنیں ہے جز خانہ مرثیہ تدبیر بہنیں ہے</p>
<p>۱۴۱ اس نے جو تکلیف ہو کچھ پیاس پانی کس کو روزن پانی کی خاطر میں گرائی نہ تو کھانسی آئے کھانسی کہ چلائی سہاٹی ہون نہ سہاٹی نہ چلائی</p>	<p>۱۴۲ اس جا تو سکھائی کے قیاس سے چلائی اب وہاں نہ تو نہی اگر تم نشان تھے عباس علی ایک طرف کھڑے کیا تھے کہ سمیت کو آئے بال کھڑے وہاں تھے</p>	<p>۱۴۳ بس بی بی جان ملی تباہی ابراہیم اب آپ کے کتا جو ضخیم گل افکار کھو کھو لاش عباس علی غدار دیا ہوں تم اکبر و ناصر کی جگہ</p>
<p>۱۴۴ قاسم ہر شہر پہ محمدا کا نواسہ پانی دوز اس کا وہ مرزا ہو پیاہ</p>	<p>۱۴۵ خالی کوئی روئے سے نہ چھوڑا نہ اٹھا لاش پہ عجیب طرح کا کراہم پیاہ</p>	<p>۱۴۶ دنیا میں الم ہو کر محسن پہ نہ طاری اور جلد شرف ہو زیارت سے تمھاری</p>

<p>۴۱ نہ سنے لگا کہ اب سر انکسور تمام نہ سنے لگا کہ اب سر انکسور تمام نہ سنے لگا کہ اب سر انکسور تمام</p>	<p>۴۲ باب دہان میں ہرین سر اسر عطا تو جی حسین کے سر انکسور تمام تو نے عجب کیا یہ زار سار سار کا</p>	<p>۴۳ نہ سنے لگا کہ اب سر انکسور تمام نہ سنے لگا کہ اب سر انکسور تمام نہ سنے لگا کہ اب سر انکسور تمام</p>
<p>دل آرزو درگ میں جیسے سے سیرا کو اب ہو کر کٹنے میں یان کتنی دیر ہو</p>	<p>اور مان مری و حیدر مان پر صفات میں جس بی بی کا جواب نہیں کائنات میں</p>	<p>جیسے میں ہمیشہ رکھا عرو جاہ میں ہے بھی سردیا تو دیا اس کی راہ میں</p>
<p>۴۴ عکاس اس میں جو اسرین تمام سر اسرین عکاس اس میں جو اسرین تمام سر اسرین عکاس اس میں جو اسرین تمام</p>	<p>۴۵ جانی لڑکھو میں اسرین تمام سر اسرین عکاس اس میں جو اسرین تمام سر اسرین عکاس اس میں جو اسرین تمام</p>	<p>۴۶ پاراسرین عکاس اس میں جو اسرین تمام سر اسرین عکاس اس میں جو اسرین تمام سر اسرین عکاس اس میں جو اسرین تمام</p>
<p>اب اپنا داغ ہو گا جناب بقول عکاس اکبر کمان جو رو کے گاسرین تمام</p>	<p>میرا علم اسرین تمام کے بڑا کام کر گیا تیری مدد سے خلق میں وہ نام کر گیا</p>	<p>کیا لطف تیری وہ میں جو کیا رقیل ہوں سوار زندہ ہوں تو میں سوار رقیل ہوں</p>
<p>۴۷ سر اسرین عکاس اس میں جو اسرین تمام سر اسرین عکاس اس میں جو اسرین تمام سر اسرین عکاس اس میں جو اسرین تمام</p>	<p>۴۸ سر اسرین عکاس اس میں جو اسرین تمام سر اسرین عکاس اس میں جو اسرین تمام سر اسرین عکاس اس میں جو اسرین تمام</p>	<p>۴۹ سر اسرین عکاس اس میں جو اسرین تمام سر اسرین عکاس اس میں جو اسرین تمام سر اسرین عکاس اس میں جو اسرین تمام</p>
<p>کیا تو کر ہو سر کے جو غم میں گلا کر دن اکبر سے لاکھ ہوں تو میں تجھ پر ذکر دن</p>	<p>نانک ہو جو ازل سے سر اسرین تمام کا اس کے لیے لگا تو لگا سر اسرین تمام کا</p>	<p>ہر سر اسرین تمام کے لیے اسرین تمام اس سر کے میں لگا تو لگا سر اسرین تمام</p>

<p>۴۱۴ بازوئے غرض کی شمع میں شمعیں اگر جو شمع نہ سو دھڑکی نہیں میں جانتی ہوں نہ کچھ اور جب تم کو دے تو کچھ اور</p>	<p>۴۱۵ کو غرض کی شمع میں شمعیں نہ دے گا پھر ناخاکا بن جائیں ان کو دیکھ جانا نہیں بھیا کی ہیں اس غرض کی شمع میں شمعیں</p>	<p>۴۱۶ کو سو رہا ہے کہیں کوئی شمع میں نے اسی لیے نہ کیا ایسے سوال جا رہا ہے غرض کی شمع میں شمعیں میں نے لیکھا جا بیکار شمع میں</p>
<p>دل کو سنبھالو مالک میرور ضا ہو تم شا کر ہو تم امام ہو تم پیشوا ہو تم</p>	<p>پانی اگر ذرا بھی دھا سکو ہلا سینگے تو سب یہ ظلم دل سے مگر بھول جائیں گے</p>	<p>کو دو پہر میں پیاس سے جیتا نہ پاؤنگی مرد سے کو بھی نہ بچاں سے اپنے بچہ راؤنگی</p>
<p>۴۱۷ سلطنتی نے بات یہاں سے کی اگر کے واسطے نہیں تو تباہی بازوئے غرض کی شمع میں شمعیں رست کہانی کو رسوا سولگی</p>	<p>۴۱۸ جو ان کی غرض کا رسیہ ہی بنا کچھ اس کی باتیں نہیں جو کچھ ہوا اب بھی یہ راہ راست پر آؤں تو میرا اصغر کا اختتام کو اب صلح خلیفہ کا</p>	<p>۴۱۹ بازوئے غرض کی شمع میں شمعیں قوا کی کام چاہے از سر مستطاع چاہے از صلیب بچا کر سے تیرا ہوا ہو دوزن ہا خون پر تیرا ہوا</p>
<p>اب ظلم سے نہ ہاتھ دینا اسٹھا سینگے رو تا ہوں میں کہ سب جہنم میں جائیں گے</p>	<p>پیاس ہی پھر دینگے جو اس شک ماہ کو شاہد کرونگا سوج رسالت پناہ کو</p>	<p>دور از ادب سخن مرا حد سے زیادہ پر اب مجھ کو کسی کا نہیں اعتماد</p>
<p>۴۲۰ بازوئے غرض کی شمع میں شمعیں میرا ہوا اس گروئے آگے ساد رہا اور آپ کے واسطے کہ نہیں بچا نہ نے کہا کہ میری قوم کو نہیں کیا</p>	<p>۴۲۱ بازوئے غرض کی شمع میں شمعیں کہنے لگی ہر غرض جا رہا تھا غلام چو نہیں کہنے لگی ہر غرض جا رہا تھا غلام اصحا کا اقلاد نہیں بلکہ لا کلام</p>	<p>۴۲۲ بازوئے غرض کی شمع میں شمعیں میں کو نہ تھا غرض کی شمع میں شمعیں میں کو نہ تھا غرض کی شمع میں شمعیں میں کو نہ تھا غرض کی شمع میں شمعیں</p>
<p>دشمن میں گو یہ کہ مرے خاندان کے یہ لوگ کلمہ گو ہیں مرے نانا جان کے</p>	<p>کھو بیٹھی بال پوس کے اگر کو باہر سے پر اب نہ دنگی میں علی صغر کو باہر سے</p>	<p>بچہ مرا یہ محبت دل بوڑھا ہے بانی پلاؤ پیاسے کو کارِ ثواب ہے</p>

<p>۲۳۷ جو گیارہ سو تیرے تو جو جاوے گا مٹا کر چلیکی تو دور کو لگا جسم مصوم کو جاوے گا نہ جلا کر اور سوت ہی نکھی تو جو جیو پوید</p>	<p>۲۳۸ کہہ دینے شکی تو کچھ کلام کہہ دینے نبیوں تو کچھ کلام فقہ کو لاکے دینے تو کچھ کلام وہ دینے لیکے جاوے گا تو کچھ کلام</p>	<p>۲۳۹ ناچار تو ہوں کہ راکھ میں روئے کہہ دینے تو کچھ کلام کہہ دینے تو کچھ کلام کہہ دینے تو کچھ کلام</p>
<p>تو جانو کہ راہ خدا میں لہذا کیا اکبر جو ان مر گیا تو ہم نے کب کیا</p>	<p>کچھ دہشتی نہیں مرے طفل صغیر سے کوئی نہ لاسی گود میں مار بگاتیر سے</p>	<p>بانی اگر ملا علی اصغر کے واسطے دعوائے خون کر دلی نہا کر کے واسطے</p>
<p>۲۴۰ حضرت تو کہہ رہے تھے بابر علیہ السلام اس میں علی بن ابی طالب باگہ یہ آئی حسب رزق کی صدا کہہ دینے تو کچھ کلام</p>	<p>۲۴۱ کہہ دینے تو کچھ کلام کہہ دینے تو کچھ کلام کہہ دینے تو کچھ کلام کہہ دینے تو کچھ کلام</p>	<p>۲۴۲ کہہ دینے تو کچھ کلام کہہ دینے تو کچھ کلام کہہ دینے تو کچھ کلام کہہ دینے تو کچھ کلام</p>
<p>الفت مرے پسر کی نہیں تجھ کو آتی ہے بچے تو اپنے تیر و دان سے بجاتی ہے</p>	<p>با دو ذرا تو سوچ کہ تو بامعین ہے فتنہ بھی فاطمہ ہی کی آخر کسین ہے</p>	<p>با دو ذرا جب نگاہ پڑے خاص و عام کی بھڑک ننگی ہر شے تشہ کام کی</p>
<p>۲۴۳ کہہ دینے تو کچھ کلام کہہ دینے تو کچھ کلام کہہ دینے تو کچھ کلام کہہ دینے تو کچھ کلام</p>	<p>۲۴۴ کہہ دینے تو کچھ کلام کہہ دینے تو کچھ کلام کہہ دینے تو کچھ کلام کہہ دینے تو کچھ کلام</p>	<p>۲۴۵ کہہ دینے تو کچھ کلام کہہ دینے تو کچھ کلام کہہ دینے تو کچھ کلام کہہ دینے تو کچھ کلام</p>
<p>تو ہر مزا حسینؑ ہی یہ اختیار کر آج اپنا لال میرے پسر پر نشان کر</p>	<p>بچے ترا گلے سے لگائے رہو نگاہ میں جھاتی کے نیچے اسکو چھپائے نہ ہو نگاہ میں</p>	<p>آیا نہ دن میں آپ گذارن کے واسطے بھیجی ہی عورتوں کو سفارش کے واسطے</p>

<p>۱۳۱ اے گھوڑے! بڑی چال چل کر تیرے سر پر چل کر اور اس طرح لڑائی سے آپ کی ہلکائی سے اس مادی سے بڑی ناچار کر دیا</p>	<p>۱۳۲ بان سے پیادہ رن کو چلے سیدھا معصوم دونوں ہاتھوں اور پھر اچھی سی ایک سیکوڑا اٹھا لے پورا جڑے تیرے تیرے اعلیٰ تو یہ کیا</p>	<p>۱۳۳ تلوار ہونے کے بعد سوئے تھوڑے رن کے لیے لیجاؤ سیکوڑا اٹھا لے پورا سیراب کر چکے گئے جو اس نور عین کو</p>
<p>۱۳۴ اکبر کو کر چکی ہوں نقد امام کے اصغر بھی ہر شمار شہر نشہ کام کے</p>	<p>۱۳۵ سبے آب تین روز سے یہ رنگ ماہ ہر معصوم ہر غریب ہر اور بے گناہ ہر</p>	<p>۱۳۶ سیراب کر چکے گئے جو اس نور عین کو تم پھر حوالے کیجیو لا کر حسین کو</p>
<p>۱۳۷ یہ کیلے گا پوراہہ اصغر جنگ گئی وان سے اٹھا کے لائی تو بازو زخمی دیکھتا کرتی ہوں صغر کو اس طرح حضرت کے گرا سکھایا بے خبری</p>	<p>۱۳۸ اکبر تانے قتل کیا جو جان سپر غائب سا اسی ہوا جان نہ رہا مارا ہی تھے میرے ہاتھ میں معصوم پر نور دم کو چھڑا تو</p>	<p>۱۳۹ گریباں سپر نے لکھی ہوئی ایک کو میں نے اور دیکھنے سے ہوا چاؤنگا میں دریا نے بہت کچھ چمکا دیا صاحب دلا دیا ہوا</p>
<p>۱۴۰ بولی کہ اب نہ شاہ پہ کوئی گزند ہو حق کی جناب میں مرا فدیہ پسند ہو</p>	<p>۱۴۱ پانی اسے پلاؤ کہ یہ شہر کام ہو اصغر یہ صلح جنگ کا اب اختتام ہو</p>	<p>۱۴۲ قطرہ شین ملا ہوا سے تین رات سو پانی اسے پلاؤ کہ یہ شہر کام ہو</p>
<p>۱۴۳ اصغر نے لکھی سر آقا تیرے حضرت نے لکھی سر آقا تیرے چھائی لگا کے نہ کو چلے شہر فدا مار</p>	<p>۱۴۴ گھر دھیاں لگا کر آکر پورے اصغر کو اسے چاہتے ہیں پاپے میں تین روز سے چاہتے ہیں سکھاتا رہا تو تم اچھی پیرا کر</p>	<p>۱۴۵ اصغر نے لکھی سر آقا تیرے حضرت نے لکھی سر آقا تیرے چھائی لگا کے نہ کو چلے شہر فدا مار</p>
<p>۱۴۶ جیمے میں غلغلہ تھا کہ اکبر تو جا چکے جیتے ہوئے مگر علی اصغر بھی آچکے</p>	<p>۱۴۷ منظور اب نہیں سجد ازندگی مجھے ہوگی سکھائیہ جان سے شرمندگی مجھے</p>	<p>۱۴۸ لازم ہو کہور حم دلی سے زبان پر احسان آج ہوگا مرے خاندان پر</p>

۵۴۱

بیب این سوسه نه به نه شاه کلام
آیا قریب حرمه ده نلفه مسم
لاکه جی بو طرائی اسی طفل پو تمام
لے آج مجھے تعظیم جیابا لیس تمام
لے اس طرح کا کام صفائی کا تیر سے
گنہ رس جو صفات گردن طفل ضعیف

۵۴۲

لے حرمه نه کاندھے کی پنے کمان تار
سوفار سے ملا دیا چپ کو ایک بار
اور کچھ پیچ کچھ پیچ تاجا بیا گوش بد شکار
پچ پر لا دیکھو اب تو مرثیہ آیدار
تیر اس طرح سے گردن طفل چلیکلیا
بیجان تو راز و کسے شتم غم کی

۵۴۳

تھا شایون کی فوج میں اکثر وحید
بیان کا تپا خاطر بد پیغمبر خدا
دلان میں ہم طعنی کو فنی شامی پیدا
بیچے کو دور سے تھے بیان کہ کلمہ
فل تھا وہاں کتیر ترین لیبی صفائی
بیان کہ ہم ہی تھی فانی طریقی باقی

۵۴۴

بیجان گیا جو دن اصفی سے دان گذر
بازو کے دل کو بگیا بیباخت
دوڑی کیسے کیسے بکپاری چشم تو
کیا گذری ایام کو بیکر لال پر
شمرنے کہا یہ یقیض تھا طفل ضعیف
مارا تو بیکر لال کو اعلیٰ نے تیر سے

۵۴۵

نخش کھلے گے گڑ پائی ان با تو شرم حال
بیان تو کو لیا شرم مظلوم نے نکال
کھودی زمین حق سے شرم نہ صوب مال
اور دفن کو دیا دامن مصونم خرم سال
ترب پو شاہ رو تھے افس عین کی
ای و قیوم آگے شہادت حسین کی

نوشته شده در کتابخانه

<p>۴۸ چرخ غنای صبح شاد است بلند شد گر که مونس ز دیاست بلند شد زین بیاخت لک و درایت بلند شد م و در طبل صبح شاد است بلند شد</p>	<p>۴۹ اکبر چرخ سوار است بلند شد رفت از صفوت لک اسلام بلند شد در خیاورش شد منعم بلند شد سجده انوار شکر کیک بلند شد</p>	<p>۵۰ کعبه و نوجوان بلند شد نظم این سخن کعبه بلند شد از بیجا چرخ بلند شد برند و کعبه بلند شد</p>
<p>از خیمه حرم چو جوانان برون شدند در فوج شام جمله علم سرگون شدند</p>	<p>گاهی درون خیمه گاهی بر آستان در خیمه یک نگاه و گاهی بر آستان</p>	<p>ما را خیال خاطر محزون مسلم است این قتل عام در عوض خون مسلم است</p>
<p>۵۱ گشتند صبح یک زلفیان با وفا شد حکم از شیدان کربلا یک یک سو گشت صبح بلند شد م و در فوج علم بلند شد</p>	<p>۵۲ کیو بر کعبه خود قائم جوان شان چرخ مافوق پیشانی بیان نشیند زینده و سر زین کمان بهر درودش کعبه بلند شد</p>	<p>۵۳ باقی اگر زین فوج انبیا پروانه اگر در رخ نثار و باقرار گردن چو دیو عیب سواران نثار گرفت آن زمان سپهر استوار</p>
<p>بر پشت زمین چو خود نشاندین بر خاتم نبوت احمد نکلین نشست</p>	<p>آن نوجوان رود چو بی جستوی مرگ پس کی عروس او کند آرزوی مرگ</p>	<p>عباسی علم آفتاب علم آشکار کرد خود آفتاب صورت آفتاب فرار کرد</p>
<p>۵۴ عباسی ارشاد محمدرضا در دست او سپهر علم ترسین نمود عباسی چرخ علم خورشید جاری شد از زبان فغان زدود</p>	<p>۵۵ کیو شمعون محمد بلند شد این پروانه جا زین بلند شد غرق سلاخ جنگ آن زمان بهر درودش کعبه بلند شد</p>	<p>۵۶ زین چرخ شکر از خیمه فوق قلبی است بجزای امام کین نباده و دیو سوار سپاه شام رود و دیو که در کعبه بلند شد</p>
<p>آن صاحب علم چو مرکب سوار شد روح علی بجاه و جلالتش سوار شد</p>	<p>زین زخمیه بر سپهران چون نگاه کرد هم گشت شادمان و هم از سید آه کرد</p>	<p>از کوفیان رسید چو بر سر حسین یا فاطمه بیا و بین لشکر حسین</p>

<p>۵۱۴ آواز او شنیدیم با نوحی عکس بیرون نهادند و سر بریده بجزا رستش گرفت و اگر گریست زار زار پود اندرون غوغا گفت ای کجا بکار</p>	<p>۵۱۵ این از بنده چو باری خورشید سگر بایستون قصر عیش و راز گفت ای پسر چو دم نصیب جواد هر کس بت بکنند دل این دیندار</p>	<p>۵۱۶ اگر رسیدند و سپاس یافتان شد فطرت دل علوی این عین خواست از نهاد فلک شود الامان گفتند با هم از ده جبروت کجایان</p>
<p>دندان شود نصیب تو بعد از مات ما لیکن هرون ز خیمه میار حیات ما</p>	<p>اگر جواب داد که زمین الهی است از بهر یادگار یمن باد ما بس است</p>	<p>آزار ما زمانه بشم دو جهان رسید بهره در سول خدا این زمان رسید</p>
<p>۵۱۷ پسید با نواز نسیم خود اصد بکار ای جان ادر آه چشمه میری کجا گفت اگر شمع من بنید با قهر ای باد هم تو بنید به خشت و نثار</p>	<p>۵۱۸ اگر ندیدم چو کار زین حرف داوش رضای تنگ بخت با بیا خوش و غم کس نشد چو زین خوشی شد از فغان قیامت تو در دم</p>	<p>۵۱۹ گفت این سوزنی بی چراغ ز زنده گشته به سبیل میر است این است تو جان و تو مقدر است در سبیل این دم شمع عیادت</p>
<p>یک یک رفیق شاه شهادت نصیب شد بی بار بوی دیار حسین غریب شد</p>	<p>در هر بگاه شیه گلگون قبا رسید نه هر آتش سوز پس خیمه دار رسید</p>	<p>کس را چه بود که جان برد از کار زار او گرد و زیر طار سدره شکار او</p>
<p>۵۲۰ اگر این زمان ندیدی کجا کار گردی زنده ای قاتل هزار و هزار گرد و اگر شنیدی ایام زنگار سپهران شوی با علی رفیق دوچار</p>	<p>۵۲۱ اگر از بنده چو باری خورشید خواست نامی اسپ خیمه نو و سوار زین بگرفت آه کاش با بخت از دست بیاورم کجایان کار</p>	<p>۵۲۲ این هم زین قاتل اگر اندیشم گویی که گشت لشکر سلطنتی کام سپهر از بنده چو باری خورشید از آتش کام کجایان کار</p>
<p>چون من دو صد هزار فدای حسین باد ما هم فدای ناخن پای حسین باد</p>	<p>تیری بقلب ما و راند و گمین نشست دستی بدل نهاد و بروی زمین نشست</p>	<p>پرسد ز ما که پوست آل عباس کجاست محبوب من شبیه رسول خدا کجاست</p>

<p>۵۳۰ اکبر که آرد از این بخت چو بخت در پیشگاهش که در دستانش از بخت چو بخت چو بخت چو بخت</p>	<p>۵۳۱ اکبر که از این بخت چو بخت در پیشگاهش که در دستانش از بخت چو بخت چو بخت چو بخت</p>	<p>۵۳۲ اکبر که از این بخت چو بخت در پیشگاهش که در دستانش از بخت چو بخت چو بخت چو بخت</p>
<p>آدم پسر چو بخت آن از گدازد وقت دول بر دل زین چو گدازد</p>	<p>دشمن چو بخت خوش اظهار خواب دیر آمد و بخت چو بخت شتاب رفت</p>	<p>گشتند خون بجراجل چون نشان قتاد از صرصر علم بادبان فتاد</p>
<p>۵۳۳ پادشاه که از این بخت چو بخت در پیشگاهش که در دستانش از بخت چو بخت چو بخت چو بخت</p>	<p>۵۳۴ اکبر که از این بخت چو بخت در پیشگاهش که در دستانش از بخت چو بخت چو بخت چو بخت</p>	<p>۵۳۵ اکبر که از این بخت چو بخت در پیشگاهش که در دستانش از بخت چو بخت چو بخت چو بخت</p>
<p>اکبر که از این بخت چو بخت در پیشگاهش که در دستانش از بخت چو بخت چو بخت چو بخت</p>	<p>بر پشت پادشاه چو بخت از خود و فرق و گردن و دوش و کمر گذشت</p>	<p>گفت ای پادشاه که در دنیا پسر گذشت نوک شان این پسر از جگر گذشت</p>
<p>۵۳۶ اکبر که از این بخت چو بخت در پیشگاهش که در دستانش از بخت چو بخت چو بخت چو بخت</p>	<p>۵۳۷ اکبر که از این بخت چو بخت در پیشگاهش که در دستانش از بخت چو بخت چو بخت چو بخت</p>	<p>۵۳۸ اکبر که از این بخت چو بخت در پیشگاهش که در دستانش از بخت چو بخت چو بخت چو بخت</p>
<p>اکبر که از این بخت چو بخت در پیشگاهش که در دستانش از بخت چو بخت چو بخت چو بخت</p>	<p>هر کس که دید نوک شان خندگاد از طعنه بیم باز نه آمد بجنگاد</p>	<p>بیرون چرا میزد و از بیم جان من انوس گشته شد پسر نو جان من</p>

نوحه
۱
دینی جهان به لب کوثر علی اکبر
ای دای ز محرمی مادر علی اکبر

۲
ای جان که با بوفت تراد و دلفان
بزرادوی مادر دینی سر علی اکبر

۳
والله که از دهنه خرم در زبانت
از دم علی اکبر علی اکبر علی اکبر

۴
احوال دل مادر اناش و بیان کن
دینی که می نزد پیغمبر علی اکبر
۵
اکنون بدست عازم سیدان غاثر
پیشتر و پیشتر مونس علی اکبر

۶
در زلله آرم بفقان عروج بین
حاضر و غیوم و صفت غنای علی اکبر

۷
زینت کبر و سینه خور و سینه کفایت
ای باغشت صیرل مفضل علی اکبر

۸
آنکست که هم شود آرم و هم دست
آید چو گلگونش هم خجسته علی اکبر

۹
او شیر خور و داور و صد عابد بیار
بغیر و بیای جان برادر علی اکبر

۱۰
بلکست سکینه که برادر دینی گو
قران سراپی تو خواهر علی اکبر


۱۱
بر حق سبب نفیست جوهر صغیر
عباش علی اصغر و سر علی اکبر

<p>۴۸ سیدان میں جو چودہ گنہ گار تھے بازو زان باطن و چوہ و چوہ جان پوری گل بہار و چوہ بانی نیکو خان و توحید و توحید</p>	<p>۴۹ لون طعن ہی جو چار گنہ گار تھے اور زمرہ نمک و نمک و نمک پایہ سے جو تین تھیل جو تین تھیل دی و زو بان در آن جان و جان</p>	<p>۵۰ نصف النملک کا جو ایک گنہ گار نشد و گشت گشتہ از چوہ وان دو بہ فصلی کیوں بانی نمک چوہ و چوہ و چوہ و چوہ</p>
<p>۵۱ لاشون کارن میں کھیت پڑا تھا کھیت پر گل فاطمہ کے ٹوٹے پھرتے تھے ریت پر</p>	<p>۵۲ سیراب جنگلی بارش رحمت سے خلق پر سو آج آب تیغ ہری اور اُنکا خلق پر</p>	<p>۵۳ وقت زوال بھی ہری تازت بھی خوب ہری مہر سپردین کو قصد عزوب ہری</p>
<p>۵۴ از تلب کرب کی تھی آواز در زاک من و گل باطن و چوہ و چوہ گلشن میں فاطمہ کے چلنے کی آواز گلشن میں فاطمہ کے چلنے کی آواز</p>	<p>۵۵ چوہ گل و چوہ گل و چوہ گل زیب کا بھی کرب کی چوہ گل غلطان نمک و نمک و نمک علی بن کو طبیعت و طبیعت</p>	<p>۵۶ سبیلان کوئی مدق نمک و نمک گری ہو اور رشت میں لون چوہ نوا بہ توقع میں کرب کی چوہ چوہ و چوہ و چوہ و چوہ</p>
<p>۵۷ فشتہ ہر ایک سردین ہر مذ آہ کا کیا باغ لٹ رہا ہر رسالت پناہ کا</p>	<p>۵۸ اس کھیت پر نہ ابر بھی آکر برس گیا پانی کو بوستان محمد ترس گیا</p>	<p>۵۹ مشتاق تین دن سے جو ہر گئے کاہ کا گھوڑا بھی ہر پناہ شہر دین پناہ کا</p>
<p>۶۰ ان باغین کے تختوں کے تختوں بین خاک میں گل و گل و گل کتنے نکال کر گل و گل و گل کتنے نکال کر گل و گل و گل</p>	<p>۶۱ بائے گشتی و خاک و آبی و آبی سوسے باطن باغ و باغ و باغ بائے گلشن و گلشن و گلشن بائے گلشن و گلشن و گلشن</p>	<p>۶۲ کتنے نکال کر گل و گل و گل کتنے نکال کر گل و گل و گل کتنے نکال کر گل و گل و گل کتنے نکال کر گل و گل و گل</p>
<p>۶۳ صرصر بھی خاک اڑائی ہو خاک کے تلے زہر کے پھول آج پہلے خاک کے تلے</p>	<p>۶۴ طوبی تلے لمبہ ہر افغان فاطمہ جون گل ہو ابر چاک گریبان فاطمہ</p>	<p>۶۵ اک بار تو امنگ شجاعت نکالے دربار قریب ہر مجھ بانی میں ڈالے</p>

<p>۱۱۱ سید سولہ کی چھینیں کہیں سے جلاب رویاں میں سقو کہ نہیں پوری تاب اس مہر میں کہ کس کا فدی کر خباب مردم پر خباب کس کو دہ خباب</p>	<p>۱۱۲ اتنی بڑی دست راست حضرت کے کسے کسے ساہی میں داری کی ذرا کنا پر توبہ عرض سلطان کر لیا یہ مہر داری کہا آئے بے جباب</p>	<p>۱۱۳ جو کہ مگر خنہ میں آواز اعطش ارک سو گئے پانچ سو پانچ پویش ارک سو پانچ سو پانچ سو پانچ یہ ارک سو پانچ سو پانچ سو پانچ</p>
<p>۱۱۴ یاں تک عرق ہوا ہر جد اس جناب گویا کہ انگ جاری میں چشم رکاب کب سایہ کی حسین کو اس دم تلاش ہر دو دھوپ میں پڑی سر اکبر کی لاش ہر</p>	<p>۱۱۵ اپنی تو کچھ نہیں کہ تھیں دین بہن گریہ میں جو جان نازنین سایہ چاہا نہ کہ کب سے چھ نہیں فاسم کی لاش کے لیے تو سائیاں نہیں</p>	<p>۱۱۶ ہو تا نگون اک آن میں احمد کا تخت ہر نقشہ کا چاک ہر دل تخت تخت ہر کب سایہ کی حسین کو اس دم تلاش ہر دو دھوپ میں پڑی سر اکبر کی لاش ہر</p>
<p>۱۱۷ ارک دو خضر فاطمہ کے تینوں کے لیے پڑی دوا نہیں کے اس میں چھینیں بے سوا خون پہ گیا ہر سب نہیں ہلنے کی تاب ہر</p>	<p>۱۱۸ سو پاس پاس لاش ہر اک کی لٹائی ہے چار دھڑکاری دو لون کے اوپر اڑھالی ہے ہر اک لعین فوج میں صاحب خیاں ہر اور سایہ میں بہر کبھی بھیٹی متام ہر</p>	<p>۱۱۹ از کس آفتاب سے کہیں کمال بہتر کو گارو کہیں بے وہ فیضال نکون پہ اپنے نفس میں کہیں بے حال تا بھین کے سایہ میں کہیں نہ دھال</p>
<p>۱۲۰ وان ابن سعد سر لکے ہر خیر بان ابن فاطمہ میں نہیں شہر کی کھینچیں جس کو ادھر ادھر مرا نہیں اچھ اور سو لاشوں</p>	<p>۱۲۱ تالاب چھیل میں کہیں بے خیر تالاب چھیل میں کہیں بے خیر تالاب چھیل میں کہیں بے خیر تالاب چھیل میں کہیں بے خیر</p>	<p>۱۲۲ فرما ہر یون وہ دل و جان فاطمہ لاؤن کمانسے سایہ و امان فاطمہ تا کید ابن سعد ہر فوج لعین کو بان جلد مار لو مشہ و شب و دین کو</p>

<p>۴۱ مین کس طرف زون مین بیچے پشستر پانی سے گھوڑے کیے کیا کت مت بہرود جھک کے چاہا ہے مین بیچے کنارے پر کھڑے ہوئے سرے کرتے ہیں خلق تر</p>	<p>۴۲ افضل من بندگی آتے نام مین اوطین جہاں کے بجائے ہوئے لعین اوتار شین رونق نشان بیچے تیرین مل مین سب ان کی طرف تھی پشت کین</p>	<p>۴۳ بہ دل مین بیچ سوچا دل سب بونا گھٹون کو تیک بیچ گیا اپنا سچا تھوڑا تیک سبیل پیچ پر آتے پڑا خدا لاگو کا بن گیا ہر سو جدا</p>
<p>۴۴ افراط آب ہر یہ گروہ لعین پر پھر کا دھور ہا ہر وہاں کی زمین پر</p>	<p>۴۵ باگین آٹھائے تازیوں کی اپنے دوشنگ کھینچے ہوئے کمانوں چلون کو گوشنگ</p>	<p>۴۶ آتا تھا زخم سر سے لہو جو بہا ہوا بہرے پس ایک پردہ خون تھا پڑا ہوا</p>
<p>۴۷ کفر سے دیوانا کو اس ترغیب کھنکے کہ دیکھ دلا قدرت آہ پس گیا جہان سے افضل شایع اور اس طرح بجا پینا پیر و سیاہ</p>	<p>۴۸ صدیق من کو کماندار حسین اور چھ ہار نیزہ بخوار اک حسین عربان تو کھو کو سب خون تار اک حسین نہ لاکھ سپاہ دہ اسوار اک حسین</p>	<p>۴۹ بھگون کا خون کیا آستین قائل کو نیچے چلائے صفوں صفوں کے دیکھ کر شاکستن ہر دامن خود انجام فرمایا ای رفیق دم کیسی مے</p>
<p>۵۰ پیائے لب فرات سگے نوک کر رہے پر تشنہ لب تمام غزال حرم رہے</p>	<p>۵۱ زخم اسقدر لگے تھے کہ سب ن بہ گیا بیراہن اک جہاب کے اتندہ گیا</p>	<p>۵۲ کیا رقت اسیلے تھے اسوقت آئی ہر آقا سے اور گھوڑے سے ہوتی جدائی ہر</p>
<p>۵۳ گردن بلند کر کے وہ سلطان کرلیا دینے کا یہ لاشہ عباس کو صدا بجائی تھیں تو خوب مکان خفا دریا کی سوسر کو آتی تو صدا</p>	<p>۵۴ دل مین بیچے خفت کار لہو ہار بالا سے پشت جھوم رہا ہر اسوار نزدیک ہر زمین پر گھر شاہدار کے بیچے خاں مین دل آہ دار</p>	<p>۵۵ سونا ہر اسیلے کہ شہر حسین پر بالا سے کہ آن ڈھنگا بنی گا مے بالا سے کہ ہو دیگی زینب بر نہر بالا سے کہ ہوگی سلیمہ بی بی پیر</p>
<p>۵۶ یان دھوپ کے سوا نہیں جا ہے پناہ ہر ہم کو تو خوب گرم ملی قتل گاہ ہر</p>	<p>۵۷ جو ٹھیکتا قادیوش شہر مرسلین پر تو نے گرا دیا اسے دوسے زمین پر</p>	<p>۵۸ کیا اسکا غم ہی جو تھے پانی ملا نہیں سودیکھ لے کے مین نے بھی قتل نہیں</p>

<p>۱۲۴</p> <p>یہ کہنے کے لئے جنت تھیں جو کیا بیان میں سے کہہ کر اس کے لئے سو سو سو تھیں کہہ کر اس کے لئے سو سو سو تھیں کہہ کر اس کے لئے سو سو سو</p>	<p>۱۲۵</p> <p>اچھا خلق بننے کے لئے سادہ گزار اور عرض کی کہ سب کو اس کے لئے حضرت بیان کی ہیں سب کو اس کے لئے تھیں کہہ کر اس کے لئے سو سو سو</p>	<p>۱۲۶</p> <p>یہ کہنے کے لئے جنت تھیں جو کیا بیان میں سے کہہ کر اس کے لئے سو سو سو تھیں کہہ کر اس کے لئے سو سو سو تھیں کہہ کر اس کے لئے سو سو سو</p>
<p>۱۲۷</p> <p>موجود اس جہان کے سب سے بہتر اور آپ کے لئے کا مہر ہے پارسوں سو</p>	<p>۱۲۸</p> <p>فرمایا کیا بتاؤں میں سا ان کر بلا انکھوں کے نیچے پھر گیا میدان کر بلا</p>	<p>۱۲۹</p> <p>کائنات میں تیری ہی ہے ہر چیز کا میں سے کہہ کر اس کے لئے سو سو سو</p>
<p>۱۳۰</p> <p>اگر وہ تو گواہ کہ خدا کا یادگار وقت نہ دے گا کسی گھوڑے پر سو</p>	<p>۱۳۱</p> <p>فرمایا کیا بتاؤں میں سا ان کر بلا انکھوں کے نیچے پھر گیا میدان کر بلا</p>	<p>۱۳۲</p> <p>یہ کہنے کے لئے جنت تھیں جو کیا بیان میں سے کہہ کر اس کے لئے سو سو سو</p>
<p>۱۳۳</p> <p>یہ کہنے کے لئے جنت تھیں جو کیا بیان میں سے کہہ کر اس کے لئے سو سو سو</p>	<p>۱۳۴</p> <p>یہ کہنے کے لئے جنت تھیں جو کیا بیان میں سے کہہ کر اس کے لئے سو سو سو</p>	<p>۱۳۵</p> <p>یہ کہنے کے لئے جنت تھیں جو کیا بیان میں سے کہہ کر اس کے لئے سو سو سو</p>
<p>۱۳۶</p> <p>یہ کہنے کے لئے جنت تھیں جو کیا بیان میں سے کہہ کر اس کے لئے سو سو سو</p>	<p>۱۳۷</p> <p>یہ کہنے کے لئے جنت تھیں جو کیا بیان میں سے کہہ کر اس کے لئے سو سو سو</p>	<p>۱۳۸</p> <p>یہ کہنے کے لئے جنت تھیں جو کیا بیان میں سے کہہ کر اس کے لئے سو سو سو</p>
<p>۱۳۹</p> <p>یہ کہنے کے لئے جنت تھیں جو کیا بیان میں سے کہہ کر اس کے لئے سو سو سو</p>	<p>۱۴۰</p> <p>یہ کہنے کے لئے جنت تھیں جو کیا بیان میں سے کہہ کر اس کے لئے سو سو سو</p>	<p>۱۴۱</p> <p>یہ کہنے کے لئے جنت تھیں جو کیا بیان میں سے کہہ کر اس کے لئے سو سو سو</p>

<p>۴۱۴  کتب و خطوط و نسخہ کا دہریہ پڑھنا ہرگز نہ کرے کہ کوئی کتاب یا خط تاراج ہو کر نہ رہے</p>	<p>۴۱۵ کہیں بہت سی چیزیں کوئی نہ دیکھا کا ہی دیکھ کر ہی دماغ میں نہ رہا مگر خدا میں شوق ہو کر گناہوں کا تاب کہیں نہ ہو</p>	<p>۴۱۶ دو بیانیہ علی کی جو بین بکلیں جو قدر و قدر آئے گئے گئے کا تیرے دیکھ کا کہنا ناخوش رہا ان سب کو گراں گراں نہ رہا</p>
<p>۴۱۷ اس تہ کا کہ جو اس مقام میں مشغول ہونے سے مجھے امت کا کام میں</p>	<p>۴۱۸ ثابت قدم ہوں نہ جھڑپیں بہ ہری نہ تھک تھک شیک علی کے چلن بہ ہری</p>	<p>۴۱۹ سند سے کہیں جگا و بھاؤ نیلے خاک پر لرزہ پڑے گا میرے تن چاک چاک پر</p>
<p>۴۲۰ دان سے ملاحظہ ہو کر گناہوں کا باوجود اس قدر فرق کو توں سے مرعوب تو دیکھو جو جہنم میں بیہوش رہا جہنم میں تو دیکھو جو جہنم میں</p>	<p>۴۲۱ از دہانجاں گزری تیری مٹی کی جگہ آؤ گی دان ضرور سیکھیں بہ ہری خالی نہ رہیں نظر اس کو اسے گا نہ سے سمون پر دیکھو جو جہنم میں</p>	<p>۴۲۲ عات گراں نہ تیرے تیرے تیرے پوچھنے کی جگہ تیرے تیرے تیرے اس وقت تو کیسی بہت اسی پوچھتے دولت تو ان کیلئے آکر میری تمام</p>
<p>۴۲۳ ہم پرانے راہ خیمہ عصمت کی بجیو سجاد کو پیام بیتی کا دیجیو</p>	<p>۴۲۴ تو اس کے گرد آؤ کہ ہر دم پھر ایو میری طرف سے بیٹی کے قربان ہو</p>	<p>۴۲۵ فرزند فاطمہ کی میں خدمت میں آئی تھی میں نے تو بس یہ دولت کہنیں بائی تھی</p>
<p>۴۲۶ بعد از اسلام کہیں نہ تیرا سے کہ بیار غار غار کے سوار نہ تیرا سے کہ دیکھو جو کہ است غاصی کے دل سے کہ کیا کیا با آستان تیرا سے کہ</p>	<p>۴۲۷ باقوت میری کیچو از دہانجاں آتا ہو تو نے تیرے تیرا سے کہ سوچو جو کہ تیرے تیرا سے کہ تیرا قیام تیرا سے کہ</p>	<p>۴۲۸ کہ تیرے تیرا سے کہ تیرا سے کہ آتے تیرا سے کہ تیرا سے کہ گھر کے کو دیکھو جو کہ تیرا سے کہ تیرا سے کہ تیرا سے کہ</p>
<p>۴۲۹ جو کچھ کیا ہی ہنسنے وہی کام کہیو مجھے زیادہ خلق میں تم نام کہیو</p>	<p>۴۳۰ اب میرے فوجاں کے اوپر سوار ہو دان چل جہان کہ مصلحت کردگار ہو</p>	<p>۴۳۱ پس اس طرف تو میرے در روان اور اس طرف کو خلق پہ روان</p>

سودج کو آسمان پر لگی گئی
مزدوں نے اپنے چنگ لکے کو دین کی کھن
تھر اٹھا خوف سے کا دین میں
مٹھا خاک گرد آواز نامہ ہر کب میں

اپنی پہچان دیا آپ کو
اور درختوں نے دشت میں فوج کو
گر گریں زمین پر سب جلتے ہو
تھا اک جھرم گھر سلیمان کر لیا

گھوڑا حسین اکام کی تکیا
نیز سپہ سیدی سید مظلوم کا دھڑا
ہر بار کج کتاب کی کہ قصہ دیکھ لیا
جھوٹے پر حقیقت خست سے لیا

آدمی عجیب طرح کی اٹھی تھی جہاں میں
ظلمت میں ملو گئی کون در کمان میں

شیران دشت کہتے تھے یہ کج کیا ہوا
شیر خدا کے گھر پہ کوئی حادثہ ہوا

وہ دیکھتا تھا لاش ہر اک شکاہ کی
پر بوسہ خن دماغ میں آئی نہ شاہ کی

خانہ میں افسوس میں تھا شہزاد
بلکہ تھے زمین پر آپس میں ہر
نزدیک تھا کہ چپ سے گریں بیچار
اور زلزلہ عاشقوں میں شہزاد

اک ست کو تھے تھے در کمان
کہتے تھے ان سے کہ یہ کیا ہو کام
آٹھا ایک کو نہ نظر کیا اس مقام
کہو یہ جی ان کو کھینچ کا پتہ نام

بجل کیلچ تو تھا تھا اپنے
کہتا تھا کہ ان مرا مولائے تبا
نا کا قلعہ رو آئے لاشہ نظر میں
ہر دم زراہ بخود آئی کہ یہ صدا

جہاں ملان عرش کے دل تھر تھرا گئے
قدسی تمام عالم حیرت میں آ گئے

عابد کا گرنو تا قدم در میان میں
تو آبجی تھی صاف قیامت جہاں میں

یارب حسین کی یہ شہادت قبول ہو
مخشر میں عاصیوں کی شفاعت قبول ہو

سلطان دردمند تلخ گریں
خافان چین عالم میں شہزاد
کہتے تھے جن کا کوئی باو شہزاد
ظالم کوئی کسی مظلوم سے لڑا

انہیں ایک سے پہلے پند و نیا
خاشا غریبین شہر کیس کا راہوار
شعاع تاباں کہ شودہ جال دار
جاہلین کے نزدیک جالدار

پہچانی اپنے آقا کی آواز جس گوی
آب قریب ہو کہین کھانا زمین کی
پیشانی اپنی خولے شہر کی گوی
جو نہا کہ کوئی یہ قسم صلیبی

جہاں پر نہ ہوے آشیان سے
سیروں اسو پر نہ لگا آسمان سے

ساری صفوں کو چیر دو کی سپاہ میں
ہو نچا البندار محن قتل گاہ میں

تاراجی حیا م نہایت قریب ہے
جاہلہ منتظر تری وہ بے نصیب ہے

<p>۵۵۵ گھوڑا سوار دانہ پیکر سو سے خاتم زخمی تو سارا جسم چلنے لگو نام پوچھا جو آن کرے غریب ایام وان آئے گئے زبانی ہاں غلط قیام</p>	<p>۵۵۶ زینب نے نہ کہ نہ تیرے جان کی جان بانو کی برکت سے مومسے ترنگ بیان آیا تعین میری زینب کے چہرہ در بیان تیری صدا سے خیر و غم نہ لگاں</p>	<p>۵۵۷ کہہ دو اے باؤنہ جان بے چہرہ نئے پاؤں کو کھڑے ہوئے ہم کو چہرہ کہہ دو اے باؤنہ جان بے چہرہ نئے پاؤں کو کھڑے ہوئے ہم کو چہرہ</p>
<p>روئے لگا بتول کے دل بند کے لیے روتی ہیں جیسے عورتیں فرزند کے لیے</p>	<p>حرمت تری خدا و چہرہ کے ہاتھ ہے بابا ترا علی اوی ترے ساتھ ہے</p>	<p>بابا تو قتل ہو گئے کتھ سب سے موڑ کر کیا آپ بھی چلین مجھے بیمار چھوڑ کر</p>
<p>۵۵۸ جان میں نہیں جو نہیں جانتی تو سنائی سمجھ گھوڑا کی آواز گمان دورین کا رہی ہوئی اسے شہزادان خالی جو دیکھا نہیں کبھی بکریاں</p>	<p>۵۵۹ پتھر کی گریں نہیں جانتی تو دھڑکے زبرد کی باجی مری ہو سب بار کچھ پوچھو ہیں اسے عدد دل میں کیسی زور و اختلا بود</p>	<p>۵۶۰ باؤنہ یوں کہ اسے ماں پر تیار بابا تو تیرے آج جان سے کیا سدا اگر نہ کہہ دیا ہے جگہ پر سنائی کہ خالی جان میں کیسی زور و اختلا بود</p>
<p>چلا میں لوہی کا ہوا گھر تمام ہے میرزا حسین علیہ السلام ہے</p>	<p>اگبار ہو چکی تھی وہاں دستگیر میں گھر میں علی کے بھی ہوئی اگر اسیر میں</p>	<p>شکل ہوا کیم کے رہنا جان کا ہر سب پر فوق حکم ترے بابا جان کا</p>
<p>۵۶۱ افسوس کیا کہ شہنشاہ پیغام باؤنہ سے عرض کیا کہ تیرے بیٹے حق میں نسبت یہ حکم ہے حاکم کا اب باتے ہو ورا خود میرزا چاند</p>	<p>۵۶۲ زینب نے نہ کہ نہ تیرے جان کی جان بانو کی برکت سے مومسے ترنگ بیان آیا تعین میری زینب کے چہرہ در بیان تیری صدا سے خیر و غم نہ لگاں</p>	<p>۵۶۳ بیابان کی گھوڑا کی گھوڑا خبر خالق کے کر دیا اسے بے داد و بد پاسی پڑی ہوئی میں اس وقت کب پہلے بابا یوں سے باتیں لے اگر</p>
<p>جب گوش زدموں کے یہ پیغام ہو گیا جنہ میں اہل بیت کے کرام ہو گیا</p>	<p>پراس زمین سے مراجعت سفر نہو واری گئی سکینہ کو مہری خبر نہو</p>	<p>رم اٹھ کچھ کہ وہ طفل صغیر ہے بچی مری غریب و یتیم و اسیر ہے</p>

<p>۱۰۰ با تو کو رہی غیبت سے سخن آئی جو اس میں فاطمہ کے برائی دیکھن سینہ سے لے لگے یہ بولیں ابھرن مان کہ ان چنانچہ سر سے لگن</p>	<p>۱۰۱ یہ کھنکھوڑا جناح کی جناح کی جان بیٹھا وہ اس چاک سے سینے میں جان باقی ہوئی تھی وہ چھوٹے خون نشان بول کہ اے اور اس کو فرزند و دشمن</p>	<p>۱۰۲ یہ کھنکھوڑا جناح کی جناح کی جان بیٹھا وہ اس چاک سے سینے میں جان باقی ہوئی تھی وہ چھوٹے خون نشان بول کہ اے اور اس کو فرزند و دشمن</p>
<p>۱۰۳ بان چھوڑ جائے گا نہ سحر لکباب کو میں تمام کو پہونگی تمہاری رکاب کو</p>	<p>۱۰۴ کبرائے لیکے خاک ملی تھی جبین پر بیہوش ہو کے گر پڑے عابد زمین پر</p>	<p>۱۰۵ پھیلائے ہاتھ دھڑکا ہوا دھڑکا ہوا بانوں سے زوال جناح کے لپٹی سیکھتے ہوا</p>
<p>۱۰۶ اتنے میں آئی نہ دیکھتا میں نے با تو سے عرض کرتے گی افسانہ بھر نہ ہوا نشان ہوا تیس شاہ پر ہی آرزو کہ عورت سے ناخوش ہو</p>	<p>۱۰۷ منتقل ہو چھوڑا نہ اپنے پاس باقیوں طرف کو جانب صحران ہوا دین میں گاموں سے حلقہ لگا لیا گھوڑا سب سے اہم کا ہفتے کے لیا</p>	<p>۱۰۸ باریک سے آئی تو زور نہ لیا کھنکھوڑا جناح کی جناح کی جان بانوں سے دل کو چھوڑا ہوا سیاختہ دین اوپر گری جان</p>
<p>۱۰۹ ہمراہ چلو مجھے راحت کے واسطے لوٹتی ہی بھی اگر ضروری خدمت کے واسطے</p>	<p>۱۱۰ ہوتا نہیں میں میں ہر اک پاؤں کو لگیا گھوڑا بیکار بند ہی جیسے جگر لگیا</p>	<p>۱۱۱ مان مٹی کے تو میں فدا مان کہ ہوتی تھی روح حسین جان سے دونوں کا روتی تھی</p>
<p>۱۱۲ با تو نے افروغ کیا کہ وہ جواب لیکن بسوخت نہ تھی کیا نہ جواب میں اتنا ہی تھی کہ انہی میں تھی قصہ کہ بولتی ہو وہ بولتی تھی</p>	<p>۱۱۳ اس نے افروغ کیا کہ وہ جواب لیکن بسوخت نہ تھی کیا نہ جواب میں اتنا ہی تھی کہ انہی میں تھی قصہ کہ بولتی ہو وہ بولتی تھی</p>	<p>۱۱۴ جگا اس میں نے وہان چلتے عرصہ گودی سے اپنی جان کی سیکھتے کو لیا گھوڑا اور وہ با تو کو لیا ہوا عابد اس کے لیے کو لاسے بھول گیا</p>
<p>۱۱۵ دیتی ہوں سب کو اتنے میں تجھ کو ملو لگے تجھ کو کیا حوالے خدا اور رسول کے</p>	<p>۱۱۶ ہوتا تو آج کیون نہیں صحران و زور دی اے زوال جناح کیا تر سے زخموں میں دی</p>	<p>۱۱۷ اک حشر ای صمیر خانا موشاہ میں ناگاہ آنی فوج عدو خیمہ گاہ میں</p>

<p>بدرست است که در این عالم باز بچندین کس کوئی نظر ننهد بسیار کس کوئی نظر ننهد بسیار کس کوئی نظر ننهد بسیار کس کوئی نظر ننهد</p>	<p>ع بجا حال آمدن کس کوئی نظر ننهد بسیار کس کوئی نظر ننهد بسیار کس کوئی نظر ننهد بسیار کس کوئی نظر ننهد بسیار کس کوئی نظر ننهد</p>	<p>ع بجا حال آمدن کس کوئی نظر ننهد بسیار کس کوئی نظر ننهد بسیار کس کوئی نظر ننهد بسیار کس کوئی نظر ننهد بسیار کس کوئی نظر ننهد</p>
<p>قیدی ہوئی بدست چوئی کس کوئی نظر ننهد بسیار کس کوئی نظر ننهد بسیار کس کوئی نظر ننهد بسیار کس کوئی نظر ننهد بسیار کس کوئی نظر ننهد</p>	<p>بہر خط صحبت دل صد بارہ تھی اُسے گردش فلک کی جنبش گوارہ تھی اُسے بسیار کس کوئی نظر ننهد بسیار کس کوئی نظر ننهد بسیار کس کوئی نظر ننهد</p>	<p>خون حشیش چہرے پہ جالے نقاب تھا وہ گرمیوں کی ہاس تھی در قضا آب تھا بسیار کس کوئی نظر ننهد بسیار کس کوئی نظر ننهد بسیار کس کوئی نظر ننهد</p>
<p>ع موقوف کچھ نہیں تھا آواز غم سے تھی بسیار کس کوئی نظر ننهد بسیار کس کوئی نظر ننهد بسیار کس کوئی نظر ننهد</p>	<p>ع منت کا کوئی کس کوئی نظر ننهد بسیار کس کوئی نظر ننهد بسیار کس کوئی نظر ننهد بسیار کس کوئی نظر ننهد بسیار کس کوئی نظر ننهد</p>	<p>ع بجا حال آمدن کس کوئی نظر ننهد بسیار کس کوئی نظر ننهد بسیار کس کوئی نظر ننهد بسیار کس کوئی نظر ننهد بسیار کس کوئی نظر ننهد</p>
<p>تکلیف دہی جان پہ ہر ایک لیتے ہیں لیکن وہ اپنے بچوں کو آرام دیتے ہیں بسیار کس کوئی نظر ننهد بسیار کس کوئی نظر ننهد بسیار کس کوئی نظر ننهد</p>	<p>جرم سے پاؤں صحن میں گھر کر نہ دعویٰ تھی ظلم میں قید چوئی وہ مشق کرتی تھی بسیار کس کوئی نظر ننهد بسیار کس کوئی نظر ننهد بسیار کس کوئی نظر ننهد</p>	<p>نادان تھی سیاہی زندانے ڈرتی تھی بس غم سے ہاس نہیں کہا اور مگر بسیار کس کوئی نظر ننهد بسیار کس کوئی نظر ننهد بسیار کس کوئی نظر ننهد</p>
<p>ع بجا حال آمدن کس کوئی نظر ننهد بسیار کس کوئی نظر ننهد بسیار کس کوئی نظر ننهد بسیار کس کوئی نظر ننهد بسیار کس کوئی نظر ننهد</p>	<p>ع بجا حال آمدن کس کوئی نظر ننهد بسیار کس کوئی نظر ننهد بسیار کس کوئی نظر ننهد بسیار کس کوئی نظر ننهد بسیار کس کوئی نظر ننهد</p>	<p>ع بجا حال آمدن کس کوئی نظر ننهد بسیار کس کوئی نظر ننهد بسیار کس کوئی نظر ننهد بسیار کس کوئی نظر ننهد بسیار کس کوئی نظر ننهد</p>
<p>چوتھے برس یہ رویگی بابا حسین کو غم آکے پرورش کرے اس فریبن کو بسیار کس کوئی نظر ننهد بسیار کس کوئی نظر ننهد بسیار کس کوئی نظر ننهد</p>	<p>بجائی چچا کی لاش پہ وہ فوج گر ہوئی بیکس ہوئی یتیم ہوئی بے پیر ہوئی بسیار کس کوئی نظر ننهد بسیار کس کوئی نظر ننهد بسیار کس کوئی نظر ننهد</p>	<p>پانی احمد بہ پہلو سے غم نام نہیں تھک رہے تھے بے خبر تھے غم نام نہیں بسیار کس کوئی نظر ننهد بسیار کس کوئی نظر ننهد بسیار کس کوئی نظر ننهد</p>

<p>۱۰ وہ شخص جس کو سپرد ہو گیا دیکھا کہ اس شخص کو دور در دور کیا اس شخص کو کھٹاؤ نہ کیا اس شخص کو کھٹاؤ نہ کیا اس شخص کو کھٹاؤ نہ کیا</p>	<p>۱۱ وہ شخص جس کو سپرد ہو گیا دیکھا کہ اس شخص کو دور در دور کیا اس شخص کو کھٹاؤ نہ کیا اس شخص کو کھٹاؤ نہ کیا اس شخص کو کھٹاؤ نہ کیا</p>	<p>۱۲ وہ شخص جس کو سپرد ہو گیا دیکھا کہ اس شخص کو دور در دور کیا اس شخص کو کھٹاؤ نہ کیا اس شخص کو کھٹاؤ نہ کیا اس شخص کو کھٹاؤ نہ کیا</p>
<p>۱۳ یہ روشنی مزاروں کا پر ہی ہوئی بے شمع و گل یک لہری پڑی ہوئی</p>	<p>۱۴ اکبار کی مکان وہ چر نور ہو گیا ہر اک درخت بھی شجر طور ہو گیا</p>	<p>۱۵ بالوں پہ خاک اور گریبان پھٹا ہوا ماتھے پہ تازہ خون کسی کا لگا ہوا</p>
<p>۱۶ یہ شخص ہے قبرستان نہیں ہو گیا چو نہ ایک بھول ہی ہے نہیں ہو گیا اس ملک میں نہیں ہیں اس کے اقربا یہ شخص ہے قبرستان نہیں ہو گیا</p>	<p>۱۷ یہ شخص ہے قبرستان نہیں ہو گیا چو نہ ایک بھول ہی ہے نہیں ہو گیا اس ملک میں نہیں ہیں اس کے اقربا یہ شخص ہے قبرستان نہیں ہو گیا</p>	<p>۱۸ یہ شخص ہے قبرستان نہیں ہو گیا چو نہ ایک بھول ہی ہے نہیں ہو گیا اس ملک میں نہیں ہیں اس کے اقربا یہ شخص ہے قبرستان نہیں ہو گیا</p>
<p>۱۹ وہ چار بھول بیان بھی چڑھاؤ تو ان کر کر جم قبر بگیں و مظلوم جان کر</p>	<p>۲۰ صد سے ہر ایک جو یہ بھی جیسا ہے کا نہ مومن پہنٹے شیشہ عطر و گلاب تھے</p>	<p>۲۱ گووی میں ایک قبر یہ بولی زبان سے اٹھو سینہ جان ملو داوی جان سے</p>
<p>۲۲ یہ لڑاؤ ہے کہ راجی زبان بند یہ لڑاؤ ہے کہ راجی زبان بند یہ لڑاؤ ہے کہ راجی زبان بند یہ لڑاؤ ہے کہ راجی زبان بند</p>	<p>۲۳ یہ لڑاؤ ہے کہ راجی زبان بند یہ لڑاؤ ہے کہ راجی زبان بند یہ لڑاؤ ہے کہ راجی زبان بند یہ لڑاؤ ہے کہ راجی زبان بند</p>	<p>۲۴ یہ لڑاؤ ہے کہ راجی زبان بند یہ لڑاؤ ہے کہ راجی زبان بند یہ لڑاؤ ہے کہ راجی زبان بند یہ لڑاؤ ہے کہ راجی زبان بند</p>
<p>۲۵ اس شخص کی گردن حالت تباہ تھی اس قبر پر نگاہ تھی اور لب پہ آہ تھی</p>	<p>۲۶ صد سے ہر ایک جو یہ بھی جیسا ہے کا نہ مومن پہنٹے شیشہ عطر و گلاب تھے</p>	<p>۲۷ گووی میں ایک قبر یہ بولی زبان سے اٹھو سینہ جان ملو داوی جان سے</p>

<p>۱۳۵</p> <p>دل سے اب تباہ و تاراج ہو گیا دل سے سن گئے تباہ و تاراج ہو گیا جو خراب ہو گیا تو تباہ ہو گیا سوتلی ہو گیا تو تباہ ہو گیا</p>	<p>۱۳۶</p> <p>آگ لگ کر تباہ ہو گیا تباہ ہو گیا تو تباہ ہو گیا آگ لگ کر تباہ ہو گیا تباہ ہو گیا تو تباہ ہو گیا</p>	<p>۱۳۷</p> <p>خون سے تباہ ہو گیا تباہ ہو گیا تو تباہ ہو گیا خون سے تباہ ہو گیا تباہ ہو گیا تو تباہ ہو گیا</p>
<p>دل تو تباہ و تاراج ہو گیا سو نا پد رکھیں گے تباہ و تاراج ہو گیا</p>	<p>میر سے لے کر تباہ ہو گیا ای لادلی حسین کی حاضری میں ہی</p>	<p>ہر شرم اتلاک انھیں پانی نہ لائے گی گو با قسم بہ کھائی مجھے تباہ و تاراج ہو گیا</p>
<p>۱۳۸</p> <p>پیدا ہوئی غارت سے ناگوار ہو گیا مجاہد قبول ہو گیا تباہ و تاراج ہو گیا نیک حال پہنچتی ہیں اس تباہ و تاراج ہو گیا ای لادلی جان در تباہ و تاراج ہو گیا</p>	<p>۱۳۹</p> <p>تباہ ہو گیا حسین کی تباہ و تاراج ہو گیا تباہ ہو گیا تو تباہ ہو گیا تباہ ہو گیا تو تباہ ہو گیا تباہ ہو گیا تو تباہ ہو گیا</p>	<p>۱۴۰</p> <p>اس تباہ و تاراج ہو گیا تباہ ہو گیا تو تباہ ہو گیا تباہ ہو گیا تو تباہ ہو گیا تباہ ہو گیا تو تباہ ہو گیا</p>
<p>فرقت سے ملنے کی دل کو تباہ و تاراج ہو گیا فریادے کھان مرابا با حسین ہے</p>	<p>اس تباہ و تاراج ہو گیا اس دم سکینہ کو میں گئے سے لگا لگا</p>	<p>کیسے کہ میں سکینہ کو تباہ و تاراج ہو گیا ہو جاؤ اس کے پاس ذرا تم کو تباہ و تاراج ہو گیا</p>
<p>۱۴۱</p> <p>تباہ ہو گیا تباہ و تاراج ہو گیا تباہ ہو گیا تو تباہ ہو گیا تباہ ہو گیا تو تباہ ہو گیا تباہ ہو گیا تو تباہ ہو گیا</p>	<p>۱۴۲</p> <p>تباہ ہو گیا تباہ و تاراج ہو گیا تباہ ہو گیا تو تباہ ہو گیا تباہ ہو گیا تو تباہ ہو گیا تباہ ہو گیا تو تباہ ہو گیا</p>	<p>۱۴۳</p> <p>تباہ ہو گیا تباہ و تاراج ہو گیا تباہ ہو گیا تو تباہ ہو گیا تباہ ہو گیا تو تباہ ہو گیا تباہ ہو گیا تو تباہ ہو گیا</p>
<p>بیشاک غرق خون میں جسم فگار کی اور لاشوں میں تباہ و تاراج ہو گیا</p>	<p>تباہ و تاراج ہو گیا غش فاطمہ کو تباہ و تاراج ہو گیا</p>	<p>تباہ و تاراج ہو گیا یہ شخص دیکھ کر تباہ و تاراج ہو گیا</p>

ایک عالم فرما

۱۰۰۰ کدام کجایه پیش چشم آراستند دیگانه دوان حسین بن نبوت مصطفی آری شک و دزدان مقدس نمیدانند نزدیک تر غریبین چرا که خود موقفا یو حال دیگر کجایه پیش چشم آراستند و نه شخص پارس هر که اگر کجایه	۱۰۰۱ غش ساقا فخر و بر سر کجایه روشن تر میسر و در سبک کجایه لیکن بیو جی کجایه در را کجایه تو بنا بارش کجایه عطربان اسفند میانی بر جیف کجایه تر مقدس تر میانی	۱۰۰۲ تجربہ کجایه کجایه کجایه پای تفتین دن کی جیب کجایه کجایه پای تفتین دن کجایه کجایه کجایه تجربہ کجایه کجایه کجایه کجایه پای تفتین دن کجایه کجایه کجایه	۱۰۰۳ کجایه
--	--	---	---

<p>۱۰۰ مرد که در بند و سوار چو آید دست که در آن خنجر است که چو آید اخلاق است بیکسینش پیچیده خوش آمدنی خوشی و قافله پیچیده</p>	<p>۱۰۱ کعبه که در کنج و در سار فانگه که در کنج و در سار کعبه که در کنج و در سار کعبه که در کنج و در سار</p>	<p>۱۰۲ مرد که در کنج و در سار فانگه که در کنج و در سار کعبه که در کنج و در سار کعبه که در کنج و در سار</p>
<p>تبار که احوال مری پیاری کاکیا یان تو چمن فاطمه پال هوا ہے</p>	<p>طافت نہیں گویانی کی شاد و دجائین پیا ساہون کی روز کا گنت ہر زبانین</p>	<p>لقویر و دکھا دیجیے ہم شکل نجی کی کر لون میں زیارت تو ہر سول عربی کی</p>
<p>۱۰۳ کیا کہ در کنج و در سار فانگه که در کنج و در سار کعبه که در کنج و در سار کعبه که در کنج و در سار</p>	<p>۱۰۴ کعبه که در کنج و در سار فانگه که در کنج و در سار کعبه که در کنج و در سار کعبه که در کنج و در سار</p>	<p>۱۰۵ کعبه که در کنج و در سار فانگه که در کنج و در سار کعبه که در کنج و در سار کعبه که در کنج و در سار</p>
<p>حال آپکا جوت یہ من باگی صغرا پچھلی سی تڑپ کر وہین مر جاگی صغرا</p>	<p>خون شہر مظلوم من جگر کو بھر گیا اب ہنر سنگر کہ میں بیجان کر گیا</p>	<p>ہم سوئے تو ہر سینے میں لگا ہر جھکی کھلی یہ نیند جانی پرویا خواب اجل ہے</p>
<p>۱۰۶ کعبه که در کنج و در سار فانگه که در کنج و در سار کعبه که در کنج و در سار کعبه که در کنج و در سار</p>	<p>۱۰۷ کعبه که در کنج و در سار فانگه که در کنج و در سار کعبه که در کنج و در سار کعبه که در کنج و در سار</p>	<p>۱۰۸ کعبه که در کنج و در سار فانگه که در کنج و در سار کعبه که در کنج و در سار کعبه که در کنج و در سار</p>
<p>قاصد سے کہا اب نہیں ممکن کہ جو نہیں تو حکم کلیجہ مرا تو خط کو پڑھون میں</p>	<p>تو کہیو میں پیٹ پر کہ جب پاس گیا تھا سر اسکا قلم کرنے کو جلا دکھڑا تھا</p>	<p>آگاہ ہو حال پسر شاہ بخت سے ہمیشہ کو نامہ لکھو بابا کی طرف سے</p>

<p>۴۱ بین کینے کا جس نے خیر دل ضبط خلعت کے سبب کر دین لہجے کی آبر قاصد کی نقد ہو اس لاش کے اپنے شہ کے کہا قاصد کے چل جانے پر</p>	<p>۴۲ غنیمت کو چلا جو غنیمت کا سبب اور قاصد گلین چھی در غنیمت پر آیا ایک کو خط شاہ نے صغرا کا سنایا نہ کہ جو غنیمت کے اک شورشنا بیا</p>	<p>۴۳ سر پہ کے گئے گانے کی شایا بین کی پڑیں میں تو قاصد پر کہ پو والی سے یاد دہ خیر چلے پو پو سے قتل ہون کے خیر</p>
<p>صدور کے لال کی اس طرح دین پر یہ نرم کے باعث کرتے ہیں زمین پر</p>	<p>سہل ہر دم سینہ دسر پیٹ رہے تھے اور بیچ میں نام لے پیر کھڑے تھے</p>	<p>زہر اہر پھارے بہت احسان ہوئے ہیں لال کے پیر پر قربان ہوئے ہیں</p>
<p>۴۴ یکے کے کر کے دان سے شہ دیکر قاصد پرانے لگے حضرت شہ پر جاسوس دینے پر کر اس تم تانہ ست دیکھو مرقع پر چلے پیر</p>	<p>۴۵ زینت جو صغرا کی محبت کی طاری آئی اور غنیمت پر وہ درد کی ماری کھنے لگی قاصد صغرا کی ماری کہ نہ پیر سے تو نہ چھٹی جی باری</p>	<p>۴۶ تم بین جو بیان نے کی طاری موعود بین لاشے انھیں چائی کے پیر اکوڑ جو سب سے سنو کر لگاؤ چھائی پر اکوڑ اخصین تر بین لگاؤ</p>
<p>واٹھرنے سننے کی مجھ تباہ رہی جب فاطمہ لاشے پر سرے میں کر گئی</p>	<p>قاصد نے کہا اسکو در اوہوش نہیں ہو کہ نہ کی جدائی سے وہ مرنے کے قرین ہو</p>	<p>تم قر کو کھو دو میں سیون کنکے کھن کو زہر اس نے لکھ جوڑی پر تم جوڑو من کو</p>
<p>۴۷ تب بعض کی قاصد غم سے کیا چلے پیر در غنیمت پر کیا کہ حضرت زینت کے چلے پیر کہ نہ پیر پر چلے پیر</p>	<p>۴۸ چلے پیر نے کہا با دل لگاؤ زینت پر چلے پیر سے کیا پیر میں بین میں سے خیر دار کہ نہ پیر کو نہ چلے پیر</p>	<p>۴۹ اور پیر پر چلے پیر اور آرام زینت پر چلے پیر اور آرام پیر پر چلے پیر اور آرام کہ نہ پیر پر چلے پیر</p>
<p>واللہ کہ میں راہ میں بچیں رہو منگا حیران ہوں کیا فاطمہ صغرا سے کہو منگا</p>	<p>بیٹوں کے پچھنے سے مجھے چین کہاں ہو قالب ہو بیان اور مری جان و مان ہو</p>	<p>میں ہر پر پہنچی ہوئی سو تو نگہی اجی کو جنگ میں نہ جوڑو نگہی حسین ابن علی کو</p>

<p>۱۰۰ پہنچے تھے قاصد کا منہ نہ ڈرا بان رہا تھا جانے پہاڑ کی بھی باہر چھپتی کی طرح جاگتا اس فوج میں پہنچنے کا ہر سے ہر خانہ بن گیا</p>	<p>۱۰۱ پہنچے کہ دم میں ہزاروں کے منتقل کٹ کٹ کٹے دن میں علم نہ ہو بل ہزاروں کے انبار کتنے ہی منتقل غریب کی بھی حال چھوڑا دیا</p>	<p>۱۰۲ پہنچے کہ دم میں ہزاروں کے منتقل کٹ کٹ کٹے دن میں علم نہ ہو بل ہزاروں کے انبار کتنے ہی منتقل غریب کی بھی حال چھوڑا دیا</p>
<p>یہ کہہ کر بڑھایا چہن گھوڑا دھڑ سے مانند تصور ہوا پوشیدہ نظر سے</p>	<p>آنا نظر سو سے شہر جن دلشہر تھے دل غم و حسرت سے یہ پوش چکر تھے</p>	<p>اس پیاس میں یہ تغیر کا جو ہر ہی یہ دودھ کا خالق قیامت کے اثر ہی</p>
<p>۱۰۳ بلاؤں میں تھے جوشانِ حسن اندر چرخِ انگوٹیاں تھے نہ ہون بھونے فلک پر کبھی شیعہ فن کتا تھا نہ کجا کہین جاؤ کا خون</p>	<p>۱۰۴ دیکھی صفت کفار نے خیر نہیں باقی نہ رہا نہ نوح کا ذرا کف پہنچے تھے حاجت جو میں تھے نہ صفت دل کی بھی بدمعاشی تھی ان صفت</p>	<p>۱۰۵ اس وقت قیامت کا بادل چل جب جلان ہوئے تھر تھر شہر دیکھا نظر غور سے جب نے جواس اک بل کی جواروں پہ چلی جواروں</p>
<p>یہ دیکھ چک تیغ شہنشاہ زمین کی چلن تیغ حور شہیدہ ڈالی ہر کرن کی</p>	<p>تھا دیدہ جبران ہر ایک زخم بدن میں انگشت تاسف تھی زبان سب کے دہن میں</p>	<p>شہر بولے کہ بازو جو مرا جوم رہی ہی وہ فاطمہ زہرا ہی وہی بنت نبی ہی</p>
<p>۱۰۶ جب فوج پر آیا سپر شہر آہی کفار ہوئے سفوف سے راہی رہا شہر تو خانا نشہ آہی بیدار ہوئی مستغرق دریا آہی</p>	<p>۱۰۷ پہنچے کہ دم میں ہزاروں کے منتقل کٹ کٹ کٹے دن میں علم نہ ہو بل ہزاروں کے انبار کتنے ہی منتقل غریب کی بھی حال چھوڑا دیا</p>	<p>۱۰۸ پہنچے کہ دم میں ہزاروں کے منتقل کٹ کٹ کٹے دن میں علم نہ ہو بل ہزاروں کے انبار کتنے ہی منتقل غریب کی بھی حال چھوڑا دیا</p>
<p>جان تن میں چھپی اور بدن چھپ گئے صفین جان آب گہر میں ہو گہر لہن صدف میں</p>	<p>ہر چند کہ تو راحت جان نبوی ہی پر انکے لیے ہر ترے قتل بہ کی ہی</p>	<p>ایذا شہر مظلوم کے زخموں کو ٹری تھی اور فاطمہ زہرا ولمان بیہوش پڑی تھی</p>

<p>۴۳۶</p> <p>اس وقت درخیم سے زینب بیگم کی مدد سے تری نہائی کسی کا عاشق باری گر نہ تھی تو اور ان کو من ماری و نہ وہ بکھون گئے گرنے کی بخاری</p>	<p>۴۳۷</p> <p>اس وقت چرخ کی گنجائش کی نشان تلاش میں اس شخص کی ہر تون میں بیان آئے جو تیرے نزدیک سے جو زبان جا کہ کیا کھاسے بیان ہر کے نشان</p>	<p>۴۳۸</p> <p>خون کی سلاسل میں اپنے بند کیار موت کا گمراہ بن گیا ہر کھار بند کیار کی دشت میں گمراہ کیا کیا خاتون قیامت کے شہر میں کو کیا کیا</p>
<p>صدی گئی تنہائی کا صدمہ نہ سہو تم میں بھالی کون اور مجھ پر شیر کو تم</p>	<p>ہم تو نہ گلا کاٹینگے اس شاہ جری کا یہ شخص تو اس پر رسول عسری کا</p>	<p>کہنے لگی حلقوم کو کھو اتی ہو بیٹا خانی سے گنہگار و کو بخشتے ہو بیٹا</p>
<p>۴۳۹</p> <p>یہ شہنشاہی نگر اگر کیا سلطان زبا فرمایا شام سے خبر دار آنا مکہ پر محبوب میں ہر حلق کشتا ہر نکلے شخص شام تک ہو گیا جانا</p>	<p>۴۴۰</p> <p>یہ نکلے چلے شہر میں کھینچے نخب اور آئے شہر چاندیہ و زینب بیگم اس وقت ہر کی کیا کھیا و زینب بیگم خاتون قیامت چلی آئی ہر کھے</p>	<p>۴۴۱</p> <p>جلد کی کس دم نہ رہے یہ نکلے نکلے ای عجب کی کس دم نہ رہے یہ نکلے نکلے تعلیم سے محروم رہا بیکس نہ رہا یہ کیسی بر بندہ نازی سے یہ نکلے</p>
<p>ہوتا ہر بہت سچ حسین ابن علی کو آواز بھی تم اپنی ساؤ نہ کہ سیکو</p>	<p>اشک لکھو میں تھلے ہو یا تھوٹے مکر میں حورین بھی میں چراہ پہ کھولے ہو سہر میں</p>	<p>جب سینے پر سر کاٹنے کو ستر چڑھا ہر تب آنکے حضرت نے مجھے پیار کیا ہر</p>
<p>۴۴۲</p> <p>والہ محبوب روایت میں ہر شہر اس وقت تھی سیدان میں جلال پیر کھاجا کی تھی جب ضعف چرخ نہ رہا کتنے تھے کہ کیا پیو نہ ہو نہ لکھ پیر</p>	<p>۴۴۳</p> <p>جینے ہر ڈاکٹر شہر زینب ان رو کی کیا شہر سے اجال پر نشان بڑا بکھون کو کہ یہ رسول شہر ان ہر کی کیا شہر سے اجال پر نشان</p>	<p>۴۴۴</p> <p>اب شوق شہر شہر شہر شہر شہر موج ہو چلاں بھی لیے شہر شہر نہ کہ گھوڑوں میں بادبہ گریبان خون کی کھلی حلق پر خال بھی جی ان</p>
<p>زہراء کو نہ پٹو اور ساؤ نہ علی کو یہ کیکے غش آبا تھا پھر سبط نبی کو</p>	<p>سینے سے اتر تو کہ عجب چرخ میں ہر تون اس بیکس و مظلوم کی تعلیم کروں میں</p>	<p>ہم قتل ہوں اور شکر کی گشتار کرو تم یہ ذبح کرے اور ہمیں پیار کرو تم</p>

<p>۵۴ کراکت میری عفتی و نیت میری بہل کی گئی جو بین و بچان میری تجربہ سوار والدہ صاحبہ میری پیشواں بیکر جا کہیں کی جا</p>	<p>۵۵ جانمیر کے دو دانہ پیرا شکر لے آجو سکینہ کر لڑو بین آجو پیر بچی کا دار کھیلوں میں آجو پیر ارنا دشتہ بین کیا شکر نے اچار</p>	<p>۵۶ روشنی صد کان بین کوکبی کھنے گئی بر خیر تو فران بیجانی زبانے کہ سو گیا جان تو جانی ار کیا شکر محنت کی دوانی</p>
<p>زہرا نے کہا آج میں فریادی ہو گئی بیٹیا میں ترے خون کو پختہ پہلو گئی</p>	<p>آیا نہ آسے خوف جناب احدی کا سر کاٹ لیا سبط رسول عربی کا</p>	<p>جلاد نے مذبح کیا تیرے احی کو دکھلا کے مجھے قتل کیا سبط نبی کو</p>
<p>۵۷ سرسبز کر نہ رہی ابی کر نہ گئی ناگاہ کھی خلق پہ جلاد نے تلوار تجربہ سوار پیر صبر کر لے اک کام کر لے دم مارا و ظالم غدار</p>	<p>۵۸ نیش کھانے گئے خاک آستان پیر اور فاطمہ نے خاک آرائی ان پیر ماختہ پیر و پیر مظلوم کا مل کر کھنے گئی فریادی جو زنی خالق اکبر</p>	<p>۵۹ شاہ کا کھڑکھڑا پیر آباد خیر پیر سکینہ کے بابا پیر دکھلا کے آئے خون میں ڈوبا پیر کھنے لگا ایسے مظلوم کی دفتر</p>
<p>شیر کی تو تنوق سے تصور مراد ہے پیر ایک نظر لاکے سکینہ کو دکھا دے</p>	<p>میں عرش ہاؤنگی ترا کھول کے سر کو گودی میں مری ذبح کیا پیر کے سر کو</p>	<p>اب تجھ کو بیٹی کی ہون دینے خبر آیا لے میں ترے بابا کو ابھی ذبح کر آیا</p>
<p>۶۰</p>		
<p>خاموش ضمیر اب کہ مطالب ہو تحصیل حاسد کا نہ کر شکوہ ہمیشہ ہودہ تذلیل</p>	<p>ہر بندہ بہ حسین ہر کتابت تجھے جبریل یہ حق سے دعا مانگتے غم سے نہ تحلیل</p>	
<p>تو صاحب تسلیم و رضا کر مجھے یارب جام میرے عرفان عطا کر مجھے یارب</p>		

<p>۴۸ جب بادشاہ شہنشاہ بجا ہو شہید ملک غالب کشور دنیا ہو شہید اور افاضلے زود حق عقاب ہو شہید یوں ملک کی سید والا ہو شہید</p>	<p>۴۹ جنگ تین جنگی لکھ شہنشاہ شہنشاہ دنیا شہنشاہ ملک علی نمود افتخار کی راہ کیست جو ہی صوم شاگردان سکندر درون کی چو</p>	<p>۵۰ خلق کی کوئی تاحاتہ نہ کرئی نہ تاحاتہ جو کہ شہنشاہ کی کوئی جاگیر کی نہ کوئی اکھا خا نام پر نہ ترے خرمی سے غلبہ کیو</p>
<p>مارا ہی آج فاتح خوان بتوں کو بیسر کیا مجاور قبر رسول کو</p>	<p>دکھلا کے نذرین کہتے تھے اس دیکھ مارا ہی ہنسنے سبط رسالت پناہ کو</p>	<p>جو دن جہان میں تھا غم شاہ شہید کا وہ روز دشمنوں نے بنایا تھا عید کا</p>
<p>۵۱ جب نور شہنشاہی کو نور ہو شہید اور دہشتہ دار جرات جید ہو شہید سودق تر اسے دین پیغمبر ہو شہید یہ جسے شہنشاہ فتح شہر ہو شہید</p>	<p>۵۲ نہ تاحاتہ شہنشاہی کوئی اور شہید جو کہ ملک اس جگہ میں نہ ہو شہید کہ تاحاتہ کوئی تو اسے نہ ہو شہید نہ تاحاتہ کوئی اور جگہ شہید</p>	<p>۵۳ کاتب کو ابن سعد دیکھو کہ کیا ارسال فتح نامہ کو کہ کیا ہو کہ وہ دین کو قاصد روانہ جدا غرضی دین پیغمبر کی پیغام بھرا</p>
<p>مطلق کیا خیال نہ نہ ہر کی آہ کا گل کر دیا چراغ رسالت پناہ کا</p>	<p>کہ تاحاتہ حرمہ مر سہ عقرب کو کہو دس لے فتح کی تو جھکو جو اہرمن تولد</p>	<p>اب تخت سلطنت کا مبارک چین لے ملک ہو گیا تر اخالی حسین سے</p>
<p>۵۴ فرمان دے کون کون قتل ہو گیا شاہنشاہ دین زمان قتل ہو گیا ابن پیغمبر جہان قتل ہو گیا سند کشین شہنشاہ قتل ہو گیا</p>	<p>۵۵ قتل نہ تاحاتہ کی دین تاحاتہ کا نہ تھے جسے جہنم جہنم نامدار اک بولا مجھ کو قتل ہو گیا پہلے حسین کے لال پیغمبر ہو گیا</p>	<p>۵۶ نہ تاحاتہ جہنم تاحاتہ قتل ہو گیا نہ تاحاتہ جہنم تاحاتہ قتل ہو گیا پہلے حسین کے لال پیغمبر ہو گیا اور تاحاتہ جہنم تاحاتہ قتل ہو گیا</p>
<p>چلا یا ابن سعد کہ اے شہر کیا ہوا اُسے کہا کہ لے سرور حسد اچھا</p>	<p>یہ کہے ایک اور نے بیعتا علم کیا سر شہر کے بھانجون کا اسی ستار کیا</p>	<p>شکر لونین کو مستور جنگ سب ہوا عجائیل لیکرات کا مہلت طلب ہوا</p>

<p>۱۰۰ نا اچھو جیسا ابو نہ تخت قل بابا چو جیسا فارس میدان لالت بجائی جو جیسا حضرت عثمان غنی شیپا چو شمشیر کا تیر شکل</p>	<p>۱۰۱ اش کی طرح کی طرح کی طرح تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر اش کی طرح کی طرح کی طرح</p>	<p>۱۰۲ تیر</p>
<p>کیونکہ نہ زلزلہ ہوزمان وزمین کو گھوٹا ہی جسے واسطہ دنیا کے دین کو</p>	<p>ہاتھوں میں پھر اس سر عالی جواب تھا گردش میں باز میں یہاں آفتاب تھا</p>	<p>روزی کہ شد بہ نیزہ سران بزرگوار خورشید سر بر ہنہ برآمد کو ہمار</p>
<p>۱۰۳ تیر</p>	<p>۱۰۴ تیر</p>	<p>۱۰۵ تیر</p>
<p>تو دیکھتا ہی شمع لعین کے ارادے کو مانا ہی شمشیر لب سر اوستا و زاد کو</p>	<p>گردش ہوئی جو فرق شہ الرسول جان کو دوران ہو گیا ہی سر آسمان کو</p>	<p>چلائی قتل ہو گیا میثا بتول کا گل ہو گیا چراغ مزار رسول کا</p>
<p>۱۰۶ تیر</p>	<p>۱۰۷ تیر</p>	<p>۱۰۸ تیر</p>
<p>ظاہر کارے تھے میدان کر بلا مارا گیا ہے آج سلیمان کر بلا</p>	<p>رہنے سے خاک و خون میں پڑا سر حسین لوک سنان پہ جلد چڑھا دوسر حسین</p>	<p>کلہوم سے کہ کو کہ ہوا از پورا شہید بانو کو دوجہ ترا شوہر پورا شہید</p>

۱۳۳۰
 قلم سار کے تئیں تہمت کے ساتھ
 سب خیران خیریت کی مسافت پر گئے
 چاروں کوئی پانی ہی تو چھوڑا تھا
 جو گزری ہو وہ چھوڑ دینا چاہیے

۱۳۳۱
 بیان بن سبط کی بات کو چاہا
 اور یہ کہ اگر اگلے قانون میں درگاہ
 پھر عیاں کی شاہ کی نوادہ سر
 دروازے کی طرف سے گزرتا تھا

۱۳۳۲
 میرزا خلیل جبرہ رسول خلیل کا
 اعجاز ہکو آج دکھا دے خلیل کا
 چچا چچا سب سے پہلے جانیں چلیا
 نوجوانا ہی نہ ہر آل رسول کا

۱۳۳۳
 کیونہی ہی حضرت زہرا کا نام ہے
 جا کر سید جان کو اس وقت تمام

۱۳۳۴
 ہوویگا اضطراب جو گئے سے آگ کے
 جانے نہ دیکھو کسی بچے کو بھاگ کے

۱۳۳۵
 میرزا خلیل جبرہ رسول خلیل کا
 اعجاز ہکو آج دکھا دے خلیل کا

۱۳۳۶
 عودین نے کچھ سیدھی سچائی
 اور حکم نے نام کی است کے آچے
 سر کو تانے نام کی خدمت میں چلے
 قیوم خجائیان کی نوبت چاہیے

۱۳۳۷
 لگا کا مانے گھوڑوں آتش سے شہر
 خندق میں ہی جوان کی سب سے پہلے
 فہرست رسول کی خاطر چلیا ہار
 چھپنے لگے نام سرسودہ اکیار

۱۳۳۸
 امان کا گھر چلتا تھا تو ان کے کیا
 زینت کے ہاتھ میں ہی شہر سے چلے
 جاری سے گیارہویں زبان خدا رضا
 المفاہل تو رسال نے مجبور کیا

۱۳۳۹
 است کی ناز کو تو کتا رسہ دکا گئے
 لکھن جہان آل نبی کا دُعا گئے

۱۳۴۰
 بعد از رسول حضرت زہرا کا گھر چلا
 جب مر گئے حسین تو زینت کا گھر چلا

۱۳۴۱
 شعلہ آدھ کو آگ کے ہیں جہا بجال بند
 ہوئی ہو العطش کی ادھر کو صدال بند

۱۳۴۲
 تھی کوئی تو میں نے جبرہ جبرہ
 بچان کو تو دین میں خدا رسال
 جانی تو سچو کے سدا سے سب سے
 سب سے سب سے سب سے سب سے

۱۳۴۳
 میرزا خلیل جبرہ رسول خلیل کا
 اعجاز ہکو آج دکھا دے خلیل کا
 چچا چچا سب سے پہلے جانیں چلیا
 نوجوانا ہی نہ ہر آل رسول کا

۱۳۴۴
 جل جل خاک چو تھیں تھیں خیم
 میدان ہر ایک سے پہلے پہلے
 اس وقت کے ٹوٹ پڑی سب سے پہلے
 چاروں کو کھینچتی تھی ہاتھوں میں

۱۳۴۵
 نامحسوس کو سپر در زلیور اٹار دو
 چاروں کا بھی ہاتھیں تو چاروں اٹار دو

۱۳۴۶
 اس نار میں جیسا ہیں حاصل ہر نور کی
 اس شامیہ کو ہکو تجلی ہو طور کی

۱۳۴۷
 بچے تمام ہاتھوں کھنکھناتے چھانے کے
 زینت آپٹ کے سب کا بچہ بچہ کے

<p>۴۴۶ مگر زینب خیر ناموس مصطفیٰ ہی اس سوا کہ سب پر شام نے صلا سب پر جو جانتے آل رسول کا کرواہ ان پادست نقدی کرو ذرا</p>	<p>۴۴۷ عائشہ سے جب کتبہ بنے پڑا کوئی علی بن ابی العقیل نہ شاکر کیا پہنچی مومن آئے کھوکھلے کے اور کہا انہی ہی میں مجھے کھیل دیا</p>	<p>۴۴۸ انہی میں آئی بانو شہر و قلعہ اور زینب نقاب کو تھا السبیل کیا کی عرض کجا جو نہ دکھا و ترستہ نہ بہ اختیار سے کجا لودہ شہر سوار</p>
<p>زینب بے دعا جو اٹھا نیکی بات کو دیکھا ابھی اٹھ برق کائنات کو</p>	<p>دیکھو تو بہرہ راہی ہو میرے کان سے فریاد کرنے آئی ہوں میں بابا جان سے</p>	<p>میں ہوں فرشتہ اور مرا محمود نام کو آقا مراد حسین علیہ السلام ہو</p>
<p>۴۴۹ زینب کجا ہی پر صدر گروشن آتش دوڑی نہ خیاں سے کہ تہی ہوئی صلا دیکھا کہ میں کھڑے ہو سلطان کیا ہر آنکھ سے کھڑا زینب ترسے خدا</p>	<p>۴۵۰ ای بابا گو دین کہ گستاخ کجا تم نے کمان کہ جلیب سارا تھا گھر جب کجا ہی تو اپنے ہی آہن سے صد سے گئی شہا و آہن میں مار کر</p>	<p>۴۵۱ زینب کی مسئلہ کیا جنت ختام خالق نے کجا بدیا عشق پر پیام نیک شہید سید بنی اوقاف خرام تسلیم الیستیک کہ طہا میں ختام</p>
<p>حق کہ ختم آپ پہ مشک کشا ہے نکو بہشت مری فریاد لائی ہے</p>	<p>حق میں مرے لحاظ نہ تھا انکو آپ کا بمچھے تھے سایہ اٹھ گیا سر پر باپ کا</p>	<p>ایذا جو دیکھے زینب ناشاد کام کو فارت کر دیکھا است خیر الاتام کو</p>
<p>۴۵۲ جانتے سنہ پچھلے ہی جو پیام جنتی رو کے واسطے آئے تھے خور دام آئے وہ کاشیہ ہوئے خوداد و خیاں کہہ کر کے کلام ظہر کر کیا سلام</p>	<p>۴۵۳ اعداد کو کجا کجا کہانے صدنی کسانے پایا جان کی صورت نہ دیکھی بیدار کی کجا کجا کہانے کجا ہر کجا کجا کہانے کجا کجا</p>	<p>۴۵۴ اسم کو قاتل کجا کہانے کجا کجا کجا کہانے کجا کجا کجا خبر کجا کہانے کجا کجا کجا میں ہوں غلام غرت پیہر کجا</p>
<p>مشک کشا کے لعل ہو مشک کشا ہو غم مچھڑنا کے بیٹے ہو معجز نہ ہو غم</p>	<p>جھینو گھر مرا شہم والا کے سامنے اتو ڈراؤ آنکے بابا کے سامنے</p>	<p>بے اذن جبرئیل تو داخل ہوا نہیں سو جبرئیل سے مراد تہہ ہوا نہیں</p>

<p>۵۴۴</p> <p>راہ خدا میں جو رشتے ہیں جان ال حق انکی آبرو کا جو جانی ہو گویا مال و کجیوں اگر حسین کی خاک میں جال جلجلی بن ہے آتش نیر خود سے بال</p>	<p>۵۴۵</p> <p>نئی نکلے اس نر نر سے زینب کی بجائی یہ بیسے انانکات اور ظاہر کس موجب حسین شاخا تم سے پایہ لگے کو دیر دم تیغ دھرو یا</p>	<p>۵۴۶</p> <p>بجالی تو صبر و شکر میں کیا گویا کلام سز کی یہ سنوار گیا جیوں کے کلام زینب نے وہ گیارہ دایہ سدا تمام اب تو ہی خوشی ہو جو جو مرضی امام</p>
<p>زہر کی جانیان ہیں پیر کی بیلیان یہ میں کندہ درخبر کی جلیان</p>	<p>اکیر کا داغ سر کے سدھار جہان سے پر عورت بد و عائد نکالے زبان سے</p>	<p>بابا مرا علی مری مادر قبول ہے است کی مغفرت کے لیے سب قبول ہے</p>
<p>۵۴۷</p> <p>میں ہوں طبع اور آتی حکم ب بودہ گار سنو سے جگہ گار اب میت قبول عجاوین کر گری جب مازل سپاہ شام کچھ پیر غضب</p>	<p>۵۴۸</p> <p>انفت کے وقت تجھے فرما گئے تیار بجینا خاک کے واسطے سے نہ جیو یا تو منہ سے اُٹ کر کیا نہ گویا جہان تیار جانی کے حکم پر نہ گویا گری گیارہ</p>	<p>۵۴۹</p> <p>یہ نکلے وہ کاک بگیا سو سے آسمان ابا تو غیر عجاوین طاقت بیان مولا سے عرض کر کہ شاہ وہ جہان انہا جیو کے کچھ کو طاعت ہر زمان</p>
<p>دینے کا حکم ہو تو ابھی اکیان میں اس فوج کا لے نہ پتا بھی جہان میں</p>	<p>خلقت کیسگی بت نبی کا چلن نہیں شیر کی حقیقی گریہ بہن نہیں</p>	<p>فرما گئے ہیں حق سادات کے نبی الصالون لشروا لعلامون لی</p>

<p>۵۱ مثنوی مثنوی کی جو حالت بجا لانا اس میں قوم تھا حال نام ابرار اہل کمال کے لئے جو دنیا چشمہ چشم سے جاری ہوا دیا ابرار</p>	<p>۵۲ مثنوی کراہی تھی خدمت میں مہم گریاں باندھ کر دست باندھ کر لگا کر کھان جس کا تھی تو وہ سوا غفلت و غفلت ہاتھ لگا دیا وہیں گاہ کیا انسوؤں</p>	<p>۵۳ مثنوی تو تو دنیا کا تھا حال کھان کھان زندگی جاوے نہ کر نہ تو دنیا مثنوی کی زندگی گزرتی تھی ہاتھ لگا دیا وہیں گاہ کیا انسوؤں</p>
<p>وہ مقام اس میں عجیب و کا اور اس کا تھا جسمیں حال لکھا حضرت عباس کا تھا</p>	<p>کیسے تو اب بھی نہ کیا دیکھا حضرت مجکو آگے دکھلائی ہو کیا اپنی شہادت مجکو</p>	<p>یا علی کہتے تھے تم ہو مرا پیارا عباس میرا بیٹے کے نہ کام آیا تمہارا عباس</p>
<p>۵۴ مثنوی اس حالت نے کیا تھا غفلت میں جبکہ تھی گئی آواز سبیلان کام آئے تھا شہادت و افضل کرم ہو چکا تو بجا مانا بی جہدم</p>	<p>۵۵ مثنوی سو یہ عبادت گزشتہ کی کبھی میں تھی دنیا پوچھتا تھا حسین بن علی یہ نہیں ہو گا دل داروں میں کبھی ہو چکا تھی شجاعت و عبادت میں بی</p>	<p>۵۶ مثنوی اور جب شہادت ہو گا مثنوی دنیا کی غفلت میں کھان کھان نہ فرود میں کر گیا وہاں جہدم دل میں عبادت کی جہدم میں</p>
<p>پہلے ہر ایک سے عباس علی آتے تھے پر نہ میدان شہادت کی رضا پاتے تھے</p>	<p>لائق مجلس محفل نہ رہے گا عباس منہ کھانے کے بھی قابل نہ رہے گا عباس</p>	<p>مجھے جب خاطر نہ رہا کوالم ہو پئے گا پھر مرا تار و دوس قدم ہو پئے گا</p>
<p>۵۷ مثنوی پوئے شاہ کے غفلت میں ہوا عین مار گیا اور گلی جہدم میں جہدم میں ہوا غفلت میں ہوا مثنوی کی جہدم میں ہوا</p>	<p>۵۸ مثنوی لوگ اس میں گزشتہ کی کبھی یہ وہ عباس کو پوچھتا تھا حسین بن علی باز قیام وہ گئے مگر کبھی کبھی اور نہیں میں جہدم میں ہوا</p>	<p>۵۹ مثنوی مثنوی کی جہدم میں ہوا مثنوی کی جہدم میں ہوا مثنوی کی جہدم میں ہوا مثنوی کی جہدم میں ہوا</p>
<p>تب تو عباس کا تون سخاں چھوٹ گئی شاہ کے قوت بازو کی کر ٹوٹ گئی</p>	<p>مفت بدنام کیا آپ کو سیہات اسنے ایسے بھائی کا عبت چھوڑ دیا سات</p>	<p>تو وہی اکبر نے کمر باز دم اب توڑ چلے واہ عباس کیلا ہمیں تم چھوڑ چلے</p>

<p>۴۱۷ آپ کی والدہ خاتون بین جہان کمان ہو ایک ضعیفہ کمان سر در تان قدر و ثروت کی کمان خانہ گدگد کی قوت کی مرئی ان کی بین اپنی ان پر قربان</p>	<p>۴۱۸ شہنشاہ دنیا کے بانی سر عباس علی دیکھو بیاد پر اس کی بات کو الفت کی پیشانی لگا گیا میدان میں ہر شکل کی ہر گوار انہیں ایک شہداد پر ہی</p>	<p>۴۱۹ بھائی کو کچھ کہنا نہ سکا کہ بڑا جہنم انصاف سے دیکھو بڑا حال مر کچھ کہے مونس نرسا ہا تھا نہا مونس ہو کر داد بھی نہیں دیا</p>
<p>۴۲۰ ترتیب معلوم ہیں یا شاہ تمہارے اسکو آپ پیار ہیں اسے ہم نہیں پیار اسکو</p>	<p>۴۲۱ اپنی الفت کا توبہ دھیان پر عباس علی بھائی کو میری محبت کا نہیں پاس علی</p>	<p>۴۲۲ مجھ کو جانے دو پھر شوق سے ملنا تم ہو گا جو کچھ کہ مناسب نہیں کر لیتا تم</p>
<p>۴۲۳ گنگا کو بھائی کی خلیفہ بنایا بوسہ نہیں دیا مگر ہر باب آج کا سات لوگو بھی ہو جنگی خلیفہ بنایا چھوڑ دو مگر نہ ہو جو بھی شایان ہوا</p>	<p>۴۲۴ اور ان کی کو کچھ کو قتل نہ اپنا باب کی بول کی ہر باب آج کا نرسا مونس سے نہایت سے ہو چکا لگا کر نہیں ہو نہیں لگا کر وہ ہو کر خور نہ</p>	<p>۴۲۵ بوسہ نہیں دیا اس سید مراد کی فی الحقیقت ہوئی آپ نے جواب سری ہر گوار انہیں ہو گیا نہ ہو کو بھی قتل میں نہ لیں آپ کو کچھ بھی</p>
<p>۴۲۶ ہم تم اس فرقہ ناری سے وہ تلوار کریں علم فوج شقاوت کو لگو نسا کر کریں</p>	<p>۴۲۷ کب کی فردوس سدا عاری می رو کو والی بھائی جیتی ہر ابھی تو تری رونے والی</p>	<p>۴۲۸ تم رہے جانتے اگر تیرے بھی پیارا مجھ کو کہہ دو پھر آپ کا مرنا ہو گوارا مجھ کو</p>
<p>۴۲۹ بوسہ نہیں دیا مگر ہر باب آج کا سات لوگو بھی ہو جنگی خلیفہ بنایا چھوڑ دو مگر نہ ہو جو بھی شایان ہوا</p>	<p>۴۳۰ بارے عباس علی خلیفہ بنایا بید کی طرح لگا کا اپنے دنیا ضیاع بارے عباس علی خلیفہ بنایا اور کا کہنے لگا کہ خلیفہ بنایا</p>	<p>۴۳۱ کچھ بچا اسکو نہ انصاف لے بیٹھ کر علی کو کچھ کہنا نہ سکا کہ بڑا رہے سے دیکھ گیا نہ ہو کو بھی مچھلے کام لے گیا جو کچھ خلیفہ بنایا</p>
<p>۴۳۲ پیش قدمی تری عباس علی غضب کی دیگی خوف حسن بات کا ہی ہو ہی پیش کی دیگی</p>	<p>۴۳۳ اور کہیں گے کہ جانیے گا گل کسکو آج حضرت نے کیا کسے مقابل کسکو</p>	<p>۴۳۴ سید ہی کو بیٹھے ہر چند کہ عم تھا عباس علی اگر تیرے پہ جان بازی میں کہ تھا عباس</p>

<p>۴۴۴</p> <p>زبان کا بونے اندر تھارے خار وہ نہایت تھے نہ دل کو گھونٹوں دار کہیں بجا پید چلاں دست سوار</p>	<p>۴۴۵</p> <p>میں نے اب جگ کا کوٹھڑیا بھرا میں نے اب جگ کا کوٹھڑیا بھرا میں نے اب جگ کا کوٹھڑیا بھرا</p>	<p>۴۴۶</p> <p>خون منوں میں سلسلے تھا اور بھول گم ہوا دن باریا نہ ہوئی نہ بول وہاں میں وہاں توں کھیل</p>
<p>فتح کے ہونے کی طرح سے پھر در کہنے بیٹوں کی حیدر صف کا جو تیش پھر کہنے</p>	<p>نفرہ عاشق و شوق میں پڑ جاویگا انکے لئے کا ابھی طور بگڑ جاویگا</p>	<p>کچھ نظر آتا نہ تباہ کیو بھریاں کہیں ہو گئے شاہ کہیں حضرت عباس کہیں</p>
<p>۴۴۷</p> <p>میں نے سب کھوئی جس نے جو کچھ لایا میں نے سب کھوئی جس نے جو کچھ لایا میں نے سب کھوئی جس نے جو کچھ لایا</p>	<p>۴۴۸</p> <p>دولت بھائی کے لئے اس فوج کے لئے لایا دولت بھائی کے لئے اس فوج کے لئے لایا دولت بھائی کے لئے اس فوج کے لئے لایا</p>	<p>۴۴۹</p> <p>نفرہ کا دل میں تپتے ہیں اشک کے تپتے ہیں جگہ کو سنا دور میں کجاں کہ خد کو سنا</p>
<p>وہ یہ بول نہیں ہوا ہر طرف اب ہیں ان انوں سے تو لڑنے کی نہیں تباہ ہیں</p>	<p>انکی تلوار چلتی تھی جو میدان کا پیچ تھمکے پڑتا تھا اک قوم ہی جا بے پیچ</p>	<p>مرنے جینے کی خبر تم مری لیتے رہنا بھائی آواز تو ہر دم مجھے دیتے رہنا</p>
<p>۴۵۰</p> <p>اس وقت کی طرح میں نے کیا کیا اس وقت کی طرح میں نے کیا کیا اس وقت کی طرح میں نے کیا کیا</p>	<p>۴۵۱</p> <p>شاہ کو حضرت عباس نے کئے تھے واہ شاہ کو حضرت عباس نے کئے تھے واہ شاہ کو حضرت عباس نے کئے تھے واہ</p>	<p>۴۵۲</p> <p>شاہ کو حضرت عباس نے کئے تھے واہ شاہ کو حضرت عباس نے کئے تھے واہ شاہ کو حضرت عباس نے کئے تھے واہ</p>
<p>اب دھڑک تو رہا ہے نہیں پڑتا ہیں آج دوجہ زکرار کھڑے لڑتے ہیں</p>	<p>شاہ کے گرد جو پھرتا ہے پاتے تھے علی صد اس بات پہ عباس کجا تے تھے علی</p>	<p>شہر کی آواز نہ آئی تھی تو گھبراتے تھے پھر جو سنتے تھے تو عباس سنبھلاتے تھے</p>

<p>۴۳۴ جب بہت دور سفر سے عیاش مٹی کات پین تھ کہ نہ عیاش کی آواز مٹی</p> <p>۴۳۵ یاد بھی عیاش کی اس نے صد احقر مٹی جس عیاش کہ عیاشی نہ تھا وہ مٹی</p>	<p>۴۳۶ یاد عیاش کی جس نے جس مٹی جان و صدیہ گری تھی وہ مٹی</p> <p>۴۳۷ یاد عیاش کی جس نے عیاش کی مٹی سب عیاش کی مٹی وہ مٹی</p>	<p>۴۳۸ یاد عیاش کی جس نے عیاش کی مٹی تین لکھ پانچ لکھ مٹی وہ مٹی</p> <p>۴۳۹ یاد عیاش کی جس نے عیاش کی مٹی ورنہ عیاش کی مٹی وہ مٹی</p>
<p>یہ یقین ہے کہ جو کہ تو قلق ہو نہ لگا رنگ قی ہو گیا اور سید ہی نہ ہو لگا</p>	<p>تین لگا کا پنے اتھوں سے علم چھوٹ گیا شاہ کے چھتے سے عباس کا دم ٹوٹ گیا</p>	<p>ہوا سردار کی فرقت میں علمدار شید اور علمدار کے غصے ہوا سردار شید</p>
<p>۴۴۰ دل سے عیاش کی گئی کیا مٹی خون جیل مر کا تھا اس مٹی کی مٹی</p> <p>۴۴۱ جب عیاش کی مٹی نہ تھی مٹی تو عیاش کی مٹی نہ تھی مٹی</p>	<p>۴۴۲ دل سے عیاش کی گئی کیا مٹی خون جیل مر کا تھا اس مٹی کی مٹی</p> <p>۴۴۳ دل سے عیاش کی گئی کیا مٹی خون جیل مر کا تھا اس مٹی کی مٹی</p>	<p>۴۴۴ دل سے عیاش کی گئی کیا مٹی خون جیل مر کا تھا اس مٹی کی مٹی</p> <p>۴۴۵ دل سے عیاش کی گئی کیا مٹی خون جیل مر کا تھا اس مٹی کی مٹی</p>
<p>بعد سردار کے اب جنگ نہ کرنا بہتر پھینک دو ہاتھ سے تھیار کہ مرنا بہتر</p>	<p>شہ سے فرمایا کہ بھائی گئے مارے افسوس ہے پہلے ہی وہ فردوس سدا افسوس</p>	<p>جب تلک اس خلقت سیر کی بنیاد ہے جسے سیر شہ کہو ایسا وہ آباد ہے</p>

<p>۴۱</p> <p>چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ زواریں چرخ چرخ چرخ چرخ خدائے خالص چرخ چرخ چرخ</p>	<p>۴۲</p> <p>صفتیہ چرخ چرخ چرخ چرخ اصفیہ چرخ چرخ چرخ چرخ کرمیہ چرخ چرخ چرخ چرخ</p>	<p>۴۳</p> <p>توالتی چرخ چرخ چرخ چرخ بیاضیہ چرخ چرخ چرخ چرخ بنی چرخ چرخ چرخ چرخ</p>
<p>جفا اٹھائی جو حاکم کے باجی نے کی بلویدر اسیروں کو قید خانے کی</p>	<p>جفا سے ایک سن کی بہن رہا کرو جہان کے عقدہ کشاؤں کے ہاتھ وا کرو</p>	<p>دھوازل سے تمھارے لیے یہ گستاہی گلے میں داد لے صفحہ سن کا پستاہی</p>
<p>۴۴</p> <p>پشت چرخ چرخ چرخ چرخ بیان خلقی شش سو قید خانہ وہ تمھارے کان میں گونج رہا</p>	<p>۴۵</p> <p>کیسے چرخ چرخ چرخ چرخ کہ نہ بد چرخ چرخ چرخ مہیا چرخ چرخ چرخ چرخ</p>	<p>۴۶</p> <p>کوہا نام چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ نہ دو چرخ چرخ چرخ چرخ</p>
<p>صدائیں بیرون کی ہر گلی میں تھیں رسول ادیان سب پیادہ جاتی تھیں</p>	<p>رہائی گو کہ جہاں رس سے پاؤں گئے شکستہ پامین کمان بھاگ کر یہ جاؤ گئے</p>	<p>کمان باب و رٹھکا مالک کے ماروں کو گھرا لیسے ملتے ہیں نی نی گناہگاروں کو</p>
<p>۴۷</p> <p>چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ علم کی چرخ چرخ چرخ چرخ جو رہا میں تماشائیوں کی حالت میں</p>	<p>۴۸</p> <p>دیاں چرخ چرخ چرخ چرخ کھڑے چرخ چرخ چرخ چرخ جبکہ چرخ چرخ چرخ چرخ</p>	<p>۴۹</p> <p>چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ کھڑے چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ</p>
<p>رسن تلے ایک ہی شیشیہ کی گانوں میں ہو کر ایک شیشیہ کی گانوں میں</p>	<p>کہا یہ نظم سے واقف علی کی پوتی تھی سیکڑے دیکھ نشان رسن کو روٹی تھی</p>	<p>تھا خوف سر انھیں از بسکہ ملائے میں جھکا سر ہو داخل وہ قید خانے میں</p>

<p>۵۱ علاوہ اسکے تماشائوں کا کچھ کام بچو ہم دین و دنیا کا چھوٹا چھوٹا کام جھپٹے بالوں کے سر پر تھیں جھپٹے بال پہننے والے کے کتے بھی تھیں جھپٹے بال</p>	<p>۵۲ دراں کے تھیں اس وقت کی تھیں پیش فائبر اور حسین کی تھیں رکے ہوئے تھیں کانون پہلے تھیں سکینے پر اور کتے تھیں پیر</p>	<p>۵۳ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ دعا کر کے کچھ کچھ کچھ کچھ پہننے والے کے کتے تھیں جھپٹے بال</p>
<p>رو ملک نہیں ہے مکیوں کو یہ ہے محضین ہمارے تماشے سے فائدہ کیا ہے</p>	<p>یہ بیڑیوں پر جو گردن جھکے اسوا ہے پسر حسین کا خیر کشا کا پوتا ہے</p>	<p>یہ ہم جولاے ہوا ہی اہل شام ہے نبی کی آل کے اوپر ہر دم ہر صدقہ</p>
<p>۵۴ جواب تھیں تھیں تھیں تھیں تہا پہ جو تھیں تھیں تھیں تھیں کرتے تھیں تھیں تھیں تھیں کچھ تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۵۵ تھیں</p>	<p>۵۶ تھیں</p>
<p>معاویہ کے پسر نے وہ عم نکالا ہے کہ آج قید مصیبت میں تم کو ڈالا ہے</p>	<p>ہو نام فاطمہ اور ہر شبیدادی کی پہرے اسکے شب قتل سکی شادی کی</p>	<p>یہ فاقہ کش دہان اچھی غذا میں کھاویگی بس لاکھ زمین تم سب کو بھول جاویگی</p>
<p>۵۷ جواب تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۵۸ تھیں</p>	<p>۵۹ تھیں</p>
<p>اگرچہ ہم پہ نظر ہر جہان کی خوری ہے خدا کے روبرو حرمت بڑی ہماری ہے</p>	<p>زمین مشق ہو تو موجود ہے سمانے کو ردائیں مجھ پر حرمت کے منہ چھپانے کو</p>	<p>کہیں پہ میں بھلا خود سال زندان میں محض تو آپ یہ ہو گی وبال زندان میں</p>

[illegible]

<p>۱۹۱ کست زده در چرخ داناں قلاب تنگی برین لعل دشمن کے قلاب غازی دلی بریدی جادو دلی قلاب آفاقین در دشمنان قلاب</p>	<p>۱۹۲ قاسم لکے میں تلخ شاک شام کافور خانی ہر دو سو حسن بیان گھولتار لکے جو کھانا خانانی خوشی خاوشی میں چمن چمن بیان</p>	<p>۱۹۳ تلخ چمن میں ہر طربان کو کیا بد بان کاغذوں پر تلخ ان کو اور سبز نال خانہ سبز خطان کو اس بخت کی گیس کو خست گران کو</p>
<p>۱۹۴ سرد فر اولاد عزیزان نبی تھے کلی عسب دلی استی و عطی تھے</p>	<p>۱۹۵ یون کھی رزہ حضرت داؤد بدن میں جون حضرت یونس گئے ہای کون میں</p>	<p>۱۹۶ ہر شور کہ کیا باغ شہدہ میں ہے دوپہر میں پامال یہ زہر کا چمن ہے</p>
<p>۱۹۷ کست لکے حضرت عباس رضین بے لعل جانت کا سو حج جرن عباس تھے رایت کے جودان امین جنت کی ہوا کے لیے کھینچے جابین</p>	<p>۱۹۸ کست لکے راز شہر زینب کے تھے جود کی طرح چپے در بے تھے انجام عبادت کے تھے یہ تھے گھوڑے جی سب صفت کی تھے</p>	<p>۱۹۹ یان تلخ لکے امین ہر سوز تھے کھوئے ہوئے تھے تھانہ کو تھے کوسون جھپٹے پیل میں کاسوار اندھی کشت کردین ہی ہر بار تھے</p>
<p>۲۰۰ جنت میں گئے سہرہ اجبہ کے تھے وان جاتے ہی پر آنکھ زبرد کے تھے</p>	<p>۲۰۱ پچھے کھی سرعت میں نہ طائر سے تھے اسبان پری رو کے گھر پر نہ کے تھے</p>	<p>۲۰۲ دوبلی ہوئی لوہے میں صفت پر جوان تھے اک سرکہ دردی کہ ٹاپوں کے دان تھے</p>
<p>۲۰۳ کست لکے رضوان سہیل کے کوتہ جی بون شوق میں بوجہ جی کے نیزہ زہد پاس پر آقا خانہ کے ہر سرگشتان ارم سرگشت کے</p>	<p>۲۰۴ اک طوطہ چمن تھا وہ قضا کیا تھے نیزہ صفت سوزن لالہ تھے تلخ غم نیکان جی سہرہ تھے پیشہ تھے زہد جی انجمن کے تھے</p>	<p>۲۰۵ کست لکے صفا دین تھے غزل میں تھیں تھیں تھیں تھیں پیشہ صفت نیکان تھیں تھیں کست لکے تھیں تھیں تھیں تھیں</p>
<p>۲۰۶ نفسار دن سے پڑے مشرق جو ہوا ہے ہر موع ہوا موعہ زنجیرہ طلا ہے</p>	<p>۲۰۷ بس بحر اجل دان چمن آرا لومین ہے مانند نسیم ایک دم اپنے پسین ہے</p>	<p>۲۰۸ یون تیرہ برسے شہرہ کے اور جون فیض لعل آتی ہر گلزار کے</p>

<p>۴۱ احباب چہ جب بزرگ ہوئے گئے چونکہ نہ ملک میں بیان نظر صفت بہ حضرت نے کہا چالیس تم کو حکم کر رہے ہاں کی ایت پر گواری کر کے جو</p>	<p>۴۲ باز عہدہ نفاق کہ صاحب بول دے تاج سر حضرت آدم جی جہاں منور سے شب جلجلی کے تھے فدا ہو چکے وہ کہ سب سے پہلے وہ ہوئے آج</p>	<p>۴۳ سوزی کا یہ دل خاک کے لئے تھا سب بیان کیا کہ نہیں تو زبان چلی دل کے تو لیا ساتھ دیوان ل میں آئی گلہ زانی سون کیسے نہ کیا جی میں ہاں</p>
<p>۴۴ باہم ہمین اب فرصت دیدار کہاں ہو اک آن یہ نظارہ گلزار جہاں ہی</p>	<p>۴۵ غلین و عمامہ کے وہ محتاج نہیں تھے سرتابہ قدم آپ تبرک شہ دین تھے</p>	<p>۴۶ میں پیار تو کر لوں مجھے لپٹا لو گلے تم صد تے گئی سچ مجھے کیا چھوڑ چلے تم</p>
<p>۴۷ چرخ ساریت گلے جلے آں کہچین کہ کہ کسوت ہوئے تھے زبان اور دیکر آج یہ رہ رہ کے مجھے جہاں پایاں ہوا جاہاں تاریک گلستان</p>	<p>۴۸ خیمہ کہ آگکے ہوئے شمشیر گہرے رخت کی قیامت نہیں ہوئی کہ چپکالی خالے تھی کوئی دامن پیر بہ صبر کہ وہ بھی جی تفریب</p>	<p>۴۹ حضرت نے کہا جی کوئی نہ ہو گیا وہ بولی ہی روح خالص شہ ابرار فرما بیست سر کی قسم جو تھے سو بار کہ اس سے زیادہ مری حضرت بن پیر</p>
<p>۵۰ بجز مشورہ کہ لوں عمر سعد سے جا کے خست تو سری ختم ہو نہ نزدیک خدا کے</p>	<p>۵۱ زینب پہ نہ ہاؤںے حزمینہ پہ نظر تھی ہر مرتبہ حضرت کی سکینہ پہ نظر تھی</p>	<p>۵۲ حضرت سے نظر کر کے رخ پاک کے اوپر کہن اس سے وہ بیچو گئی خاک کے اوپر</p>
<p>۵۳ پتھر سے پتھر میں آئے نہ ڈال نانا کے بزرگ کا وہ صندوق نکال عامہ رکھا سر پہ نواز دو دہاں چہاں جہاں محبوب خدایم میں ڈال</p>	<p>۵۴ کہی تھی کہ بابا کو اب گھر میں بیان میر تھی کہ تھی میں جب چھوڑی تھی ان کو تھی میں کہتے تھے تھے جانو بابا ہی نہیں</p>	<p>۵۵ ان کے لئے تھی کیا خاتم کہ اس وقت رہی صلیبی طاقت نہ پڑو بن کہ تھی خاتم لیا گاہ حکم کہ فرما کر دونوں کی کٹ کر کے نظر کو</p>
<p>۵۶ استقامت پر پور پہ پوشاک نبی تھی قانون تھی شمع حرم لم یزلی تھی</p>	<p>۵۷ وہ بولی کہ ہر ہر کہ میں کہ معراج دنگی بابا جادہ کیسے میں ہجر میں معراج دنگی بابا</p>	<p>۵۸ اب جا کے تری راہ میں چلیا ہوں یارب اس مٹی کو تو دین تھے کہ تار ہوں یارب</p>

<p>۱۴۴ چرخ سحر بر سر آفتاب راہی ز چرخ مباد و حجت اند غمناک کی تمام کاپ شمع بجایا کس غرض کہان شمع بجایا</p>	<p>۱۴۵ دریا میں منی گلے کا نینے تھر نہ کہ کج چاہے علم نام سے چھوٹا دریا سے انگوٹھ کی جی ایک دو خضرت کے اماں کا لکھو بار</p>	<p>۱۴۶ ہر تین دنہ فوج کہ اور دیر و رایت میں ہزار و صحت پیدل چلے خباہت میں بند کجا میں طلب ہے دراز کجے پیر بجاہ</p>
<p>۱۴۷ جیتا ہوں تو تلوار کی آنچ آنے نذرنگ آقا مرستہ میں تھیں جانے نذرنگ</p>	<p>۱۴۸ ہر وقت کا ہر ایک تقاضا بخدا ہے تنہا یہ مجھے چھوڑنا بھی عین وفا ہے</p>	<p>۱۴۹ اکودہ سم خجرو پیکان ہوسا ہیں اکدم کے لیے آج یہ سامان ہے ہیں</p>
<p>۱۵۰ یہ وہ ہیں کہ ہر ستم تیل کھینچ خاک کے بل بوتے پر خضر کی آہیں گرو آپ ہیں فرشتوں کی آہیں کوئی آہ تیری ہی آہیں یہ جھوٹا ہیں</p>	<p>۱۵۱ اور قطع ننگ کی جتنی دکانی دھڑکا کچھ میں ان کے کاپی اور کسے کا لیا یہ وہ ہیں کہ کاپی اور کسے کا لیا ہر وہ ہیں کہ کاپی اور کسے کا لیا</p>	<p>۱۵۲ جب شمشاد فوج کا عالم آ گیا اور مست ہو گیا اور کسے کا لیا تیرے شمشاد فوج کا عالم آ گیا ہر وہ ہیں کہ کاپی اور کسے کا لیا</p>
<p>۱۵۳ چلتا ہوں میں کھولے ہوا دامن علم کو عباس نے چھوڑا کبھی حضرت کے قدم کو</p>	<p>۱۵۴ دار اسکا کر کے کس جو میں تیغ نکالوں چودہ طبق انگلی کے اشیا میں لٹھالوں</p>	<p>۱۵۵ یہ کس قسم مجاہدان آج کھڑا ہے زہرا کا پسیرانی کو محتاج کھڑا ہے</p>
<p>۱۵۶ پرتیبہ کی خفت نہ کجا چرخ سحر کے آفتاب چرخ سحر کے آفتاب چرخ سحر کے آفتاب</p>	<p>۱۵۷ ہر شے کی گھڑی خفت نہ کجا بان عین حوالہ لے لے لے ہر شے کی گھڑی خفت نہ کجا بان عین حوالہ لے لے لے</p>	<p>۱۵۸ ہر شے کی گھڑی خفت نہ کجا بان عین حوالہ لے لے لے ہر شے کی گھڑی خفت نہ کجا بان عین حوالہ لے لے لے</p>
<p>۱۵۹ تمنائی میں بھائی کی کمر توڑ دے عباس میں تھانگا دامن مجھے تم چھوڑ دے عباس</p>	<p>۱۶۰ بہن ساٹھ عالم سائے فگن بد گہروں کے نامزدی سائے میں نہان ہر بیرون کے</p>	<p>۱۶۱ دیکھو تو ذرا اس شہ فیجاء کی آمد آمد کو پہنچتی ہے کسی شاہ کی آمد</p>

<p>مثنوی خداوند عالم کی طرف سے جو کچھ چاہے وہ کرے وہ کرے اور نہ کرے وہ کرے اور نہ کرے وہ کرے اور نہ کرے</p>	<p>مثنوی خداوند عالم کی طرف سے جو کچھ چاہے وہ کرے وہ کرے اور نہ کرے وہ کرے اور نہ کرے وہ کرے اور نہ کرے</p>	<p>مثنوی خداوند عالم کی طرف سے جو کچھ چاہے وہ کرے وہ کرے اور نہ کرے وہ کرے اور نہ کرے وہ کرے اور نہ کرے</p>
<p>گر قتل کرو گے مجھ کو چاہے بارو مجھ سے کوئی اسید نہ کہیں رو گے بارو</p>	<p>اس میں شورش کسی طوفان میں احد کا نواسا تو کوئی اور نہیں ہے</p>	<p>کیا قدرت حق میں جہان گداز کی ہی چاکو قسم ذات خداوند جہان کی</p>
<p>مثنوی خداوند عالم کی طرف سے جو کچھ چاہے وہ کرے وہ کرے اور نہ کرے وہ کرے اور نہ کرے وہ کرے اور نہ کرے</p>	<p>مثنوی خداوند عالم کی طرف سے جو کچھ چاہے وہ کرے وہ کرے اور نہ کرے وہ کرے اور نہ کرے وہ کرے اور نہ کرے</p>	<p>مثنوی خداوند عالم کی طرف سے جو کچھ چاہے وہ کرے وہ کرے اور نہ کرے وہ کرے اور نہ کرے وہ کرے اور نہ کرے</p>
<p>النسب الی الکرم کی بد پرست تو بہتر الی کریمان میں شمشیر گستاخ تو</p>	<p>یا امر کیا کوئی آئین سے باہر تغذیر دو گرو گیا ہوں میں باہر</p>	<p>باندھا ہوں مگر جس سے کسی روہی کیا فاطمہ زہرا نے نہیں اسکو سیاہی</p>
<p>مثنوی خداوند عالم کی طرف سے جو کچھ چاہے وہ کرے وہ کرے اور نہ کرے وہ کرے اور نہ کرے وہ کرے اور نہ کرے</p>	<p>مثنوی خداوند عالم کی طرف سے جو کچھ چاہے وہ کرے وہ کرے اور نہ کرے وہ کرے اور نہ کرے وہ کرے اور نہ کرے</p>	<p>مثنوی خداوند عالم کی طرف سے جو کچھ چاہے وہ کرے وہ کرے اور نہ کرے وہ کرے اور نہ کرے وہ کرے اور نہ کرے</p>
<p>پھر چلو نہ پیشتر کا سر ہاتھ لگے گا جاگیر ملیگی نہ یہ زہر ہاتھ لگے گا</p>	<p>بن بانی مرگے کھڑے یہ ہو جا قیامت مکو نہیں اندیشہ فردا سے قیامت</p>	<p>بملاؤنی از او ہمارا نہیں شمشیر کھاؤ گے قسم عرش کا تارا نہیں شمشیر</p>

<p>۷۵ کج گزشتہ کی توفیق ہو پیلوین بجا گیا بصدور کیا ال چھوٹے نہیں جانتا کچھ پڑا پڑا کج کمان حسن</p>	<p>۷۶ کہہ دے غیب کی غلطی آرام اور ایک کسب لاش جان کل نہ لرم کہہ دے غیب کی غلطی آرام اور ایک کسب لاش جان کل نہ لرم</p>	<p>۷۷ این شاہ کو خوش تخلص خاموشی سے سمجھا پورا چلا رہا بول چار بول چار غیب کی گناہ فانی ہو گیا</p>
<p>ہو دیکھا وہی باجو اس تشنہ وہی ہے جس طرح سنا ہو گا ہو لی اصل حسن ہے</p>	<p>اس سوچ میں سر آپ کا سینے پر جھکا ہے دو پہر اوھر کیا تھا ابھی ادیر کیا ہے</p>	<p>جب حد نہ رہی قتل کی اور میر تقی کی ملعون قریب کتبہ دل شکنی کی</p>
<p>۷۸ جس طرح غیب کی توفیق ہو پیلوین بجا گیا بصدور کیا ال چھوٹے نہیں جانتا کچھ پڑا پڑا کج کمان حسن</p>	<p>۷۹ کہہ دے غیب کی غلطی آرام اور ایک کسب لاش جان کل نہ لرم کہہ دے غیب کی غلطی آرام اور ایک کسب لاش جان کل نہ لرم</p>	<p>۸۰ این شاہ کو خوش تخلص خاموشی سے سمجھا پورا چلا رہا بول چار بول چار غیب کی گناہ فانی ہو گیا</p>
<p>سب ہو چکا اب سر کے کٹان کی ہو کر کوئی نہیں خالق کی گواہی مجھے بس ہے</p>	<p>اب جنگ کا ماحق تمہیں کیسے گمان ہے اس مجھ کی پاس سے میں بھلا دو گمان ہے</p>	<p>ان لوگوں کی بت تو یہ ہو چکی ہے ابنا کی امت کا بھلا پاس کھٹک</p>
<p>۸۱ کہہ دے غیب کی غلطی آرام اور ایک کسب لاش جان کل نہ لرم کہہ دے غیب کی غلطی آرام اور ایک کسب لاش جان کل نہ لرم</p>	<p>۸۲ کہہ دے غیب کی غلطی آرام اور ایک کسب لاش جان کل نہ لرم کہہ دے غیب کی غلطی آرام اور ایک کسب لاش جان کل نہ لرم</p>	<p>۸۳ این شاہ کو خوش تخلص خاموشی سے سمجھا پورا چلا رہا بول چار بول چار غیب کی گناہ فانی ہو گیا</p>
<p>ماہین صلا تین مجز یا س نہیں تھا سے اصبح سے تا آخر کوئی پاس نہیں تھا</p>	<p>اب بھی وہی اقرار جو فرماؤ تو بہتر کچھ سوچ کے گھوڑیے آؤ بہتر</p>	<p>اک سہمیں عبا ہے کہ نصار ابھی نہیں لیکن کبھی لیے نہیں ہم خونیں کسین</p>

<p>۷۵</p> <p>اے شاہ عالم! تو کون سا ہے جس نے مجھ کو پہچان لیا ہے تو نے مجھ کو پہچان لیا ہے تو نے مجھ کو پہچان لیا ہے</p>	<p>۷۶</p> <p>اے شاہ عالم! تو کون سا ہے جس نے مجھ کو پہچان لیا ہے تو نے مجھ کو پہچان لیا ہے تو نے مجھ کو پہچان لیا ہے</p>	<p>۷۷</p> <p>اے شاہ عالم! تو کون سا ہے جس نے مجھ کو پہچان لیا ہے تو نے مجھ کو پہچان لیا ہے تو نے مجھ کو پہچان لیا ہے</p>
<p>حضرت نے کہا جو اس میں حق ہے میرے لیے کوئین میں یہ نام شرف ہے</p>	<p>لو پھر وٹکو جنر دار کیا ہے یہ بھی مری رحمت ہے کہ ہنسا کیا ہے</p>	<p>بہ کچھ مجھ کو پہچان لیا ہے بہ کچھ مجھ کو پہچان لیا ہے</p>
<p>۷۸</p> <p>اے شاہ عالم! تو کون سا ہے جس نے مجھ کو پہچان لیا ہے تو نے مجھ کو پہچان لیا ہے تو نے مجھ کو پہچان لیا ہے</p>	<p>۷۹</p> <p>اے شاہ عالم! تو کون سا ہے جس نے مجھ کو پہچان لیا ہے تو نے مجھ کو پہچان لیا ہے تو نے مجھ کو پہچان لیا ہے</p>	<p>۸۰</p> <p>اے شاہ عالم! تو کون سا ہے جس نے مجھ کو پہچان لیا ہے تو نے مجھ کو پہچان لیا ہے تو نے مجھ کو پہچان لیا ہے</p>
<p>مظلوم تو ہو اس میں بھی ہونا تمھارا بھڑو اسی مظلومی پہ انجام تمھارا</p>	<p>کچھ تو خدا داد ہے شمشیر کی طاقت پھر وہی ہے اسے فاطمہ کے شیر کی طاقت</p>	<p>بیکار تھے میدان میں نیرب جو گوتے نیرب وہ نیرب بان میں بھی گوتے</p>
<p>۸۱</p> <p>اے شاہ عالم! تو کون سا ہے جس نے مجھ کو پہچان لیا ہے تو نے مجھ کو پہچان لیا ہے تو نے مجھ کو پہچان لیا ہے</p>	<p>۸۲</p> <p>اے شاہ عالم! تو کون سا ہے جس نے مجھ کو پہچان لیا ہے تو نے مجھ کو پہچان لیا ہے تو نے مجھ کو پہچان لیا ہے</p>	<p>۸۳</p> <p>اے شاہ عالم! تو کون سا ہے جس نے مجھ کو پہچان لیا ہے تو نے مجھ کو پہچان لیا ہے تو نے مجھ کو پہچان لیا ہے</p>
<p>گھوڑا توڑنے لگا میدان کے اندر مضطرب ہوئی شمشیر علی میاں کے اندر</p>	<p>دنیا ہی میں فوج کو وہ لشکر گران تھا چو گرد گھڑا آگ میں لک لک جلاں تھا</p>	<p>فریاد کا غلج یہ لشکر سے اٹھا ہی فروا کا جو پردہ رخ شمشیر سے اٹھا ہی</p>

<p>۱۰۰ نہیں جو در زمین گمان کریں نہیں جو در زمین گمان کریں نہیں جو در زمین گمان کریں نہیں جو در زمین گمان کریں</p>	<p>۱۰۱ یک ایک بے درد دنیا چھوڑ یک ایک بے درد دنیا چھوڑ یک ایک بے درد دنیا چھوڑ یک ایک بے درد دنیا چھوڑ</p>	<p>۱۰۲ وہاں کے صلہ کا گمان کریں وہاں کے صلہ کا گمان کریں وہاں کے صلہ کا گمان کریں وہاں کے صلہ کا گمان کریں</p>
<p>کل نہ کہ کھلے تین تو پامالی جان کر یان تیغ کے قبضے میں بہار اور خزان کر</p>	<p>گردون پہ کبھی کوندنی یون برق نہیں کیا اوق کرین تین پہ یونان فرق نہیں</p>	<p>اک صدیہ تجھ ہی تو دشوار ہے پشیم بس پھر تو مرے گھر کا تو بخار ہے پشیم</p>
<p>۱۰۳ خیر نہ کہی تا کہ یک ایک کرار خیر نہ کہی تا کہ یک ایک کرار خیر نہ کہی تا کہ یک ایک کرار خیر نہ کہی تا کہ یک ایک کرار</p>	<p>۱۰۴ اور در پیانی تھے نہ پھر اور در پیانی تھے نہ پھر اور در پیانی تھے نہ پھر اور در پیانی تھے نہ پھر</p>	<p>۱۰۵ خیر نہ کہی تا کہ یک ایک کرار خیر نہ کہی تا کہ یک ایک کرار خیر نہ کہی تا کہ یک ایک کرار خیر نہ کہی تا کہ یک ایک کرار</p>
<p>طبع شہ دین دیکھ زرد و کشت کے اوپر جا جا کے چھی تھیں پیرن پشت پور</p>	<p>سورج حکم تھا سپردش دین کا ہاتھ اٹکا ہوا اسان حسام شہن کا</p>	<p>کیا حکم خداوندین تجیل ہوئی ہو بس روح تلک جسمین تبدیل ہوئی ہو</p>
<p>۱۰۶ میں نے توخت با قوت کے چلے میں نے توخت با قوت کے چلے میں نے توخت با قوت کے چلے میں نے توخت با قوت کے چلے</p>	<p>۱۰۷ ان کے ملکات اپنے صنوع ہیں ان کے ملکات اپنے صنوع ہیں ان کے ملکات اپنے صنوع ہیں ان کے ملکات اپنے صنوع ہیں</p>	<p>۱۰۸ خیر نہ کہی تا کہ یک ایک کرار خیر نہ کہی تا کہ یک ایک کرار خیر نہ کہی تا کہ یک ایک کرار خیر نہ کہی تا کہ یک ایک کرار</p>
<p>را کہ بنے گرا اس تیغ کو آئے ہوے دیکھا پتھر تگ کے پیچھے بھی نہ جاتے ہوے دیکھا</p>	<p>اب یکھو تم حوصلہ صبر کہ کیا ہو جو کہ کو بندہ مرا راضی برضا ہو</p>	<p>خاہر میں تو شہ پیر گرس خاک کے اوپر باطن میں گرا عرش خود افلاک کے اوپر</p>

<p>۱۷۷۰</p> <p>بان بزم لگا خاکے شاہ شہزادہ موجود تھا وہاں ملک و قباک ن کے لئے سب سے تامل و فضا کے لئے سب سے تامل و فضا</p>	<p>۱۷۷۱</p> <p>اس عالم میں بزم تخلص اتنا ہوا فرما میں کہ میں کیا ناگاہ نہ کہ گئی ابھی کہ پید کتنے لئے یہی چاہیوں میں کیا</p>	<p>۱۷۷۲</p> <p>پھر کیا بنا ہوا وہاں کی اک کاش کہ تھا تو نہ اس وقت تھا جب تھا سب سے تامل و فضا اور آئے تو اس سے نہ تامل و فضا</p>
<p>وہ فرق تو تھا دیکھنے میں خود کا اندر خالق سے دیا فاطمہ کی گود کے اندر</p>	<p>سید کو اٹھا خاک سے لیتا نہیں کوئی پانی کی طلب کرتا ہی دیتا نہیں کوئی</p>	<p>میں حلق کو ترانی سے کرتا لیا یاد جست کے لئے اسے طلب کرتا ہی یاد</p>
<p>۱۷۷۳</p> <p>عجب کی تو یہ حکم دیا اچھا پہلے سے کیا پائی تھی کیا داناں گزشتہ تھی کیا اس حال صاف کا گور و عیاں</p>	<p>۱۷۷۴</p> <p>پھر کیا بنا ہوا وہاں کی اتنا ہوا فرما میں کہ میں کیا ناگاہ نہ کہ گئی ابھی کہ پید کتنے لئے یہی چاہیوں میں کیا</p>	<p>۱۷۷۵</p> <p>منون اور صبر تو اچھا ہے وہ کہ چکے ہیں اس سے کیا اٹان ہی کیا اس سے کیا موت پر پہلے جان کے منصوبہ کیا</p>
<p>بیکس کا بیچون کی طرف عیاں ہو میں خجری رکھو حلق پہ آسان ہو میں</p>	<p>مستقر میں قطب وہ لئے آب بقا کے چمکانے لگے حلق میں شاہ شہزاد کے</p>	<p>اک جانور و فرصت تفریح کمان پر اب طائر جان بھی مرا پر و اگر کمان پر</p>
<p>۱۷۷۶</p> <p>وہ دونوں کی زبان میں آ شہ کے سونے گور و عیاں لگانے یہ اور عیاں گور و عیاں لگانے ماہی نہ تھی یہ</p>	<p>۱۷۷۷</p> <p>حقیقت کی بدولت تو اس بہنہ پہن کر یہ نہیں لگتا کین کو سچائی کے چکانے چرخوں کو جھوٹا نظر آ گیا</p>	<p>۱۷۷۸</p> <p>وہ کہ وہ سب سے تامل و فضا بغیر اس سے تامل و فضا حلق سے جو جہاد آئین کے دیکھو یہ جو لپٹے ہیں تو پچھا</p>
<p>اس وقت سب سے حسین بن علی سے مستغرق دیا جسے جمال احدی سے</p>	<p>فرمایا اثر کچھ نہوا بد گھروں کو رحم آیا مری پیاس پر ان جانور دن کو</p>	<p>ہوئے تھے وہ فرماں حسین بن علی کے بروئے تھے شمع حرم لم نہ لی کے</p>

<p>۷۹ اصل کی قسارت کر غوثیاری جلائے نامزدین کو خوشن کلاو یکپیک بدگواروں کو کتب و قناد کرتے تھے اور جانورانی سے دھار</p>	<p>۷۹ پشتے تھے کین چنا شہدایا اس خدی عالمین بھی مدافع الثایا استوت چھے اکی محبت سے رطلایا کرب یک صدی علی صوفی کا کلا</p>	<p>۷۹ خفا میں نہا پر اظہار کیا خبر تارک دین کی سردار کیا موجود ہیں سب بیان کو کتو کیا نیو تو دیر کی کتو لب کتو کیا</p>
<p>وہ بولے ٹھکانا کہاں سگن ہمارا ہوتا ہی یہاں فرخ سیماں ہمارا</p>	<p>گو تھا کسی جانب مری گودی میں گرا یہ مرنے حقیقت میں بگر قید نہا ہے</p>	<p>ای ظالم جو پورنگی نہیں سنا کیا اور مرے ہاتھ میں تم ہاتھ اچھی کا</p>
<p>۷۹ خدا کو جو چوگان دانت کیا آن طاسون پر گئے تین کا چھار جب تک اسے خیر چاہو تو سب دار کے پون کو تو دین کے ستار</p>	<p>۷۹ نیشہ خیزان کہیں قلعہ کیا جلدے بغیر کو بیات ستانی اس جان چوگان پر تین چالی فوسل اپنے بھی نہیں مری</p>	<p>۷۹ جانی تو غریب سے کوئی سوار اور بکھو تو کس کا بیوہ بھاری چوگان کا پر تین کی ہوئی زاری جاؤ گی نہ تین کی ہوئی زاری</p>
<p>تھی شہ کی محبت جو سماں ہوئی جی میں گرتے تھے وہ آغوش حسین ابن علی میں</p>	<p>کیون آج جد کرتے ہو بھالی کو ہر سچ بہاؤ دین نہ تھی کو اٹھا لاؤ گی رس سے</p>	<p>بھالی کو بچا لالی ہوں نانا سے کہو گی تربت کی عجاور ہو وہاں بیچر رہو گی</p>
۷۹		
<p>ای اہل عسذ کیا کہوں مضمون شہادت</p>	<p>سننے کی ہر طاقت نہ بیان کرنے کی طاقت</p>	
<p>کہتا ہی ضمیر اب یہ بصد زاری و رست</p>	<p>ہی قبضہ پیشتر میں کونین کی دولت</p>	
<p>بچھیر یہ عنایات شہنشاہ زمان ہو تعمیر چراگ تعمیر داری کا مکان ہو</p>		

<p>۵۱۱ اگر فزات شکر بر لب چنان آری سوسه سوسه زبانی گشتی نه خضرت که نه شاه جود باز خوشی لب چو دلیلی بنیاد</p>	<p>۵۱۲ نه که یکا یکا شکر نه که یکا یکا شکر نه که یکا یکا شکر نه که یکا یکا شکر</p>	<p>۵۱۳ سبک سبک گوشتین می چو سبک سبک گوشتین می چو سبک سبک گوشتین می چو سبک سبک گوشتین می چو</p>
<p>پیش کو بوندیم بھی نہ شہ جو شخصہ گرمی کا وقت تو مجھ یانی میں الود</p>	<p>زوجہ تھاری جینہ میں فریاد کرتی ہر اٹھ چلو سکنہ تھیں یاد کرتی ہر</p>	<p>جو یاد حسین تھے سب سرکنا چکے اصغر کا انتظار تھا وہ ہی آپ چکے</p>
<p>۵۱۴ ہنر کا اپنے اپنے میں ہنر کا اپنے اپنے میں ہنر کا اپنے اپنے میں ہنر کا اپنے اپنے میں</p>	<p>۵۱۵ اگر شکار ہے شکار اگر شکار ہے شکار اگر شکار ہے شکار اگر شکار ہے شکار</p>	<p>۵۱۶ کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا</p>
<p>عاشق تھا خاندان شہ مشرقین کا دامن بھی اُسے خوب کیا مرہشین کا</p>	<p>اگر کا دناغ اٹھاؤں کدب عمر اگر کرو تھانوں اگر کرو تو اس لگو کیا کرو</p>	<p>پتہ رہے شباب ہوا پھر جوان ہوا جب ہو چکے جوان تو زمین میں نہان ہوا</p>
<p>۵۱۷ کون کون کون کون کون کون کون کون کون کون کون کون کون کون کون کون کون کون کون کون</p>	<p>۵۱۸ اگر کیا کیا کیا کیا کیا اگر کیا کیا کیا کیا کیا اگر کیا کیا کیا کیا کیا اگر کیا کیا کیا کیا کیا</p>	<p>۵۱۹ سلطان سلطان سلطان سلطان سلطان سلطان سلطان سلطان سلطان سلطان سلطان سلطان</p>
<p>وہ یامین اپنے جسم کو کھڑا اگر گیا اس کو زوال جمل کیوں مر اس کو تیر گیا</p>	<p>اگلا لہو جو منہ سے تو با جھون سے گیا وہ مر گیا میں دیکھ کے منہ اس کا رہ گیا</p>	<p>عیرت کو چھوڑ دھڑک سکہ اٹھا سکہ سقے بنے ہر حیف نہ پانی پلا سکہ</p>

<p>۱۰۰ ہوا کی بے پایاں صفوں کی خلیں چہ بیکھڑ آئے ہو اہل دم کا حال ہنسنے سے سا اٹھانا نہیں ہے نہیں وہ کھڑے ہیں جو پھر آج کی عیال</p>	<p>۱۰۱ پیش من چھایا جلیساں لیل بانی بی بی کیا تو جباری ظفر لیل رخِ دہ کرکین کی جلیبی نہیں لیل گھڑا دہ کرکین کی جلیبی نہیں لیل</p>	<p>۱۰۲ ہر گز نہ کہتا کہ میں تیرا کیا لیل اگر کہتا کہتا کہ میں تیرا کیا لیل نہ کہتا کہتا کہ میں تیرا کیا لیل نہ کہتا کہتا کہ میں تیرا کیا لیل</p>
<p>پانی میں اپنے لب کو نہ دینے کو بودیا دامن کو اہل بیت کی خاطر بگاڑیا</p>	<p>اور خود یہ ورثہ دار جہاں با میر ہو اسنے پیا بتول سی بی بی کا شہر ہو</p>	<p>دیکھو تو چلیں قہر کسی نے بڑا کیا اکبر کی لاش سے ابھی سر کو جدا کیا</p>
<p>۱۰۳ تو ایک کیسے ہی منت نہ توڑیے تو ایک کیسے ہی ریا کی عیال چلو کیسے ہی دامن نہ چھوڑیے سید نہ توڑو آج پیا چھوڑیے</p>	<p>۱۰۴ ہر گز نہ کہتا کہ میں تیرا کیا لیل اگر کہتا کہتا کہ میں تیرا کیا لیل نہ کہتا کہتا کہ میں تیرا کیا لیل نہ کہتا کہتا کہ میں تیرا کیا لیل</p>	<p>۱۰۵ خفت نہ توڑو جہاں کا عیال پھر نہ توڑو جہاں کا عیال نہ توڑو جہاں کا عیال نہ توڑو جہاں کا عیال</p>
<p>پانی ملا تو جی نہیں عابد کا باریگا اک گھوٹ تو سیکھ نہ کے حصہ میں آ گیا</p>	<p>فریاد اہل بیت کا غل عرش پر گیا معصوم کوئی پیا سی سچیمین میر گیا</p>	<p>بچھو جو مر گیا کوئی تو کیا عجب ہوا زینت اگر اسیر ہوئی تو غضب ہوا</p>
<p>۱۰۶ گھوڑا تو کہتا تھا نہ ظلم کا کام بان روئے سے اس کی تقریر کا کام شہر سے کھینچنے کا کام شہر سے کھینچنے کا کام</p>	<p>۱۰۷ ہر گز نہ کہتا کہ میں تیرا کیا لیل اگر کہتا کہتا کہ میں تیرا کیا لیل نہ کہتا کہتا کہ میں تیرا کیا لیل نہ کہتا کہتا کہ میں تیرا کیا لیل</p>	<p>۱۰۸ ہر گز نہ کہتا کہ میں تیرا کیا لیل اگر کہتا کہتا کہ میں تیرا کیا لیل نہ کہتا کہتا کہ میں تیرا کیا لیل نہ کہتا کہتا کہ میں تیرا کیا لیل</p>
<p>جہاں سے لے میں روز کے گزرتا تھا لشکر کو ایک آن میں زیر و زبر کیا</p>	<p>بانو اسیر فوج سے نکال ہو گئی زینت کو بھی سے ناکہ گرفتار ہو گئی</p>	<p>پانی پیے حسین سے پرکاشنیا قہر ہے دریا پہ ٹھہرا بھی مرا تلو شتیا قہر ہے</p>

<p>۱۰۱ نما کے دو انجان کے اوپر وہ سوار اس شخص کی کمرین بندھی تھی وہ سوار اس شخص کے لئے نہ تھی نہ وہ سوار اس شخص کے لئے نہ تھی نہ وہ سوار</p>	<p>۱۰۲ اس شخص کے سبیل بنی کو کیا سلام اس شخص کے سبیل بنی کو کیا سلام اس شخص کے سبیل بنی کو کیا سلام اس شخص کے سبیل بنی کو کیا سلام</p>	<p>۱۰۳ مجاہد کی کمرین بندھی تھی وہ سوار اس شخص کے لئے نہ تھی نہ وہ سوار اس شخص کے لئے نہ تھی نہ وہ سوار اس شخص کے لئے نہ تھی نہ وہ سوار</p>
<p>پیشی ہوئی کمرین رد اس بتول کر سر پر بندھا عامہ حضرت رسول کر</p>	<p>اس خط سے روح کچھ مری لڑتے تھے مجھے تو بوسہ اپن طن محکوا آتی کر</p>	<p>تو کر بلا میں یکے جو اس خط کو جا رہا محشرین فاطمہ سے صلا اس کا پائے گا</p>
<p>۱۰۴ اس شخص کے لئے نہ تھی نہ وہ سوار اس شخص کے لئے نہ تھی نہ وہ سوار اس شخص کے لئے نہ تھی نہ وہ سوار اس شخص کے لئے نہ تھی نہ وہ سوار</p>	<p>۱۰۵ اس شخص کے لئے نہ تھی نہ وہ سوار اس شخص کے لئے نہ تھی نہ وہ سوار اس شخص کے لئے نہ تھی نہ وہ سوار اس شخص کے لئے نہ تھی نہ وہ سوار</p>	<p>۱۰۶ اس شخص کے لئے نہ تھی نہ وہ سوار اس شخص کے لئے نہ تھی نہ وہ سوار اس شخص کے لئے نہ تھی نہ وہ سوار اس شخص کے لئے نہ تھی نہ وہ سوار</p>
<p>و کیا عمون سے وار داندہ حسین گویا کہ آفتاب سر کوہ ہر حسین</p>	<p>پر دے سے یون لگی ہوئی کرتی کلام کر بھائی خدا کی راہ کا وریش کام کر</p>	<p>بابا سے کیو نہ کو تو نعم اک مرا ہوا مجھے تو سارا کنبہ کا کنبہ جدا ہوا</p>
<p>۱۰۷ اس شخص کے لئے نہ تھی نہ وہ سوار اس شخص کے لئے نہ تھی نہ وہ سوار اس شخص کے لئے نہ تھی نہ وہ سوار اس شخص کے لئے نہ تھی نہ وہ سوار</p>	<p>۱۰۸ اس شخص کے لئے نہ تھی نہ وہ سوار اس شخص کے لئے نہ تھی نہ وہ سوار اس شخص کے لئے نہ تھی نہ وہ سوار اس شخص کے لئے نہ تھی نہ وہ سوار</p>	<p>۱۰۹ اس شخص کے لئے نہ تھی نہ وہ سوار اس شخص کے لئے نہ تھی نہ وہ سوار اس شخص کے لئے نہ تھی نہ وہ سوار اس شخص کے لئے نہ تھی نہ وہ سوار</p>
<p>زخمی تمام ناف سے تاتا بہ فرق ہیں گھوڑے سمیت خوگ دریا میں غرق ہیں</p>	<p>اور یہ محملہ ہاشمیوں کا تمام ہے دادی بتول جد مرزا خیر الامام ہے</p>	<p>چند سے مفارقت میں یونین گزرتی سینو اکیلے گورین دہ نگر اس گزرتی</p>

<p>۱۰۰ خداوند خدای تعالیٰ کیا تھا کہ میں نے اس کو نہیں کیا کہ اس کو بھلا کر فائدہ کی طرف سے اس کو بھلا کر</p>	<p>۱۰۱ خداوند خدای تعالیٰ کیا تھا کہ میں نے اس کو نہیں کیا کہ اس کو بھلا کر فائدہ کی طرف سے اس کو بھلا کر</p>	<p>۱۰۲ خداوند خدای تعالیٰ کیا تھا کہ میں نے اس کو نہیں کیا کہ اس کو بھلا کر فائدہ کی طرف سے اس کو بھلا کر</p>
<p>۱۰۳ بہن دیتے دیے مجھے اور دو نشان تھے وفا نام اس مریض کے درد زبان تھے</p>	<p>۱۰۴ تم سب کی طبع مجھ سے جو بڑا ہو گئی بہن تھو تو زندگی مری آزار ہو گئی</p>	<p>۱۰۵ گو اپنا داغ ہلو بھلائے میں سے کر گئے وہ بھی بہن کا داغ گلے میں لے گئے</p>
<p>۱۰۶ اگر کہیں سے کہیں سے دو بیکر جانی بھلاؤں میں سے اگر کہیں سے کہیں سے دو بیکر جانی بھلاؤں میں سے</p>	<p>۱۰۷ اگر کہیں سے کہیں سے دو بیکر جانی بھلاؤں میں سے اگر کہیں سے کہیں سے دو بیکر جانی بھلاؤں میں سے</p>	<p>۱۰۸ اگر کہیں سے کہیں سے دو بیکر جانی بھلاؤں میں سے اگر کہیں سے کہیں سے دو بیکر جانی بھلاؤں میں سے</p>
<p>۱۰۹ فاسم سے کہیں سے کہیں سے اگر کہیں سے کہیں سے فاسم سے کہیں سے کہیں سے اگر کہیں سے کہیں سے</p>	<p>۱۱۰ بھیسے تھیں یہ اس لیے گھبراہٹ میں دل میں بہن کے دیکھ لو اتنے ہی ان میں</p>	<p>۱۱۱ وہ کہتی ہو گی بھائی کے وعدہ کو کیا ہوا یہ جانتی نہیں یہ بیان وعدہ وفا ہوا</p>
<p>۱۱۲ اگر کہیں سے کہیں سے دو بیکر جانی بھلاؤں میں سے اگر کہیں سے کہیں سے دو بیکر جانی بھلاؤں میں سے</p>	<p>۱۱۳ اگر کہیں سے کہیں سے دو بیکر جانی بھلاؤں میں سے اگر کہیں سے کہیں سے دو بیکر جانی بھلاؤں میں سے</p>	<p>۱۱۴ اگر کہیں سے کہیں سے دو بیکر جانی بھلاؤں میں سے اگر کہیں سے کہیں سے دو بیکر جانی بھلاؤں میں سے</p>
<p>۱۱۵ امان نے بھائیوں نے پھر لے بھلا دیا میرا تو نام صفحہ دل سے مٹا دیا</p>	<p>۱۱۶ خوش ہونے والے کو جی نہ لے کر گئے ہر یہ یہ کہ سکودو گے کہ اکبر تو مر گئے</p>	<p>۱۱۷ لب و لون ہنس سے بہن اٹھ رہی تھی مردہ نہیں ہر زانوئے زہر پہ تھی</p>

<p>۱۴ ابن اسد لکھتا ہے کہ عباس کی محبت پر خدا نے جنت لکھوائی اور جنت پر خدا نے تعلق سکینہ کی محبت پر خدا نے</p>	<p>۱۵ وہ جی جی کرتے جی جی کرتے وہ جی جی کرتے جی جی کرتے وہ جی جی کرتے جی جی کرتے</p>	<p>۱۶ انقت دل میں کہ عجب طرح کی آئی انقت دل میں کہ عجب طرح کی آئی انقت دل میں کہ عجب طرح کی آئی</p>
<p>عباسؑ تھے جو فرزند نبیؐ پر قرآن ہو تم حضرت عباسؑ علیؑ پر</p>	<p>وہ شیعہ اہل بیتؑ اباسے سکینہ کیا ختم ہو سکا اسکا سکینہ</p>	<p>کہے ہی نظر حضرت سلطان زمین پر وہ شہت سے کڑے رو گئے ہو ہیں برہنہ پر</p>
<p>۱۷ ہر غیب کے اور عباسؑ کے جہاں جو در نہایت ہے حضرت عباسؑ کے جہاں ہر غیب کے اور عباسؑ کے جہاں</p>	<p>۱۸ غازی کی لگ بھگ جی جی جی جی غازی کی لگ بھگ جی جی جی جی غازی کی لگ بھگ جی جی جی جی</p>	<p>۱۹ عباسؑ کے بار بار جی جی جی جی عباسؑ کے بار بار جی جی جی جی عباسؑ کے بار بار جی جی جی جی</p>
<p>جس بزم میں مجمع ہو قدامان نبیؐ کا اک شور ہی یا حضرت عباسؑ علیؑ کا</p>	<p>یا ان ذکر ملامدی وبقائی کا گیارہ واللہ عنای کا ختم بڑا ہر</p>	<p>ہر سمت ہی شور ہی خدام ادب کا دربار ہی شامشہ اتیم عوب کا</p>
<p>۲۰ جس میں ہے چکر دار عباسؑ جی جی جی جس میں ہے چکر دار عباسؑ جی جی جی جس میں ہے چکر دار عباسؑ جی جی جی</p>	<p>۲۱ تسبیح الفطی جی جی جی جی تسبیح الفطی جی جی جی جی تسبیح الفطی جی جی جی جی</p>	<p>۲۲ جس میں ہے چکر دار عباسؑ جی جی جی جس میں ہے چکر دار عباسؑ جی جی جی جس میں ہے چکر دار عباسؑ جی جی جی</p>
<p>دیکھو تو یہ کیا رہہ و اقبال و ختم ہو موجود ہر اک تعزیر خانہ میں علم ہو</p>	<p>یہ ہر سپر احمد سخت کار و وصف وہ ہر حلف حیدر کہہ ارکار و وصف</p>	<p>ہر وقت در و صفہ عباسؑ جو واد ہو زوار سے ملنے کو وہ آغوش کشا ہو</p>

<p>۱۰۰ نور الکریم کی ہر صفت نور صفا اور کائنات نور خدا مسبین کے ساتھ وہ ہے جو انور ہر آنکس کو</p>	<p>۱۰۱ بی بی زینب بنت جحش کی بی بی بی بی بی لاشعشعہ کے لئے کہ ان کے عظم مظلوم کے زغار کی رے ان کے عظم کتنے ہی شہادت کے لئے کہ ان کے عظم</p>	<p>۱۰۲ روشنی کے مبارک تودہ اس طرح عیان ہے اس خاک میں آلودہ زرہ پونجی ان ہے</p>
<p>۱۰۳ بی بی زینب بنت جحش کی بی بی بی بی بی سب اہل جنت کے لئے کہ ان کے عظم آقا مہدی کے لئے کہ ان کے عظم زینب بنت جحش کے لئے کہ ان کے عظم میں کو ان کے لئے کہ ان کے عظم</p>	<p>۱۰۴ بی بی زینب بنت جحش کی بی بی بی بی بی آفت جلیبی روئے عباس کے گاہ جس جگہ گئی فرق پہنچنے کی آہ آفاق میں یہ شوق و آہی سے تار</p>	<p>۱۰۵ عباس کے جو عشق امام دو جہاں ہے یہ طاق مشک پہنیں چشم نگران ہے</p>
<p>۱۰۶ بی بی زینب بنت جحش کی بی بی بی بی بی آگے سے کہ ان کے عظم وہ زینب بنت جحش کے لئے کہ ان کے عظم ان فاطمہ کے لئے کہ ان کے عظم میں کو ان کے لئے کہ ان کے عظم</p>	<p>۱۰۷ بی بی زینب بنت جحش کی بی بی بی بی بی او کو تو جلیبی روئے عباس کے گاہ ان زینب بنت جحش کے لئے کہ ان کے عظم آگے سے کہ ان کے عظم وہ زینب بنت جحش کے لئے کہ ان کے عظم</p>	<p>۱۰۸ بی بی زینب بنت جحش کی بی بی بی بی بی آگے سے کہ ان کے عظم وہ زینب بنت جحش کے لئے کہ ان کے عظم ان فاطمہ کے لئے کہ ان کے عظم میں کو ان کے لئے کہ ان کے عظم</p>
<p>۱۰۹ بی بی زینب بنت جحش کی بی بی بی بی بی آگے سے کہ ان کے عظم وہ زینب بنت جحش کے لئے کہ ان کے عظم ان فاطمہ کے لئے کہ ان کے عظم میں کو ان کے لئے کہ ان کے عظم</p>	<p>۱۱۰ بی بی زینب بنت جحش کی بی بی بی بی بی آگے سے کہ ان کے عظم وہ زینب بنت جحش کے لئے کہ ان کے عظم ان فاطمہ کے لئے کہ ان کے عظم میں کو ان کے لئے کہ ان کے عظم</p>	<p>۱۱۱ بی بی زینب بنت جحش کی بی بی بی بی بی آگے سے کہ ان کے عظم وہ زینب بنت جحش کے لئے کہ ان کے عظم ان فاطمہ کے لئے کہ ان کے عظم میں کو ان کے لئے کہ ان کے عظم</p>

<p>۱۰۰ تم بادشاہ کے وزیر معج کو جاؤ جاگڑی جانب سے پیغام اک شیطانی شخص نقدی کا بناؤ اور اس کو جانی کے رقص کے لگاؤ</p>	<p>۱۰۱ مہمانی کا شکر کی زبان تلاؤ وہیں بیار ہو چکا ہو غیر کرکشی جی سیدان کو جو چاہا نیک بختی نیک شکر کی زبان</p>	<p>۱۰۲ کس کو از سر جان کس کو از سر جان کس کو از سر جان کس کو از سر جان</p>
<p>جو آئے زیارت کو یہی اسکا پتہ ہے یہ قبر جو جسکی خلعت شیر خدا ہے</p>	<p>تم ترویح محمد ہو تو وہ جان علی ہے یاں شان پیر کی تو دان شان علی ہے</p>	<p>خدیہ ہون ترا کو کہ حیا جان ہون بیٹا مین ناخن پا پر ترے قربان ہون بیٹا</p>
<p>۱۰۳ علی کو یہی کہیں سے کیا کرتا اور شکر کی زبان سے کیا کرتا</p>	<p>۱۰۴ کہتے تھے کہ اس کی زبان نہانی نہ ہو کہ اس کی زبان</p>	<p>۱۰۵ فرزند دین سے کیا کرتا عاجی سے کیا کرتا</p>
<p>ہر مرتبہ رخصت سے نکلتے ہیں عباس حضرت کی زیارت کے لیے جاتے ہیں عباس</p>	<p>آسان یہ عباد کی زمین عباس علی علی اب پشت شکستہ ہوئی فرزند نبی علی</p>	<p>لشکر میں یہ تھا شور کہ آتا ہے عدا مشکرہ بھرے ہر سے لانا ہے عدا</p>
<p>۱۰۶ اب جانے شکر کی زبان سے کیا کرتا عباس کو دل سے کیا کرتا</p>	<p>۱۰۷ کہتے تھے کہ اس کی زبان بابائے شکر کی زبان</p>	<p>۱۰۸ کھانہ کھانے سے کیا کرتا کھانہ کھانے سے کیا کرتا</p>
<p>دان جانا تھا بھائی یہاں گھر کے شیر سر جو پ در خیمہ سے نکرتے تھے شیر</p>	<p>کب تیری ہلاکت مجھے مطلوب ہو اکبر تو تو مرے محبوب کا محبوب ہو اکبر</p>	<p>پھر جنگ ہو جائیگی دوشیزان سے غافل رہے لشکر نہ ادھر سے نہ ادھر</p>

۴۵
اب چاہو علی بن العنبر کی بیکار
اب دھرم دھرم دل میں چاہتا ہوں
پیشکش کروں غنیمت کی بیکار
اس کی غنیمت سے غنیمت میں دھرم دھرم

۴۶
تو مجھ کو بیکار کر دیا ہے جیسا
پیشکش کروں غنیمت کی بیکار
پیشکش کروں غنیمت کی بیکار
پیشکش کروں غنیمت کی بیکار

۴۷
تو مجھ کو بیکار کر دیا ہے جیسا
پیشکش کروں غنیمت کی بیکار
پیشکش کروں غنیمت کی بیکار
پیشکش کروں غنیمت کی بیکار

۴۸
گر تیر لگانے میں لگاؤ مرے سر پر
حدیث میں اطفال شہ جن دہشت پر

۴۹
اب بھی میں نہیں چوکنے کا جب بھی ہوگا
اس ہانی پر دریا میں بہاؤ لگا ہوگا

۵۰
جکی چو سو اس کی جانب چپ سے
کم حتی نہ تڑپ تیغ کی بجلی کی تڑپ سے

۵۱
پیشکش کروں غنیمت کی بیکار
پیشکش کروں غنیمت کی بیکار
پیشکش کروں غنیمت کی بیکار
پیشکش کروں غنیمت کی بیکار

۵۲
پیشکش کروں غنیمت کی بیکار
پیشکش کروں غنیمت کی بیکار
پیشکش کروں غنیمت کی بیکار
پیشکش کروں غنیمت کی بیکار

۵۳
پیشکش کروں غنیمت کی بیکار
پیشکش کروں غنیمت کی بیکار
پیشکش کروں غنیمت کی بیکار
پیشکش کروں غنیمت کی بیکار

۵۴
گوشت نہ چلیگی کسی عنوان بھاری
اس ہانی پر جاو گی عبت جان بھاری

۵۵
اس دم ترے فدیہ پر مصیبت کی گھڑی ہو
امت ترے ناناکا کی یہ سب ٹوٹ رہی ہو

۵۶
ہر ماہ تیرے یہ قول بھاری بھاری
اندھ لکھنا کہ گارڈز میں کا

۵۷
پیشکش کروں غنیمت کی بیکار
پیشکش کروں غنیمت کی بیکار
پیشکش کروں غنیمت کی بیکار
پیشکش کروں غنیمت کی بیکار

۵۸
پیشکش کروں غنیمت کی بیکار
پیشکش کروں غنیمت کی بیکار
پیشکش کروں غنیمت کی بیکار
پیشکش کروں غنیمت کی بیکار

۵۹
پیشکش کروں غنیمت کی بیکار
پیشکش کروں غنیمت کی بیکار
پیشکش کروں غنیمت کی بیکار
پیشکش کروں غنیمت کی بیکار

۶۰
ہانی جو طلب کرتے ہو کیا تھے دیا ہو
عباس نے تلوار کی قوت سے لیا ہو

۶۱
یزید کی انی سے عجبا کہ مالہ ہوا تھا
مالہ نہ کہو شہ جوا مالہ ہوا تھا

۶۲
میں نے کبھی تو کبھی دوسرے کے اندر
تھا سے رہے اکثر اخصیہ جو شہ کے اندر

[illegible]

۴۴

عباس نے کی عرض کہ اسی سے پیر
مولانا سرکاف کفن کا نہیں نہ کر

مقتل میں لکھنویوں کے آگے
اروکی سرکاف لاش پر وہ بادل بنید

یانی جو نہ پہنچایا تو شرمائے گا عباس

اسوقت ندامت سے الٹ جائے گا عباس

۴۵

پتھرتے ہی عباس نے لی راہ جہان کی
خاموش ضمیر اب بنین طاقت پر نہیں کی

پہ عرض جو خدمت میں شہنشاہ کی
نیریز غلامی مجھے دولت دو جہان کی

دل کو بہ صفت مسکن معبود ہو میرا

عصیان سے نہ دامن کہی آلود ہو میرا

تضمین

بہ نہ ختم شاہ کو کاغذ و ثبت کا ملا
عرض کی شہر پر نے روئے آغوش الہی

تب بھی نہ روئے فرمایا شہید کا بلا
جان من انگین شہر و شہادت و شہادت
شہر راہ خدا را حاجت کا قریب

<p>۴۸ شیرین چشمتی چشمتی چشمتی چشمتی چشمتی چشمتی چشمتی چشمتی چشمتی چشمتی چشمتی</p>	<p>۴۹ شیرین چشمتی چشمتی چشمتی چشمتی چشمتی چشمتی چشمتی چشمتی چشمتی چشمتی چشمتی</p>	<p>۵۰ شیرین چشمتی چشمتی چشمتی چشمتی چشمتی چشمتی چشمتی چشمتی چشمتی چشمتی چشمتی</p>
<p>۵۱ ارمان هر فدیہ میں ہوں شاہ زمیں کا قرض حسنہ ہر یہ مہر پائس کا</p>	<p>۵۲ اسنامہ کو پڑھ لیجے اس میں لکھا ہے بابا کا نوشتہ ہے کہ تحریر قضا ہے</p>	<p>۵۳ کیون تم ہوں دل شدہ خطاب نثری کی گاہی جوئے کہادہ ہی تو میں نے بھی کہتا ہے</p>
<p>۵۴ پتھر سے دعا کر کے جو اپنے نشان میدان کو خیمہ چلے قاسم نشان</p>	<p>۵۵ جانتے ہو کہ جو خیمہ کے کنارے کنگنی طرح سے ہوں میں ہمارے</p>	<p>۵۶ آواز نہ آجی خیمہ کے گاہ نشان میں نہ شاہنشاہ خیمہ کے گاہ</p>
<p>۵۷ ہر ایک کی عزت جو میں عموماً فدا ہوں بخشہ مجھے حق دودہ کا سر کو چاہوں</p>	<p>۵۸ لازم ہے مجھے خلق بہو نہیں حسن کی جو آپ کی مرضی وہی مرضی ہے دولہن کی</p>	<p>۵۹ قاسم کو صارن کی جوی شہنوشی سے شہزادہ ہوا میں حسین ابن علی سے</p>
<p>۶۰ تقریب سے کی تھی سانچہ چھری چن چن کیا ایشیت سے چھری</p>	<p>۶۱ پتھر سے دعا کر کے جو اپنے نشان میدان کو خیمہ چلے قاسم نشان</p>	<p>۶۲ قاسم کو صارن کی جوی شہنوشی سے شہزادہ ہوا میں حسین ابن علی سے</p>
<p>۶۳ گراس سے ضامہ کی تم پاؤں سے دعا راضی بہر نما میں بھی ہوں تم جاو دعا</p>	<p>۶۴ جو مرضی حق دخل نہیں دیوگی کبرا رہز سالہ خوشی ہو کہ پس دیوگی کبرا</p>	<p>۶۵ مختص شہادت میں یہ عرصہ جو کیا ہے شاید کہ وصیت مری تو بھول گیا ہے</p>

۴۴ وہ موصوفے کے لئے نیا کھلیا پتھر تندان محمد بن ابی عزت سے کیجیو کلام بن ابی زیر اس کے پیکر بھی برائے نہیں	۴۵ بولا کوئی صاف دانت گاہ پر تھکا سہ اسے اللہ کی آید کریں ان پر قاسم نوشا کی آید جو شہید کے مانند پر اس کی آید	۴۶ چشم بھری اور کہا اسے مقدر اک ہر شے کہ باج و رنگ بیان پر وار قاسم سے کہ باج و رنگ بیان پر وار جگر کیا دام نہ شہید کی جگر
۴۷ قاسم کا اگر کاٹ کے سر لا دے گیارد نہ رجو لیان بھر کر کہ تھیں کیو گیارد	۴۸ بولا کوئی خوشید کا رتبہ بیان کیا ہی خوشید تو اس کا نقش کف پا ہی	۴۹ اندوہ نے گیم اول گلین کو جو اگر شہر رونے لگے شرم سے گردن کو جگر
۵۰ چشم بھری کی پیکر گھنٹار رنگ پر قاسم نوشا سے تیار رنگ پر قاسم نوشا سے تیار ہر ایک کی سیان سیدان میں تیار اور پیکر کا اندر دیکھو دن کی بوجھار	۵۱ بولا کوئی ہم سیان میں بن جو نقل کر گیا اسے وہ ہو گیا مود رنگ پر قاسم نوشا سے تیار رنگ پر قاسم نوشا سے تیار ہر ایک کی سیان سیدان میں تیار اور پیکر کا اندر دیکھو دن کی بوجھار	۵۲ قاسم پر بہت چشم غایت ہو خد کی جنت اسے خالق نے سلامی میں کی
۵۳ سیدان میں یہ ہو جائے گا پشیر کے صدق یہ فاطمہ اس چاندی تصویر کے صدق	۵۴ سیدان میں یہ ہو جائے گا پشیر کے صدق یہ فاطمہ اس چاندی تصویر کے صدق	۵۵ سیدان میں یہ ہو جائے گا پشیر کے صدق یہ فاطمہ اس چاندی تصویر کے صدق
۵۶ سیدان میں یہ ہو جائے گا پشیر کے صدق یہ فاطمہ اس چاندی تصویر کے صدق	۵۷ سیدان میں یہ ہو جائے گا پشیر کے صدق یہ فاطمہ اس چاندی تصویر کے صدق	۵۸ سیدان میں یہ ہو جائے گا پشیر کے صدق یہ فاطمہ اس چاندی تصویر کے صدق
۵۹ سیدان میں یہ ہو جائے گا پشیر کے صدق یہ فاطمہ اس چاندی تصویر کے صدق	۶۰ سیدان میں یہ ہو جائے گا پشیر کے صدق یہ فاطمہ اس چاندی تصویر کے صدق	۶۱ سیدان میں یہ ہو جائے گا پشیر کے صدق یہ فاطمہ اس چاندی تصویر کے صدق
۶۲ سیدان میں یہ ہو جائے گا پشیر کے صدق یہ فاطمہ اس چاندی تصویر کے صدق	۶۳ سیدان میں یہ ہو جائے گا پشیر کے صدق یہ فاطمہ اس چاندی تصویر کے صدق	۶۴ سیدان میں یہ ہو جائے گا پشیر کے صدق یہ فاطمہ اس چاندی تصویر کے صدق
۶۵ سیدان میں یہ ہو جائے گا پشیر کے صدق یہ فاطمہ اس چاندی تصویر کے صدق	۶۶ سیدان میں یہ ہو جائے گا پشیر کے صدق یہ فاطمہ اس چاندی تصویر کے صدق	۶۷ سیدان میں یہ ہو جائے گا پشیر کے صدق یہ فاطمہ اس چاندی تصویر کے صدق
۶۸ سیدان میں یہ ہو جائے گا پشیر کے صدق یہ فاطمہ اس چاندی تصویر کے صدق	۶۹ سیدان میں یہ ہو جائے گا پشیر کے صدق یہ فاطمہ اس چاندی تصویر کے صدق	۷۰ سیدان میں یہ ہو جائے گا پشیر کے صدق یہ فاطمہ اس چاندی تصویر کے صدق
۷۱ سیدان میں یہ ہو جائے گا پشیر کے صدق یہ فاطمہ اس چاندی تصویر کے صدق	۷۲ سیدان میں یہ ہو جائے گا پشیر کے صدق یہ فاطمہ اس چاندی تصویر کے صدق	۷۳ سیدان میں یہ ہو جائے گا پشیر کے صدق یہ فاطمہ اس چاندی تصویر کے صدق
۷۴ سیدان میں یہ ہو جائے گا پشیر کے صدق یہ فاطمہ اس چاندی تصویر کے صدق	۷۵ سیدان میں یہ ہو جائے گا پشیر کے صدق یہ فاطمہ اس چاندی تصویر کے صدق	۷۶ سیدان میں یہ ہو جائے گا پشیر کے صدق یہ فاطمہ اس چاندی تصویر کے صدق
۷۷ سیدان میں یہ ہو جائے گا پشیر کے صدق یہ فاطمہ اس چاندی تصویر کے صدق	۷۸ سیدان میں یہ ہو جائے گا پشیر کے صدق یہ فاطمہ اس چاندی تصویر کے صدق	۷۹ سیدان میں یہ ہو جائے گا پشیر کے صدق یہ فاطمہ اس چاندی تصویر کے صدق
۸۰ سیدان میں یہ ہو جائے گا پشیر کے صدق یہ فاطمہ اس چاندی تصویر کے صدق	۸۱ سیدان میں یہ ہو جائے گا پشیر کے صدق یہ فاطمہ اس چاندی تصویر کے صدق	۸۲ سیدان میں یہ ہو جائے گا پشیر کے صدق یہ فاطمہ اس چاندی تصویر کے صدق
۸۳ سیدان میں یہ ہو جائے گا پشیر کے صدق یہ فاطمہ اس چاندی تصویر کے صدق	۸۴ سیدان میں یہ ہو جائے گا پشیر کے صدق یہ فاطمہ اس چاندی تصویر کے صدق	۸۵ سیدان میں یہ ہو جائے گا پشیر کے صدق یہ فاطمہ اس چاندی تصویر کے صدق
۸۶ سیدان میں یہ ہو جائے گا پشیر کے صدق یہ فاطمہ اس چاندی تصویر کے صدق	۸۷ سیدان میں یہ ہو جائے گا پشیر کے صدق یہ فاطمہ اس چاندی تصویر کے صدق	۸۸ سیدان میں یہ ہو جائے گا پشیر کے صدق یہ فاطمہ اس چاندی تصویر کے صدق
۸۹ سیدان میں یہ ہو جائے گا پشیر کے صدق یہ فاطمہ اس چاندی تصویر کے صدق	۹۰ سیدان میں یہ ہو جائے گا پشیر کے صدق یہ فاطمہ اس چاندی تصویر کے صدق	۹۱ سیدان میں یہ ہو جائے گا پشیر کے صدق یہ فاطمہ اس چاندی تصویر کے صدق
۹۲ سیدان میں یہ ہو جائے گا پشیر کے صدق یہ فاطمہ اس چاندی تصویر کے صدق	۹۳ سیدان میں یہ ہو جائے گا پشیر کے صدق یہ فاطمہ اس چاندی تصویر کے صدق	۹۴ سیدان میں یہ ہو جائے گا پشیر کے صدق یہ فاطمہ اس چاندی تصویر کے صدق
۹۵ سیدان میں یہ ہو جائے گا پشیر کے صدق یہ فاطمہ اس چاندی تصویر کے صدق	۹۶ سیدان میں یہ ہو جائے گا پشیر کے صدق یہ فاطمہ اس چاندی تصویر کے صدق	۹۷ سیدان میں یہ ہو جائے گا پشیر کے صدق یہ فاطمہ اس چاندی تصویر کے صدق
۹۸ سیدان میں یہ ہو جائے گا پشیر کے صدق یہ فاطمہ اس چاندی تصویر کے صدق	۹۹ سیدان میں یہ ہو جائے گا پشیر کے صدق یہ فاطمہ اس چاندی تصویر کے صدق	۱۰۰ سیدان میں یہ ہو جائے گا پشیر کے صدق یہ فاطمہ اس چاندی تصویر کے صدق

سیدان میں

<p>۱۰۰ چشمه شبنم از آستان بیاورد و در ده بجان می ریزد و در ده بجان می ریزد و در ده بجان می ریزد</p>	<p>۱۰۱ کشته شد و جان بداد و در ده بجان می ریزد و در ده بجان می ریزد و در ده بجان می ریزد</p>	<p>۱۰۲ کشته شد و جان بداد و در ده بجان می ریزد و در ده بجان می ریزد و در ده بجان می ریزد</p>
<p>۱۰۳ خون آن در دکان اشک جاوید که نم و در ده بجان می ریزد و در ده بجان می ریزد و در ده بجان می ریزد</p>	<p>۱۰۴ تعمیر کراپنا نه احوال زیاده و در ده بجان می ریزد و در ده بجان می ریزد و در ده بجان می ریزد</p>	<p>۱۰۵ اب لاشه می طبع که لایه عالمین عاید و در ده بجان می ریزد و در ده بجان می ریزد و در ده بجان می ریزد</p>
<p>۱۰۶ از در دکان اشک جاوید که نم و در ده بجان می ریزد و در ده بجان می ریزد و در ده بجان می ریزد</p>	<p>۱۰۷ جادوگر کشته شد و جان بداد و در ده بجان می ریزد و در ده بجان می ریزد و در ده بجان می ریزد</p>	<p>۱۰۸ کشته شد و جان بداد و در ده بجان می ریزد و در ده بجان می ریزد و در ده بجان می ریزد</p>
<p>۱۰۹ وان اشکر اعدا میں کے طبل خوشی و در ده بجان می ریزد و در ده بجان می ریزد و در ده بجان می ریزد</p>	<p>۱۱۰ تپ سے تو یہاں خمیر میں بہو شوق ہی و در ده بجان می ریزد و در ده بجان می ریزد و در ده بجان می ریزد</p>	<p>۱۱۱ بیوہ کیا تقدیر نے اک شب کی دلوں کو و در ده بجان می ریزد و در ده بجان می ریزد و در ده بجان می ریزد</p>
<p>۱۱۲ نوشا اگر تو کجی و جان بداد و در ده بجان می ریزد و در ده بجان می ریزد و در ده بجان می ریزد</p>	<p>۱۱۳ بیاں تم اسب سے کشته شد و در ده بجان می ریزد و در ده بجان می ریزد و در ده بجان می ریزد</p>	<p>۱۱۴ کشته شد و جان بداد و در ده بجان می ریزد و در ده بجان می ریزد و در ده بجان می ریزد</p>
<p>۱۱۵ کس است وہ داماد شہ نشہ دہان پر و در ده بجان می ریزد و در ده بجان می ریزد و در ده بجان می ریزد</p>	<p>۱۱۶ میدان میں بجا کل گناہ کو چلے ہیں و در ده بجان می ریزد و در ده بجان می ریزد و در ده بجان می ریزد</p>	<p>۱۱۷ نوشاہ مو اباب بھی اسکا نہ بھگا و در ده بجان می ریزد و در ده بجان می ریزد و در ده بجان می ریزد</p>

<p>۱۱۱ ہونے جو دل نہ فاشم چاند جو اگر گزشتی ہو سے دل پرستان دیکھو تو میں کیا حق دان اور غل نہ خون کی بن چاہی چلوں</p>	<p>۱۱۲ کہ نہ گزشتی دل دان و کچھ نہ عاقبت گزشتی کہ ای عابد منظر کہ نہ دفریاد نہیں ای سے دل ہی قمر اگر جاوے دلوں کی</p>	<p>۱۱۳ قاسم کو کار سے بہت بن سلسلہ لیکن کہین تو وہ بھی جلال و تاج ہے دیکھو کہ سوئے خیمہ چلے لاشہ نواہ گزشتی سے کچھین سے دور و نزدیک</p>
<p>نوشاہ کے قدموں میں لکھو نکلونگی اور نیم بدن سوزن شرکان کی</p>	<p>قاسم کو دکھاؤ لگا میں دیدار دلوں کا لے آتا ہوں لاشاہ میں فرزند حسن کا</p>	<p>جا کر درخیمہ پہ کمار و کے بہن سے نوشاہ کی لاش کی ہی کہد و دلوں سے</p>
<p>۱۱۴ دان نہ کار وادہ کا چاند جو شرم و خیمہ سے عابدان شہنشاہ کی شاہی کردہ انصاف دان کچھ کچھ بے نیل مرغی بردان</p>	<p>۱۱۵ یہ کچھ شہنشاہت صفت کی کشت جہاں میں اگر کہیں سے شہنشاہ قاسم کا قصین لاش نظر آگئی ناگاہ یہ خیمہ شہنشاہت سے بھری</p>	<p>۱۱۶ کہ گزشتی شہنشاہت صفت لاش لے لے خیمہ میں باجالت منظر سند پہ رکھا اسکو تو بیا بیا خوش شہنشاہت کی شہنشاہت لکھو لکھو</p>
<p>۱۱۷ اس دم دل بروج ہو کیا رنج و غم میں اک لاش خیمہ میں ہی اور ایک ہر غم میں</p>	<p>قاسم کو جو دیکھا تو عجب حال ہوا ہی وہ پھول مساق گھوڑوں کا پال ہوا ہی</p>	<p>رو کی ہی کہتی تھی کہ فریاد خدا ہی کفار سے دہلے کو مہر قتل کیا ہی</p>
<p>۱۱۸ وہاں سے خیمہ میں گزشتی شہنشاہت کیا کہیں کہ جو حال دلوں کی گزشتی ہی میدان کو چلے عابدان کہ ابھی ہی لوہے سے بے نیل</p>	<p>۱۱۹ شہنشاہت سے لاش کی شان شہنشاہت کے چلے کہ یہ دلوں کی انوس میں شہنشاہت سے شہنشاہت مدحیف باخاک میں بے حجابی</p>	<p>۱۲۰ شہنشاہت لاش کی گزشتی شہنشاہت کچھ کچھ کہ چلتا ہی کچھ کچھ کیوں مجھے نہیں بتاتے جو مہر کر میدان میں جان بکھو تو میں شہنشاہت</p>
<p>زندان میں ہوا قتل جو فرزند حسن ہی مرد سے پہ چلی پٹے سے نہ کو دلوں کی</p>	<p>مرتا سے ترس شور پر اکون مکانین با شمع ہوئی گور حسن آج جہان میں</p>	<p>ابوہ نعم دور دہی مجھ کشتہ ز غم پہ تم لو لو تو لو لو نہیں کرتی ہوں قدم پہ</p>

الحمد لله رب العالمین

۵۳۴
 بین دہکن کر تھی اور چاک تھا سنیا
 لاشہ جی سوسے فاطمہ کبر انکراں تھا
 بہ عادت جو تیرت شیش پر نہ دیکھا
 کہنے لگے والد مرصیت یہ بڑی ہو
 باؤٹے لے کر آرسی صفت کی گھر ہی ہو

۵۳۵
 لاشہ کے نصرتی ہوئی خاک مارا
 کہنے لگی مارا گلی ہو ہو مارا پیارا
 تاشاد و پادمان سوسے قلم و حوالا
 نیزے کا کیا دار جو ظالم نے جلیکے ہو
 کہ جو جسم نہ آباؤں پر ہو کے کس پر ہو

۵۳۶
 آواز جی ایشیت سے غم کے یہ آئی
 اکوہ درقا ستم تو نہ دے حق کی دوا پائی
 والد کہہ قاسم نے تیری شان ڈھالی
 صد نکلی گلی ننگ یہ پیر کی لکائی
 حسین سرور شاہ کی لبتی ہیں بلاتین
 اور فاطمہ نہ پر تجھے دینی ہیں دین

۵۳۷
 فاطمہ کو گھسیٹتے ہیں غم و صدمہ جاک
 یہ تو نہیں کہنے فرشتے ہو سے شفاک
 اور آہ مجھوں کی گئی تاسلر سلاک
 نابا شش تجھ کو تھی ہر صبح شہر لالاک
 اس طرح کے کہنے کا سبب تجھے کب ہو
 والد کہہ استاد کی شفقت کا سبب ہو

<p>۱۰۳ اس بزم کا شہر آسمان سے ہے پانی چوبیلا کیسا نغمہ ہے اس بزم کا سرور جو ہے انکھوں سے ہر آن کی ہے</p>	<p>۱۰۲ اس بزم کی قدر و زنجیر اور صاحب کی سحر و جادو جو وقت کا شہید ہے بس یاد ہے کبھی کبھی</p>	<p>۱۰۱ میں نے کبھی نہیں دیکھا میں نے کبھی نہیں سنا کیا رشتہ کیسی ہے اس نور و جود کی</p>
<p>دربار سخی کا ہو تو محفل ہر سخی کی کیون صاحبو مجلس ہے محفل ان علی</p>	<p>اس نام پہ صد تے ملک و جن و پری ہو مظلومیت اس نام مبارک میں بھری ہو</p>	<p>اک سمت ضریح شہ مظلم دھندلی ہو اک سمت کوہی مریہ اور لونہ گری ہو</p>
<p>۱۰۰ حضرت صادق علیہ السلام سا ان نم سید مظلم جان ہو دن شخص کی ہر آن کی ہر روز کے اور پیکر</p>	<p>۹۹ اس نام پر آدم نے خدا کی آدم سے لگا حضرت قائم کو دلایا پہلے چون عید کا دن ہے سودہ میں بن مظلوم کی</p>	<p>۹۸ اس سیدم حضرت عباس علیہ السلام اک سمت حضرت عباس علیہ السلام خاک سرور شمع جان شفا ہو قندیل بنین کی دل باب صفا ہو</p>
<p>اسہر بھی تری یہ ہوئی محبت کو لو ایک بھی روئیکا تو بخشگا وہ سب کو</p>	<p>جس پشت پہ سایہ بد قدرت کا پڑا تھا وان سبط پیر نے قدم اپنا دھرا تھا</p>	<p>قدسی غم شیرین دموش ہو سہین جون مردک دیدہ سید پوش ہو سہین</p>
<p>۹۷ خالق کا تودہ حکم کی گشتا گر بنے نواسے کے فضائل کی گشتا است بین موعود و ملوک آج ہو گیا جو کا دگر خدا کا دگر</p>	<p>۹۶ تجی شریف انوار خدایت ہے اور شریف صفت مہر ہے خدا علی بن کہ نوابہ حیدر کیجا قدم شریف جالب حدی ہے</p>	<p>۹۵ اس بزم کی کوئی نہیں بان شمع سولان قریب نہیں ہو بان مہر شریف جلیل امین ہو اور سبط انوار آبی یارین ہو</p>
<p>پیٹھیکا جو بان بزم عزائے شہر دین میں مہسایہ راہو گا وہ فردوس برین میں</p>	<p>جسما کہ دھرا پاؤں تھا شاہ شہدائے پہلے ہی سے کہ دی تھی وہاں مہر خدائے</p>	<p>موجود اب اس بزم میں خود درخشاں ہے مجلس بھی یہ مقبول جنابا حدی ہے</p>

<p>۴۱۷ بدست کو چہ بین ہوین کا بیان آئے بین کو چہ کان بدست کے بچنے بین اور سے خلعت اخصین کے بچنے جو بدستے بین میں بنی ہوئے ہیں</p>	<p>۴۱۸ جب موتی کو بکلیں بن کر دیواری اور آردن بن بن کی کو بکلیں کو باری ہنس شخص پر تواری میں سے کھڑی بکلیں بنی کو بکلیں کو بکلیں</p>	<p>۴۱۹ تہا خلعت نہ خود گویا یاد تا تم سے اختیار بھی ہو گیا یاد عبا میں سا جانی بھی فدا ہو گیا یاد کہہ بھی شریک نہ ہو گیا یاد</p>
<p>۴۲۰ لے آیا ہر مجلس میں یہ اقبال بھارا شیر کو روئے ہو خوش حال بھارا</p>	<p>۴۲۱ گو مرثیہ خوانی کو بڑی دیر ہوئی ہے پر قاطعہ رونے سے ہین ہیر ہوئی ہے</p>	<p>۴۲۲ اُس خاک پہ لاشہ علی اکبر کا بڑا ہے عالم کا شرف عالم حیرت میں کھڑا ہے</p>
<p>۴۲۳ ان صدقین کا کبھی نہ بچیں ہو پست محمد میں غور سانی اک نعمت شریک کیلین جو بوجہ روال دھرم کا تھوڑا چھوڑی</p>	<p>۴۲۴ یہ سب مرثیہ میں غور ان کی شرافت کا ہو چوہہ ملکبار ان کے لئے شرافت کا ہو چوہہ ملکبار ان کے لئے شرافت کا ہو چوہہ ملکبار</p>	<p>۴۲۵ شہد کو مبتلا کی وضاحت ہو رشتہ میں ختم ہو کر ہو ساری تو ان کا تباہی غریب کی ساری جان کو کر کے ان کا وہ قاضی</p>
<p>۴۲۶ فرماتے ہیں شرمندہ احسان ہوئی ہیں شیر کے عاشق ترے قربان ہوئی ہیں</p>	<p>۴۲۷ پڑھ مرثیہ ذکر کچھ کس بات کا غم ہے کیا پینے رونے کے لیے قاطعہ کم ہے</p>	<p>۴۲۸ زمین کو بلا دین تو نکلیا ہین جاتا مردہ علی اکبر کا اٹھایا ہین جاتا</p>
<p>۴۲۹ آئی وقت سے حضرت خاؤن کے بین ہو خاک ہو بی زینت کلمہ کے بین والدہ اک نفرین جاتی نظر میں بکلیں کو بکلیں کو بکلیں کو بکلیں</p>	<p>۴۳۰ بکلیں کو بکلیں کو بکلیں کو بکلیں وان غلام میں ہوئی غلام کے بکلیں اس بکلیں کو بکلیں کو بکلیں کو بکلیں بکلیں کو بکلیں کو بکلیں کو بکلیں</p>	<p>۴۳۱ بارگاہ چو کہ میدان شہاد لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے فرزند کے مرے سے کیم کی ملکیت اٹھارہ بن لے لے لے لے لے لے لے</p>
<p>۴۳۲ یان رو تار ہی جو اگفت شاہ شہدائے اشک اسکے علی پہلو چھتے میں اپنی روئے</p>	<p>۴۳۳ وان معرکہ جنگ میں دو پہر دھلی ہے یان باوخران باغ رسالت پہ چلی ہے</p>	<p>۴۳۴ فرماتے ہیں اکبر ابھی رجب سے کو ہیں بس اتنے میں اعظام سے بیکار ہو ہیں</p>

<p>۲۵۰</p> <p>آئی یہ باریک ذرہ دست سے تھا اگر بے نصیبی باریک کی نظر سے باریا مچھین سے جو دھولے محبت سے باریا زیر زکے دے سے کر کے باریا</p>	<p>۲۵۱</p> <p>اگر باریک کا تو لب باہم سے تھا زیر زکے ہو تو نور دل کو باریا جوان کا جلن سے قدم سے باریا است کو باریک اکیلا سے باریا</p>	<p>۲۵۲</p> <p>دوری سے اور گود میں سے باریا اس چھل کی جھلکی میں باریا کی صف میں باریک سے باریا جوان باریک سے باریا</p>
<p>میں وصل کا مشتاق ہوں مت یزداکر اصغر اگھی باقی ہر سو اسکو بھی ذکر</p>	<p>اک آن میں اصغر بھی ترا متا ہی بی بی جسکی ہر امانت وہ طلب کرتا ہی بی بی</p>	<p>فرمایا دہن شہ نے ملا اسکے دہان سے اسکی تو زبان خشک ہر اکبر کی زبان سے</p>
<p>۲۵۳</p> <p>مکرم اصغر جو مصوم ہوا نہایت سے باریک سے باریا موجود الا شہر کے باریک سے باریا راش کو باریک سے باریا</p>	<p>۲۵۴</p> <p>بازوئے نیا محکم سے باریک سے باریا گدھن کو باریک سے باریا بون ہی مری مری باریک سے باریا نہایت سے باریک سے باریا</p>	<p>۲۵۵</p> <p>چھاتی لگا لگا باریک سے باریا سایہ سے باریک سے باریا بازوئے باریک سے باریا اس صوب میں باریک سے باریا</p>
<p>سینے میں تاخیر اس آن کر دنگا اصغر سے جو ہوں لاکھ تو قربان کر دنگا</p>	<p>تل جالیگی آفت کسی عنوان بھاری اصغر کو جو لا دون تو بچے جان بھاری</p>	<p>بے سایہ بون میں صوب میں گریہ باریک سے باریا دور سے ہوں میں کہ تو نہ کہ مر جالیگا اصغر</p>
<p>۲۵۶</p> <p>چھلکے درخت ناموس پر سے بازوئے باریک سے باریک سے باریا شہر سے باریک سے باریک سے باریا شہر سے باریک سے باریک سے باریا</p>	<p>۲۵۷</p> <p>تم بھتیجہ ہو اور کسی باریک سے باریا شہر سے باریک سے باریک سے باریا اچھا ہو بھتیجہ سے باریک سے باریا بازوئے باریک سے باریک سے باریا</p>	<p>۲۵۸</p> <p>تھمکتے ہوئے باریک سے باریک سے باریا شہر سے باریک سے باریک سے باریا بازوئے باریک سے باریک سے باریا شہر سے باریک سے باریک سے باریا</p>
<p>سینے کا جراحت اٹھین آنے نہیں دیتا اور صفت ہمیں لاش اٹھانے نہیں دیتا</p>	<p>بانی پر نشان سے رسولی عربی کا روشن رہے دنیا میں چراغ آل نبی کا</p>	<p>پوشیدہ اسے خاک میں جب کچھ حضرت چادر یہی اکبر کو اڑھا دیو حضرت</p>

<p>۴۱۴ اور ایک تو دل کے پیر اور ایک تو دل کے آتش جو پیر کی ایک جگہ پہنچتی اور ایک تو پیر کی ایک جگہ پہنچتی اور ایک تو پیر کی ایک جگہ پہنچتی</p>	<p>۴۱۵ اور ایک تو دل کے پیر اور ایک تو دل کے آتش جو پیر کی ایک جگہ پہنچتی اور ایک تو پیر کی ایک جگہ پہنچتی اور ایک تو پیر کی ایک جگہ پہنچتی</p>	<p>۴۱۶ اور ایک تو دل کے پیر اور ایک تو دل کے آتش جو پیر کی ایک جگہ پہنچتی اور ایک تو پیر کی ایک جگہ پہنچتی اور ایک تو پیر کی ایک جگہ پہنچتی</p>
<p>۴۱۷ چھاتی سے ہٹا لو اسے اب نہیں پھر کے لیجاؤ مرسے لعل کو سایہ میں پھر کے</p>	<p>۴۱۸ پائے بھی نہ گردن سے دو پیکان نہ کلنے جو نہ ہاتھوں پہ اصغر کی گلی جان نہ کلنے</p>	<p>۴۱۹ لہجہ تک نہ ترے بوند زاسی گئی اصغر دینا سے تری سوچ پیاسی گئی اصغر</p>
<p>۴۲۰ بے زبان تو سازش میں نہ ہو اول سے کہ جسے گلے سے لے لے پیر</p>	<p>۴۲۱ اصغر نے کہیں کیا اور ہم نے کیا حضرت نے کہا کل گیا صفیو تھا</p>	<p>۴۲۲ بے زبان تو سازش میں نہ ہو اول سے کہ جسے گلے سے لے لے پیر</p>
<p>۴۲۳ وہاں کہ بے جرم ہی اور تشنہ جگر ہی مشاوم ہی معصوم ہی سید کا پسور ہی</p>	<p>۴۲۴ تم درو سنا دے جو لب کھولنا آتا پر کیا کرو اصغر کہ نہیں بولنا آتا</p>	<p>۴۲۵ فرزند تھے صابر کے سوہنے گئے اصغر تم دو دھڑ کو بھی باج سے ترستے گئے اصغر</p>
<p>۴۲۶ چنانچہ کہ چھوٹی جگہ پر ایک جگہ معصوم کو بے گناہ سے خوار</p>	<p>۴۲۷ چکر گردن معصوم کا چاہیں کیا خون حضرت نے کہہ دیا ہے کیا گلگون</p>	<p>۴۲۸ چنانچہ کہ چھوٹی جگہ پر ایک جگہ معصوم کو بے گناہ سے خوار</p>
<p>۴۲۹ شیکرہ نہ ابرق نہ ساغر مجھے لاو باپنی کوئی چلو بھرا سے لاکے بلاو</p>	<p>۴۳۰ بابا سے تراور دست بھالا نہیں جاتا نومر گیا اور نیزہ نکالا نہیں جاتا</p>	<p>۴۳۱ اپنے بھی تو اب کو بیخ کا سامان ہو گیا لیکن مجھے تو مان کا تری دھیان ہو گیا</p>

<p>۴۴۴ مجرّب بدیاد بیدار کی کسب و کار میلجی نہ تیرا گر دل سے نکالو اس کی طرح اس کو تو نہیں سے نکالو اس کی طرح اس کو تو نہیں سے نکالو</p>	<p>۴۴۵ کتنے غم پہ نہ پوچھو کہ کس کا غم والا بیباختین آغوش میں جی رہا تو نے اے خدیوہ! بے بت دل کو سنبھالا جا رہا میں آغوش کھینچیں غم والا</p>	<p>۴۴۶ وہی گئی وہ غم کی کسب و کار اک صغر کسب و کار کی کسب و کار بیباختین آغوش میں جی رہا تو نے اے خدیوہ! بے بت دل کو سنبھالا</p>
<p>باتیں نہ کرو یاد اب اس ماہ لقا کی چارہ نہین چہ صبر خوشی جہین خدا کی</p>	<p>جنت میں نہ امان کے لیے روٹیو بٹا اباوی کی آغوش میں تم سو رہو بٹا</p>	<p>بانو کی تسلی کو تو عابدہ نہین کم ہے میری تو کمالی یہ ہی شیر کا دم ہے</p>
<p>۴۴۷ لکھتے ہیں آغوش میں نہ بٹا بہت سے سب کے لئے نہ بٹا گر کس کے لئے نہ بٹا کس کے لئے نہ بٹا</p>	<p>۴۴۸ بیباختین میں صغر کے ہوتی غم والا صغر کے لئے نہ بٹا صغر کے لئے نہ بٹا صغر کے لئے نہ بٹا</p>	<p>۴۴۹ بیباختین میں صغر کے ہوتی غم والا صغر کے لئے نہ بٹا صغر کے لئے نہ بٹا صغر کے لئے نہ بٹا</p>
<p>فرمایا کہ کیا حق سے مجھے صبر دیا ہو آفاق میں کس پاب نے یہ کام کیا ہو</p>	<p>تم صبر کے مالک ہو یہ کیا کرے تو پیشہ اصغر کو نہین دل سے جدا کرے تو پیشہ</p>	<p>است کی تو مرضی ہی صبر امیرا گلا ہو پر میری خوشی یہ ہی کہ نہت کا بھلا ہو</p>
<p>۴۵۰ بیباختین میں صغر کے ہوتی غم والا صغر کے لئے نہ بٹا صغر کے لئے نہ بٹا صغر کے لئے نہ بٹا</p>	<p>۴۵۱ بیباختین میں صغر کے ہوتی غم والا صغر کے لئے نہ بٹا صغر کے لئے نہ بٹا صغر کے لئے نہ بٹا</p>	<p>۴۵۲ بیباختین میں صغر کے ہوتی غم والا صغر کے لئے نہ بٹا صغر کے لئے نہ بٹا صغر کے لئے نہ بٹا</p>
<p>فرمایا کہ اب خاک گرائی نہین جاتی صورت علی اصغر کی چھپائی نہین جاتی</p>	<p>سنتش ماہ بہر کجا یہ راحت جان ہی اور لعل مرا فضل الکی سے جو ان ہی</p>	<p>اب جرم پہ نہت کے قلم عفو بھر ادے ماتم کی مرے تعزیر داروں کو جزا دے</p>

<p>۱۵۴ دیکھا کہ عامہ میں چھپکے سید پریم رسوخت ہو جاوے نہ دین قاتل دیکھا کہ عامہ میں چھپکے سید پریم رسوخت ہو جاوے نہ دین قاتل</p>	<p>۱۵۵ دیکھا کہ عامہ میں چھپکے سید پریم رسوخت ہو جاوے نہ دین قاتل دیکھا کہ عامہ میں چھپکے سید پریم رسوخت ہو جاوے نہ دین قاتل</p>	<p>۱۵۶ دیکھا کہ عامہ میں چھپکے سید پریم رسوخت ہو جاوے نہ دین قاتل دیکھا کہ عامہ میں چھپکے سید پریم رسوخت ہو جاوے نہ دین قاتل</p>
<p>میں کیا کہوں ظالم نے جو کچھ بے ادبی کی چھائی پہ چڑھا سبط رسول بے ادبی کی</p>	<p>خجھر کو روانہ دیکھو گلوے شہدین پر تھے خاک سہر جن دہک سوز میں پر</p>	<p>جب لوٹ چکے خیمہ سلطان امم کو سقتل میں غرض لائے اسیران حرم کو</p>
<p>۱۵۷ دیکھا کہ عامہ میں چھپکے سید پریم رسوخت ہو جاوے نہ دین قاتل دیکھا کہ عامہ میں چھپکے سید پریم رسوخت ہو جاوے نہ دین قاتل</p>	<p>۱۵۸ دیکھا کہ عامہ میں چھپکے سید پریم رسوخت ہو جاوے نہ دین قاتل دیکھا کہ عامہ میں چھپکے سید پریم رسوخت ہو جاوے نہ دین قاتل</p>	<p>۱۵۹ دیکھا کہ عامہ میں چھپکے سید پریم رسوخت ہو جاوے نہ دین قاتل دیکھا کہ عامہ میں چھپکے سید پریم رسوخت ہو جاوے نہ دین قاتل</p>
<p>سینے سے ترے جگہ مٹا نہ میں کوئی اس وقت بچانے تجھے آنا نہیں کوئی</p>	<p>زمینٹ کو ستم پر یہ ستم اور دکھ آیا اُس خیمہ پر نور کو آتش سے جلایا</p>	<p>جس وقت سکھنے گری اُس لاش جناح کے تھرا گئے میدان میں لاشیں شہدائے</p>
<p>۱۶۰ دیکھا کہ عامہ میں چھپکے سید پریم رسوخت ہو جاوے نہ دین قاتل دیکھا کہ عامہ میں چھپکے سید پریم رسوخت ہو جاوے نہ دین قاتل</p>	<p>۱۶۱ دیکھا کہ عامہ میں چھپکے سید پریم رسوخت ہو جاوے نہ دین قاتل دیکھا کہ عامہ میں چھپکے سید پریم رسوخت ہو جاوے نہ دین قاتل</p>	<p>۱۶۲ دیکھا کہ عامہ میں چھپکے سید پریم رسوخت ہو جاوے نہ دین قاتل دیکھا کہ عامہ میں چھپکے سید پریم رسوخت ہو جاوے نہ دین قاتل</p>
<p>فرماتے ہیں اب جھوڑو اسے کو ہمارے تو ذبح کر بھوکے پیاسے کو ہمارے</p>	<p>جلد اٹھ کے کہیں کو چھپاؤ مرے جانی مان بہنوں کو آفت سے بچاؤ مرے جانی</p>	<p>ہم جاتے ہیں اب اور کوئی بات نہیں ہر لشٹے نے صدای کہ مر بات نہیں ہر</p>

۴۲

پیکے معجب اہل دم میں ہو اکبرام
 ناگاہ آنجن پہلے اعدا طرقت خام
 اے کاسب بھول ضمیر اس گھر کی تمام
 منظر و گرو خاست لڑائیات کسم تمام

چرچا ہو تو سر مرثیہ کا دوست کے گھر میں

اور خار کھٹکتا رہے دشمن کے جگر میں

۱۔ سلام
 مجرانی سرس کا غم نہ کر دینے کا تھا
 قلی اصغر کے گریہ نئی شینے کا تھا
 ۲۔ اے ابرہہ رحم نے افسوس کا تھا
 بچا مصوم تو چہر سات عینے کا تھا
 ۳۔ کریمین جو ہر سے بیج مسافر کیوں
 اشتیاق ان کے بھلا جی بن شینے کا تھا
 ۴۔ رات دن سو گئے بوجھتی مٹی بازو کیا
 دھبہ کرتے میں جو افسوس کیسے کا تھا

۵۔ غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم
 کلام کو یاد دق فقرہ پر شینے کا تھا
 ۶۔ یوں تو سب خون کے خار در سے اگریب
 تش پر خنب کیا زخم وہ سینے کا تھا
 ۷۔ اراختا تاکے عالم نے غم پر پیر
 دخی کیا اے ابرہہ سلوم کے غم کا تھا
 ۸۔ دیکھو ایدانہ حرم کو کما شہ نے دم راج
 واسطہ مجھے لعینون تعین کہنے کا تھا

۹۔ گویا خون دریا میں وہ شاد میں غم
 ناخدا آل جی کے جو بیفنے کا تھا
 ۱۰۔ عجیب تھے جسکے لیے غم سے ملے غم
 دوسرے کفن میں گویا نینے کا تھا
 ۱۱۔ کما زینت لعینون تعین کیا دین غم
 بوڑھا رن بن جوال نے پیر نے کا تھا
 ۱۲۔ کیا ابرہہ ان دم کی تھی تھے خستہ
 اسے اچھوٹے رات جو رہنے کا تھا

<p>۴۸ جہنم کی بات نہ بنیں کہیں صبح ظلمات کو اک بے سو سبھی صبح ظلمت خدائی سے ظلمات در صبح جون جدول شہنشاہ بابر شوق صبح</p>	<p>۴۹ خام صبح کا آغاز کا آغاز صبح اس صبح کو بھی شام کے شام صبح زینب ہی کہتی تھی چاہتا ہوں صبح صبح سید کو سولے آئی</p>	<p>۵۰ کون لے لے لے لے لے لے لے لے ان صبح کو بھی شام کے شام صبح خام کو فروز سیر نہ ہو شام صبح جہاں لے لے لے لے لے لے لے لے</p>
<p>لوہ نظر عالم ار باب تھا خورشید مہر خط معزولی مہتاب تھا خورشید</p>	<p>کہتی تھی سو بھی کہ مجھے آج متلق ہو مین چاک گریبان بھی ہوں اور گنگا نوح</p>	<p>کا نہ ہے سے لکے لے لے لے لے لے ان صبح نہ لکے لے لے لے لے لے</p>
<p>۵۱ جب برآمد گردن پرتان صبح گویا شوق صبح بھر صبح انتر صبح شوق صبح شوق صبح افزون کو اک بے سو صبح صبح</p>	<p>۵۲ وہ صبح کا عالم خوشانی ذات وہ صبح کا عالم خوشانی ذات وہ صبح کا عالم خوشانی ذات وہ صبح کا عالم خوشانی ذات</p>	<p>۵۳ وہ صبح کا عالم خوشانی ذات وہ صبح کا عالم خوشانی ذات وہ صبح کا عالم خوشانی ذات وہ صبح کا عالم خوشانی ذات</p>
<p>قرص ہر کامل نہ رہا آب کے اوپر مہتاب لگی چھوٹے مہتاب کے اوپر</p>	<p>ہوتے تھے تھارے تو تھان جرخ برین پر یان اختر امان چکے تھے زمین پر</p>	<p>جویاے ریاست وہاں ہر ایک لیں تھا یان زیر نگین کشور دوسرے برین تھا</p>
<p>۵۴ وہ صبح ہوئی شوق شوق شوق وہ صبح ہوئی شوق شوق شوق وہ صبح ہوئی شوق شوق شوق وہ صبح ہوئی شوق شوق شوق</p>	<p>۵۵ وہ صبح ہوئی شوق شوق شوق وہ صبح ہوئی شوق شوق شوق وہ صبح ہوئی شوق شوق شوق وہ صبح ہوئی شوق شوق شوق</p>	<p>۵۶ وہ صبح ہوئی شوق شوق شوق وہ صبح ہوئی شوق شوق شوق وہ صبح ہوئی شوق شوق شوق وہ صبح ہوئی شوق شوق شوق</p>
<p>زنگ اڑتا تھا بون زینب تھنیدہ جگر کا جون صبح کو سٹھ ہوتا ہے نور ستر کا</p>	<p>تن سبکہ زہرہ بوشون جوش مین تھا آتش کی طرح نئے لہن مین نہا تھا</p>	<p>نکلے وہ جسے حوصلہ ہر صفت شکنی کا میدان مین سامان کرو تیش زلی کا</p>

<p>۱۰۱ جس چیز کی جنگ کا قیاس ہو شیر و جیوانوں کے لئے جو جنگ جہیز کی آواز سے اک چوٹی ابل ایک کرنا باد صفت ابوبیل</p>	<p>۱۰۲ اک کتا خانہ کا لوگ ان کا خانہ اک کتا خانہ بیرونی کے لئے اک بولا کہ اصغر کو سرخار کا خانہ خانہ کو خون سے مظلوم بنانا</p>	<p>۱۰۳ خانہ میں زن و بچہ کی بارش باد میں بن بن ایک ایک کا ستو اور صفت کا روناؤ سے مہر ایک کفن پوش جسے ہم کا نور</p>
<p>۱۰۴ اچھلی سے لگے دیکھتے تیغوں کے دھوکو ہر سمت علمداروں نے کھولا علم کو</p>	<p>۱۰۵ مٹہ کہتے تھے سنکر سخن اہل ستر کو زہرا نے اسی دن کے لیے پالا تھا کھوکھو</p>	<p>۱۰۶ سینے تھے پھرے الفت شاہ شہدائین سجڑت زبان ذکر میں نل یاد خدا میں</p>
<p>۱۰۷ بیگانہ سے کوئی مانہ غارت خانہ تھا اک کھوکھو سے چکا پرانہ سلاخی تھا سرست کبر کوئی جارت کا دغنی تھا اک لالت زبان مستغنی تھا</p>	<p>۱۰۸ زینب زینب دو صوفی عارفی باب بان کسین آج بھی کھوکھو اچھلی سے کھوکھو کی اچھا کھوکھو سوز و غم کی اچھا کھوکھو</p>	<p>۱۰۹ بہرہ درخشاں کا تھا اٹھا سوا سوا زینب زینب کس کا کس کا کھوکھو اصحاف کہتے تھے کہ مہر کا کھوکھو اس فتح کو تابندہ ہو غاص ہوا</p>
<p>۱۱۰ اک بولا کہ سر اس شہر کی قدر کا لونگا اس جنگ میں بدلا اہد و بدر کا لونگا</p>	<p>۱۱۱ جو سینہ احمد کا کین فخر عوب ہی اس شخص کے سینے پر چڑھے شرع بک</p>	<p>۱۱۲ گو فوج ادھر کم ادھر انہو پر اہی قرآن میں کم میں ذمہ حق نے کہا ہی</p>
<p>۱۱۳ اک بولا جو فوج تو فوج کا نرا مطلوبہ تھے سب سے خوب خدا ہی اک بولا کہ لبوس محو تو را ہی اک کتا خانہ صفت ازینب کی را ہی</p>	<p>۱۱۴ بان شمس جو انصار کی لڑائی وہ شہر و شہر باندہ سے پوچھ سب جانب جگہ جگہ تھے اور این طرف کو فوج کھینچے</p>	<p>۱۱۵ ہم نے فوج کو کین کین چکا مخدوم قیامت میں کھانا ہی جس شمس کی طاقت کی تھی تھی ہر طرف کا سر کیا فوج کھینچا</p>
<p>۱۱۶ اک بولا مجھے تیغ علی مد نظر ہے اک کتا خانہ میرے لیے حمزہ کی سر ہے</p>	<p>۱۱۷ آگے تو علم کھولے علمدار حیدری تھا اور ان کے پیل پشت حسین ابن علی تھا</p>	<p>۱۱۸ ہم نے شمشیر میں ہر دے سعادت سیدان میں لیجائینگے ہم گوے سعادت</p>

<p>۱۰۰ حق تعالیٰ ارستہ لشکر جہتی تیار تخت نظر مرگ کھڑے میدان اسوار میدان بین زمین و آسمان کرتا تھا نقیب ان کا ایک ایک کو تیار</p>	<p>۱۰۱ تخت جہت زو افق جہتی تیار تخت نظر مرگ کھڑے میدان اسوار تخت جہت زو افق جہتی تیار تخت نظر مرگ کھڑے میدان اسوار</p>	<p>۱۰۲ تخت جہت زو افق جہتی تیار تخت نظر مرگ کھڑے میدان اسوار تخت جہت زو افق جہتی تیار تخت نظر مرگ کھڑے میدان اسوار</p>
<p>۱۰۳ جب تھا عمر سعد شہ جن و لشکر بھی تھی پیش نظر مرگ دھڑا اور دھڑ بھی</p>	<p>۱۰۴ کہتا تھا منادی کہ تیرا میدان کدوڑی ان دونوں میں اب کیا ہے منظر و نظری</p>	<p>۱۰۵ ان ہاتھوں نے دلوں کو مٹی سے بے ادبھی ان ہاتھوں نے روکی تھی عمان سے طبعی</p>
<p>۱۰۶ وہ چار ہر طرف تھے قاتل سے تیار دل کتنا تھا ہر شہادت تیار دل کتنا تھا ہر شہادت تیار دل کتنا تھا ہر شہادت تیار</p>	<p>۱۰۷ تخت جہت زو افق جہتی تیار تخت نظر مرگ کھڑے میدان اسوار تخت جہت زو افق جہتی تیار تخت نظر مرگ کھڑے میدان اسوار</p>	<p>۱۰۸ تخت جہت زو افق جہتی تیار تخت نظر مرگ کھڑے میدان اسوار تخت جہت زو افق جہتی تیار تخت نظر مرگ کھڑے میدان اسوار</p>
<p>۱۰۹ خود پر وہ شہادتیں ساتھ جو دے فوج شہتی کا ہاں چھوڑ نہ داناں تو حسین ابن علی کا</p>	<p>۱۱۰ بہتر کیا اللہ نے انجام ہمارا اب صفحہ ہستی پر ہر نام ہمارا</p>	<p>۱۱۱ حضرت سے کہو گا کہ یہی انکی سزا ہی ان ہاتھوں کو تلوار سے کاٹو تو بھاڑ کر</p>
<p>۱۱۲ جب صبح ہوئی آٹھ گھنٹے کی تیار تجھ پر وضو کی جو دیاں بھجے کی تیار دھیان آبا کے پیش سے تیار دریا پر جو روئے تو نہ دھوئے کی تیار</p>	<p>۱۱۳ اور زین جہم کیا خلت زین جب جہم کے اسباب بھی تیار اور زین جہم کیا خلت زین جب جہم کے اسباب بھی تیار</p>	<p>۱۱۴ تخت جہت زو افق جہتی تیار تخت نظر مرگ کھڑے میدان اسوار تخت جہت زو افق جہتی تیار تخت نظر مرگ کھڑے میدان اسوار</p>
<p>۱۱۵ خیمہ میں گیا اپنے اسی نوحر گری میں مشغول ہوا آگے نماز سحری میں</p>	<p>۱۱۶ اک شور اٹھا پردہ قدرت کی طرف کو نوحر تو جلا ناس سے جنت کی طرف کو</p>	<p>۱۱۷ شمشیر و سپر اپنے قرب سے لگی ہر سردار ہر جو عرق صلاح حولی ہر</p>

۵۴
خبر چرخ است و سوت سحر و سحر
بہ چرخ سحر و سحر و سحر
کسوا سحر و سحر و سحر
اور سحر و سحر و سحر

۵۵
خبر خنجر خنجر سے سر کا اٹھایا
اور عقدہ کشائی کے لیے ہاتھ بٹھکایا
خبر خنجر خنجر سے سر کا اٹھایا
اور عقدہ کشائی کے لیے ہاتھ بٹھکایا

۵۶
خبر خنجر خنجر سے سر کا اٹھایا
اور عقدہ کشائی کے لیے ہاتھ بٹھکایا
خبر خنجر خنجر سے سر کا اٹھایا
اور عقدہ کشائی کے لیے ہاتھ بٹھکایا

جس سے ادرہ آتا ہے کچھ دل نگران ہے
سینہ میں مرس اس کی محبت کا نشان ہے

کی عرض کہ ڈھول بھی ہے جو دین جاؤں گا حضرت
زینب! انھیں کھول لی تو کھلوں گا حضرت

سینہ کیا من دست مبارک سحری کا
انشت شہادت سے لکھا نام علی کا

۵۷
زینب! کہہ دیجائی اس لیے کہ
تم جا کے پاؤہ اب سے دروازہ پر لاؤ
جب بی طرف سے چھائی سے گلاؤ
پھر اس کو تھامیں چائے سے سناؤ

۵۸
آواز سے بھر دے ڈھول بھی آواز
فراہیں خبر سے تمہارے گول آواز
خبر سے کہہ دیجائی اس لیے کہ
تم جا کے پاؤہ اب سے دروازہ پر لاؤ

۵۹
سیدان میں چلی گئی طرح کو تھامی آئی
جو وہ عجیب اللہ کی قدرت کا دکھایا
اعدائے کماجن ملک ہو خدا دیا

بھائی کے کہہ دگا رہے قربان ہو زینب
کہہ دتری شہزادہ احسان ہو زینب

شہیر کا منظور مجھے ساتھ ہو زینب
ان ہاتھوں کی اب شہر سے ہاتھ ہو زینب

خبر سے کہہ دیجائی اس لیے کہ
تم جا کے پاؤہ اب سے دروازہ پر لاؤ

۶۰
خبر سے کہہ دیجائی اس لیے کہ
تم جا کے پاؤہ اب سے دروازہ پر لاؤ
خبر سے کہہ دیجائی اس لیے کہ
تم جا کے پاؤہ اب سے دروازہ پر لاؤ

۶۱
خبر سے کہہ دیجائی اس لیے کہ
تم جا کے پاؤہ اب سے دروازہ پر لاؤ
خبر سے کہہ دیجائی اس لیے کہ
تم جا کے پاؤہ اب سے دروازہ پر لاؤ

۶۲
خبر سے کہہ دیجائی اس لیے کہ
تم جا کے پاؤہ اب سے دروازہ پر لاؤ
خبر سے کہہ دیجائی اس لیے کہ
تم جا کے پاؤہ اب سے دروازہ پر لاؤ

جسوقت نظر ہو گئی رو بہ شہین پر
کہ افرہ کبیر گرا رو بہ زمین پر

ہاتھ اسے ترس کھول دیے فرط حیات سے
ہاتھ اسے ترس کھول دیے گا کوئی ترس خدایے

ہو ہو کے اکیلا نہ اکیلے سے لڑو تم
جب متسل آجائے تو بھڑوٹ پڑو تم

<p>حکم بہشت بندوں کی خدمت میں آیا ہر ایک کو جو تیرے پاس آیا خود اپنے سر پہ بیٹھ کر سب کو دیکھ کر کہہ کر سلجھ کر</p>	<p>حکم اک تیرے کمر پر کھڑے ہو کر تیرے سر پہ کھڑے ہو کر جس طرح نکالی تو بے جا کج کی نکالی وہاں صبر کر کے بیٹھ کر</p>	<p>حکم میں وقت کیا خدا دے گا مجھے اس دم دے دے میں ہو چکا بہشت کے کون تو ہو میں تو نہ ہو میں سے جہاں اتنے بچے ہیں تو اس جہاں</p>
<p>یابل نہون کیونکر میں دو کشت کے اوپر ہیں حیدر کرار مری پشت کے اوپر</p>	<p>خالی ہوا اعدا کو کہ اب سر نہ چکے گا اب سر نہ چکے گا تو یہ لشکر نہ چکے گا</p>	<p>گو وہ یہ بخشش کیلے خوب ہے فی ہر کچھ نکو شجاعت مری مرغوب کی ہر</p>
<p>حکم ہر ایک کے بغیر کو اور تاج کبرا بہشت میں گیا جاکے بیان صفت عدا صفت ہم دہم بدی و شر بال نیز صفت برحق تھا اور صفت طورا</p>	<p>حکم اک تیرے کمر پر کھڑے ہو کر تیرے سر پہ کھڑے ہو کر شہزاد اہل بیعت سے ہر ایک کا تھا فرقہ انداز کی ضرب کا نیز</p>	<p>حکم میں نے بہشت میں دیکھا ہر ایک کا خدا کو نہ دیکھا نہ گاہ بیکار حلاق دو عالم نہ کر تا ہر ایک کا نہا اسے کہتے ہیں تو ہر ایک کا</p>
<p>اک نہ ہوا پارہ سو سو کے جلوت رشتے کا گز رہوتا ہی چون ہلک کہر</p>	<p>رحمتی تو سمجھتا تھا کہ ہونے میں پر یہ نہ رہا ہوش کہ ب لئی لکھ کر</p>	<p>گھر تو نے بنایا ہر ول شیعہ خدا میں ہو فاطمہ تیرے لیے مشول عا میں</p>
<p>حکم نہ ہوا جب تک کشت کے شمشیر خالی دین چھوڑنے کا تیرے کا دستہ خاموش نہ ہو ستر و دورستہ گوشوں میں کہ اندازے و زورستہ</p>	<p>حکم ہر ایک کے پاس پورا ان کی ہر ایک کا گرداب دین میں ہو غرق و دہو آہا کوئی کیا کہ شجاعت ان بہر تھا رواں جہاں بیٹھ کر میں اسو</p>	<p>حکم میں نے بہشت میں دیکھا ہر ایک کا خدا کو نہ دیکھا نہ گاہ بیکار حلاق دو عالم نہ کر تا ہر ایک کا نہا اسے کہتے ہیں تو ہر ایک کا</p>
<p>انار تھا لاشوں کا یہ گھسان کیا تھا اس تیرے کیا تو دہ طوفان کیا تھا</p>	<p>جب اب دم تیغ گزرنے لگا سر سے دریا میں گرے صاعقہ تیغ کے دُور سے</p>	<p>غالب ہر عطرش آگ نکلتی ہر جگر سے فریاد کروں ساقی کو شر کے پسر سے</p>

<p>۱۰۰ بانی عجب انشا کہ کسی طرح پاؤ با صاحب عجاز مری پائیں بجاؤ مژدہ ہونین عجب نفسا عجب جلاؤ با جبین عجب پائیں کی الیعی جلاؤ</p>	<p>۹۵ تیرے لیے قصہ سدا وقت نہاؤ اس قصہ میں کہ تخت صبح نہی جلاؤ اور سدا سنہن فردوس بجاؤ تیرے لیے ہم گنگا شہر خراؤ</p>	<p>۹۰ باز تو سو خلدی احوال نظر آ دشمن جی دھڑکات لگانے قاضدا نیز پیش آئے اس نے نہ دسما دو با تھراں کر گئی نیے سے گلدا</p>
<p>۸۵ ہو دست دل پا اگر اک جام کے اوپر پھر ہو دگر مفع مس نام کے اوپر</p>	<p>۸۰ دو چار گھڑی کا یہ فقط جو روستم کر وان پھر اید الدھر تھے ناز و نعم کر</p>	<p>۷۵ خڑنے کہا یان تو ہی اریان تھاجی مین سب سہل ہو اب عشق حسین ابن علی مین</p>
<p>۸۰ باز تو تھو خیم کی طرف نہا پھرا بان سائے پردون کو لایکٹ اٹھایا اور پیش نظر گلشن جنت نظر آیا پھر مژدہ جان بخش ناوی شہنایا</p>	<p>۷۵ بکجا پناشا تو ہوا زسب سے دل خدا نہ زندہ اسکا ہوا شکر گل اس کی بکجا جو کہ کھڑے ہو نامد نہیں مژدہ گلستا نا تو تھا دادد</p>	<p>۷۰ جبا پرف کئی درد گدا نہ پایا گھوٹے گر اس کے سکھال چکایا گر نہ ہو انا شہر یکے کین سنایا کام آئیے آ یا یکا ممان تو آیا</p>
<p>۷۵ اگر کھان جانا ہی ترا وہیا کھان ہے جلد آترا مشتاق خداوند جہان ہے</p>	<p>۷۰ وا کرو یا سینے کو رخ فوج شقی پر کستا تھا کہ قربان حسین ابن علی پر</p>	<p>۶۵ زینت لایہ آواز سنی حیمہ کے در پر بہن بیٹھ گئی ہاتھ کو رکھ اپنے جگر پر</p>
<p>۷۰ صحن نظر آئین سے تار تار مضمون اور اک لہری چمکتی تھی حور بویکا ہر تویہ باغ فو کہ ہے ہر موعود پایا ہر تو چھپرے شہر نور بھی بیچ</p>	<p>۶۵ چلا یا رہی خالی لہری تھیں ہر بیکار مس ہاتھ مین شیشیر ہو اب تیرا ہی عجب منظور نظر ہو نظموں کے انصاف کا فردوس ہو</p>	<p>۶۰ جبا کیسے کہا واسطے اللہ کا جاد اور لاشع تھا کر کے ممان کلاؤ سکھتے یہ حور کا کئی جذب بجاؤ دم ہو جو ذرا سا اور بیجاؤ</p>
<p>دروازہ جنت پہ عجب معلوم پڑی ہو لینے کو تھے مادر شیر کھڑی ہو</p>	<p>آؤ گے ادھر تم تو جہان پاؤ گے یارو اور جنگ مین شیر کی بچاؤ گے یارو</p>	<p>تو بھائی ہو مین سر تر از انویہ و معروگی مین تیرے لیے نوحہ و فریاد کرونگی</p>

<p>۱۱۵ زبان پر غنیمت گھوٹے کو اٹھایا ہر نے تو بیان کو کسکنا ہوا پایا غلام نے مقول کو گھوڑے سے لٹکایا حبوت وہ مجرت در غیم پر آیا</p>	<p>۱۱۶ شہ نے کہا جیسا کہ دھڑکیاں مین اور ہی بھڑکنا ہوا سو قنار دور تر اسکا تعین واضح نہیں سارا جھپ جھپ کہتے ہیں یہ ہر اور پایا</p>	<p>۱۱۷ چکھو عصا تکتے اور کھینچتے تھوڑے خود کھنکرات کے نیچے لے چوہے فرار باسلام کے مظلوم کے یاد یوسف کا بیٹے قطع ترا بہر</p>
<p>گھوڑے کی عنان ہاتھ میں عبائے دیکر ہاتھوں پہ اتار اسے شیر نے لیکر</p>	<p>جام اسکے لیے ساتی کو ترے بھرا کر سر زانو پہ خانو قیامت نے دھرا کر</p>	<p>کیون کرو تو قذا ہو گیا معنوم ہے ہم افسوس کہ اس فیض سے محروم رہے ہم</p>
<p>۱۱۸ حالت نہ رہی ضحکی دار لکڑی میں مجان کا نام نہ مانوس جی میں لاشنگی نظر کی چوٹی سے قیامت زیب نے کہا تار کی کیا کیر جی میں</p>	<p>۱۱۹ سب ہم نے غلام کی بات نہائی یہ سننے ہی سونے لگا دھڑکیاں حضرت نے کہا وقت خوشی تو باجی خرواہا لاک بات دھڑکیاں جی میں</p>	<p>۱۲۰ خرواہا سے پہلے کیلئے چوٹی روٹی ہوئی دان در غیم پر جی حبوت کہ دی لاش سے قیامت بولی کہ میں تھوڑے بابا کے ذائقے</p>
<p>نزدیک تھا سینے سے کلیجہ اچھل آئے سر پہ کے خیمے سے جو باہر نکل آئے</p>	<p>تہنائی میں جب شمر تھیں ذبح کر گیا ہر کون جو سر آچکا زانو پہ دھر گیا</p>	<p>جی اپنا جو شیر پستہ بان کیا ہر تو نے ترے وادہ پہ یہ احسان کیا ہر</p>
<p>۱۲۱ زینب نے کہا شاہ سے باسیل پیر اسکی کوئی بیٹی و بیان آج ہوا کبیں ہی سافرو نہ بابا پر یاد بیچوئے زانو پہ گھوڑے کا دار</p>	<p>۱۲۲ خاک نے غنیمت کیلئے کہا پیارے غنیمت کے ترے سے اٹھایا پیارے کہوئے اس وقت نہ آیا غصہ نے کہا کھانسی اس جی میں</p>	<p>۱۲۳ لکین زانو میں جی میں چکا گدا مجاہدان ہو چکا ہوا دار و دار کہو کہ جو زانو میں چکا پیرا کتنے بھی گدا گدا ہو گیا</p>
<p>کسطح نہ شرمندہ احسان ہو زینب ہر جی میں کہ اس لاش کے قربان ہو زینب</p>	<p>وہ شخص ترے باپ کا همان ہوا ہر اب کہتے ہیں شیر پستہ قربان ہوا ہر</p>	<p>کرنے کو سکینہ کی مدد آؤ تو بہتہ بانی ہیں اس وقت میں پلو آؤ تو بہتہ</p>

۵۳۷

دادات مرے عرض کرو یا غنہ مردان

جانی اسر انخلا ساجو ہر اصرع نادان

جھبے بن تڑپا چوہہ رشک ہم تابان

پانی سے بھجوا کر اب آکھوں میں دم

دادا تحقین بابا کی محبت کی قسم

۵۳۸

بہشتی موفکہ کو راجی ہو اس آں

بوں کی کوئی میں تیری دغا داری کے قربان

کتنی غمی کوئی میں تیرے صد پر کمان

آفاق میں جبر و ترک نہ کر زینب

واللہ کہ نہخ سے قرب نہ سہم ہر زینب

۵۳۹

نہڑے نہ کہنا کہ وہاں کھانا نہ پایا

جہان سے نہ کہنا مجھے پانی نہ پلایا

تہ نشہ ہو خود حیدر کرار کا حبایا

عاری بیان ہر اک وقت میں آریا

مشہور گھرانے کی مرے فادہ کشی ہو

۵۴۰

تہ لاشہ تر سبھو مجھے نے اٹھایا

پلے اُسے قتل میں شہیدوں کے لٹایا

وُجیب سے حوالہ نہ کیس کا کہایا

جان اپنی خوشی سے نہ والا پوڈا کی

رحمت ہو خدا کی اُسے رحمت ہو خدا کی

<p>۴۱ کشتن کی مجلس میں جی جگوری ہو جس نوبت سے برفیہ نور نظری ہو آہی میں حیران قیاس نشی ہو کیونکہ تصویر سے بھری ہو</p>	<p>۴۲ نقص کی شے کی کھانا جو تانی خوب اچھی کر کھانا اک نور جو باہر دو اک نور کی آہنا جو عدم سایہ احمدیوں آہنا</p>	<p>۴۳ کھانا کی کہ نفی حضرت کی کھانا توڑی بھی تازہ جی سو بھرا پیلے علی اگر ہی کی بلبل سے حضرت نہاں سے تھے سر راہوں عبد بن</p>
<p>گو حسن کار تہ نہیں مذکور ہوا ہے منہر مرا ہم مرتبہ طور ہوا ہے</p>	<p>مقابلہ محمد کے جو آیا علی اکبر تھا احمد مختار کا سایہ علی اکبر</p>	<p>روشن ہو نہ کیوں چشم حسین ابن علی کی کرتا ہوں بارت میں جال نبوی کی</p>
<p>۴۴ صدی کہ عجب کی شہنشاہی سخن ہو یہ فیض غنایات صبیح اور سن ہو پھر خوش حالی میری طبع اک سن ہو یہ قوت ادا و شہرت شہنشاہی سن ہو</p>	<p>۴۵ یہ ایک سخن تازہ کیا کچھ سدا وہ نور جی اور جی نور جی سدا یہ سدا نور کمان جا کے ہو چکا اگر جو کچھ تو تباہ کے ہو چکا</p>	<p>۴۶ کشتن علی اگر تو بھلاؤں کو بھلا ۱۲ مرتبہ ملجا تاجا یوں کے سدا تفصیل کو ہو شے کی کیا کہتے ہو بابا کشتن علی اگر کہتے کیا کیا کہتے ہو بابا</p>
<p>لقاش میں یہ صنعت سحر یہ نہیں ہے لصویر دکھاتا ہوں یہ تصویر نہیں ہے</p>	<p>واللہ زبارت کے سزاوار سے اکبر لنم الہدال احمد مختار سے اکبر</p>	<p>منہ کہتے تھے عادت تھی یہ محبوب خدا کی تعلیم دہ کرتے تھے بتول عذرا کی</p>
<p>۴۷ نقاشی کی شے کی شے کی شے کی شے انصاف میں شے کی شے کی شے کی شے صفت میں شے کی شے کی شے کی شے</p>	<p>۴۸ لیکن تصویر کی شے کی شے کی شے ہاں عجب ان قصہ زیارت کی شے کی شے جو عبادت کی اگر قصہ زیارت کی شے کی شے یہ لائنم ملے نور زیارت کی شے کی شے</p>	<p>۴۹ اگر جان کی شے کی شے کی شے کی شے تو اگر شے کی شے کی شے کی شے کی شے جو شے کی شے کی شے کی شے کی شے کی شے گردن کو بھلا شہر سے تاجا یہ شے کی شے</p>
<p>سورنگ سے تصویر مصور نے بھری ہو رنگینی مضمون کی کمان جلوہ گری ہو</p>	<p>اس مقدمہ بیٹھے ہو جو صاحب نظر و تم تجدید وضو اشک کے پانی سے کرو تم</p>	<p>بس شہر شرافت ہوئی مرزا علی اکبر رکھا ہے قدم آہنے دوش نبوی پر</p>

<p>۱۷۱ تبتی تفتیشی کا بوسہ دینا کتنے کتنے شہرین شہری پر تری تری زمین نے غمزدہ دنیا کے لیے جان علی کہ وہاں پہ قصوں کی جہان</p>	<p>۱۷۲ اور کسبہ دہلی کی تبتیل کو زلف یہاں سپر جہر الاسود پور محراب حرم میں نظر ابوسے آئے یہاں وقت کی چوڑی زلف کے برابر</p>	<p>۱۷۳ دیکھانہ کوئی باب اگر ابن علی بیٹا بھی سنا ہو کوئی ہمشکل بھی اس مینی اقدس کا مجھے دھماں گرا آیا کعبہ میں دھماں نور کا منبر نظر آیا</p>
<p>۱۷۴ سن لو علی اگر کی زیارت کا فرقہ چلے تو کہ دولت کے کھٹ پینہ پھر وہ باطن کا کردار دیکھ پینہ مباحوہ کا ہوا رخ سلطان مدینہ</p>	<p>۱۷۵ دیکھو کھٹا کر اگر کعبہ نمایان بیان کیا میں حرم میں زلف ہاں کعبہ جو بیٹوش کو صاحب برفان بیان بھی اندر میں یہ بیٹیاں</p>	<p>۱۷۶ معلوم ہوا صفحہ آفرین علی اکبر تحقیق ہوا کعبہ ایمان علی اکبر اس زلف میں پابند دل شاہ امیر از بخیرین کعبہ کی یہ قندیل حرم پر</p>
<p>۱۷۷ بشتانی تو آئینہ السبر برف صفا ہو ابرو ہو کہ خود تلبہ اور قبلہ بنا ہو ماند دھات سے ہی قندیل سا ہو ہاتھ کر کہ دیباچہ انوار افرا ہو</p>	<p>۱۷۸ کیا قندیل کی پارسا کی کیا یہ کہن میں کعبہ کے اگر غم خاد انصاف کر دیکھو اس کی جاد سے اس کہن کو یوں است بین اگر دے</p>	<p>۱۷۹ وہ زلف وہ مینی الف لام رستم ہو پر ہم دہن ملے بہ اک شکل الم ہو جہت سے کیا کعبہ کا جب چشم ادھر ہو سنے جہ اکبر کے یہی مہین جو نظر ہو</p>

<p>۱۲۱ پیشانی پر شکر لبک پر شکر چشم پر شکر پیشانی پر شکر لبک پر شکر چشم پر شکر</p>	<p>۱۲۰ پیشانی پر شکر لبک پر شکر چشم پر شکر پیشانی پر شکر لبک پر شکر چشم پر شکر</p>	<p>۱۱۹ پیشانی پر شکر لبک پر شکر چشم پر شکر پیشانی پر شکر لبک پر شکر چشم پر شکر</p>
<p>کیا فرق ہو موسیٰ اور اس ماہی وان ماہی میں اور یان بدیضا کفایت خود قید مصیبت سے تو آزاد ہو مان ناپ یہاں مہفت میں باد ہو کہیں</p>	<p>گھوڑا تو ہر خاکی پر خمیر آب ہوا گرمی میں جو آتش ہو تو سرعت میں ہوا خود قید مصیبت سے تو آزاد ہو مان ناپ یہاں مہفت میں باد ہو کہیں</p>	<p>کیا فرق ہو موسیٰ اور اس ماہی وان ماہی میں اور یان بدیضا کفایت خود قید مصیبت سے تو آزاد ہو مان ناپ یہاں مہفت میں باد ہو کہیں</p>
<p>۱۱۸ پیشانی پر شکر لبک پر شکر چشم پر شکر پیشانی پر شکر لبک پر شکر چشم پر شکر</p>	<p>۱۱۷ پیشانی پر شکر لبک پر شکر چشم پر شکر پیشانی پر شکر لبک پر شکر چشم پر شکر</p>	<p>۱۱۶ پیشانی پر شکر لبک پر شکر چشم پر شکر پیشانی پر شکر لبک پر شکر چشم پر شکر</p>
<p>چار آئینہ میں چار طرف عکس ہو یا ہر طرف چرخ پاگ کھڑے ہیں حسرت کا مرادون کا لیریاں کا دن تھا اشارہ برس نال کے یہ موت کا سن تھا</p>	<p>دھیمی چو ہونی باگ نصدو کی اوہ جون عمر رواں ہو گیا معدوم نظر حسرت کا مرادون کا لیریاں کا دن تھا اشارہ برس نال کے یہ موت کا سن تھا</p>	<p>چار آئینہ میں چار طرف عکس ہو یا ہر طرف چرخ پاگ کھڑے ہیں حسرت کا مرادون کا لیریاں کا دن تھا اشارہ برس نال کے یہ موت کا سن تھا</p>
<p>۱۱۵ پیشانی پر شکر لبک پر شکر چشم پر شکر پیشانی پر شکر لبک پر شکر چشم پر شکر</p>	<p>۱۱۴ پیشانی پر شکر لبک پر شکر چشم پر شکر پیشانی پر شکر لبک پر شکر چشم پر شکر</p>	<p>۱۱۳ پیشانی پر شکر لبک پر شکر چشم پر شکر پیشانی پر شکر لبک پر شکر چشم پر شکر</p>
<p>مردم شاہنشاہ کا غدیہ جہان ہو ہر حرف میں سورج کی طرح آں ہو نہایت ہی کہتی تھی کہ اس صبا جو کیا ہو اشارہ برس نال کے یہ موت کا سن تھا</p>	<p>مردم شاہنشاہ کا غدیہ جہان ہو ہر حرف میں سورج کی طرح آں ہو نہایت ہی کہتی تھی کہ اس صبا جو کیا ہو اشارہ برس نال کے یہ موت کا سن تھا</p>	<p>مردم شاہنشاہ کا غدیہ جہان ہو ہر حرف میں سورج کی طرح آں ہو نہایت ہی کہتی تھی کہ اس صبا جو کیا ہو اشارہ برس نال کے یہ موت کا سن تھا</p>

<p>۱۲۳ کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی</p>	<p>۱۲۴ افشار اندوختن طاقت کی بر اس دماغ کا دل ہو نخل تو نہ راہی میرا جی کجی کجی کجی کجی کجی دوجا کجی کجی کجی کجی کجی</p>	<p>۱۲۵ کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی</p>
<p>اُس روتے بان باکی جھاتی کے تے بین اور آج نکلے بین تو رنے کو طہین</p>	<p>باکو برعجب طرح کی آفت پہ پڑی ہی یا بستی لوندی کی مجھے فکر پڑی ہی</p>	<p>رحمت کا سخن دیکھ نکلے ہوا ہے کی تھی اسی کیا کہا مجھے تسلیم ہو ہے</p>
<p>۱۲۶ بیات تو از در اسلے کے سدھار بان شاہ نے حبیب درخیز ہے مار بانو نے ادھر اس لیے کیا بکار گونسا سا لگا کے کچھ بھیج دیا</p>	<p>۱۲۷ آئی تھی بیان چھوٹی ہی کچھ سونے دیا غارت کو دیکھ جا کر آزاد کیا تو بولیں کو دیکھ جا کر بیجا جو لانا خاص حق کی تھی تقویٰ</p>	<p>۱۲۸ اس کا جیو خاک ہے یا کو جو جادو کالی کئی تو تو مجھے لاکے جادو اس کو کہہ پابجی جیو جیو لگا دو صبح آج یہاں ہو وہ مجھے راہ تادو</p>
<p>کستہ بین کہ بین سامنے جانے علی اکبر لیکن نہیں ہکو نظر آتے علی اکبر</p>	<p>ہاں ایک یہ دولت ہے امداد ہوئی کہ سواقت سے امت کے وہ برباد ہوئی ہی</p>	<p>اس صومین رہی وہ مرالال ہوا ہی اسپا پس سے کہا جانے کیا حال ہوا ہی</p>
<p>۱۲۹ کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی</p>	<p>۱۳۰ کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی</p>	<p>۱۳۱ کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی</p>
<p>راہی ہو بین تو داغ پسر دیکھو مجھ کو بر شرط یہ صبر عطا کیجیو مجھ کو</p>	<p>اب موت کے پھند میں مرا ہوا چین کہ با میرے تو اگن آتے چین نہیں کہ</p>	<p>اصغر سے تو امید نہیں چند نفس کی لکٹی ہی کہا لکھی سری اٹھاہ برسکی</p>

۱۰۰
جہان کا سپا ہاں سنو ملک ملک
جہان کا سپا ہاں سنو ملک ملک
جہان کا سپا ہاں سنو ملک ملک
جہان کا سپا ہاں سنو ملک ملک

۱۰۱
دانش میں کج خلق کی
دانش میں کج خلق کی
دانش میں کج خلق کی
دانش میں کج خلق کی

۱۰۲
ہر ممبر کو کون کون
ہر ممبر کو کون کون
ہر ممبر کو کون کون
ہر ممبر کو کون کون

۱۰۳
کتاب و سنت اصل اضافی جاہی
کتاب و سنت اصل اضافی جاہی
کتاب و سنت اصل اضافی جاہی
کتاب و سنت اصل اضافی جاہی

۱۰۴
کیا نور ہو کیا دیدہ کیا جلوہ گری
کیا نور ہو کیا دیدہ کیا جلوہ گری
کیا نور ہو کیا دیدہ کیا جلوہ گری
کیا نور ہو کیا دیدہ کیا جلوہ گری

۱۰۵
گو حسن کا اکبر کے ہی عنوان ہی
گو حسن کا اکبر کے ہی عنوان ہی
گو حسن کا اکبر کے ہی عنوان ہی
گو حسن کا اکبر کے ہی عنوان ہی

۱۰۶
شاہ کا ایک ہی کو
شاہ کا ایک ہی کو
شاہ کا ایک ہی کو
شاہ کا ایک ہی کو

۱۰۷
فقیر و مہر کا تو ہیں
فقیر و مہر کا تو ہیں
فقیر و مہر کا تو ہیں
فقیر و مہر کا تو ہیں

۱۰۸
تو میں نے کج خلق کی
تو میں نے کج خلق کی
تو میں نے کج خلق کی
تو میں نے کج خلق کی

۱۰۹
اکلے سے ہر چاروں شہر
اکلے سے ہر چاروں شہر
اکلے سے ہر چاروں شہر
اکلے سے ہر چاروں شہر

۱۱۰
واللہ خوشا باب کہ یہ جب کا خلف
واللہ خوشا باب کہ یہ جب کا خلف
واللہ خوشا باب کہ یہ جب کا خلف
واللہ خوشا باب کہ یہ جب کا خلف

۱۱۱
تعمیل سے دو مہال یہ حوسب
تعمیل سے دو مہال یہ حوسب
تعمیل سے دو مہال یہ حوسب
تعمیل سے دو مہال یہ حوسب

۱۱۲
دل خالص ہوئے احمد خاں
دل خالص ہوئے احمد خاں
دل خالص ہوئے احمد خاں
دل خالص ہوئے احمد خاں

۱۱۳
مذہب دوات چلے کوئی
مذہب دوات چلے کوئی
مذہب دوات چلے کوئی
مذہب دوات چلے کوئی

۱۱۴
سلطان کو کج خلق کی
سلطان کو کج خلق کی
سلطان کو کج خلق کی
سلطان کو کج خلق کی

۱۱۵
پیشی ہوئی بکس گرد سوار یہ اسی کی
پیشی ہوئی بکس گرد سوار یہ اسی کی
پیشی ہوئی بکس گرد سوار یہ اسی کی
پیشی ہوئی بکس گرد سوار یہ اسی کی

۱۱۶
کرتے ہیں بہت فخر گہرا ہے سنی کے
کرتے ہیں بہت فخر گہرا ہے سنی کے
کرتے ہیں بہت فخر گہرا ہے سنی کے
کرتے ہیں بہت فخر گہرا ہے سنی کے

۱۱۷
لغویری جلد مٹاؤ کوئی اگر
لغویری جلد مٹاؤ کوئی اگر
لغویری جلد مٹاؤ کوئی اگر
لغویری جلد مٹاؤ کوئی اگر

۱۱۸

<p>۴۴ پشتی ہر شکستہ تن کا جسم اور کار لوہے کے بی بی کو بوسہ حیدر کار غریب میں تو خاتم سعید بطوار بس تو قتل ہوا الین زہار</p>	<p>۴۵ اگر بے گناہی اور اشتہار دستور نہیں چلے کیوں کار گار واجب ہوا کہ جتنے تلوار گار کون کا لوہیوں کو گار گار</p>	<p>۴۶ نہیں کہیں نہ لگا کا شمشیر نہیں کہیں اب کی کہیں کی تصویر خاکسار کا شالہ و زواریہ خوشنیک سبکی کو کھر خاکسار</p>
<p>۴۷ کتے تھے اگر لاشے پر لاشے ہی پڑینگے اس جان جہان سے لڑینگے نہ لڑینگے</p>	<p>۴۸ تم سب کو کون قتل ہرے سانسے کیا ہو بانی مجھے مل جائے تو لڑنے کا مزہ ہو</p>	<p>۴۹ چار آئینہ یون توڑ کے تیرہ وہ اُدھر جا جس طرح کہ عینک سے نگہاں گد رجا</p>
<p>۵۰ لیکن بیان کیجئے دل میں ہی نصیحت اس قوم کے چھوٹے بچے قتل چھاپ والدہ میں گھر سے بہتے مسلمان انسان چوتھے تو میں جا انسان</p>	<p>۵۱ دستی ہوئی سب فوج کو غصہ کیا جھجھکا کے نصیب کیسے تلوار کو بھیا جلوہ علیوں نے یہ سرفروغ دکھایا ایک انورین شہزادے کو تو کیو دیا</p>	<p>۵۲ خاکسار تیغ سے طواغ کا سب تھی تیغ خناس سے گزرا تھا آراب دراختا دلہ لڑنے کو اس طرف تھا آراب اعصاب سے بید صفت ہا ہی آراب</p>
<p>۵۳ ہر دل میں جو ارمان بھرا صفت شکنی کا لے نام علی قصہ کرد تیغ زلی کا</p>	<p>۵۴ بہتی کو جلاتا تھا فقط نور کا شعلہ تھا جلوہ نما چار طرف طور کا شعلہ</p>	<p>۵۵ آبے دم خنجر بے علمداروں کے دم تھے جب تیغ علم کی تو علم صاف قلم تھے</p>
<p>۵۶ بہت تیغ سے جلوہ کمان جو آزار چلے کو گواہی سن تاکہ چھپا قضا خاکسار میں کمان کا نشانہ خوش ہو اور قوس کو اور سینہ شارا</p>	<p>۵۷ اب یہ تیغ کا ایسا ہو المانیان جو چاہے حسین بن علی کا ہوا پنیان میدان میں اٹھا تھا غیاث علیہ السلام ہر یک پہ اویہ نور شہید نشان</p>	<p>۵۸ بہن بیان کے دریاں باہر تھیں جان چھوٹے کے باہر تھیں بے شمار اک نظر آ کر کچھ بے خبر نہ رہا ہر شے کی سب سے بڑی تھی نودا</p>
<p>۵۹ وارا سکا یہ سرعت سے چلا وار کے اوپر پیکان تھا ایک ایک کے رہوار کے اوپر</p>	<p>۶۰ جانی تھی چلی جان عدد چھوڑ کے تن کو اگر بے سیاستوزن مڑگان سے کفن کو</p>	<p>۶۱ تھا سر دودہ نیزہ پہ ہوا دار بدون کو وہ سر وگراتا تھا مگر سر و فدوں کو</p>

[illegible]

<p>۱۴۴ کتنے تھے کہ ان میں سے ایک ایک کو چھین کر کھانے کے لیے لے کر گئے تو ان میں سے ایک کو بھی لے کر گئے</p>	<p>۱۴۵ کچھ کو کھانے کے لیے لے کر گئے جس کو کھانے کے لیے لے کر گئے تو ان میں سے ایک کو بھی لے کر گئے</p>	<p>۱۴۶ ان میں سے ایک کو بھی لے کر گئے تو ان میں سے ایک کو بھی لے کر گئے تو ان میں سے ایک کو بھی لے کر گئے</p>
<p>۱۴۷ وارث تو نہ تھا کوئی بجز چچین کا جس طرح سے چاہا کیا کر کے ہر اس کا</p>	<p>۱۴۸ جب کرتے تھے غلے والے علی داسے علی کا تھا جھوم رہا عرض جناب احمدی کا</p>	<p>۱۴۹ ہر حق بہ طرف اب جو مرا حال دگر ہی دنیا میں کسی باپ کا اکبر سا پسند</p>
<p>۱۵۰ شادی سے لے کر طرف اور لے کر اس شادی کی کتنی آواز دینا کتنے تھے کہ دست و پائی کو لے کر</p>	<p>۱۵۱ دنیائی رفتار میں کوئی نہ تھا ان ظالموں کو کوئی نہ تھا</p>	<p>۱۵۲ میں نے کہا کہ کوئی نہ تھا میں نے کہا کہ کوئی نہ تھا</p>
<p>۱۵۳ پاتا نہ کہیں راہ نکھنے کو وہاں تھا گھوڑا صفت تھکتا تا بوت روان تھا</p>	<p>۱۵۴ عقوبت ہی یہ دشت ہی بیت الحزن اس کا ہاں جلد ملا یوسف گل پر ہن اس کا</p>	<p>۱۵۵ لو پاس کا انسان دکھائی نہیں دیتا اب کچھ مجھے آنکھوں سے سوچ جائی نہیں</p>
<p>۱۵۶ بان شاہ کو آگ لگنے لگی کیا تھوڑا ہون تھا بے بین غار شاہی</p>	<p>۱۵۷ خالق کی صفائی نہ ہو سکی کہ جاو مردہ اسے فرزند کا لپکے دکھاو</p>	<p>۱۵۸ سب گھر تو اصفاف تھے کجا کیسے کہہ سکتے ہیں کہ ان کا درد</p>
<p>۱۵۹ زینت کو صد آدمی کہ بہن مر گئے اکبر بھانج سے خردار سفر کر گئے اکبر</p>	<p>۱۶۰ یہ صبر حسین ابن علی بھاتا ہی ہم کو یہ صبر حسین ابن علی بھاتا ہی ہم کو</p>	<p>۱۶۱ جس راہ سے ہمارا وہ مجھے راہ بتا دو بس دے لا شاعلی اکبر کا دکھاو</p>

<p>۴۴۴ کبکس بد پر کور جاؤ گے کہ ان کے جسم کی ہر جگہ پر منہ پر دین جاؤ گے کہ</p>	<p>۴۴۵ چھلنی پر دھواؤ گے کہ منہ پر دین جاؤ گے کہ منہ پر دین جاؤ گے کہ</p>	<p>۴۴۶ منہ پر دین جاؤ گے کہ منہ پر دین جاؤ گے کہ منہ پر دین جاؤ گے کہ</p>
<p>یہ آخری دیدار ہے دکھلاؤ تو بہت جیسے ہوئے مان تک جو بہت جاؤ تو بہتر</p>	<p>مشتاق پر دیر سے ہر چند ہیں آنکھیں کھلتی ہیں کبھی اور کبھی بند ہیں آنکھیں</p>	<p>سید یہ کہ در رسم مسلمان سمجھ کر کیا ترس بھی آتا نہیں انسان سمجھ کر</p>
<p>۴۴۷ خدایا سر جان تو حسین پناہ خدایا کہ تو تھکے ہو سلطان بنا کہتے تھے کہ تھوڑے قدر تیرے تھکا</p>	<p>۴۴۸ بیاد آسکتے ہیں غلام دوجان پر آئے ہیں ہمیں لہذا نہ کہیں کہ اپنے کے اپنے چاہے</p>	<p>۴۴۹ ناگاہ صلہ دے کان بنائی کہیں قلمہ حاجات بڑی دیکھائی کہوت بن صوفی کی ایچھا لائی</p>
<p>فرزند کا مایوس کے بدن چور پر گھوڑے یہ چکرو دکھاتا اسے منظور پر گھوڑے</p>	<p>جیسے کی درد نیا کی نہ تو کوثر کی ہوس ہو اسوقت مجھے زانوے اور کی ہوس ہو</p>	<p>وہ سانسے میرے ملک الموت کھڑا ہو جلد آئیے اب درد دیکھو میں بڑا ہو</p>
<p>۴۵۰ گھڑا اور دان تو تھکا ہوا ہے کہ گام میں تھکے تھکے تھے ہم دانتیں قدم سے تھکے تھے ہم</p>	<p>۴۵۱ حضرت نے آئے تو میں نے نہ سنا کچھ بھول کے لائے تھاکوڑے پر کہ اپنے لہا مارا زخم ہو آں</p>	<p>۴۵۲ شکریہ صدمہ پہنچا تو دل کو سہارا چلے گئے کہ جو درد سہارا ہم کیا کر رہے ہیں جس جہم سہارا</p>
<p>غمیدہ ہانزدک تو اتنی ہی تھکان میں روح علی اگر گئی گلزار چٹان میں</p>	<p>اس درد کی شدت میں جو بچاؤں تو کوئی جیتا ہوا مان تک تھکین پہ بچاؤں تو کوئی</p>	<p>دیکھا کہ ہوشیار ہوا گھوڑا تو زمین پر تن خاک پہ گردن ہو دھڑے خانہ زمین پر</p>

<p>۱۴۵ بانو نے بیان دیکھ کر شاہ کا کیا چال کی کہ صاحب کو دیوے مڑا آیا گئے لئے کہ اسے گھسے پٹنیا وزیر پر خار کو یوں سے جھکا</p>	<p>۱۴۶ سب کے سب اس وقت کا جا وڑھ کے دیکھا یا کہ سوچا تو حلا گری سے نہ فرستیں کہ جو بھلا سلاؤ اور اٹھو کو دیکھو یوں باد</p>	<p>۱۴۷ سب کے سب اس وقت کا جا وڑھ کے دیکھا یا کہ سوچا تو حلا گری سے نہ فرستیں کہ جو بھلا سلاؤ اور اٹھو کو دیکھو یوں باد</p>
<p>وہ زور و طاقت وہ تو اتالی گمان ہو لٹکائے ہوا ہاتھ مارا شیر جو ان ہو</p>	<p>ہر سرخی پاں جو ہو مٹوں پہ جا ہو اس طرح کامرہ کہیں پر نور شاہی</p>	<p>سب دیکھتے تھے فرط محبت کے چلنے سے تا دیر وہ لٹھیا رہا مادر کے دہن سے</p>
<p>۱۴۸ مودہ نظر آیا اسے جب تھکے برسے ہی سے نئے لے لے لے لے لے لے ناموس جوئے میں شور مچا ہے چل چکے وہاں تھکن پہنچا جوئے میں</p>	<p>۱۴۹ جان بچا نہ شاہ کا جانی لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے دن لات لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ کو کا کوئی نہیں لے لے لے لے لے</p>	<p>۱۵۰ اور کی صلاح پائی نہ اٹھا اور اس امان میں کیا کیا کیا کیا کیا کیا اب جو پودہ وہاں مڑا ہی سے قناسا اب برسے کو جا تا ہی جو کا نواسا</p>
<p>اس پیش کے مردہ پہ بھی ک رعب اٹھا بس غن میں دو با ہو اک چاند پڑا تھا</p>	<p>ہر منظر اب تو مرے مہر کے اوپر دکھیا رہی ہوں میٹھی رہو نگلی قبر کے اوپر</p>	<p>لاشے پہ مرے آپس وہ بین کیا ہو اس روح پر امان کو بچیں کیا ہو</p>
<p>۱۵۱ بانو نے فرشتے کی طرح کیا کہیں کو اٹھا چلا گیا کھڑا کیا چال کی کہ دو صاحبو یہاں سے آ کر نو میں چوں کہم کو دیکھو علی اکبر</p>	<p>۱۵۲ کہیں وہ دانا بیان کیا ہی نہ ہو جب شہ سے دنا شہ کی لے لے لے لے منظر وہاں سے بھی نہ لے لے لے لے کہیں حق تعالیٰ ان سے کلفت نہ ہو</p>	<p>۱۵۳ فرشتے کی طرح کیا کیا کیا کیا کہیں کو اٹھا چلا گیا کھڑا کیا چال کی کہ دو صاحبو یہاں سے آ کر نو میں چوں کہم کو دیکھو علی اکبر</p>
<p>بر باد دیہان بانو کی دولت گئی لوگو اٹھارہ برس کی مری محنت گئی لوگو</p>	<p>مین نے کہا ہم جان کو دارین علی اکبر جسے تو مین یہ دو دھوک دھابین علی اکبر</p>	<p>بانی علی اصغر کے سوا کوئی نہیں ہو اب خیر پیدا دو گلوے ہندوین ہو</p>

<p>نہ جب سال کے وقت پہنچاں گی اس کے پہنچاں گی چاہے آگے تو یہ اندازہ نہ تھا کہ اب یہ پہنچاں گی اس کو</p>	<p>دن میں کھون نلو میں کھون یہ وردہ میرا جو جو کہ اس طرز میں شاگرد ہر میرا</p>
<p>نہ بلک لب لباب کے نہیں طاقت ہو یہ اور زیادہ تری خرید میں تیار کشتار کی کہ اسے شہد گبر محب علی جان نبی حضرت شہید</p>	<p>اس مرثیہ کا بس یہ خدا مجھ کو صلا دے اکبر کا نقد قمری اولاد صلا دے</p>

<p>۴۸ یارِ جهان میں عشق کا انجام ہو انجام عشق کا نقطہ نام ہو دلدارگان کو باعثِ کام ہو آخر علیج عاشق کا کام ہو</p>	<p>۴۹ کیا تمہیں یاد ہے بلخیاں کا بابا بابتادہ کی لاکھ قباب کا پیاشنیا خاصِ سالتِ آرب کا سیرِ مہین کی یاد سے تیرا بیابا کا</p>	<p>۵۰ نشد و شد شرمِ طہمت کی یاد ہے عقد تھا انہی دنوں میں وصل کی جو یاد ہو وہ خطِ گدازِ فانی خاطرِ نو کے لفظِ فراقِ نبی و حبیب کی بر یاد</p>
<p>۵۱ وصلتِ میانِ طالبِ مطلوبِ اصل ہو عشق کو وصال کا ہونا بھی وصل ہو</p>	<p>۵۲ اتنا بے فرق وہ علی اکبر کی والدہ حق سے انھیں کیا علی اصغر کی والدہ</p>	<p>۵۳ دلت ابھی تمام وہ ہوئے نہ پالی تھی درمیش جو شیت حق سے جدائی تھی</p>
<p>۵۴ پہلے میں عشق کے آئینِ اسرار عشق میں میں عشقِ حقیقی کی اور عباد اہلِ ہوس تو میں تیغِ تازہ کے عشقِ تازہ حشرِ مجاز کی وہ فاکھی امتیاز</p>	<p>۵۵ کھڑکی کا بل تالچہ نہ چال ایسا تھا عینِ کمالی صاحبِ حال ساتھ اس فطرت کے شہرِ خیال منازلِ لکھنے یاد میں حقِ حال</p>	<p>۵۶ بہو چا جو کے کس شہرِ عشق کی بغی بنیں بابا کا لانی شہرِ فلک بادِ بد و بد وادہ گزشتہ کی یک چیزِ ایوب سے شب کو چھپاتی چھپک</p>
<p>۵۷ پر عشقِ محتوی میں تو عرفانِ حصول ہو لیکن وہ عشقِ عشقِ خدا و رسول ہو</p>	<p>۵۸ جیلِ چشم سے صاحبِ الوانِ قصرِ حقی بلیقے عہد کی کہ لیلیاے عصرِ حقی</p>	<p>۵۹ وہ خام مغزِ طالبِ سود سے خام تھا عیش اس حرام زادے کے اور حرام تھا</p>
<p>۶۰ جو عاشقِ صہب کی عاشقِ علی کا ہو چہ شہیدِ علی کا وہ طالبِ نبی کا ہو جہاں کہ جمالِ نیا احمدی کا ہو وہ کشف و حرمِ ایزدی کا ہو</p>	<p>۶۱ لہجہ میں آگے آگے چلی جی نہ خام اور سالکوں کے واسطے حکمِ علام زکریا علیہ السلام زبیر کے عہدِ سلام الفقیر تھی خاندانِ نبوت کی دھم</p>	<p>۶۲ بچم غم و غیش سے لگا لگی کمال صیدِ شکار کا نہ منیوں تانگہ کمال کرتا تھا کیا یہ صفتِ تالیاں آتا تھا ہاتھ میں کبھی مینِ کمال</p>
<p>۶۳ دی جان اپنی سب سے رسالتِ مآب پر یہ عاشقی تمام ہوئی ہر باب پر</p>	<p>۶۴ پاؤں فلقِ دل تھے یگانوں کی غیر کے امینِ تھیں پہلے عقد میں ابنِ زبیر کے</p>	<p>۶۵ طوطی و زاعِ جمع ہنوں اک مقام میں عقباتِ سفر کی ہنیں آتا ہر دوام میں</p>

<p>۱۰ اگر سن سارے دیکھ کر کیا خطاب کے تیرے سر سے طعنتیں تیں نہ روز بیا پر تو مہلکے صندراب لیکن کیا جوان تیرے بچے لاکھ لاکھ</p>	<p>۱۱ کیا بیا بیا مال دوستو بیا بیا مال دوستو سے ان دیکھو خلوت میں شکیبہ کیا ایڑی فرشتہ نارازان ہوا غبار کر اور دل میں</p>	<p>۱۲ ابن دیکھو غبار کو کتنی اس طبع میں کتنی کر دی سلطان لیکن کیا بیا بیا کیا گریہ و زاری چرا کہ زندگی بھی ہوئی اگر کوئی</p>
<p>۱۳ بہ تو مجیب در پہ رسد محال ہے مجاہد تو کچھ تبا جو ترے دل کا حال ہے</p>	<p>۱۴ ہو جا شریک سلطنت و جس و نقد میں لے خواہر یزد کو تو اپنے عقد میں</p>	<p>۱۵ یاں خواہر یزد کی و صلت کا جوش تھا وان وار ثون میں جسے نظر کی غموش تھا</p>
<p>۱۶ سر کو جھکا کر دیکھو کیا دل کو فرشتہ زن ابن دیکھو پوچھا گوشت شہر جو جس کا اس قدر ارے تہنایان مرغ خون کو سیاں</p>	<p>۱۷ اک روز بچے بچے ہو جا چل مقل فدا تو کھلا کر سنہیں چل گر اس کے اس قدر چھوڑوں کیا حال پا بچی ہون گئے رسالت میں فدا</p>	<p>۱۸ اب بیا بیا کی کتنی دھام اب کوں چھینے و صلت کو استقام یہاں سارے کہ جو خیر کیا کلام اس شخص میں دیکھو کیا کلام</p>
<p>۱۹ گر وصل ہو نصیب تو دل غم سے پاک ہے در زیر سلطنت مری نظر و بین خاک ہے</p>	<p>۲۰ ذہن سلیم ہے کچھ اور فیکٹ مری موقوف تیری ماسے پہ سب انظام ہے</p>	<p>۲۱ زر کے لیے جو راحت جان کو جدا کرے ایسے پہ اعتماد بھلا کوئی کیا کرے</p>
<p>۲۲ جس میں دیکھو کہ در اوقات دانا پہ اپنے لئے اس کے دونوں ہاتھ بیجا رہا کہ کون کون تو جھگڑا جہاں چھوڑ دینے کے اور کبھی بات</p>	<p>۲۳ ابن دیکھو کہ بیا بیا سے مال دوچار دن سے دیکھو کیا ہے حال بہ اس قدر کہ نہ راست ہوئی کمال یہ خواہر یزد کا چھوڑ دینے کا حال</p>	<p>۲۴ اسکو تو بیا بیا سے کیا خیال سلطنت جہاں اس کی حیاں کا خیال فقیہین کی بیکار جہاں کے یہاں حال یہاں ہی دیکھو کہ آخر کیا حال</p>
<p>۲۵ بس تو مہی جو دل کا ترے مدعا کروں اور اک سخن میں شوہر و زن کو جدا کروں</p>	<p>۲۶ خود جس کے گھر میں آج دن شک ہو ہی بھر عقدا کے ساتھ کیا ضرور ہو ہی</p>	<p>۲۷ رو دیکھا ای پر نہ مجھے باہر نکال سکے جو ہر کرد گئی آپ کو خیر نکال سکے</p>

<p>۱۳۳۱ اے کما جو ہر طرح و کمال سوغاتہ نبیین برآی خصال اور خصلت ہر یک جان و خیال این عشقین کج بین خود بخیر خیال</p>	<p>۱۳۳۰ داخل معنی جو کہ بیان حرم سلر نہیے کو کین بیت و کافور شیدا از یک قدم کہ بر سر خیالون پیا قنبرہ عشق کیے لایق زین و عی</p>	<p>۱۳۲۹ اور در معنی عشق و عشق بہار کج بین برآی سوا و عشق از کج و غیبی کہتے تھے سدا فراتے تھے عالم الفت میں پیا</p>
<p>۱۳۲۸ گر چاہتی ہو تو کہ ہو ہو بتوں کی تو جانیں ز خاص ہو سبط رسول کی</p>	<p>۱۳۲۷ ہوئے پسر یونین ترس آرام و چین اولاد و خدا کے بجائی احسین تے</p>	<p>۱۳۲۶ اُس گھر سے روح بھی مری تفریبات کی جس گھر دار پائے سکینہ کی آئی ہو</p>
<p>۱۳۲۵ بوی کا نام تھے ہی ان کے چوکل بوی حسین پو نور میر اخذان ان بن فاطمہ کی طرف سے خود خیال جس جی حسین کے لئے خبر بیان</p>	<p>۱۳۲۴ بنفقاں کچھ کہ غلو دین کیا شہید شہ نثار نور خدا کیا دامن چو اس کے شکر کا سجدہ اور کیا عشق حسین حق کے لئے بھی خاک کیا</p>	<p>۱۳۲۳ اور الفت باب کی گرج چیں باب اک فرد جی شین آواز یار باب بالا باغ بھی نہ آتش کی تاب کو شے سے گڑ پڑی حرم ابن بول باب</p>
<p>۱۳۲۲ سارے عزیز جمع ہو آئے حسین کے اُس پارسا کو عقد میں لائے حسین کے</p>	<p>۱۳۲۱ ہم پہلو حسین ہوئی جہان میں اک نور وادہ وادہ کونج مکان میں</p>	<p>۱۳۲۰ حضرت نے جو کما یہ بھلا تھے کیا کیا بولی کہ مہنے جان کو تم پر فد کیا</p>
<p>۱۳۲۰ پھر اس کے دست اور سلطان تار جہاں سے کسی بلقی زربے تار یکین پہلے بھی لکھا کہ سار ہر از دین چاہیں نہ ان کا تار</p>	<p>۱۳۱۹ نہ کہ کیا دینے اور کیا انجام اٹھانہ خطیر پادشہ و عوت طعام چشمک فی عدو کی ہوئی جانب نام قربا پائے نہ چو شہیدین کی نام</p>	<p>۱۳۱۸ چو چاوان زید یعین نہ بجا دولت ہوئی کو عقد سلطان بجا صدر کچھ موات ظاہر نہ دین کیا ان پہلے کیا کیا تھا اور کجا بجا</p>
<p>۱۳۱۷ رکھ کر قدم کو شاہ کی ڈیوڑھی چو گئیں شہر گنہ گن اور بھی آزاد ہو گئیں</p>	<p>۱۳۱۶ گھر سے اس کے عشق میں گوار مال ہو اصراف کانہ کچھ مر سدا کو خیال ہو</p>	<p>۱۳۱۵ بیعت نہ کی تو اور بھی وہ مدعی ہوا یہ باعث شہادت سبیل بھی ہوا</p>

<p>۱۳۵ خاندان و صاحب عقلمند تب بار و دوا بخار باغ و دما خانی نے کی سکینہ بی بی شادی عطا سوی تھی حسین کی چھائی چو بسا</p>	<p>۱۳۶ چون کہ تیری سید آن بایار بانی حسین کتاب کو غی غلزار اصغر کی والدہ گایان خاتار گر چہ تیری اپنے خیمے میں چربی کالار</p>	<p>۱۳۷ اگر کا ایک تیرے شہید شہید اسے تمام مجسمے کو سب لہان مولائی شہید پائی سب لہان دوبار شہید مولیٰ لعل خزان</p>
<p>۱۳۸ اصغر بھی جب ہو تو عرب باجرا ہوا شش ماہ تھے جو غرقہ کر بلا ہوا</p>	<p>۱۳۹ بچہ کو گو دین لیے کہتی تھی کیا کروں اصغر نہیں جوان میں کس کو ذرا کروں</p>	<p>۱۴۰ اُس تیر کا حسین کو صدمہ غصہ ہوا گرنے کا ذوالجناح سے بے سب ہوا</p>
<p>۱۴۱ اب کیا کا خون نہ پڑا نہ بچوں کی سبک تھی وہ بار و دما جب بوستان فاطمہ نے لگا فلم کر دی کہ حسین کی کجائی کے غم</p>	<p>۱۴۲ اگر کا شہید تھے تو دینی پی صلی یہ آخری سلام ہی آ کر مصطفیٰ اصغر کو اپنے دو شہید دلے بصد کا آئی حضور شاہ وہ بانو سے پریا</p>	<p>۱۴۳ اُس وقت ہو تو شاہ و کج بچاں فضیلت کے سوا ہی ہو کج بچاں شہید کے کما کو دینی ہو کج بچاں بہار کا خاد سے کہا ایا ماں ناس</p>
<p>۱۴۴ اکبر نظر کے سامنے سے دور ہو گئے بیٹا موائے مین ناسور ہو گئے</p>	<p>۱۴۵ کی عرض وہ جان کی سعادت حصول ہو اونڈی کی مذہبی سزا آقا قبول ہو</p>	<p>۱۴۶ اونڈی یہ بے سبب نہیں کہ آنی ہو ملکو سکینہ کی ماں مان بلاتی ہو</p>
<p>۱۴۷ بہن پرین کا نقشہ دل سے سو اعضا ضعیف نہ ہو سال سے سو اکبر کو دھوکہ دے گئی گونج نویسے تھے کہ کیا لیا بھی بیا</p>	<p>۱۴۸ خاک ہو منسوب اصغر کا جلال بہن تو نہشت فاطمہ کا کلال لکھا آری تیرے کو پیار سے بیاں زار و جنت قدس پر پیار سے بیاں</p>	<p>۱۴۹ بہن پرین کو بہن پرین کا جلال بہن تو نہشت فاطمہ کا کلال لکھا آری تیرے کو پیار سے بیاں زار و جنت قدس پر پیار سے بیاں</p>
<p>۱۵۰ اب کس لیے روانی خنجر کی دیر ہی اکی صد فقط علی اصغر کی دیر ہی</p>	<p>۱۵۱ آتے تھے جب کہ تیر تو سینہ بھرتا تھے آنکھوں کو بہر رز سے لذت اھی تھے</p>	<p>۱۵۲ ایسا تھو ربائ کہیں دیکھ بھال ہے تیر تو بدن سے ہماری خاں ہے</p>

<p>۱۳۴ فصل دوم دل سبط کا لون کج سے علی حال القصہ نکالے گئے وہ بیہ حال لیکن کج کیا جو بیہ حال</p>	<p>۱۳۵ فصل سوم دل کو کہ جس میں چوب با وفا عاشق میں کیوں نہ کہو گناہ چھو بار فانی کو دان فراموشی سے خوبی و بری آری گناہ گوارا</p>	<p>۱۳۶ فصل چہارم تھا زین تو دھلا ہوئی ہوئی سرو چھکا لے رو دیا جلا خاب خاب بہار زین کے آگے گیا لڑو دھام</p>
<p>۱۳۷ آغوش فریدم جو دم و فن شہ گے ہفتادیر جرم مبارک میں نہ گے</p>	<p>۱۳۸ خود اسکی پیٹ پر تھے بھلا ریگا حسین تیری رکاب تمام کے لپکا ریگا حسین</p>	<p>۱۳۹ یوں خاک میں کیونہ ملائی تھی آپ کو کتنی تھی کیا کیا مرسہ مظلوم باپ کو</p>
<p>۱۴۰ پھر داخل خیم ہو گیا دیکھا رات کو وہ بھیجی ہو خاک پر شہ نے آٹھایا پھر کچھ شہ بھلا یا پس اس کا اٹھایا پھر کچھ</p>	<p>۱۴۱ اسکے پیٹ میں کیا ہو گیا اسی طرح اس کو اور دھلا دھلا اسی طرح اس کو اور دھلا دھلا خوبی و بری آری گناہ گوارا</p>	<p>۱۴۲ دیکھا کہ ایک شخص اصد احتشام ہی وہ آگے آگے گھوڑی تھام لگا لگا</p>
<p>۱۴۳ کیا فائدہ ہو پھوگی اس خستہ حال سے پھر کیوں مجھے بلایا ہی دشت قتال سے</p>	<p>۱۴۴ دل قدیوں کا آج ملک لخت خستہ اور عرش بل رہا کہ مضمون سخت تر</p>	<p>۱۴۵ دیکھا کہ ایک شخص اصد احتشام ہی وہ آگے آگے گھوڑی تھام لگا لگا</p>
<p>۱۴۶ ممكن پھر اسکے ہاتھ سے جھکو ہائی ہی مشکلات ہو تم دم مشکلات ہی ہی</p>	<p>۱۴۷ چون سے زمین ماریہ کو لال کر دیا سب فاطمہ کے باغ کو پامال کر دیا</p>	<p>۱۴۸ ظاہری ہکو عزت و حرمت حسین کی واری گئی چلی یہ امانت حسین کی</p>

<p>۵۵۵ چاند کوڑھ لائے ہوئے تھام کر عیسا دور سے پکارے ہو اور شخص چلے جا اسکی غمان پہ ہنسنے آج پادشہ حسین پر خاتون پارس</p>	<p>۵۵۴ کتنی بھر توڑا اور تھکانا البیت دست عدوت سے اور گریبان البیت بولے فتن اور سروران البیت مڑتے ہو آسوس پریشان البیت</p>	<p>۵۵۳ قتل کے کوئی نہیں کشتان کشتان کوند سے کشتان کشتان کی جانب کیا رطبان در بار میں بیٹے کے ہو چنچہ گامان وہ از دہم عالم دوا تو کی بیلیان</p>
<p>تو ہاگ چھوڑ دیا تو میں بھڑ جاؤنگا ورنہ خدا کے عرس کا پایا ہلاؤنگا</p>	<p>جینے جلے اور کہا بیٹھو نہ چھاؤں میں پھر دین منوں کی بیڑیاں ٹاکیا پانویں</p>	<p>پر ظہیر یزید لعین نے برا کیا پا میں تخت آل نبی کو کھڑ کیا</p>
<p>۵۵۲ آئی صد خونش نہ کرو کچھ خیال مجاہدین حسین بول در غلام کال پتا بایں بچلے کسی تھی جال بار نے کہا دکھا دو مجھے جال</p>	<p>۵۵۱ پتیلے تو قتل کا مینہ تافا گیا وہ چاک چاک مرغ جوانان ہرقا ہلکے پڑے تھے پاؤں تن سر جا بجا بدلی بن سلام علیک کی شہ پدا</p>	<p>۵۵۰ دیکھا نہ بیٹے کوندان با شکوہ و فخر جانبی کی گونش میں نہ ہر حال گردا سکا کوندان بویں اتادہ کسم مڑا مڑا کے اپنے تخت سے کرنا کھو و فخر</p>
<p>سحر سے نقاب اٹھا کے جو شہر بھر پڑے غش کھا کے تب تو سید سجاد اگر پڑے</p>	<p>لکھا ہر تین بار کراست کی راہ سے آئی صدا جواب کی حلقوم شاہ سے</p>	<p>حشمت فلک نے خاک میں گوسب ملادی ہر لیکن ثبوت ہر کہ کوئی شاہزادی ہر</p>
<p>۵۴۹ غش ہو افاقہ تو دانی بھر سے شتاب دیکھا کہ بیویوں بن عجب ہر اضطراب زینب نے ذی صد کہہ کر ان کی باب عائشہ نے دل کو خاتم کہنے دیا جواب</p>	<p>۵۴۸ زینب کو جب شہر چھانٹے شہنشاہ زینب کی سکنیہ آ کر پوچھا بے صدا زینب نے گریہ کرتے ہوئے کہا زینب شہر سے گریہ کرتی تھی کہ وہ اچھا</p>	<p>۵۴۷ چو چھاپ نہ پڑے کہ اب بچی کو کیا چاؤ کے ان کا نہیں ای دشمن خدا ہر شہنشاہ دم بنگا مہ سبنا ہر رازی ادب و عفت و حیا</p>
<p>اپنا بھی اور رباٹ کا بھی داس دیکھے اگر صاحبو تھی خنکی امانت وہ لے گئے</p>	<p>جلانی یا حسین جو خواہر امام کی ہوتی بلند لاش شہر نشہ کام کی</p>	<p>محشر کے روز صاحب ر دو قبول ہر یہ دخت برگزیدہ بنت رسول ہر</p>

<p>۵۱۷ تباہی و تباہی بے غرضی بجا کے لئے لگا رہا کہ کمان کو تباہ حال کی طرف اشارہ کیا کہ جس کے لئے قتال خیر ہے اس کے لئے تباہی کی طرف تکی</p>	<p>۵۱۸ ماہ کے پاس کے کمانے السلام دیکھو جو اب اسے کیا سچا کلام منہ دکھائیے در انداز نقاب ختام دیکھو کہ خود جس کی ہیں بات ختم</p>	<p>۵۱۹ سچ میں ہی نشانی اگر ہو گئے یار و خلیفہ بن برائے ہوا تمام بچے کو کیا نادر یاد اگر کیا امام جس میں تھا جو کت لکھا فرق ختم</p>
<p>۵۲۰ بچہ تلک اسیر ہو پو تراب کا لیکن کہیں نشان نہ پایا رہا باب کا</p>	<p>۵۲۱ فرمایا لور باب کو تم رکھو چین سے پھر آملیگی کھوڑے دونوں میں چین سے</p>	<p>۵۲۲ دینی ہی کی بارغ مذک میں دو ہائی ہین کچھ بیباں گئی ہو مین شرب مین آئی ہین</p>
<p>۵۲۳ چاند کا کہ جس کے دھنسی ماتش جس کے دھنسی تشنہ لبنا کا تو یہی طوطی جس نے پوچھا کھٹ مرقعی</p>	<p>۵۲۴ جس نے خیرین کو اسٹھ حال ہو چکا گیا رہا اب کو فو فاطمہ کال چھوڑ دیں کہ سب بظلم کا خیال کی طرف بھاگتے تھے گھر کی بجائے</p>	<p>۵۲۵ بے غرضی اس کے سچے بند تھے سب کے سچے اگر کیا کار اند اس وقت سے کہ خیرین کو گوار رفت سب کے سب پوچھا کار</p>
<p>۵۲۶ اسکو سمجھ کے ہوم دوسرا لیکے خود آئے اور از رہا عبا ز لیکے</p>	<p>۵۲۷ سجاد سے رہا کو آکر ملا گئے براہ نظر بہن کو نہ صورت دکھا گئے</p>	<p>۵۲۸ لکھا ہر دو لون قافلے جہوت ملکے اس دم دینے کے درو دیوار ملے</p>
<p>۵۲۹ باب کو اب کہتے ہیں کار جس نے سچے سچے مہر کر کار جس کو چھوڑا وطن کہ لکھا کار عائشہ کو بھیجے اس کے پوچھا غبار</p>	<p>۵۳۰ القصہ ہو چکا جو ہیں حکیم کل کر لکھا ہے کو وطن قافلہ چلا بان فک میں کہتے پوچھا تو شوق تھا لکھا ہر روز عجب تھادہ یوم داخلا</p>	<p>۵۳۱ پوچھا خیرین کو کار عائشہ کو بھیجے اس کے پوچھا غبار کہتے تھے آپ کا نہ کہے پوچھا غبار سوا اس کو بھیجے اس کے پوچھا غبار</p>
<p>۵۳۲ آتا پس اک سوار بہ وضع شریف ہر اوڑھے پوڑا کوئی اُسکے دین ہر</p>	<p>۵۳۳ منبر پر تھا خطیب بڑے عز و جاہ سے یہ قافلہ لٹا ہوا پوچھا جو راہ سے</p>	<p>۵۳۴ زیادہ اُٹھی مزار شہر مسین سے میل ملکی تمام عمارت زمین سے</p>

<p>۵۷۷ ام العینین گیلکین کر سہو جو لکھ جہون میں روئین سپیان پیت پیکو سند راپ کو چوڑی شاہ کی نظر صحن مکان میں پھونکنے خوش حال پر</p>	<p>۵۷۸ عائشہ اپنے کسی کیسے کہہ کلام اس کی سہا پھو کر دالان پیغم فرمایا یہی سپری دنیا ہوئی تمام بگھر کہاں باب کہان کہاں کہاں</p>	<p>۵۷۹ جاتا تھا کوئی شخص آگے کیلے م اسکو بلا کے کرتی تھی دیر جی پتیا جہاںی خدائے واسطے لجا میری ردا وہ حسین پوتا دے جو جو کج</p>
<p>۵۸۰ کہتی تھیں دل کی سب ہو میں دور کر گئے سند پر جو بھالے تھے محکومہ مر گئے</p>	<p>۵۸۱ بستر کہاں سے لاؤں میں دالان پاک کا لٹا اب کرے مجھے پیوند خاک کا</p>	<p>۵۸۲ کہیو تو آپ کو نہ ہوا تھا کفن نصیب لوڈی کو کبھی ہوا نہ نیا پیر ہن نصیب</p>
<p>۵۸۳ بند کو کچھ کیسے کرتی تھیں کلام عاشق سے حسین مساکو رام اس خاک اٹھائے لوڈی کا ہوا تمام دست سے بن چھوڑا آب و ہوا</p>	<p>۵۸۴ مراں سر پائے چھن حرم کلام ساتھ نیریا غشت حسین کا دن بھر دھوپ کھاتی تھی وہ نم کی تباہ راتوں کو اس پٹی تھی جس پر صبا</p>	<p>۵۸۵ جاسو بس یہ جاکم سونگ دی خبر مٹے نہ با بھر دیا پیغم بال نہ آبا جلال کی طرف کہہ لیا نظر حلائین کا کٹ پٹے لکھا جو وہ</p>
<p>۵۸۶ حسن و خال خاک میں اپنا طاد دیا افسوس آپنے مجھے دل سے بھلا دیا</p>	<p>۵۸۷ یوہین بدن پر ہوسم بارش گذر گیا ان حادثوں میں پوست بدن کا اتر گیا</p>	<p>۵۸۸ مہلت دی یاں تلک مجھے تنے جہان میں باتیں بچر اس طرح کی ہو میں درمیان میں</p>
<p>۵۸۹ میں نے تجھے فدا ہی نہ کیا نہ شاہ لیکھنیں انہی تھی آہ آہ آہ یہ گھڑی رہی جو سکینہ کا جلو گاہ انصاف جو ان خون پہ چھوڑے تھیں</p>	<p>۵۹۰ والد تیل میں بیجاں عکس خاند کیا تھو سے بلجھا پوس کچھ سے جو تھے بن میں تہا تاد منظر میر لگا ناکیا کہ دیکھا نہ بھر نظر</p>	<p>۵۹۱ کھڑکی کی نقیب میں ہر کی تہیہ زیادگی کہیں تھی آٹھ آٹھ اور یہ کہی ہو بہت غم سے نورم یہ کہی ہو بہت غم سے نورم</p>
<p>۵۹۲ اس گھر سے کیا گئی تھی میں کیا ہو اکی ہون کس کھڑکے چاند میں اب کھو کے آئی ہون</p>	<p>۵۹۳ دقت ہوئی تو ہاتھ کو رکھ کر جبین پر بس نقش با حسین لکھا کی زمین پر</p>	<p>۵۹۴ پردہ درمی انومری افلاک کے تلے صدقے گئی چھپا لو مجھے خاک کے تلے</p>

۱۲۰
شہر سے تو سخت دل کو مری مست سے کیا
تو کو ہم حسین کی بابت مصطفیٰ
ہاں کچھ چیز خدا سے مری موت کی دعا
بس اب کسی کا منہ نہ دکھائے جسے خدا
نور و جلالی خلق میں سب سے سولگی کی
کسی سے جو بوجہ جو ہو ہو تو لے گی

۱۲۱
نکلے گھر گئیں کیا فرشتہ زمین پر غالب
دیکھا کہ تین سو گھر سے ابن ابوقریب
فرمانے ہیں کہ دوسرے پاس پھر سب اب
سو سے سے انکھ گئی کی عین لفظ اب
پولی کہ کامیاب مقاصد میں ہو گئی
جائے سے نصیب عیسیٰ سو وقت موعود کی

۱۲۲
سب پیچیدہ کو جس کی پھر کیا کیا
رہت ہو کی سبھوں کو لگے لگا لگا
زینب نے پوچھا کیوں تو رسول میں کی کیا
جو کوں یادگار حسین اب تو سے سوا
بولی ابھی تو حرف نہ سنائے ہیں
جہاں کی تھک سے خود مر گئے کوئی نہیں

۱۲۳
تھکے کو قید بھری وہ دیکھو
سب کی طرہ کو ایک عالم میں کی نظر
جو حرم اعتقاد کی لوگوں کو دی خبر
اور ملے ٹھاکے رکھ دیا یہ کیے پاؤں پر
جو عاشقی کا حق تھا ادا اس کو کی
بس نہ خوسے یا حسین کیا اور مری گئی

۱۲۴
جاوے جب لٹایا نہ میں شور تھا
کو مری وہ عاشق فرزند مرقع
عائید تھے پیش پیش جازہ بصد کیا
عریان قلم دریدہ اگر کہ سب ان بونہا
افقہ اس کی حقیر یقین میں دھندلیا
مہلو سے فاطمہ عین سے دفن کر دیا

<p>۴۱ جوئے میں سے نہ لے کر کچھ نہ لے کر نہ لے کر کچھ نہ لے کر نہ لے کر کچھ نہ لے کر نہ لے کر</p>	<p>۴۲ ایک دن میں سے لے کر رات میں سے لے کر دن میں سے لے کر رات میں سے لے کر</p>	<p>۴۳ دن میں سے لے کر رات میں سے لے کر دن میں سے لے کر رات میں سے لے کر</p>
<p>موسم گریم ہر پرو جان پہونچا لشکر ما و محرم کا نشان پہونچا</p>	<p>بوسے یہ نیک شگون ای دل ناکام نہیں خوب داند سفر کا مرے انجام نہیں</p>	<p>آدم سلم مظلوم جو معلوم ہوئی کو کچھ خانہ بگناہ عجب اک دھوم ہوئی</p>
<p>۴۴ آج کوئی نہ لے کر آج کوئی نہ لے کر آج کوئی نہ لے کر آج کوئی نہ لے کر</p>	<p>۴۵ آج کوئی نہ لے کر آج کوئی نہ لے کر آج کوئی نہ لے کر آج کوئی نہ لے کر</p>	<p>۴۶ آج کوئی نہ لے کر آج کوئی نہ لے کر آج کوئی نہ لے کر آج کوئی نہ لے کر</p>
<p>فانک پر سے کیا خانہ بر اندازی کی باب بیون میں عجب تفرقہ پروازی کی</p>	<p>گو یہ منزل ہی گڑی اور سفر بھاری کر مجھے عباس کو جان اپنی نہیں سیاری کر</p>	<p>خبر آدم سلم جو میں معلوم ہوئی کو کچھ خانہ بگناہ عجب اک دھوم ہوئی</p>
<p>۴۷ آج کوئی نہ لے کر آج کوئی نہ لے کر آج کوئی نہ لے کر آج کوئی نہ لے کر</p>	<p>۴۸ آج کوئی نہ لے کر آج کوئی نہ لے کر آج کوئی نہ لے کر آج کوئی نہ لے کر</p>	<p>۴۹ آج کوئی نہ لے کر آج کوئی نہ لے کر آج کوئی نہ لے کر آج کوئی نہ لے کر</p>
<p>شہ سے رخصت ہو جو میں سلم مظلوم چلا غل ہوا الیچی سید مظلوم چلا</p>	<p>مرام طلب تھا کہ حضرت کو دوبارہ دیکھوں آن کے آخری دیدار تھا را دیکھوں</p>	<p>مقتل کوڈ کے سلم جو تباہ ہو چکے پیشوا الیچی کو سب خرد و کلان جاہو چکے</p>

<p>۱۱۱ جنگا لے شہزادہ استقبال داخل شہر سے شادی الامال آرہ سپہ جو کا لے پوچھے حال کے دینے کہا سلم نے ہنگین کمال</p>	<p>۱۱۲ کی تھیں دیکھ کر غصیان سلم نے کہنے میں آئیے بے تون سے باخا نام آج ابن ابی کور ان ابن زیاد علم غلغی کہ سپہ جو کا لے گان کھا سلم</p>	<p>۱۱۳ سین چھوٹے کسے کال کھا سلم سلم لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ منزل کر تے تھے وہ سب کے حضرت قدم رستہ دار بن جانان فرزند سہم</p>
<p>۱۱۴ حال سے مان کے جو واقعہ تھیں دیکھنا ماہ محرم میں یہیں ہو تھیں</p>	<p>۱۱۵ آدم ابن زیاد کو جو معلوم ہوئی خاطر سلم جان باختہ معلوم ہوئی</p>	<p>۱۱۶ پر زب پر زب پہن امن امین ہوا کر گیا ہم غلامی سے نہ شیر کی انکار کرین</p>
<p>۱۱۷ داخل کج کوفہ سے سلم کیا وہ پوچھا کہ سب لگے ناز و ناز داخل قلعہ میں ہو چکیں ہزار حاکم شام کو عدائے لکھا یہ اخبار</p>	<p>۱۱۸ سج سچ میں گیا ابن زیاد غدار پوچھنے سے سلم کا کر گیا اتار جو کوئی سب سے سلم کا کر گیا اتار حاکم سے بن ضبا اسکا کر گیا اتار</p>	<p>۱۱۹ خاک لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ آدم ابن ابی کور ان ابن زیاد آدم ابن ابی کور ان ابن زیاد حال تھا سلم غلام کا آج بھی جان</p>
<p>۱۲۰ لینے کو بیت شیر و کیل آیا ہر لینے یا سلم فرزند عقیل آیا ہر</p>	<p>۱۲۱ کی ہو جس جس نے کہ معیت سو لکھ نام اسکا دیکھو دور وزمین کیا ہوتا ہر انجام اسکا</p>	<p>۱۲۲ ہو گئی تھی کسل از سیکہ طبیعت کے لیے آتا تھا ابن زیاد اسکی عبادت کے لیے</p>
<p>۱۲۳ حاکم شام نے خوب متنی یہ داد صلحت پہنچ کر لے لگا از رو خدا لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ کہ جاوے گا اگر ابن زیاد</p>	<p>۱۲۴ چو خبر شہر میں پہنچی سو اطر نواز چو خبر سلم کا خلق سے ابن زیاد روز کم ہوئی تھی جان فرادہ روز نواز جو جو اور اسے سلم سے لگا کر نواز</p>	<p>۱۲۵ اسنے آکر دن سخن حضرت سلم کیا کہ عبادت کو مدعی بن یاد کیا چو خبر شہر میں پہنچی سو اطر نواز چو خبر سلم کا خلق سے ابن زیاد</p>
<p>۱۲۶ حاکم شہر کا فرمان جو اسے جا پوچھا شہر کو نہ میں غرض ابن زیاد آ پوچھا</p>	<p>۱۲۷ سلم ان وعدہ خلا فون کے جو رسید ہو گھر میں جا ہانی بن عدو کے پوشیدہ ہو</p>	<p>۱۲۸ حلیہ کر کے اسے بارون کھے منظورین آل ہشتم گھرانے کا یہ دستورین</p>

<p>۱۰۷ اے غلام علی ابن ابی طالب تھا تو کس طرح لگا تا تھا فتن اعدا کچھ نہیں ہے تو بہت ایتھیجا ابھی نہیں تو کسی پر آٹھ گیارہ</p>	<p>۱۰۸ فتنے لگے کیا کہ گھر بانی کا شکاری ہوئے شکر کا نشان بھی لا لکھے اہل بن عودہ کو وہ اہل جفا ہر ایک بے سائے حاکم کو عالم لکھا</p>	<p>۱۰۹ تار و پازیر مجھے لکھو زار ناوی کیا کچھ نہیں ہے تو بہت ایتھیجا ابھی نہیں تو کسی پر آٹھ گیارہ</p>
<p>۱۱۰ کچھ سرزد کو کس طرح سے کام ایسا ہو جسکے آقا تو ہوں ایسے وہ غلام ایسا ہو</p>	<p>۱۱۱ آج مسلم کا پتا گر ہمیں بے سلاویگا شام سے خلعت و زریہ لیے آویگا</p>	<p>۱۱۲ جس گھڑی پرش فرما سے قیامت ہوگی وہاں کھڑے تو مجھ کو خطا جالت ہوگی</p>
<p>۱۱۳ کچھ نہیں ہے تو بہت ایتھیجا ابھی نہیں تو کسی پر آٹھ گیارہ</p>	<p>۱۱۴ کہا بانی کے لاوت والا بندہ میں کجا اور کجا شام غم و تباہ بولا حاکم کہ یہ تحقیق خبری و دانشہ راجی شکر کہ یہ خبری و دانشہ</p>	<p>۱۱۵ نام گئے نہ سے شام غم و تباہ میں کجا اور کجا شام غم و تباہ بولا حاکم کہ یہ تحقیق خبری و دانشہ راجی شکر کہ یہ خبری و دانشہ</p>
<p>۱۱۶ آپڑیگا جو کہین مخبر خوشوار کا کام لیجیو تیغ زبان سے وہاں تلوار کا کام</p>	<p>۱۱۷ ہونگے ہمیشہ ریاست سے جہاں بڑے قید ہو جائیں گے ناحق زن و فرزند بڑے</p>	<p>۱۱۸ کیا ہو اگر وہ نہیں آسکے اسی کے حد سے مگر انا م حسین ابن علی کے حد سے</p>
<p>۱۱۹ اے غلام علی ابن ابی طالب تھا تو کس طرح لگا تا تھا فتن اعدا</p>	<p>۱۲۰ کہا بانی کے لاوت والا بندہ میں کجا اور کجا شام غم و تباہ</p>	<p>۱۲۱ نام گئے نہ سے شام غم و تباہ میں کجا اور کجا شام غم و تباہ</p>
<p>۱۲۲ نظر آسا جو نہیں راہ گذر میں مسلم ہر نہان ہونی بن عودہ کے گھر میں مسلم</p>	<p>۱۲۳ ہر یہ آئین کس اتیمین میں مہمانی کا نام ہو جائیگا رسوا جہاں ہانی کا</p>	<p>۱۲۴ کہیں مہمان کا بھی قتل جو آ یا ہو بے لباس تو تھارے یہ نہیں آ یا ہو</p>

۵۱۵
بجائے ان کو جو شکر کا طوق دار است
آگیا غیاثین وہ حاکم غدار است
اوسدے پانی بن طورہ آزار است
جس پر خون کے سبب ہو گیا اگلا است

۵۱۴
آتش کھڑی نہ کیا اپنے اگلا میں
آئے جن میں دینہ کہ کعبہ خود بفرق
تجربہ کے جو ان لوہے کے دریا میں
تا زبانون کی صولہ علی کو دھو دین

۵۱۳
ایک یون تھانے تیرا بن شابلیل جبار
کستا تھان بن زیاد انیاست محرم
بام بر دار عات کے چڑھا دے غار
اور کہہ کے لینا بی بی است سی آوار

کچھ خبر تھی نہ سو پاکی پر عشق طاری تھا
یا حسین ابن علی نہ سے مگر جاری تھا

ہر گلی کو بے سے خون کھلی آئی تھی
شملہ تھا کہ زمین کو نے کی تھری تھی

گو کہ تم حاکم کو نہ پر طعنہ پاؤ گے
شام کی فوج جو آئے تو کہہ جاؤ گے

۵۱۶
آگیا ان خوش شکم نے نہ سی آوار
سندھ قتل چرائی کے تو ابن زیاد
دینے دست ناپا نے قسم کے یاد
جہر نہ کیا کہچہ بن گیا یہ قصہ جبار

۵۱۵
نیز سے انھوں نے اپنے تھے نیک
نیز سے اسلحہ حریفان ملک
ان کی شمشیر کی کچھ جو دم حرب کل
شیر خورشید قیامت کی تھی جاچک

۵۱۴
دھیان حاکم نے لڑائی کا لکھو بار
رحم نے زن و فرزند پہ کھادو بار
اسطون خلعت دجاگہ پر آو بار
بوقت شکم کی نالافت سے اٹھاو بار

گو کہ دشمن ہوں خریدار ہمارے سر کے
پر یہ ممکن نہیں جو بانوں ہمارا سر کے

تھے نشان مختلف اللہوں علیہ اول کے
ہریراں تنگ بہت تنگ تھے ہماروں کے

آج جو عذر کر دے سو پڑیرا ہو گا
گل تو پھر دیکھ ہی لو گے جو تاشا ہو گا

۵۱۳
گم سنا ہی کے شکم چھوڑا
پل بیت ہو گا تو تھے چھوڑا
ہر خلیفہ کو دیا ایک ملک کس مدار
اور ساری جگہ تھے سیاں بازار

۵۱۲
سب علیہ دار عات کی طرف کو سہم
پنے رہا تھان جان بن زیاد عالم
بیس حاکم کے جو اس بات کو شکم
کہا کہ دردار عات حکم

۵۱۱
ایک باند کو کھادو کہہ دیا جام
بہا بہ شام کے حاکم کی جو جام
صبح کو اس کے بونگیا بیان لکھ شام
دوست شکم کے بھٹکے بھڑا شام

ہات اب شکم بکس پر عجیب طاری ہو
بان جو انون یہی ہنگام مدو گاری ہو

رفقا حاکم ملعون کے چھپے جاتے تھے
بہ سر سنگ لان سنگ بہ برساتے تھے

حکم ہو قتل پہ اطفال کے لقمہ کھرو
عورات ان کی تم آپس ہی تھیں قسیم کرو

حکم
کہاں شہ کو صیت پسند آرا
کہاں شہ کو لا شامہ و فتنہ
کہاں شہ کو شہنشاہ و فتنہ
کہاں شہ کو درین ادا

حکم
کہاں شہ کو صیت پسند آرا
کہاں شہ کو لا شامہ و فتنہ
کہاں شہ کو شہنشاہ و فتنہ
کہاں شہ کو درین ادا

حکم
کہاں شہ کو صیت پسند آرا
کہاں شہ کو لا شامہ و فتنہ
کہاں شہ کو شہنشاہ و فتنہ
کہاں شہ کو درین ادا

یہ سب شہ کو بام اب مرا لکھو آنا تو
یا حسین ابن علی کو فیض آنا تو

یا تو کو فیض بخشے اب ہمیں لکھتے ہیں
یا ترے پاکو بھی ہمیں بلوائے ہیں

وادرعا سر شہ کو جدا کر ڈالا
زیر بام اسکا تن پاک اٹھا کر ڈالا

حکم
کہاں شہ کو صیت پسند آرا
کہاں شہ کو لا شامہ و فتنہ
کہاں شہ کو شہنشاہ و فتنہ
کہاں شہ کو درین ادا

حکم
کہاں شہ کو صیت پسند آرا
کہاں شہ کو لا شامہ و فتنہ
کہاں شہ کو شہنشاہ و فتنہ
کہاں شہ کو درین ادا

حکم
کہاں شہ کو صیت پسند آرا
کہاں شہ کو لا شامہ و فتنہ
کہاں شہ کو شہنشاہ و فتنہ
کہاں شہ کو درین ادا

رسم و کلمی عجیب اس شہرین جہانی کی
آج داغ کی نوین کو مری قربانی کی

اک شخص ایسا مہربان کو نظر آئے گا
اسکا ہر عضو دین خود سے تھرتھرتے گا

لاش شہ پر رسول عربی روتے تھے
دوسری لاش پہ ہانی کی علی روتے تھے

حکم
کہاں شہ کو صیت پسند آرا
کہاں شہ کو لا شامہ و فتنہ
کہاں شہ کو شہنشاہ و فتنہ
کہاں شہ کو درین ادا

حکم
کہاں شہ کو صیت پسند آرا
کہاں شہ کو لا شامہ و فتنہ
کہاں شہ کو شہنشاہ و فتنہ
کہاں شہ کو درین ادا

حکم
کہاں شہ کو صیت پسند آرا
کہاں شہ کو لا شامہ و فتنہ
کہاں شہ کو شہنشاہ و فتنہ
کہاں شہ کو درین ادا

پیار کج کابیت سادہ مری پاری ہی
آپ پر ختم یتیموں کی پرستاری ہی

تو سر شہ بیکس کو جدا کرتا ہی
دیکھ او ظالم بیرحم یہ کیا کرتا ہی

اور غایت مطالعہ کو رسائی کیجی
ای مہر عقدہ کشا عقدہ کشائی کیجی

آفاقین

<p>۴۱ زاقین کی کیا پیمبر پیری ہو انراض سے خالی زلفا کی پیری ہو پیشہ کو دل و دیوہ میں اک عکس ہو اس سے دیکھ کر دلی درد مگر ہو</p>	<p>۴۲ پوچھو نہ کہ علی اکبر نہیں کیا زخمی کو بہت زخموں میں پینہ کیا دل میں نہ تپا جو دلی نہیں کیا گو خاک بھی چالی چوہہ کو نہیں کیا</p>	<p>۴۳ دین چھٹل سر پہنچ کر کیا وہ سب کیونے لال و لعل کیا ماں تھو در گار سے تم کیا چلو کون ہا رہی جو تم کیا</p>
<p>فرزند جو ہیں ہو گیا پوشیدہ نظر سے بس ساتھ ہی دلق بھی نکل جاتی رہ کر سے</p>	<p>چلائے ہیں ای اکبر زیشان کمان ہو ای میرے پرار مان مری جان کمان ہو</p>	<p>مل جاؤ کہ دم سینے میں گھبرا تا ہی میرا لو سٹھ کو گلیہ بھی چلا آتا ہی میرا</p>
<p>۴۴ مطلوع دم دنیا میں کی کیا نہ رہے علی اکبر چہن چہن چہن چہن چہن چہن پودہ تھا اس کی کس سے نہ ہون افغان سے کہ نہ ہو نہ ہون</p>	<p>۴۵ ٹیپا تپا سے نہ کس کی چلی گھر سے کی غنان کو کون چلی بیاہی فقط میں نہیں چلی ہون آواز سنا حال بہت پیر کیا</p>	<p>۴۶ سبقت بیان لیتا نہ کیا میں کس کی نہ ہو کیا بائی ہو چہ چہ چہ چہ چہ نہایت ہوا چہ چہ چہ چہ</p>
<p>فرزند جہان ہو گیا پوشیدہ نظر سے بس ساتھ ہی دلق بھی نکل جاتی رہ کر سے</p>	<p>خاتمے جو رہا تھ کوئی پاس نہیں ہے اس وقت چچا بھی ترا عباس نہیں ہے</p>	<p>ہی ورد تو اس درد کو لم بھون سے دباؤ اتنا نہیں ہو سکتا کہ بایا کو حدادو</p>
<p>۴۷ کھٹ گیا سبقت تھا گریا نہ دنیا بولی نہ بیان جہان مگر کیا نہ اور جو بہ حسن میں متا ہے وہ نہ شیرین سخن قابل مصلوب و زور نہ</p>	<p>۴۸ بچا کی سے اللہ سہارا تھا نہ منامو اس کا فوسے حق میں نہ اس وقت میں کرا دی کیوں کی شراکت وہاں پہنچے کو لانا کسی صورت</p>	<p>۴۹ میں آواز نہ دیا لال کی کشتی سے گویا نہ تھا لال کی گھٹ سے نہ گریہ نہ تھا لال کی آتش سے نہ چپ کی نہ تھا لال کی</p>
<p>وہ گم ہو تو پھر اب کا عالم کہو کیا ہی اس پر جو کہے ضبط تو یہ صبر و ہنسا ہی</p>	<p>الفت سے کوئی پاس نہ تھا نہیں مجھ کو کرتا ہوں تو اس وقت اٹھا نہیں مجھ کو</p>	<p>غافل ہو نہیں اک گن دوا سے نہ دھاسے اور زخموں کو باز صون ترخی ادی کی روا</p>

<p>۱۰۰ دخون کا لون کے پانی سے ملان ہائے میں بھی سونے رنگے لگان رنگے ہی البیہ کی کھونکوں رنگے کی جگہ رنگے جانے کھونکوں</p>	<p>۱۰۱ کلیکے گے لہو رنگے سے نہ مل جلانے لگے بادل کی تونہ زور دے مگر خیمہ کی بکری کی رائے اختیار دے پتھر کی پٹی پائی آنت داری</p>	<p>۱۰۲ ان کے بھی احوال کی کھونکوں ہر وہی آکر ہی کی کھونکوں سے گلہ خمریت ہی تھا ہے کھونکوں سے گلہ وہ بیان بھی کی کھونکوں سے گلہ</p>
<p>گو چادر کلمت مری آنکھوں پہ پڑی ہو پر سائے بیاتری تصویر کھڑی ہو</p>	<p>کیوں چپ ہوئے آواز سناؤ علی اکبر آکے نہیں ہو تو بلاؤ علی اکبر</p>	<p>ہر طور سے صورت محققین دکھلاؤ تو بہتر ان ہی کی محبت میں چلے آؤ تو بہتر</p>
<p>۱۰۳ غول کے گلے کی صورت سے معلوم ڈرے نہ ہوں آئے دیار سے معلوم جس میں تو کاش کے دور سے معلوم چھوڑ دیا تھا لگا لگا بھی معلوم</p>	<p>۱۰۴ عیاں لہو کی صورت سے معلوم بائیں بندہ کی صورت سے معلوم سب حال کی صورت سے معلوم کیوں بائی ہے اب تو گلیاں دل سے معلوم</p>	<p>۱۰۵ سب کچھ پانچ آکر گئے بھلا حشر سے کیا چاروں نے بھلا خجل وہ لاف زبانی سے بھلا جلجھ کسی پیر کا چہرہ سے بھلا</p>
<p>دیر پاہ گئے کیا مرے دور کے پیاسے کیا ملنے گئے ہو لب دیر پاہ چپاسے</p>	<p>دستمن مجھے منہ سے ہنسنے نہیں اکبر اب ہاتھ مرا آکے کپڑے نہیں اکبر</p>	<p>پھر کچھ نہ خوش آیا پسند و بخت کو سینے کو سپر کر دیا نیز دن کی طرف کو</p>
<p>۱۰۶ دراہی بولنے کی بات کیے بانی باکوئی بانی نہ میرے بانی دراہی بولنے کی بات کیے بانی صدیق سارے بولنے کی بات کیے بانی</p>	<p>۱۰۷ خاک و خورشید میں گئے گریا کے نصیب میں گئے گریا پسند مرے گئے گریا دوسے کو مرے گئے گریا</p>	<p>۱۰۸ جانب سے تھا یاد اور ادھر ادھر لاٹھیں نے خیر و شر کو اب بتوں سے تم کانٹے نیکیاں نکین ملی آکر بھی گئے خیر و شر کو</p>
<p>پر کھو لہو اصغر کی نہ خشکی دہن کو روتا ہوا چھوڑ آئے ہونہی سی بہن کو</p>	<p>کیا زخم ہو جس سے ہوئی مروتوں صد کو دہ کو نہ سائزہ ترے سینے میں لگا ہی</p>	<p>خو اسہش نہیں کچھ اور شہ جن و لشکر کو لہر فقط انگٹا ہوں لاشیں پس کر کو</p>

<p>۱۴۴ گدازد کو بر این چنین کتب چون انکار که یو جوهر اسکی آفتاب بود مدار پایان من مسدودال ذوق و کز انبار تکین برین کجا کجا دو محله دیار</p>	<p>۱۴۵ بن خدیو چون حسین اودم در کایا اٹھارہ برس از او کز کھون کا آجا صورت کا تپا چھوڑی کسیوں والا رخسار کج نیچو جی نہیں قرب نکالا</p>	<p>۱۴۶ ہم کی خنای سورانی کج دینی کج گواہی از کلبہ حسین مینی کج سیاهی باقوت فرم کج خط واضح آہی</p>
<p>۱۴۷ گر گرج غرض ہی یہ مری اہل جفا سے کل سبکی غرض آئینگی شاد و شہد است</p>	<p>۱۴۸ دنیا میں تو اہل ایمان نہ زند کسی کا ہر عضو ہو آئینہ خیال نبوی کا</p>	<p>۱۴۹ خاموش لب رشک عقیق میمنہ ہی سواپنے گھڑائے کی طرح کم سخن ہی</p>
<p>۱۴۹ کچھ نہ شمر کر دھابو جہان کچھ کہ احسان کر دھابو جہان کچھ کہ رحم آہن میں دل میں مسلمان کچھ کہ کرتے ہیں عزت بھی تو انسان کچھ کہ</p>	<p>۱۵۰ پیشانی کو دیکھو تو پتھر پر زلف برابر بدن میں جو پتھر کی یاد ننگان کو شہادت ہے انگشت نہایت رخسار میں دو آئینہ نور و لایت</p>	<p>۱۵۱ گردن کو جھکائے سو شہر پر دلدار گردن کی شمشیر کشتی اس میں نینار بہاؤتے عیان زور و لایت ہے تار سیدان میں تھے تو جلی ہی اچھی ملوار</p>
<p>۱۵۲ بیٹے کو نہ دیکھو نگا تو حسرت میں رہو نگا بیت کے سوا جو کو مجھ کو سو کر دنگا</p>	<p>۱۵۳ آہ نکھین دو پیمانہ لہر بڑھیا کے گربات بھی کی ہوگی تو آنکھوں کو جھکا</p>	<p>۱۵۴ سینے کی تو کچھ میں بھی بیکار ہوئی ہو سینہ تو وہ ہی جس سے سان بار ہوئی ہو</p>
<p>۱۵۴ اک شخص شمس فرس کج کو بوجھا حضرت کے شانے کے لیے تے آیا بولا کوئی اسکا نہ تپانے تپا یوں تو ابھی بھٹا جہان غبار آیا</p>	<p>۱۵۵ اور کان میں آج دوران بنگان آدینہ ہو جس گوش کی خاطر گرجان گسپی تو بن چار نہیں پتھر پر بالکان دگوڑے کچھ پوش پوش ہے پیر بنگان</p>	<p>۱۵۶ نہ جھو اکے کج بھی بڑھیا سینہ پر بازو کھلے ڈوڑی کر شاہ راؤ میں وہ ہم زار و زانو سے یاد پایوں کے لیے چشم نگ فرس سواد</p>
<p>۱۵۷ سادات حسینی کہ جو ان حسنی ہے شہ نے کما ہنشل رسول آمدنی ہے</p>	<p>۱۵۸ آراستہ مان نے دم رحمت جو کیا ہو سر پہ ابھی ان نرگسی آنکھوں میں دیا ہو</p>	<p>۱۵۹ سر تا بہ قدم روح ہی شاہ شہزادی مان لیتی تھی ہر وقت بلا میں سرور پادی</p>

<p>۵۲۱ از نام سبک بن قیاس عریض آسانست به آسپ سبک بنویس منج در زندان و قفس سے بھی خفت اجالہ اگر دلائے نہ بھی</p>	<p>۵۲۲ بہار سعد اگر یہ حسن نظر تو دل سے تناسل عافیت کو دے اکہ نہ تو سر دین پر کسی نہم نکو دلے کہیں ممکن ہو</p>	<p>۵۲۳ مولاتے چوں لائے کہ لایا ناسا خزانے گلی ارض مساوات کی بنیاد تھا شکر ملک میں کہ نہ لایا ہو فریاد دیکھی نہیں جانی تو نہ ظلم و بیاد</p>
<p>۵۲۴ ہر چیز بہت فائزہ لبوس بدن پر مرنے کو جو آیا ہو تو منہ شکل کفن پر</p>	<p>۵۲۵ چلائے ہی چلائے جو مہ جادو کے شیر اکبر کا تاج بھی نہ کہیں پاؤ گے شیر</p>	<p>۵۲۶ میں نہیں کہ لائے ہیں حسین ابن علی کو یہ ضبط سزاوار ہو اللہ بھی کو</p>
<p>۵۲۷ اس طرح کا شہر میں آکھنچ کر روشنی کی آنکھوں کی دیر تو نہیں وہ بلا کہ کیا اسکا نشان پہنچے قائم طے ہو گیا بال ہوس</p>	<p>۵۲۸ سبوت پر اس کو آب بنیایا کس پس گردن کی طرے سر چھایا کی عرض کیا یہ کہ شے کو چھوڑا ارار کو سودہ نہیں دیتے ہیں خدایا</p>	<p>۵۲۹ نہیں تو کہ شے کو بے کو لایا وہ ضعف میں آیا ہو کہ لایا اور ان کے فائدہ پر مضمون سے نہ خونے کہا یہ وہن ملک میں نہیں تانا</p>
<p>۵۳۰ اب کوئی تباہی کی حاجت نہیں کیا ہو یان دیکھنا کیا کہ ابھی قتل کیا ہو</p>	<p>۵۳۱ میں صبر پر پائے ہوے ہر چیز کو ہوں پر یہ غم اولاد ہو اور میں بھی شہر ہوں</p>	<p>۵۳۲ کیا بھول گیا کہ تیرا عالم لست ہو کچھ طالب و مطلوب کا قسم ہے جاہ کو</p>
<p>۵۳۳ بہشت کے لیے آگ کا تھڑا چاہیں خندہ ماسا ابھی آگ پا لگی ہے پائیں ناش علی آگ سے بھی چلے لائیں شرے کہا یا جان ہم آگھا خائیں</p>	<p>۵۳۴ عافیت پر چک چک کر دن کو دیا سچا ابھی عالم بالائے دیا نیابت پر چک چک کہ بہت دل کو سنبھالا ان کے غلے آگ سے نہ چک چک چالا</p>	<p>۵۳۵ عالم نہیں کیا ذات خالص کی اس میں تو سفارش نہیں درکار کی سب بندان پر راہ جو آں بجائی فریادوں کی تو میری زبان علی کی</p>
<p>۵۳۶ کرنا ہو وہی چک جو ارشاد خدا ہو اکبر بھی نہ ہو علی اصغر بھی خدا ہو</p>	<p>۵۳۷ خیمے سے اگر آتے نکلتے کی ہوس کی حالی نہ ہوگی بات مری ساٹھ برس کی</p>	<p>۵۳۸ غم میں نہیں اکبر کے جگا کر تارے شیر محبت مری ان سب پہ ادا کر تارے شیر</p>

<p>۱۵۳ ہوئی اگر اس وقت نہ حامی غافل انہیں سے غفلت کا جاکہ کسی نہ خیر خیر ہی دیتے تباہ ہو جاتے نہایت سے کسی نہ ہوئی کسی نہ</p>	<p>۱۵۳ فریاد کیا پستی ایک کانٹا اور پچھلے اک چول کے انداز اکتھ چلے کیا چاہد طر اپنا نظر گھوڑے نے کیوں کر کھڑیل</p>	<p>۱۵۳ گھوڑے نے کہا کھجور پھینک تو طالب طلب کو اس میں ماروں اک کین میں باکوئی نہ خود کو جاؤں تو کھجور پھینکے پاؤں کہ پاؤں</p>
<p>جو کچھ کیا اسے بھی ہوتا ہی نہیں دیکھو کہ ماسے ہیں ہیں اس کو ہرے</p>	<p>وہ بول لگا درشت کا جو اس آن ہو گھوڑے کیسی مری شکل ابھی آسان ہو گھوڑے</p>	<p>اکبر نے کہا کسکو حکومت ہو نصیب بابا کو بلا چھوڑ دے اب محکو خدا پر</p>
<p>۱۵۳ خدا جان کا تو حال سنو ناخدا اکبر کا گزیر وں کی روئے چھوچھا گھوڑے نے کہا اب میں باقی اٹھانا نہتر دے بچھو کر جے باکو دھانا</p>	<p>۱۵۳ رضت جو ہوا تھا میرے کد بیکر بچھو کر توار کے دور انداز اب کیا ہو جو دین پھر کیا باک دل کبار کس حادثہ میں ہوئے اس وقت گرفتار</p>	<p>۱۵۳ کین کی صدا ابھی نہ سنی عیاں کے سننے سے بھی بچھوچھا جا بچھوچھا باجو بچھوچھا میں نے نیان جو بچھوچھا</p>
<p>کھڑو نکا تو کیا جانے کیا حال کریں گے مارا تو ہی اب لاش بھی پا مال کریں گے</p>	<p>جلایا میں جس دم کیا مجروح حکو کو امان نے بھی کہ کھلے نہ کھجور یا پدر کو</p>	<p>کہد کھجور مجھ ہی جو بچھوچھا وہ درد سیدہ میں کڑھانا پدر کو</p>
<p>۱۵۳ دیکھو کہ تباہی تباہی ہو چکی گھوڑا تو خدا نے تباہ کیا کو چھوچھا اکتھ کد ختم ہو گیا چھوچھا نہتر ہی میں کھجور پھینکے</p>	<p>۱۵۳ بن تو نہ جوان تلک نے تباہ جگمگ جگمگ نے نہیں ادا تباہ اولاد میں بابا کو مارا تباہ آفاق میں تباہ تباہ کا عصا تباہ</p>	<p>۱۵۳ گھوڑا وہ ابھی دور آیا تباہ بجائی اسے کب نہ تباہ تباہ اسپ علی اکبر نے کیا تباہ تباہ گھوڑے نے تباہ تباہ تباہ</p>
<p>فرمایا دراپن ہین خانہ ترین بہ عشق آسا جو اب محکو لٹا روئے زمین بہ</p>	<p>ہم شوق میں بابا کے پر ارمان رہے ہیں کیا جانے وہ خاک کمان جھان رہے ہیں</p>	<p>کیا اپنے سو گئی ہین یہ بوسے وفا یہ اسپ عقاب علی اکبر کی صدا ہی</p>

<p>۱۴۴ اکرے تباہ گرجا حال اسکا کب کھدیاں اکرے کھینے پر اٹھا کر شہ نے کہا بان دودری چھپا سہ دیر پودے کو تباہ کسے جو نہانے کے دیر</p>	<p>۱۴۵ چنگے چاند کو تو پتہ نہیں کیا شہ منسل آئے خود بان چھینے پر کس چاند کو تباہ کیا شہ خون میں ڈوبا کب تپے میں رہے کہ دہانے سے با</p>	<p>۱۴۶ اکرے کو جلدی چلا کر کھینے پر شہ اکرے کو تباہ کر کے کھینے پر شہ نے کہا اکرے کمان کو تباہ کر کے وہ چلا کر کھینے پر کھینے پر</p>
<p>۱۴۷ دیکھا تو اچھلتا ہی ہونہر اسکا بس کی طرح صاف تر تپا ہی ہونہر اسکا شہ نے کہا اکرے کو تباہ کر کے دیکھا تو اچھلتا ہی ہونہر اسکا</p>	<p>۱۴۸ شہ نے کہا اکرے کو تباہ کر کے کس شہ نے کہا اکرے کو تباہ کر کے شہ نے کہا اکرے کو تباہ کر کے کس شہ نے کہا اکرے کو تباہ کر کے</p>	<p>۱۴۹ اکرے کو تباہ کر کے کھینے پر شہ نے کہا اکرے کو تباہ کر کے شہ نے کہا اکرے کو تباہ کر کے کس شہ نے کہا اکرے کو تباہ کر کے</p>
<p>۱۵۰ جی لگی ہو زحمت تھار اعلیٰ اکبر مرنے لے تھارے ہمیں مارا اعلیٰ اکبر شہ نے کہا اکرے کو تباہ کر کے دیکھا تو اچھلتا ہی ہونہر اسکا</p>	<p>۱۵۱ جب صغمت سے کھولانہ کیا دیدہ کم کو ہاتھوں لے گئے دھونڈھنے بابا کے قدم کو شہ نے کہا اکرے کو تباہ کر کے دیکھا تو اچھلتا ہی ہونہر اسکا</p>	<p>۱۵۲ اکرے کو تباہ کر کے کھینے پر شہ نے کہا اکرے کو تباہ کر کے شہ نے کہا اکرے کو تباہ کر کے کس شہ نے کہا اکرے کو تباہ کر کے</p>
<p>۱۵۳ بن نہانے خانے کی صورت یاد نہانے کی صورت گویا کی صورت اس دم علی گڑھ کو یاد نہانے کی صورت</p>	<p>۱۵۴ بیان دور کے شہ نے گور دینے پر شہ نے کہا اکرے کو تباہ کر کے شہ نے کہا اکرے کو تباہ کر کے کس شہ نے کہا اکرے کو تباہ کر کے</p>	<p>۱۵۵ اکرے کو تباہ کر کے کھینے پر شہ نے کہا اکرے کو تباہ کر کے شہ نے کہا اکرے کو تباہ کر کے کس شہ نے کہا اکرے کو تباہ کر کے</p>
<p>۱۵۶ بابا کو امان کا مری حال کہ کیا ہو دم لب پہ ہر لیکن بابا دھڑھان لگا کر شہ نے کہا اکرے کو تباہ کر کے دیکھا تو اچھلتا ہی ہونہر اسکا</p>	<p>۱۵۷ شہ نے کہا اکرے کو تباہ کر کے کس شہ نے کہا اکرے کو تباہ کر کے شہ نے کہا اکرے کو تباہ کر کے کس شہ نے کہا اکرے کو تباہ کر کے</p>	<p>۱۵۸ مجھے تو بڑا فاطمہ کو پیار ہی گھوڑے جنت میں بھی اسکا تو ہی رہو ہر گھوڑے شہ نے کہا اکرے کو تباہ کر کے دیکھا تو اچھلتا ہی ہونہر اسکا</p>

<p>۴۵۴ شہدے کا صاحب تو بے شمار ہے بلکہ اور میں کیا ناکہ جانکا وہ بیکہ اس وقت تک کہ وہ دروازے باہر چلے کہ میں آیا ہوں کئی روز گذر</p>	<p>۴۵۵ چلے گا کہ گھر سے پہلے گھر کو روک اور تھے کچھ شہدے کے قدم سے دیکھ کر نہ کہیں نہ ختم کھانا تھے آپ بھی تھکے ہو سلطان با</p>	<p>۴۵۶ ابو کو در میں سے شہدے کی جگہ خیمہ میں چلے جیے کوں لائے کھانا ابو کو در میں سے لکھنے کے بارے چلے کہ میں آیا ہوں کئی روز گذر</p>
<p>۴۵۷ مکمل نہیں تھیں اسے چن ایک گھڑی ہو کچھ شہدے لوگوں کی گھڑی ہو گھڑی ہو</p>	<p>۴۵۸ کہتے تھے کہ در عشق میں ہوتا نہیں اکبر چلے میں کہو درد تو ہوتا نہیں اکبر</p>	<p>۴۵۹ فرمایا تھے باب کی آغوش ہی بیٹا سویا کیے جیسے وہی دوں ہی بیٹا</p>
<p>۴۵۹ سب کو بچا چلے اور اگر کئی آہ کی عشق تھا کسی صورت میں بچا اب اسے قدم بچا دیکھ لے کہا بظہر کہ آپ چلے ہیں سر</p>	<p>۴۶۰ چلے گا کہ گھر سے پہلے گھر کو روک اور تھے کچھ شہدے کے قدم سے دیکھ کر نہ کہیں نہ ختم کھانا تھے آپ بھی تھکے ہو سلطان با</p>	<p>۴۶۱ دوڑی ہوئی ان میں سے شہدے کی جگہ بلی بیان کی بیٹی ہو چلے بابا چلے گا کہ در میں سے لکھنے کے بارے چلے کہ میں آیا ہوں کئی روز گذر</p>
<p>۴۶۲ دم راہ میں نکلے مرا لیکن میں چلوں گا ان آنکھوں کو امان کے میں بلوں لوں گا</p>	<p>۴۶۳ اب جان بدن میں مری گھبرا ہی لوگو اکبر کی ہوا سے مجھے بو آتی ہے لوگو</p>	<p>۴۶۴ بانو نے کہا آج قضا کر گئے اکبر بھی تھے معلوم نہیں مر گئے اکبر</p>
<p>۴۶۴ شہدے کا صاحب تو بے شمار ہے بلکہ اور میں کیا ناکہ جانکا وہ بیکہ اس وقت تک کہ وہ دروازے باہر چلے کہ میں آیا ہوں کئی روز گذر</p>	<p>۴۶۵ چلے گا کہ گھر سے پہلے گھر کو روک اور تھے کچھ شہدے کے قدم سے دیکھ کر نہ کہیں نہ ختم کھانا تھے آپ بھی تھکے ہو سلطان با</p>	<p>۴۶۶ ابو کو در میں سے شہدے کی جگہ خیمہ میں چلے جیے کوں لائے کھانا ابو کو در میں سے لکھنے کے بارے چلے کہ میں آیا ہوں کئی روز گذر</p>
<p>۴۶۷ کیسی مرے دل کی ابھی امید برآوے ہو درد تو اسے دل میں اتر آوے</p>	<p>۴۶۸ آتا ہے یہ اکبر ہی کوئی غیر نہیں ہو پر دل مرا کہتا ہے کہ کچھ غیر نہیں ہو</p>	<p>۴۶۹ بابا سے کہو لاش یہاں لاکے دھو تم جسے انھیں مارا ہے اسے قتل کر دو تم</p>

<p>۴۶۴ تا علی کا کبر کو اٹھا دینے باؤں کے کھانے پر کھانا کھانے واری گئی اس کو کچھ درد نہ لے ہر مصلحت بھی تب کھو لیا یہ کجاں</p>	<p>۴۶۵ اس موت کے منتے میں کجاں کیم زینب نے کہا سو کے قصور میں کھانام واری گئی اس کو کھانے کا تو نہ نام زینب کا جاری تو بھی پورا انجام</p>	<p>۴۶۶ اس شیر کو مارا یہ پھر کجاں جی کو اس چاند سی صورت پہ نہ رحم آیا کسی کو</p>
<p>۴۶۷ زینب جانتے دم رخصت ہو چکا واری گئی پھر کچھ کھانا کچھ کجاں منیا ہوا لایا بیان وہ فردہ دیدار دل کھو کے کچھ ایسے کچھ بیاں</p>	<p>۴۶۸ اسین علی گئی زینب نے ازرا بخار کا زینب نے باؤں نے کچھ کچھ لگے آہ کچھ لگے اب کون پڑو دے سو کچھ کچھ لگے</p>	<p>۴۶۹ دنیامین کو لی تجھسی بھی ناشاد بھلا ہی یہ شیر مری گو دین دم توڑا رہا ہی</p>
<p>۴۷۰ اباؤں نے کہا خیمے کا درد اٹھا میں جانتے میں کو عکس کو دھم مارا اور جسم تنہا سے کشش میں ہوا سارا چھوڑا میں سے کچھ جانج اور دو جاں</p>	<p>۴۷۱ کافی ہر کھین جینے کی عابدہ کو دعا دو اب گو دین انکے علی الصغر کو لدا دو</p>	<p>۴۷۲ کھڑا طمے کے آنکے دولت یہ ملی تھی سو بیویہ موت کے حصے میں لکھی تھی</p>

۳۷۷

یون خاک پتھر پاد یہ مری آنکھوں کا تارا
سردھارا

زخموں کے لیے صابو تھا جسم سارا
کچھ پیہری چارہ مارا

میں جاتی ہوں عیش ہے میری دنیا
است کی شکایت مجھے کرتی ہر عدا

۳۷۸

است کا خوشی م زبان سے جو نکالا
غاموش ہوئی لی یہ پکڑے شہر والا

دل کر دیا شہر کا توڑنے تہ دیالا
محل کہا یہ لفظ زبان کو نہ سنبھالا

ہر غنیمت جلد بیخ سے میرا لگی گلا ہو
چشم بزم کہے جاو کہ است کا بھلا ہو

۳۷۹

است کا تو عاشق ہلن اپن کا تو حامی
است کی شفاعت ہی اگر مجھے نامی

اس صبر میں نزدیک خدا تم ہو گرامی
خوشی ملنے کی مدد کن کہ ہر مدد نہ نامی

جنت میں قدم اپنا اکیلا ہی دھرو گی
کیا لوڈ یون کی اپنی شفاعت نہ کرو گی

۳۸۰

کیا شوق اطاعت ہو جو یہ شہنہ سنایا
مجھ بٹوئے تو نہ ختم نہ حال شب بھلایا

اُس کا شکر کہ تو شہنہ میں شہنہ نے اٹھایا
تارے صوفیہ کیے پیر میں نیا لٹایا

الغیر سے نظر کہ ہو خیر کی طاقت
ہشت کہ خوشی ہوئی نہ شہنہ کی طاقت

بابی

گوہر قلعہ ان کو پوئیان کرد
کے زیر اگر باغی کو باران کرد

پیر پر غم نہ ہے جو ہے اس کا شک
وہ صاف ہر اک نامم عصیان کرد

بابی

سر پہ پہنچتے شکر شعلے
بیجا تلخ بیچون کی لالچیلے

وہاں گئی کہ یہاں سے ہے جو ہو
اک دور وسیلہ ہو شوق کی لے

بابی

دھن میں بہت جوت ہے
مشت میں بہت شفا عت ہے

مجھ کو لاکھ کو یاد ہو دھتور ہے
قد میں کی روز خیر نصبت ہے

بابی

کوئی کی حکم عجیب دن ہو گا
اعمال و نیت کی دوسرے ہو گا

گردل میں ہر قابیل شہید ہو گا
ہر انت کو کھو میں روز روشن ہو گا

<p>۴۷ ہر ایک دستِ علمدار جب کٹا ہوگا اسی طرح لبِ دریا بہ وہ کھڑا ہوگا</p>	<p>۴۸ خورشاد وہ لوگ جو جاگنیکے اور روونیکے کہ کچھ تو بہتر ملک زیرِ خاک سوونیکے</p>	<p>۴۹ پیاسے جانیکے کو شربِ دلربا کی حسین جہان میں دھوم ہی ہوگی اکاکی حسین</p>
<p>۵۰ ہر ایک دستِ علمدار جب کٹا ہوگا اسی طرح لبِ دریا بہ وہ کھڑا ہوگا</p>	<p>۵۱ خورشاد وہ لوگ جو جاگنیکے اور روونیکے کہ کچھ تو بہتر ملک زیرِ خاک سوونیکے</p>	<p>۵۲ پیاسے جانیکے کو شربِ دلربا کی حسین جہان میں دھوم ہی ہوگی اکاکی حسین</p>
<p>۵۳ ہر ایک دستِ علمدار جب کٹا ہوگا اسی طرح لبِ دریا بہ وہ کھڑا ہوگا</p>	<p>۵۴ خورشاد وہ لوگ جو جاگنیکے اور روونیکے کہ کچھ تو بہتر ملک زیرِ خاک سوونیکے</p>	<p>۵۵ پیاسے جانیکے کو شربِ دلربا کی حسین جہان میں دھوم ہی ہوگی اکاکی حسین</p>
<p>۵۶ ہر ایک دستِ علمدار جب کٹا ہوگا اسی طرح لبِ دریا بہ وہ کھڑا ہوگا</p>	<p>۵۷ خورشاد وہ لوگ جو جاگنیکے اور روونیکے کہ کچھ تو بہتر ملک زیرِ خاک سوونیکے</p>	<p>۵۸ پیاسے جانیکے کو شربِ دلربا کی حسین جہان میں دھوم ہی ہوگی اکاکی حسین</p>

<p>۱۰۷ چشمہ کی کہ نہ شہزادین پر غم کا خطا ہو حکایت کے صدر سے شہنشاہ کربانیاں جو حسبیت ابن علی ایک شب کا حجام جو حکمران کا گلا اور تیغ بربان جو</p>	<p>۱۰۸ کیا ہے اور کی اس کی شمع جلانے میں پیش قدمی کے لیے شہنشاہ کا غلام لبایا اپنے رفیقوں کو بادل بخوم اور ان کے لئے لگا پون و ماضی و قیوم</p>	<p>۱۰۹ وطن میں لگ رہی تھی قیام طوعا پاس سے لگا کر با بشارت شہنشاہ مرا پیہم سے دوستوں کو کیا کہ زمین دن ہیں باہی نہ کیا میں مارا</p>
<p>دربارہ کر کے گریبان ہم آج رو دینگے سحر کو جاگ گریبان رسول مہر دینگے</p>	<p>دور شوق ملاقات کبریا ہر مجھے میں جب کا بندہ ہوں اسے طلب کیا ہر مجھے</p>	<p>جو آب سرد کس وقت چھو یا رو ہماری پیاس کو تم یا دیکھو یا رو</p>
<p>۱۱۰ یہ بات وہ کہ نہ شہزادین پر غم کا خطا ہو نیکیا خلعت شادی سحر کو کج کفن جھکاتے راز و نیاز پروری پر دھون بان کرتی پر دھاک ان بوجھ ہون</p>	<p>۱۱۱ پونے کے تار سے سبھا خوش کہ طعن شک پر سبھا جلیبی کل تار میں سے راضی ہوں خوش ہوں ہر انصاف میں کو جاو نہ تا خواہر کو زور تار</p>	<p>۱۱۲ یہ کلمہ کہ جسے تیر رسول صمد یکمنا طعن پر شہنشاہ کے چلا خیمہ مترابی گو دین جبکہ بلبل خنجر جو اس کا جسم پر اچھتی رہتے ہے پو</p>
<p>کہ دیکھ صورت نوشاہ بھٹتی چھاتی ہو حنا کی بو سے مجھے بوسے خون آتی ہو</p>	<p>فضا کے ہاتھ میں دعوت ہو مہمانوں کی لٹنگی خاک میں تصویر نو جو انوں کی</p>	<p>یہ کلمہ گو یوں نے حضرت کے قدر والی کی کہ وقت فرج نہ دی ایک بو نہ پانی کی</p>
<p>۱۱۳ دوہن کے پاس میں بھٹا قیام نہاد مداغ کا ہے آئی قضا مبارکباد سحر کو ہو دینی زوناہ پر عیب بباد جھکے ہنر دست خاں سے خون جاد</p>	<p>۱۱۴ سحر کو سبزی جان کرنا دیکھا عدو کی تیغ سے پانی چٹین با دیکھا گلے پر اصفہان دان نہ کھا دیکھا اک غر زبہ تیغ سر جھکا دیکھا</p>	<p>۱۱۵ یہ کلمہ کہ شہنشاہ نے شہنشاہ تکی رفیقین سے تیر عریض نامزدان خدا خواستہ ہم ہون اگر ان کو دران کیچے کیا کیچے ہو ان خود کمان</p>
<p>وہ اس کے ہاتھ میں بھٹی قضا لگائیگی کہ جس کی سرخی کبھی ہاتھ نہ جانیگی</p>	<p>سان کی نوک سے سینہ ملای دیوینگے مرے جگر ہیں یہ نیزہ جگہ پہ لیوینگے</p>	<p>کیا یہ فرض تہ سحر انکو ہم دکھاوینگے بنی سے چھپے کمان روز خشر جاوینگے</p>

<p>۱۶۳ میری تھیں نہ اسکو رو لائیو دینے تم اپنی چھاتی پر اسکو سلائیو دینے کہ وہ حسین کی آغوش میں ہو سکیں</p>	<p>۱۶۴ کہا نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں کہا نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں کہا نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں</p>	<p>۱۶۵ نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں</p>
<p>میری تھیں نہ اسکو رو لائیو دینے تم اپنی چھاتی پر اسکو سلائیو دینے کہ وہ حسین کی آغوش میں ہو سکیں</p>	<p>۱۶۶ علی کے ہاتھ سے کوثر کا جام پائینگے یہ پیاس آب دم تیغ سے کھائینگے</p>	<p>۱۶۷ نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں</p>
<p>۱۶۸ کہا اچھی سی بولی سکینے تھیں کام سوتے موصیہ کو تاروں کا دام نام</p>	<p>۱۶۹ کہا نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں کہا نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں کہا نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں</p>	<p>۱۷۰ نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں</p>
<p>جو صبح پانی کی تدبیر کچھو کچھائی مجھے سکینے کی سقائی دیکھو کچھائی</p>	<p>۱۷۱ تو میری لاس پر قتل میں آ کے روئیں گی سوائے حشر ملاقات اب نہوئیں گی</p>	<p>۱۷۲ علی کا بیٹا ہوں اس کا میں ہوں اس کا میں عدو کے زبے میں دھن کچھو کا پیاس ہوں</p>
<p>۱۷۳ کہا نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں کہا نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں کہا نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں</p>	<p>۱۷۴ نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں</p>	<p>۱۷۵ نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں</p>
<p>سکینے کو امن شہ سے لپٹ کے روتی تھی قدم سے شاہ ام کے جدا ہوتی تھی</p>	<p>۱۷۶ اگرچہ غم کوئی اس کے حضور ہو دیگا تو میری روح کو صدمہ حضور ہو دیگا</p>	<p>۱۷۷ پھنسنا زبکہ بیان غم و محن ہو نہیں عزیز و بیکس و مظلوم و بوطن ہو نہیں</p>

<p>۴۳۱ بن شاہ کی جو دریا جگہ کو کھج تو کیا وہ دیکھے کہ رتہ جو شاہ کا لکڑا پہ چھو چھو گھڑے سے تو گویا گھڑے خدا کے حکم سے نہ اچھا نہ بُرا</p>	<p>۴۳۲ تیرا بی بی بی بی بی بی بی بی بی لکھنے لکھنے لکھنے لکھنے لکھنے تیرا بی بی بی بی بی بی بی بی بی کہ دقت نہ تھی کہ تیرا بی بی بی بی بی</p>	<p>۴۳۳ کہا کہ اے رسول خدا سلام علیک تیرا بی بی بی بی بی بی بی بی بی غریب و کمین تیرا سلام علیک کہین دوش رسول خدا سلام علیک</p>
<p>۴۳۴ جگر بھی کڑھو آکھو سے خون جاری ہو کہ میرے آقا کی آج آخری سواری ہو</p>	<p>۴۳۵ کہا فلک کی طرف دیکھو دو ملے ہی ہو بڑیر ختبہ خوشخوار میرا کھالی ہو</p>	<p>۴۳۶ کھارے قتل سے کیسے خوشی پیتم ہو ہزار صیف نہ لے میں ہم ہم پیتم ہو</p>
<p>۴۳۷ غم غم غم غم غم غم غم غم غم سدا غم غم غم غم غم غم غم غم غم اصر غم غم غم غم غم غم غم غم غم کہ جو غم غم غم غم غم غم غم غم غم</p>	<p>۴۳۸ تیرا بی بی بی بی بی بی بی بی بی تیرا بی بی بی بی بی بی بی بی بی تیرا بی بی بی بی بی بی بی بی بی تیرا بی بی بی بی بی بی بی بی بی</p>	<p>۴۳۹ تیرا بی بی بی بی بی بی بی بی بی تیرا بی بی بی بی بی بی بی بی بی تیرا بی بی بی بی بی بی بی بی بی تیرا بی بی بی بی بی بی بی بی بی</p>
<p>۴۴۰ پیاسے جام شہادت کا نوش کر لے رفیق شاہ سے میدان میں خاکے مٹے لے</p>	<p>۴۴۱ بوسہ سہرہ جو وہ اپنے سوا ہونے لے حرم دیکھ لے اس سر تمام رونے لے</p>	<p>۴۴۲ ردا آرہا تھی بخاری میں لاش میری کہ مصیبت غریبان سری ہو خواہ میری</p>
<p>۴۴۳ غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم</p>	<p>۴۴۴ غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم</p>	<p>۴۴۵ غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم</p>
<p>۴۴۶ بہت جو مضطرب الحال غم سے ہوئے تیرے گلے لگا علی اکبر کی لاش روئے تیرے</p>	<p>۴۴۷ بچاے اشک لہو آنکھوں میں آؤ آیا یہ حال اپنے پد رکا جو بہن نظر آیا</p>	<p>۴۴۸ ہسری لاش پر بہت رسول آئی ہو سہو سہو کہ جناب بنوں آئی ہو</p>

<p>۴۴۴</p> <p>جناب حضرت زین العابدین علیہ السلام پیر کرمی جو زمرہ اکبر کے ہیں مختاری آل کا گھر دیکھو تباہ کیا کلمہ سب کا خیر ہے شکر ہے کامیاب</p>	<p>مختارے ثانی کی نقو پر بھی مٹائی ہو</p>	<p>۴۴۵</p> <p>پیر کر کے وہ اس طرح کہتی تھی رد کو کلمہ سب سے پیارے میں سے نور نظر پورا تھا جب سے جو دیکھ کر علی علیہ السلام مختار سے درویش کی دیکھ کر سے دل کو فخر</p>	<p>کس طرح تم اپنا جناب رسول سے پوچھو</p>	<p>پیر کے داع کو بیٹا بتول سے پوچھو</p>
--	---	--	--	---

پیر کے داع کو بیٹا بتول سے پوچھو

پیر کے داع کو بیٹا بتول سے پوچھو

<p>۴۰</p> <p>مستلم کا ہونے سے نہ ہوا جس کو نہ ہونے سے نہ ہوا بابا کی عین یاد میں نہ ہوا ان کو کوئی نہ ہوا</p>	<p>۴۱</p> <p>خوش و غم نہ ہوا خوش و غم نہ ہوا خوش و غم نہ ہوا خوش و غم نہ ہوا</p>	<p>۴۲</p> <p>خوش و غم نہ ہوا خوش و غم نہ ہوا خوش و غم نہ ہوا خوش و غم نہ ہوا</p>
<p>خفت کو جتاتے تھے یہ انداز دگر سے تلوار میں تو پھر اگلی ہی پڑتی ہیں کمر سے</p>	<p>عباس سے بولے کہ بکادو انھیں بھائی لا کر مری چھاتی سے لگا دو انھیں بھائی</p>	<p>رحسار وہ دھوس لطافت سے ہے اور دیدہ حق میں بھی جرات سے ہے</p>
<p>۴۳</p> <p>خوش و غم نہ ہوا خوش و غم نہ ہوا خوش و غم نہ ہوا خوش و غم نہ ہوا</p>	<p>۴۴</p> <p>خوش و غم نہ ہوا خوش و غم نہ ہوا خوش و غم نہ ہوا خوش و غم نہ ہوا</p>	<p>۴۵</p> <p>خوش و غم نہ ہوا خوش و غم نہ ہوا خوش و غم نہ ہوا خوش و غم نہ ہوا</p>
<p>وہ جاے جو پسے تھے نورینیا سے تھے اور شاہ نے لگائے وہ دبا دھ دیے تھے</p>	<p>پسے میں انھیں آیا ہون میداں کے شیر کو پیا آیا ہر مینوں پہ بہن کے</p>	<p>کھب جانی تھی وہ جنش مرگان جو نظر میں کاٹا سا کھٹک جانا تھا زین کے جگر میں</p>
<p>۴۶</p> <p>خوش و غم نہ ہوا خوش و غم نہ ہوا خوش و غم نہ ہوا خوش و غم نہ ہوا</p>	<p>۴۷</p> <p>خوش و غم نہ ہوا خوش و غم نہ ہوا خوش و غم نہ ہوا خوش و غم نہ ہوا</p>	<p>۴۸</p> <p>خوش و غم نہ ہوا خوش و غم نہ ہوا خوش و غم نہ ہوا خوش و غم نہ ہوا</p>
<p>قطر جو عرق گرنے اور سے چمکتے خوشید کمی دن کو ستارے سے چمکتے</p>	<p>پر یہ بھی بخانا کہ کہاں تھا کہہ آ یا پس نقش قدم کہ نہ زمین پر نظر آ یا</p>	<p>سکتے ہیں ہتھیاروں کی زینت جان کی یاں نشانوں کی دونی ہوں تھی شان کی</p>

۱۶۶

<p>صلہ</p> <p>گلشن پر دایان بیا بختی کا تھا ہرگز نہ شاد رہا کہ تو تھا غمگین تھا درخت خالی سے بھی بے بیاض روشن تھا شمع بجلی کی</p>	<p>صلہ</p> <p>ایک کوئی قلم کی طرح کی کڑی کڑی دولہ سا نظر تھا غم میں کلمہ کی خوشی غم میں خوشی غم میں غم جلالہ کی تھا خواہ کلام میں کلام</p>	<p>صلہ</p> <p>کافی ہر طرف سے ہر طرف سے نقدیں ہر طرف سے ہر طرف سے رفا میں اس کے ہر طرف سے کھا جاوے ہو کلام میں کلام</p>
<p>طولی جو اس کی کہ سہری لڑی تھی موتی کی لڑی کے وہاں بے یقینی تھی</p>	<p>کان ایسے کہ تکتے تھے گوش ملک سے آگاہ ایسی کہ دیکھی ہی نہیں چشم فلک سے</p>	<p>شومی سے نہ کہتا تھا قدم کو کسی پر حلا کی طرح آتا تھا وہ دھوپ پر</p>
<p>صلہ</p> <p>ایک کتا تھا نہ لڑا نہ جھگڑا نرخی کی طرح تھی نہ جھگڑا اور تھیں آہیں اس کی کاروں پوشاک کی باریکی کی باریکی</p>	<p>صلہ</p> <p>تھی غم میں غم میں غم میں کسی طرح نہیں آتی تھی تھاوش کر لیا کہ وہاں جہاں قدیرا کہ تھیں ہی کلام میں</p>	<p>صلہ</p> <p>کتا تھا نہ لڑا نہ جھگڑا کل یہ تھا وہاں جہاں قدیرا کہ تھیں ہی کلام میں بے شک کی قاتل تھیں ہی کلام میں</p>
<p>خوشبو میں اس گل کا عرق عطر تھا خود عطر میں وہاں ہوا ستر تہہ قدم تھا</p>	<p>سب گھڑ گھڑاں ہوا اس فوج عطر تھا فوج اس گھڑی اور شیر کی بوسن</p>	<p>بس ہو ہی شادی سر نو شاہ ظلم تھا گھڑا تو بہت مٹی تھا پر ستر قدم تھا</p>
<p>صلہ</p> <p>نہی خلق کی تھلاؤں میں بے یقینی تھا شکل کفن میں بے یقینی آب میں دھو لیں گی جاں بے یقینی کا فورا عطر کی جاں بے یقینی</p>	<p>صلہ</p> <p>تھا اس کا عطر کی شکل بے یقینی دل کی تھی وہاں بے یقینی فری تھی کلمہ تھی نہ تھا متوں کی جاں خوشبو میں بے یقینی</p>	<p>صلہ</p> <p>تھا اس کا عطر کی شکل بے یقینی دل کی تھی وہاں بے یقینی فری تھی کلمہ تھی نہ تھا متوں کی جاں خوشبو میں بے یقینی</p>
<p>تھے نور میں ایک بار وہ فرزند حسین نہی وہ سر باز و سپہ سالار و حسین</p>	<p>اقتدا قدم انداز سے رکھتا تھا اداس بیکل ہوا جاتا تھا وہ بیکل کی صداس</p>	<p>قاسم کا اگر کاٹ کے سر لاؤ گے یارو ضامن ہوں کہ تم خلعت میں لایاؤ یارو</p>

<p>۳۳۳ بیان بس سوار و بیاد سے نکامی ہم جنگ کی قاسم کے نہیں جوں کے ہاں آتھیں سب لگ جہ ازرق نامی والہ زخم جان مر رہا وہ نامی</p>	<p>۳۳۴ بیان بس سوار و بیاد سے نکامی ہم جنگ کی قاسم کے نہیں جوں کے ہاں آتھیں سب لگ جہ ازرق نامی والہ زخم جان مر رہا وہ نامی</p>	<p>۳۳۵ بیان بس سوار و بیاد سے نکامی ہم جنگ کی قاسم کے نہیں جوں کے ہاں آتھیں سب لگ جہ ازرق نامی والہ زخم جان مر رہا وہ نامی</p>
<p>۳۳۶ قاسم یہ اسے فوج اگر ہو دے تو ہو دے اُس سے ہم اس جنگ کی سر ہو تو ہو دے</p>	<p>۳۳۷ اک امین سے جا خون میں قاسم کو بھر گا اور ابن علی اور دوسرے دیکھا ہی کر گیا</p>	<p>۳۳۸ غصہ جو ہوا طاری جو ان سنی پر اُس کو بھی اٹھالے گیا نیز سکی لڑی پر</p>
<p>۳۳۹ اور ازرق نامی تھا بیچ اپنی نیلے گاہ سے کو نیزہ کو کمان شانے پر رکھے خود زہ اور کبوتر چارہ اپنے اپنے تیغ و سپر و خنجر و زرش کو پر لپکھے</p>	<p>۳۴۰ جیت لے سر سوار کو ازرق نے نیلے مڑ لے لے سر خورد نے گھوڑے کو چلایا تب سب سے قاسم نے بھی پیچھڑپھلایا نیزہ دیا رکب کو اور اتار دیا</p>	<p>۳۴۱ اور جہاں جوں کی کو بھی سیدھا نیزہ سے پہلے سے کہہ دیا قاسم کے مقابل میں اس کے دہات گھوڑے کو لگا گھوڑے سے لڑتے</p>
<p>۳۴۲ خون آنکھوں میں آجوش تفاوت سے بھر تھا اور گر زگر ان ایک رہکھا سادھا تھا</p>	<p>۳۴۳ نکلے یہ برسے سے دہ بڑھا دوسری صف نیزوں کی انی چلنے لگی دونوں طرف سے</p>	<p>۳۴۴ پکڑا جو کر سب اٹھا لیکے زین سے مارا جو زمین پر نہ گرا اٹھی زمین سے</p>
<p>۳۴۵ جاگ رہے تھے کی گھڑی سے شاہ نے کی گھڑی سے قاسم کے کہہ رہے تھے لگے قاسم کے کہہ رہے تھے لگے قاسم کے</p>	<p>۳۴۶ نیزہ سے کی گھڑی سے قاسم کے قاسم کے کی گھڑی سے قاسم کے نیزہ سے کی گھڑی سے قاسم کے قاسم کے کی گھڑی سے قاسم کے</p>	<p>۳۴۷ تباہ ازرق نامی سے جان لڑا مڑلے سے شہنشاہ سے سب لڑا آٹھیں میں گھوڑے سے سب لڑا مڑلے سے شہنشاہ سے سب لڑا</p>
<p>۳۴۸ یاں آنکھ چھپکتی نہیں دس ہیں جو ان سب کوہ لڑتے ہیں مرے گر زگر ان سے</p>	<p>۳۴۹ سینہ پر غزن دار کیا اس کے دوسے دو ہاتھ نکل آئی سانہ پشت دوسے</p>	<p>۳۵۰ آٹھیں میں گھوڑے سے سب لڑا مڑلے سے شہنشاہ سے سب لڑا آٹھیں میں گھوڑے سے سب لڑا مڑلے سے شہنشاہ سے سب لڑا</p>

<p>۴۴۴</p> <p>دو گنا جان کو کھینچ کر ابرار عامانہ ماسر زور سے لہار لی آ کر وہ عیاشی میں بھی اچھوٹے تیار نہیں ہو گئے کہ ایک کے دودھ گار</p>	<p>۴۴۵</p> <p>تو خیر نہ ہو جی کو درد ادا زور سے دیکھا جو بن کو چوچان ان سب کی گیسو کے بال پریشان کہ تھی کسینہ بھی طوری باسیر عریان</p>	<p>۴۴۶</p> <p>قاسم نے دی آواز کہ یانی جو من یا پور کو قذوڑی کیا شام ہلک انکو بھڑکاؤں</p>	<p>۴۴۷</p> <p>خالق مرے کر فتح نصیب ابن صحن کو مت کچھو بیوہ مری ناشاد بہن کو</p>
<p>۴۴۸</p> <p>بدمعاش فریبیوں کو چھوڑ کر معلوم خوبین کی طرح تھی سوت پیر معلوم کسے گلین اسین جی نہیں بلکہ معلوم میں بابا کچھ کچھ گلابان کو معلوم</p>	<p>۴۴۹</p> <p>بیاں کے گنگے قاسم ازرق زہر الخوار خالی ہو گئیں تو علی بنہ زہر الخوار نہیں بھی چھوٹے گیسو کے پیر گلابان سنا زہر خالی گئے باقی سہی تلیار</p>	<p>۴۵۰</p> <p>قاسم نے اراد کی تھی جگہ کی نصیب علی کے گلابان نہ معلوم سب پیچ کی گئی تھی کی شہر صد نہ کہ اب بد گلابان ازرق بے چار</p>	<p>۴۵۱</p> <p>قاسم نے لیا میان سے تیغ سے دوزبان ازرق نے اٹھایا ادھر اس گریز گران کو</p>
<p>۴۵۲</p> <p>دکھن چھٹی آگ کو نہ مین ہر دکانی مستے بھی مٹا دے ہر دکانی گنگوٹے بھی لٹا دی لڑی خالق تباری چوڑے سلامت سے دھاک کی سواری</p>	<p>۴۵۳</p> <p>وہ گز کر لکھو جو استغنی قاسم نے کہا دل سے کہ آپ کو پوچھنا تو ستم کو تو اتنے تھے بھلاؤ کے بہت شک ازرق کو کہا گل گیسو کے کاتو سے شک</p>	<p>۴۵۴</p> <p>بہاؤ شاہ نے جہان میں جو شہرے میں بے چارے سے سزا قاسم نے اٹھایا بدی کہ بچا ہے گور ارباب نار دہی ان گئی تھی جوش تھا بیا</p>	<p>۴۵۵</p> <p>دان گھوڑے سے وہ تنگ کی جانب چھٹا یان گھوڑے سے یہ تنگ ٹانگ کی جانب چھٹا</p>
<p>۴۵۶</p> <p>ہر چند حیا کہتی تھی کبر کہ وہ کیا ہو پر دل ہی کہتا تھا کہ سہنگام دعا ہو</p>	<p>۴۵۷</p> <p>بلو انہ سکی بیٹے کو میدان سے راج سوا بر نقد ہوئی قاسم کی دھن کے</p>		

<p>۴۵۴ جس نے نہایت ہی خصوصیت کی ایک شاندار سے جو سب سے عظیم و عظیم کیلئے سکینہ کی ہوتی تھی رنج کی آواز پہنچانے والی</p>	<p>۴۵۵ گھوڑا تھا چلاد آج بھی آج تھا نظر اور بھی نظروں میں تھا جن بن قادیان کی سب سے زیادہ تھا جس پر یہ سب سے سب سے</p>	<p>۴۵۶ گھوڑا تھا چلاد آج بھی آج تھا نظر اور بھی نظروں میں تھا جن بن قادیان کی سب سے زیادہ تھا جس پر یہ سب سے سب سے</p>
<p>یہ خوشخبری سننے ہی میں اس کو دھان لینے سے اس کی سکینہ کی بلاتین</p>	<p>بے حکم تو قاسم کے نہ بھڑا دہ کسین پر بے قرار میں مدد و گیا سبھی زمین پر</p>	<p>رفت جو میں طاری ہوئی شاہ متلا پر موتی سے چمکنے لگے دامن تباہ پر</p>
<p>۴۵۷ ازل سے جو بھڑا تو نہ تھا کوئی قائم نے بھی کیا اس فوج پر بسا لے لگا تو نہ تھا یہ ملک جس صف پر گری تھی صفت ہوئی</p>	<p>۴۵۸ فردوس سے دان کی تھی بسا لے لگا تو نہ تھا یہ ملک باغ کی گلی چمکنے لگے قافلہ قریب کی تھی یہ تھی قافلہ</p>	<p>۴۵۹ بسا لے لگا تو نہ تھا یہ ملک باغ کی گلی چمکنے لگے قافلہ قریب کی تھی یہ تھی قافلہ قریب کی تھی یہ تھی قافلہ</p>
<p>دوئی ہوئی برش جو لو تھنے چاہا مزدور رہ و بکھر و چار آئینہ کاٹا</p>	<p>کرتے تھے حفاظت تو علی پرتے کے ترکی اور گرد پڑی پھرتی تھی دان روح جس کی</p>	<p>کیا دیکھتے ہیں خاک پر قائم تو پڑے ہیں اس کیلئے لینے کو دشمن بھی کھڑے ہیں</p>
<p>۴۶۰ گھوڑا تھا چلاد آج بھی آج تھا نظر اور بھی نظروں میں تھا جن بن قادیان کی سب سے زیادہ تھا جس پر یہ سب سے سب سے</p>	<p>۴۶۱ گھوڑا تھا چلاد آج بھی آج تھا نظر اور بھی نظروں میں تھا جن بن قادیان کی سب سے زیادہ تھا جس پر یہ سب سے سب سے</p>	<p>۴۶۲ گھوڑا تھا چلاد آج بھی آج تھا نظر اور بھی نظروں میں تھا جن بن قادیان کی سب سے زیادہ تھا جس پر یہ سب سے سب سے</p>
<p>جون تیر گریں ان سے کفار ہزاروں گوشتے میں چھپے جا کے کما نڈار ہزاروں</p>	<p>نیزہ میں مارا کسی کا فز نے دفا سے سینہ میں ہمارے نکل آیا ہر قفا سے</p>	<p>بر آئے تھے متصل سب کے قاسم گھوڑا تھا چلاد آج بھی</p>

۵۳۵

سب سے گئے فرزند ساری جب نظر آیا
کھڑے سے اُڑنا مے لائے کو اٹھایا

میں نے اُن باخون کو اکھون لگایا
روئے لگا اور خستہ کھڑے نما یا

کچھ اور نہ سوچی خلف شاہ بخت کو

لاش اسکی اٹھالے چلنیے کی طرف کو

۵۳۶

خانوشی تھی میرا بڑا ہوشیار
گوشت و شہد کا ہر تھجہ پویش

ب اہل عزائم غم امین تو ہے بیوش
خانی سے دعا کر کہ عطا پاش و خطا پویش

خوش مجھ سے اب ایسا شہ نہ تھا و دوق ہو

مقبول حسین ابن علی میرا حسن ہو

۵۳۷

ہر سب پہن احسان اب اعبد اللہ
سوجان سے شہر بان اب اعبد اللہ

کرتے ہیں گنہ اور عوامیہ نجات
اکر مہر ختمین دامن اب اعبد اللہ

<p>۴۱ ان سائن ارض ساکون گیت ان عرش فرشت دعوت خفا گیت ان جانان آہ کے با علم گیت ان خوش و طبر کو بک علم گیت</p>	<p>۴۲ ختم سول خدای خدشت کرو بیان جن جن فیکو کوش کسی کو شکر دم دیدہ سپاہ پوش روایتی کمال انجان جن</p>	<p>۴۳ بیار سو کے لئے نئی کا گیت از دم ہوا تادہ بخا دود و سر نہ اس کے چنانچہ روایت پیرو حضرت کو تھا و فرشت حرق اس قدر</p>
<p>۴۴ ہر کائنات در ہم و بر ہم ہو ان میں ہر ممکنات روز فنا ہو جہان میں</p>	<p>۴۵ سامان تعزیت ہر محمد کی آل میں زہر ایتیم ہوتی ہر اس سے سال میں</p>	<p>۴۶ میں نے چھو ا جو جسم شہ کائنات کو تاب قیام آئی نہ زہر ا کے ہات کو</p>
<p>۴۷ بہر جواب عناصر اس کا استجاب ہو جائے کائنات اصل الیہ بینا بہر عارض ہر نور شہ بینا شرقی تعزیت در جلال و کرم</p>	<p>۴۸ آج کسی ختم جو ختم کا ورد جو تھا ختم کا حیدر کا سکار نا ا حسن حسین کا وہ سبب التبر مخواری است عاصی کا سبب</p>	<p>۴۹ ختم اس کے حق کو بوجھل تخلیل ہو گیا جہاں سول روئی تھی ہو جہاں سول پسے نے خان سکر پہنچ لایں سول</p>
<p>۵۰ کیونکہ جب چاک رہے اصل فرع کا ہر خانان خراب ہو ادین و شرع کا</p>	<p>۵۱ دیکھو تو آستے خلق پہ احسان کیا ہر امت پہ اپنے دونوں نواسے فدائے</p>	<p>۵۲ از بس حسین چھاتی پہ ناناکا کھین برابہ خواجہ گاہ نہ ملنے کو روئے میں</p>
<p>۵۳ دودت کو چوٹ میں جانیں کجا دودت کو چوٹ میں جانیں کجا دودت کو چوٹ میں جانیں کجا دودت کو چوٹ میں جانیں کجا</p>	<p>۵۴ چچ الودع جبکہ بجائے ادا ہوا ناب غنیمت میں شہ لاف ہوا جب دار و دینہ میں جی اور ہوا نہ بھٹکے کو شوق قاسے خط ہوا</p>	<p>۵۵ اچھا غائب ہو گیا جس جہاں انہ کو خالی دیکھو کہ نہ تھے جہاں بہاؤ اک ستون تھا کہ نہ تھے جہاں مستند نہ ہوا بلکہ ہو گیا جہاں</p>
<p>۵۶ ای از ازل کا تم تو در بیل خاک گسیوے شام باز و گریبان صبح چاک</p>	<p>۵۷ خیر میں بکہ زہر دیا تھا طعام میں اُسے اثر کیا تن خیر الا نام میں</p>	<p>۵۸ گلدے سے مسجدوں میں پڑا عاصفات گویا بلند ہر دعا اُن کے ہات تھے</p>

<p>۱۷۱ نمایا نہیں چھپنے کے وہ نہیں چاہتا قرآن کی ایک ہر اور اور مصطفیٰ ہر دونوں زمین میں ہو گئی ایک گریہ دیار گویا اب کوثر اخصین</p>	<p>۱۷۲ غافل مصطفیٰ سے عبادت چاہتا اور کیا ان صفت خاصہ نہیں چاہتا خالی جو ہم سے سچ میں ختمی جا ہرست یہ بلکہ خلی صاحب کی صد</p>	<p>۱۷۳ کمال باگن ان خوشن نہر خالی روئے آواز نہر ان تھے اس لم سے خالی نہیں ہر دو ان سچ میں سنیہ چاک ہوئی سقہ ان</p>
<p>۱۷۴ میں پاس روح احمد محنت رکھتا عالم میں قدر عمرت اطلار کیجیو</p>	<p>۱۷۵ آدھ جہاں احمد محنت رکھتا اپنے نبی کا احمدی دیوار دیکھتا</p>	<p>۱۷۶ محراب کے تلے نہر ذال چراغ تھے تذیل کے بھی سنیہ دل داغ تھے</p>
<p>۱۷۷ است خاکیا حق کو نہ دیکھتا کیا خلیقا بخل کو بادل دیا باقی رہی جواں سوئی مسکاتی دردن آسے سیز احمدی کی جا</p>	<p>۱۷۸ نہر سے جالبٹ گئے عین خیر نہر ازاق بنی دیکھتے آئے کیا نہر میں عین صعب جہاں آخری دیا نہر میں عین غش ہو احباب دیا</p>	<p>۱۷۹ نہر میں عین خیر گئے عین خیر نہر میں عین صعب جہاں آخری دیا نہر میں عین غش ہو احباب دیا نہر میں عین خیر گئے عین خیر</p>
<p>۱۸۰ نہر دغا امام حسن کو بلا دیا اور گردن حسین پہ چنر پھر دیا</p>	<p>۱۸۱ رفت ب اُس جناب کو بھی اس قدر ہوئی اشکون سے ریش پاک محمد کی تہ ہوئی</p>	<p>۱۸۲ اصحاب خاص جمع جو مسجد میں ہوئے ہیں خالی مقام دیکھتے حضرت کا روئے ہیں</p>
<p>۱۸۳ تقدیر حکیم کی جی کی کیا کام جس کی جہاں حق کے لئے خلیقا اٹھا وہ شخص کھانے کا سب کام ہر دست تہر و حق کی سب کام</p>	<p>۱۸۴ چھوٹا کیا بجا جہاں خلیقا بن کس طرح کا تہر میں جہاں خلیقا چھوٹا کیا بجا جہاں خلیقا بن کس طرح کا تہر میں جہاں خلیقا</p>	<p>۱۸۵ چھوٹا کیا بجا جہاں خلیقا بن کس طرح کا تہر میں جہاں خلیقا چھوٹا کیا بجا جہاں خلیقا بن کس طرح کا تہر میں جہاں خلیقا</p>
<p>۱۸۶ دست تلک راہ پر مجھے دروشتائے کا نونا فضاں آج میں اس نازیائے کا</p>	<p>۱۸۷ امت نے مجھ رسول پہ کیا کیا جھانے کی تو وہ رسم ہر کہ کبھی بدعانہ کی</p>	<p>۱۸۸ کتنے تو دست بوس ہر کہ ہوئے تھے کتنے ہی سر کو پاؤں پہ رکھ رکھتے تھے</p>

<p>۱۷۵ سلطان کی دستخط آج کیا نہ پائے جاؤ دور سے پہنچا ہوا دہ تازیانہ فاطمہ کے گھر میں پودھا نہر کے آگے لا دوسری بی بی شہزادہ</p>	<p>۱۷۶ سچ میں جسے آئے تھے کبھی دکھ دیر غائب فاطمہ آئی تھیں بار بار سلطان کی صدا جو سنی تھیں تھوڑے پہنچا آگے تھے سول خد سوار</p>	<p>۱۷۷ سلطان نے کہا میں ہی کیوں مل اس بات کو سوال کر گئے جلال قبول لا طہ تازیانہ کہ میں منتظر سول چو تازیانہ تازیانہ لائی عرض قبول</p>
<p>اسے کیا ہو رحم رسالت تاب پر چھوڑا نہ اس قصاص کو روز حساب پر</p>	<p>بابا سوار ہوں یہ کہاں زور پایا ہو پھر تازیانہ کے لیے یہ سنگا یا ہو</p>	<p>آیہ خبر حسین و حسین سے بیان کی ای لاؤ لو خبر سے کہ حسین نانا جان کی</p>
<p>۱۷۸ والت علی حضرت سلطان شہزادہ سچ کے ذرا کہ نہ ہوا اچھا بھی تار جب سے پہلے کے کہا تو کو یہ لیکن حسن حسین کو سنی تو خبر</p>	<p>۱۷۹ سلطان عرض کی مری خود تھوڑی اچھلنے جن دنوں سفر شام کو کیا ناست تازیانہ لہذا اب کا سوا لیکن وہ ایک شخص کے شانے پہ گھس گیا</p>	<p>۱۸۰ نانا جان آپ کی زبان و تالوں بر ضرورت تازیانہ کی فاطمہ حسین کہاں اک شخص کی قصاص طلب کرے اور ان پر شیر فاطمہ کی قسم نہ کر دوسرا</p>
<p>مستے خبر قصاص کی گریا ہینگے ابھی سجد میں مان کے پاس چل آئی گے ابھی</p>	<p>کوڑا طلب کیا ہو جواب اس مکان سے ہو گا قصاص آج ترے بابا جان سے</p>	<p>سوتا زیانہ کردہ لگائے تو کھا و دم نانا کو اس قصاص سے جا کر بچا و دم</p>
<p>۱۸۱ پسین چلنے والے جو سلطان فارسی آئے غائب فاطمہ کے در پہ اس گھری بیت الشن کے در پہ کھڑے ہو تازیانہ تھیں سلام ہو جو ای و دستہ بی</p>	<p>۱۸۲ فتن فاطمہ کو گایا کہ کبھی کیا چھوڑ گا جب چرسے یہ نصیحت تیار نفسہ سے فاطمہ کے کہا میں نے شہزادہ میری دل کو کیسے یہ پیغام دھڑکا</p>	<p>۱۸۳ چوہہ پر جسے دونوں بچے کیسی گسیدے تازیانہ نے تھکے لیے ہمار دونوں کے صدائے شہزادے جو تھکا عین وقت کہا زبان مبارک میں بابا</p>
<p>مشرق میں رسول فلک باہ گاہ کا لے آؤ تازیانہ رسالت پتاہ کا</p>	<p>بابا مرا رخص ہو سورحم کھائے کوہ سوتا زیانہ پیچھے پر میری لگائے وہ</p>	<p>کاندھے پہ جب سوار کیا نانا جان نے پھر اسے افتخار کیا نانا جان نے</p>

<p>۳۱۷ ان صفو خاں کے لئے نذر احباب دان ضرب بانایا تھی حضرت کو بھیج دیا بکرار میں کھینچو گردن کا انقلاب رسن پر توڑ کھائے تھے غیور کی جیبا</p>	<p>۳۱۸ نا انصافی اور عداوت مولا کو کر گوار کرنے پر سے جس سے ہم دونوں کو ہزار اک دیکھ کے عرض میں ہو کر جیل کے مار گھر میں ہادی والد بھیجی میں بیچار</p>	<p>۳۱۹ مان کی زبان جو میں اپنے جرات نہ کر کے دونوں کے لئے دریا پادیا رستے میں ایک ایک کتے تھے حاجبا پادرجی قصاص تو واقع نہیں ہوا</p>
<p>تیروں سے چور چور شہر مجروح ہوا پیرا ہن رسول خدا خون میں تہ ہوا</p>	<p>بس ہاتھ اٹھا جناب سالت پناہ سے درمناہنیں پر فاطمہ نہ ہر کی آہ سے</p>	<p>روئے پہ دونوں بھائی کی تکھن تلی ہوئی بھینٹوں بیان قلم تھو میں زلفیں کھلی ہوئی</p>
<p>۳۲۰ انقضاء کلام تم کہے تھے کیا کیا عکاس سے جو منہ نہایت سپر نظر عارض کو اپنے خوب بلایا دو چشمہ اور عرض کی قصاص کمان سیدالشہ</p>	<p>۳۲۱ دیکھنا بی شائستگی اور کجا قبال کانیان مبارک عجب نذر اقبال روئے کہ زنجیر زندان سے تہ ہوئی کمال جھپٹی لگا لگا کے کیا دونوں سے قتال</p>	<p>۳۲۲ بچو بچو بچو بچو بچو بچو بچو بچو بچو بچو بچو بچو غلام کہہ رہا کہ کہ ایسی شہد ترس روز پرین تھا بیدار کے دوڑ</p>
<p>جسے کہ مس کیا تن خیر الامام ہو واللہ اسید آتش و دین حرام ہو</p>	<p>دونوں ہوئے ہو خلق شہادت کیو بسط ہو گے شہید تم اسی امت کے وسط</p>	<p>حضرت کی بھی رد اجوا کھی درمیان سے سر پہنے کی آئی صدا آسمان سے</p>
<p>۳۲۳ میں اپنے لیے تو بہت کرنا تھا تیس کو نہیں سمجھا کہ میں بے دھڑکے اپنے لیے کہیں بچے کر کے گھر میں غنیمت شکر</p>	<p>۳۲۴ چہ چہ جن کا زخم ہو گیا شہد قادی حسین ہو گیا مدین شہد کس طرح نہ اسون ناہ کا انتقام دونوں کے رگڑوں پہ فدا لیا نام</p>	<p>۳۲۵ آہادہ قصاص جو آئے نظم عجیبی اور دین پاک پر زور کھی پڑی ہوئی کانپا حسین کا دل خوب گھس گھس لپٹے جی کی پیچھے سے اور اس عرض کی</p>
<p>پر فاطمہ نے شکل بیان یہ نبالی تھی در تک ہزار بار وہ حجرے سے آلی تھی</p>	<p>ہر جنبہ فاطمہ کے کہے پر چلے ہو تم کیا ضرب تازیانہ کی خاطر پلے ہو تم</p>	<p>سوتا زیانہ مار میں اپنے مار کھتے سے پھر در گذر قصاص شہر کائنات سے</p>

<p>۱۷۷ تیرے چکر میں تو کچھ چکر لگای بیانیہ کے فاطمہ قدوسہ کی پروری کن عرض کیا جان میں تو جتنی بھی تیرے سلاست میں تیری نصیبی</p>	<p>۱۷۸ اس وقت فاطمہ سے شہنشاہ کی کافور لاؤ لایا ہوا عجب بیکار لایں جن فاطمہ کو اس کو چاہا کہ ایک ایک فاطمہ کو ایک شہنشاہ</p>	<p>۱۷۹ فاطمہ کی سونے کی لڑائی بیکوئی لڑی لاش پر اور کربلا کا بغض کی رسم تیرا چاہی نہیں مگر کی دھوکہ دیتی تھی سیت پر</p>
<p>۱۸۰ تم پر خدا میں اور مرے نور میں تھے اس کے کیے تیار حسین اور حسین تھے</p>	<p>۱۸۱ حصہ چھادی حسین سب فرام کا لیکن لیانہ نام شہنشاہ کا</p>	<p>۱۸۲ تابوت چوب نیر کا منظور حسین اور خاک کربلا ترا کا فور حسین</p>
<p>۱۸۳ تیرے چکر میں تو کچھ چکر لگای بیانیہ کے فاطمہ قدوسہ کی پروری کن عرض کیا جان میں تو جتنی بھی تیرے سلاست میں تیری نصیبی</p>	<p>۱۸۴ اس وقت فاطمہ سے شہنشاہ کی کافور لاؤ لایا ہوا عجب بیکار لایں جن فاطمہ کو اس کو چاہا کہ ایک ایک فاطمہ کو ایک شہنشاہ</p>	<p>۱۸۵ فاطمہ کی سونے کی لڑائی بیکوئی لڑی لاش پر اور کربلا کا بغض کی رسم تیرا چاہی نہیں مگر کی دھوکہ دیتی تھی سیت پر</p>
<p>۱۸۶ اک قرب بازمانہ سے جھکو حذر نہ تھا لیکن قصاص گاہ میں میرا گزرنہ تھا</p>	<p>۱۸۷ روئے تیرے کردار بیتا جان کو رولوا دیا ملائکہ آسمان کو</p>	<p>۱۸۸ کربان کام آئے تو کیا جان چیز واللہ جھکو آپ کی امت عزیز</p>
<p>۱۸۹ حضرت نے فاطمہ سے کہا کہ تیری بات سے لاؤ لاش سے تیری نصیبی</p>	<p>۱۹۰ تیرے چکر میں تو کچھ چکر لگای بیانیہ کے فاطمہ قدوسہ کی پروری کن عرض کیا جان میں تو جتنی بھی تیرے سلاست میں تیری نصیبی</p>	<p>۱۹۱ الفصیحہ بی کا ہو وقت حسین بیچھی ہوئی فاطمہ کی نصیبی</p>
<p>۱۹۲ موقع ہر ایک چیز کا ہی ہر مقام پر یہ کام آئیگی مری امت کا کام پر</p>	<p>۱۹۳ مردہ مرا یہ بیکس و مجبور ہوویگا جسکے لیے نہ غسل نہ کافور ہوویگا</p>	<p>۱۹۴ نہ ہر آنے دی صدا اسے بچار ہر سول وقت ملازمت نہیں ہمار ہر سول</p>

<p>دست نغمہ باغی ساحل زور و سحر سے بے فائدہ</p>	<p>قربان تجھ جان حسین بن علی ہاتھ اڑنے پرین آستین دست شمشیر</p>
<p>دوسرے غم بادشاہ عالی ہے اور اگر کسی نے بھی انہیں عالی ہے</p>	<p>اندر سے غرقِ رحمت انکو اس پر دم کر کے کی جگہ خالی ہے</p>
<p>روفا سببِ منفعتِ عجب ہے روبو جو محبت کا چھین دھوا ہے</p>	<p>اب آج ستارہ در قیامت کو یہ چلبین ماتم کی پین اور زنجیر ہے</p>
<p>دل بین رہا شکر کا دماغ ماتم یہ کو نہ خیران یہ لکل بیاغ ماتم</p>	<p>یہ دوشِ شمع کی شمع بھی جیسے کبیر یہ دماغ اسی کا ہے چرناغ ماتم</p>

<p>مرثیہ سنت علیؑ پر خفا و غلیظت قوت علیؑ پر خفا و غلیظت خفت علیؑ پر خفا و غلیظت خفت علیؑ پر خفا و غلیظت</p>	<p>مرثیہ اسلام کے سبب بے وفائی دلو کا ناصبون پر خفا و غلیظت جس کا دل علیؑ کی محبت میں آتش جہنم</p>	<p>مرثیہ کیسا خدا پرست تھا علیؑ کھائی نہ بیوی نہ کھائی نہ نہت سسڑوہ روئے کی روئے نہت کا بڑوہ روئے کا بڑوہ</p>
<p>گوین میں نبی کا وحی انتخاب ہے کیا مرقی علی ولی کی جناب ہے</p>	<p>اسلوب نیکون پر بیان اپنی بات کا ہر ایک پس یہی تو دوسیا خا کا</p>	<p>لکنا تھا وہ عبادت رب و دین گدزی تمام عمر رکوع اور سجود میں</p>
<p>مرثیہ بیتا ہو جس کو کسی کا حال اس وقت پہ دل میں نہ رہا بر رخصتی علیؑ کی اس فصل و اندر دل بوجہ جو فصل</p>	<p>مرثیہ جس نے اپنے دل میں خفت کی رخصتی کی خفت میں رخصتی کی خفت میں رخصتی کی</p>	<p>مرثیہ کیا کیا بیان نہیں قوت علیؑ پر خفا و غلیظت کی جس میں خفا و غلیظت خفت علیؑ پر خفا و غلیظت</p>
<p>یوتا ہوں جب میں نام نہ لاد جان کو سو سو طرح سے ماتی پر لذت زبان کو</p>	<p>میں جس کے پاؤں جب علیؑ کی بساط پر نات قدم رہینگے انھیں کے حرا پر</p>	<p>کیا کفر سے علیؑ کو کیا اک ذوالفقار سے حق باطل کو کیا</p>
<p>مرثیہ نہت علیؑ کی عمر بھری نہت علیؑ کی عمر بھری نہت علیؑ کی عمر بھری نہت علیؑ کی عمر بھری</p>	<p>مرثیہ نہت علیؑ کی عمر بھری نہت علیؑ کی عمر بھری نہت علیؑ کی عمر بھری نہت علیؑ کی عمر بھری</p>	<p>مرثیہ نہت علیؑ کی عمر بھری نہت علیؑ کی عمر بھری نہت علیؑ کی عمر بھری نہت علیؑ کی عمر بھری</p>
<p>حیدر سے لاکھ طرح کی حاجت دانی ہے اس نام میں بھری ہوئی مشک کشتانی ہے</p>	<p>آگے تو مرقی کا تصرف تمام ہے ادنی غلام کے لیے اعلیٰ مقام ہے</p>	<p>واللہ اس سے زور عیان لاقدیم قتل سکے ماتم سے عمر عبود دہوا</p>

<p>صلی چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو</p>	<p>صلی چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو</p>	<p>صلی چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو</p>
<p>چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو</p>	<p>چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو</p>	<p>چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو</p>
<p>صلی چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو</p>	<p>صلی چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو</p>	<p>صلی چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو</p>
<p>لاؤ بنا کنندہ ارکان دین کو لاؤ علی کو لاؤ مرے جانشین کو لاؤ علی کو لاؤ مرے جانشین کو لاؤ علی کو لاؤ مرے جانشین کو لاؤ علی کو لاؤ مرے جانشین کو</p>	<p>چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو</p>	<p>چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو</p>
<p>صلی چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو</p>	<p>صلی چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو</p>	<p>صلی چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو چو بین مصطفیٰ بچو بچو</p>
<p>روشن ہو جو ہیں یہ امام حسین پر رو کر سر نیاز جھکا یا زمین پر رو کر سر نیاز جھکا یا زمین پر رو کر سر نیاز جھکا یا زمین پر رو کر سر نیاز جھکا یا زمین پر</p>	<p>کتنی تھی یوں زرد بن پال امام میں یہ لکھا ہے چنے شجاعت کو دام میں یہ لکھا ہے چنے شجاعت کو دام میں یہ لکھا ہے چنے شجاعت کو دام میں یہ لکھا ہے چنے شجاعت کو دام میں</p>	<p>ہو فتح باب کیوں کہ نہ اس کائنات سے باندھے رسول جسکی گرا نے ہات سے باندھے رسول جسکی گرا نے ہات سے باندھے رسول جسکی گرا نے ہات سے باندھے رسول جسکی گرا نے ہات سے</p>

۱۸۲

<p>۵۱ دل کی محبت و تیرا کاب کون کا کون وہ جانتا تھا کون کون کا کون گر اس کا کھینچا کوئی نقشہ پر دنگ موت تا موت میں تیرا کاب کون کا کون</p>	<p>۵۲ یاد تیرا ملتی جو تیرا کاب رسول یاد تیرا کون کا کون کا کون تیری کون کا کون کا کون کا کون تو تیرا کون کا کون کا کون کا کون</p>	<p>۵۳ کون کا کون کا کون کا کون کا کون فائدہ کون کا کون کا کون کا کون کون کا کون کا کون کا کون کا کون کون کا کون کا کون کا کون کا کون</p>
<p>گھوڑے پہ جب سوار کیا اس تیرا کاب کو محبوب ذوالجلال نے تیرا تیرا کاب کو</p>	<p>یار مرے سپرد اسے زردہ کیجیو بہی کے منہ سے نکونہ شرمندہ کیجیو</p>	<p>لمحون نے زردہ پہ زردہ جب دست کی زنجیر آہنی سے کمر اپنی جست کی</p>
<p>۵۴ دل کی محبت و تیرا کاب کون کا کون وہ جانتا تھا کون کون کا کون گر اس کا کھینچا کوئی نقشہ پر دنگ موت تا موت میں تیرا کاب کون کا کون</p>	<p>۵۵ وان تو دعا کی تیرے تیرا کون کا کون یا جان ان پو پو تیرے تیرا کون کا کون گاڑا تیرا کون کا کون کا کون کا کون افلاک تیرا کون کا کون کا کون کا کون</p>	<p>۵۶ کون کا کون کا کون کا کون کا کون تیرا کون کا کون کا کون کا کون کون کا کون کا کون کا کون کا کون کون کا کون کا کون کا کون کا کون</p>
<p>گھوڑا اٹھا وہ کہ قدر تیرا کون کا کون اسپر سوار مہربوت سوار کون کا کون</p>	<p>تھا زور اس قدر تیرا کون کا کون پائے نشان ڈوب گیا بطن کوہ میں</p>	<p>لشکاری پھر کمر میں وہ تیغ اس شکوہ سے دربار اتر کے آتا ہر طرح کوہ سے</p>
<p>۵۷ تیرا کون کا کون کا کون کا کون کون کا کون کا کون کا کون کا کون کون کا کون کا کون کا کون کا کون کون کا کون کا کون کا کون کا کون</p>	<p>۵۸ تیرا کون کا کون کا کون کا کون کون کا کون کا کون کا کون کا کون کون کا کون کا کون کا کون کا کون کون کا کون کا کون کا کون کا کون</p>	<p>۵۹ کون کا کون کا کون کا کون کا کون کون کا کون کا کون کا کون کا کون کون کا کون کا کون کا کون کا کون کون کا کون کا کون کا کون کا کون</p>
<p>دیکر علی کو حفظ میں پروردگار کے کرنے لگے دعا میں عمارت تار کے</p>	<p>باہر نکل کے وہ جہن آبا حصار سے حیدر نے دو کیا اسے اکن و انفقار سے</p>	<p>پہلے بیان جرات حسب نسب کیا پھر سرکہ میں چڑھ کے مبارز طلب کیا</p>

عظمت انور ہاتھ میں آس در سار کے ہو چڑھ گیا بہر میں نہ دین پناہ کے

۲۱ گھڑی کو تپتی ہوئی بھیجی جا کہ پل جاری کیا کہ بکری کی گھنٹاں آسے سرور پہ اجل کی طرح دوران رہی بھی نیام سے کی تیغ تارگان	۲۲ حبذا الفقار صید صندریہ کی کل چکا وہ صاعقہ کہ زشتے گئے دہل عالم میں جن دگرش سے زانو کیل نہ چلکے گا دوزخ کے کہانجیل	۲۳ پہلچے جو خود بن گیا تاکہ دوی پہ ذوالفقار کی نہ سلی ہوئی دوا کا تا جو زمین کو کیا قصہ تنگ مرحوم کو کات گزشتہ کی زمین میں جا
۲۴ آگ لٹا خاکے ہاتھ نے جب آستین کو گوارے کی طرح ہوئی جنبش میں کو	۲۵ ایسا نہ تھا کوئی کہ وہ ال جا پہ چم رہے اک حاملان مرض تو ثابت قدم رہے	۲۶ جب تک کہ ذوالفقار سے کاتے نہ میں ہر ہرگز نہ دم لیا پر روح الامین پر
۲۷ اصب ہوا علی دلی پر چسبہ صفت نے اپنے فرق پہلی آہنی پر منجس سین کی ہوئی کین پر کارگر کا ہر کوئی شام ولایت کے ہاتھ پر	۲۸ آری صدایہ غریب آہو چکا کہان لیکاں تاج پرین دست پرین کہان تھا جو غم کی بات کو تمام فرشتگان برصہ کیا تو عالم ارباب و حکمران	۲۹ عسی می نے یہ کہا کہ اسے کیا گزند ہو مجھ پر آفتاب تو اختر سپند ہو
۳۰ آجک جو زلزلہ سے زمین کا پتہ جانی ہو گا وزمین کو ضرب دی باد آتی ہو	۳۱ اب ہاتھ جان لومرا حیدر کے ہات کو کافی ہر ایک ضرب مری کائنات کو	۳۲ عسی می نے یہ کہا کہ اسے کیا گزند ہو مجھ پر آفتاب تو اختر سپند ہو
۳۳ ازد سے مصطفیٰ کو غرض کیا جلال مٹھ ہو گیا جلال جان آفرین جلال مستطین کھڑے ہو سار پہاں ال لی ذوالفقار شاہ ولایت بھی جلال	۳۴ ازد سے مصطفیٰ کو غرض کیا جلال مٹھ ہو گیا جلال جان آفرین جلال مستطین کھڑے ہو سار پہاں ال لی ذوالفقار شاہ ولایت بھی جلال	۳۵ ازد سے مصطفیٰ کو غرض کیا جلال مٹھ ہو گیا جلال جان آفرین جلال مستطین کھڑے ہو سار پہاں ال لی ذوالفقار شاہ ولایت بھی جلال
۳۶ انسان تو کیا جنون کو پڑی اپنی جان کی کو نہیں میں بجا رہوئی الامان کی	۳۷ انسان تو کیا جنون کو پڑی اپنی جان کی کو نہیں میں بجا رہوئی الامان کی	۳۸ انسان تو کیا جنون کو پڑی اپنی جان کی کو نہیں میں بجا رہوئی الامان کی

۴۸
مرحب کہ چکر تمام نہ ساری لڑائی تھی
اُنکے تو دھیان میں درخیز کشائی تھی

<p>۴۴۴ جبکہ یوں ہوں کہ مستند شہر خدا ہے جس کے لئے وہ خدا اور ہے غور میں کہی گئی تھی عالم خالص میں کا جو ہے پختہ</p>	<p>۴۴۵ آئی تم صبا کی انیسویں شب کشیدہ سے طاس علی نے کیا طلب وہ لائی نان جو نہ تیار در لب بیچ سے رفیق نے کہا در غلب</p>	<p>۴۴۶ کہنے تھے خاموشی کا کہ خدا ہو گیا وہ جس کے لئے وہ خدا جبار اچھا نہیب و کاظم کو بھی خواب تھا رفیق سے ذوق کا جو خواب</p>
<p>۴۴۷ جس دم پہر گری بشریت میں شاہ سے اک رو سیاہ لے گیا بج کر نگاہ سے</p>	<p>۴۴۸ کیا چاہتی ہو کہ علی پر عتاب ہو محشر میں میر کو اسطے طول حساب ہو</p>	<p>۴۴۹ مایوس گفتگو سے جو باہکی ہوتی تھی ہنسن گئے میں ڈال کے باہوں کو دلی تھی</p>
<p>۴۴۸ کہی کہ تھوڑی سی جگہ پر حضرت نے اپنے پاؤں پر بیٹھ کر در آٹھ گون پہ لیا چوڑی کوڑا اک حلقہ میں لٹ رہا غیر مہربا</p>	<p>۴۴۹ جس دن سو غلہ سدا میں صلفا دو تین تھیں کھائی نہ کیا جا کھنڈہ لے لیا رطب کو کھٹا حضرت نے تین فقرہ پڑھ کر کھٹا</p>	<p>۴۵۰ لکھا یہ تھی کھانے کا اجازت کہیوں نہیہ کہیوں اتنی جرات کہیوں بابا بے کھچے ہو کر کھان کہیوں فال بکالتی ہو کر کھان</p>
<p>۴۵۱ ہرگز بشر کا کام جب نہ قضا نہ تھا گو وہ خدا نہ تھا پہ خدا سے جدا نہ تھا</p>	<p>۴۵۲ بیٹی ہوئی بجد تو کہا یہ زبان سے ہر آرزو سب میں اٹھوں میں جہان سے</p>	<p>۴۵۳ ہر زندگی ہماری تو جیسے اس کے ہم دونوں بیٹیاں ہوں خدا ایسے باپ کے</p>
<p>۴۵۳ کیا یہ سب اپنے روز و افکار کیا یہ سب اپنے کچھ نہ روز و افکار گو کہ میں غلام صبر و کر دکام لیکن خدا کے واسطے دیکھو کمال کار</p>	<p>۴۵۴ افکار کہے روزہ کو کرنا سدا رخصتہ از شب کے لیے شاہ و افکار یہ تھا تمام تر عجب کو اضطار چنانچہ میں علی نے کھلے تھے بار بار</p>	<p>۴۵۵ حضرت سید بن طاہر کو گلے لگا کر ہاتھوں کو جوڑ کر کہنے لگا اوقت غفر یہ کہیں کا کہیں اس مقام میں نہیں جا پڑتا</p>
<p>۴۵۶ مسجد میں کس طرح کی عبادت دکھائی ہو مسجد میں روزہ دار لے تلواری دکھائی ہو</p>	<p>۴۵۷ دل کو حق تھا چشم سو سے آسمان تھی کھٹی راستے اجل کہ شب امتحان تھی</p>	<p>۴۵۸ وارث محمدا اب حسن و مرہبان ہو بس کل کے کہ روزہ دار علی و ایمان ہو</p>

۴۲
افقہ علی بھی وہ نہ تھا
بیش از سحر و دل سے سوچو جو کام
داسن لیا داس کا ماریوں نے غلام
مڑکھو مارو مارو علی نے کیا کلام

۴۳
سچ میں آن کر ہی مولا چڑاؤں
فلا مہنہ نئی خوشی راز آگواں
اے سچا بابا بیگ کو بیچ کر کے سونان
سچ میں ج کے لیا وہ نہ تھا

۴۴
کار دی ہوا یہ صنعت لہو اس قدر بیا
مجھ سے سنی دلی کا ڈانٹا لٹکا
جوتے پہ پہ پہ کہہ کر زبان پر تھا
اے لیکھو دل جو اوقاف سے سپا

ایک بیوی درشت ہو جاؤ رہن یہ
داسن سے مت چھڑا دے نوکر رہن یہ

فرصت اذان سے جب ہوئی شاہ حجاز کو
محاسب میں ادا لگے کرنے نماز کو

کہنے تھے دور آج سے رنج و محن ہوے
پرچہ پر یتیم حسین اور حسن ہوے

۴۵
کہ حق کیا درد دل سے کرکڑا
حلقہ سے در سے دل کی بجائے
مڑکھو مڑکھو خلیں ہو
مڑکھو مڑکھو خلیں ہو

۴۶
اے سونٹاں بھیم بھیم جی جی
گگ کر سونٹاں سچا کوئے سے چھپا
گگ کر سونٹاں سچا کوئے سے چھپا
اے سونٹاں بھیم بھیم جی جی

۴۷
اے سونٹاں بھیم بھیم جی جی
گگ کر سونٹاں سچا کوئے سے چھپا
گگ کر سونٹاں سچا کوئے سے چھپا
اے سونٹاں بھیم بھیم جی جی

ایک بھالی خواب ناز سے سرکھٹا وہ تم
بابا اکیلے جاتے رہن ساتھ مل کے حادثہ تم

پر دیکھو خدا سے علی کے نیاز کو
ہرگز نہ روزہ دار نے توڑا نماز کو

بشر خدا نے فرق پہ تلوار کھائی ہو
استاد میرا قتل ہوا ہو دوہائی ہو

۴۸
دو دن علی کے اڈا لے دو رہیں
جو چاہے علی کے تو علی نے انھیں
دارلہو کے لئے اسے مانع قضا
چھو جاؤ تمکو جو نہیں سمجھتا

۴۹
لیکن چھو جاؤ دوسرے کو جو نہ تھا
اے سونٹاں اس لعین کی ہوشی کار گد
زنجی کا حضرت عمر عبدود سے سر
توڑ کر جان ساں بھی لگا اس تھام

۵۰
اے سونٹاں بھیم بھیم جی جی
گگ کر سونٹاں سچا کوئے سے چھپا
گگ کر سونٹاں سچا کوئے سے چھپا
اے سونٹاں بھیم بھیم جی جی

ہشیار کر دیا احمقین حکم اکہ۔ سے
چھیرا حسن حسین کو اشارہ سے

خون سرکاتا یہ ریش مبارک دان ہوا
ابر ذلک فکات جبین کا عیان ہوا

گل کر دیا چراغ زمین و زمان کو
کھائی کسی نے قتل کیا بابا جان کو

<p>۵۵۴ دور سے حسن حسین بیان سے بہ بہ سر داخل ہوئے جو سب کو زمین آگ ہو پایا جناب والدہ ماجدہ کو غن میں تر چاکے لہرے با باگر سے وہ زمین پر</p>	<p>۵۵۵ لائے علی کو جب درودت ملے کہ پاس دورین جناب زینب و کلثوم بیچوں اسم کہا حسین حسن نے جمال میں ایسا جو ضرور کر لے جی کا پاس</p>	<p>۵۵۶ والدہ حضرت حسین ککھا ہی مونسان اس زخم سے تو اٹھا لو اس قدر مان چو علی کا درد دکھانا نہ عذر ان دن بھر کھلی نہ کھچا پو ایسے ناتوان</p>
<p>دو دو کج اشک حشم سے بہم نکلتے تھے خیزوں پہ خون باپ کالے لیکے ملتے تھے</p>	<p>زہرا کی بیٹیاں یہ قریب آئی ہین سر کو علی کی بیٹیاں ڈیوڑھی پر آئی ہین</p>	<p>تھار خیم میں جو درد شہر دین پناہ کے کاٹی تمام مات علی نے گمراہ کے</p>
<p>۵۵۷ آنکھوں کو کھولنا تو لاییت نہ کہتا پوچھا دو مجھ کو زینب و کلثوم ہم ذرا جی بھر کر بیویاں کو بھی میں بھولوں جلا حضرت کو ایک گلیم کے اندر دیا لٹ</p>	<p>۵۵۸ با با کو لائین زینب و کلثوم آج جیسے میں اس جناب کو جا کر دیا اصحاب جا کے لائے جو بڑا کویلا تھان سے نہ بچو زخم کمر شہر کیا</p>	<p>۵۵۹ ہر گئے تو ککھا شب بے کیم حال داخل ہو کر جیت حق شاد و خوشحال اندہ الہ بیت نبی کو تو اکمال اب اس صلیبہ کو بھی طاعت مثال</p>
<p>گھر کو روانہ داک برنج و مین ہوئے جیتتی حسین سر صاعے خن ہوئے</p>	<p>بولادہ سر سے بھینک عمامہ دوہائی ہو ہر جی یہ تیغ زہر کے اندر کھجائی ہو</p>	<p>یارب دعا مری بہ اجابت قریب ہو شاہ بخت کی جلد زہارت نصیب ہو</p>

رباعی
چشمِ نینین اگر نہ دھلتی ہو
بجائے جوارِ حمت حق ہوئی ہو

دوستے کو لی باندھو سے لیکین نہ ہوا
منبر کے تلے بیٹھی ہوئی روتی ہو

رباعی
دعا ہی پس از ہم مین بندہ ہو
چشمِ نینین نہ ہو نہ شرمندہ ہو

اگر علمِ چرخِ سحری روا دل
کیون نہ نظرِ حبس آئندہ ہو

رباعی
بیش بین بیانِ صوفی کا ہو
بیداری میں یہ لطف ہوئے ہو

اچھوٹے ہو کیا تھی ہو روحِ زہرا
ای سو سو دود سا قومِ اردو نے نہیں

رباعی
جانِ مکی غمِ سوزِ مین فنا ہوئی ہو
خشتِ قبر اس کی ہر قبلیہ ہوئی ہو

کہ بلا میں جو کی دفن ہو بجانِ اللہ
خاکِ شخص کی ہر خاک شفا ہوئی ہو

<p>۴۴ ہر اک مہر سے کھینچ کر بیان نہ کر کے کینچ کر ہر اک مہر سے کھینچ کر بیان نہ کر کے کینچ کر</p>	<p>۴۵ وہ تھا کھنکھارے کی طرح وہ تھا کھنکھارے کی طرح وہ تھا کھنکھارے کی طرح وہ تھا کھنکھارے کی طرح</p>	<p>۴۶ کیا ہے کہ جس نے کھنکھارے کی طرح کیا ہے کہ جس نے کھنکھارے کی طرح کیا ہے کہ جس نے کھنکھارے کی طرح کیا ہے کہ جس نے کھنکھارے کی طرح</p>
<p>علم عدد و نیو میدان میں آن کھولیا نشان مرصوفی نشان کھولیا</p>	<p>نسخ اس علم کا سو فوج کینچ کر لیا تھا تو اس کے عکس اک صاعقہ سا پڑا تھا</p>	<p>رخون کی گرد جو کھنکھارے کا لایا تھا تو اشتیاق میں حور وں نے سر کا لایا تھا</p>
<p>۴۷ ہر اک مہر سے کھینچ کر بیان نہ کر کے کینچ کر ہر اک مہر سے کھینچ کر بیان نہ کر کے کینچ کر</p>	<p>۴۸ کیا ہے کہ جس نے کھنکھارے کی طرح کیا ہے کہ جس نے کھنکھارے کی طرح کیا ہے کہ جس نے کھنکھارے کی طرح کیا ہے کہ جس نے کھنکھارے کی طرح</p>	<p>۴۹ کیا ہے کہ جس نے کھنکھارے کی طرح کیا ہے کہ جس نے کھنکھارے کی طرح کیا ہے کہ جس نے کھنکھارے کی طرح کیا ہے کہ جس نے کھنکھارے کی طرح</p>
<p>نشان فوج حسینی جو بہن بلند ہوا کماؤ شوق نہایت کن دین بلند ہوا</p>	<p>پس از نہادت عباس ہم آٹھا لینگ امام مہدی دین پھر اسے لگا لینگ</p>	<p>سحر کو ہو گیا کم نور منہ پہ تاروں کے زمین پہ نیز سچکے لگے سواروں کے</p>
<p>۵۰ ہر اک مہر سے کھینچ کر بیان نہ کر کے کینچ کر ہر اک مہر سے کھینچ کر بیان نہ کر کے کینچ کر</p>	<p>۵۱ کیا ہے کہ جس نے کھنکھارے کی طرح کیا ہے کہ جس نے کھنکھارے کی طرح کیا ہے کہ جس نے کھنکھارے کی طرح کیا ہے کہ جس نے کھنکھارے کی طرح</p>	<p>۵۲ کیا ہے کہ جس نے کھنکھارے کی طرح کیا ہے کہ جس نے کھنکھارے کی طرح کیا ہے کہ جس نے کھنکھارے کی طرح کیا ہے کہ جس نے کھنکھارے کی طرح</p>
<p>علم کا شجر پھر ہر اوج لہر کھاتا تھا شوق میں چہرے خورشید تھر تھاتا تھا</p>	<p>نشان سید ابرار ہو تو ایسا ہو علم تو ہی پہ علم دار ہو تو ایسا ہو</p>	<p>حسین نام کو کس کس سے ملکتے تھے سنبھول شوق تھا بہت میں ان کے</p>

<p>علم کہا حضرت عباسؓ نے فرمایا کہ میں نے اپنے چچا کو دیکھا تھا کہ وہ اپنے چچا کے گھر پر بیٹھ کر روتے رہتے تھے</p>	<p>علم کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے چچا کو دیکھا تھا کہ وہ اپنے چچا کے گھر پر بیٹھ کر روتے رہتے تھے</p>	<p>علم کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے چچا کو دیکھا تھا کہ وہ اپنے چچا کے گھر پر بیٹھ کر روتے رہتے تھے</p>
<p>پہرہ بروج اہل حرم کے لیے تشریف فرما ہے کہ اگر دھیرے کے آتش پڑی ہو تو یہی ہے</p>	<p>صلاح تن پہ جو انوکھی درستی ہے خدا کی رہ میں دوبارہ کم کو چھوٹ گیا</p>	<p>حسینؓ ہر مراثی تراخو زادہ ہے مددگار روز ہر اس وقت کیا ارادہ ہے</p>
<p>علم کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے چچا کو دیکھا تھا کہ وہ اپنے چچا کے گھر پر بیٹھ کر روتے رہتے تھے</p>	<p>علم کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے چچا کو دیکھا تھا کہ وہ اپنے چچا کے گھر پر بیٹھ کر روتے رہتے تھے</p>	<p>علم کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے چچا کو دیکھا تھا کہ وہ اپنے چچا کے گھر پر بیٹھ کر روتے رہتے تھے</p>
<p>جہاں تار کا وقت زوال ہو ورنہ یہ کیسے کیا اعلیٰ صغر کا حال ہو ورنہ</p>	<p>جناب فاطمہؓ کے دل کو بیقرار مانی ہے حسینؓ امام کی آج آخری سواری ہے</p>	<p>عدو کو ترے میں مظلوم کر بلائی ہے ترے جیب کے محبوب سے لڑائی ہے</p>
<p>علم کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے چچا کو دیکھا تھا کہ وہ اپنے چچا کے گھر پر بیٹھ کر روتے رہتے تھے</p>	<p>علم کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے چچا کو دیکھا تھا کہ وہ اپنے چچا کے گھر پر بیٹھ کر روتے رہتے تھے</p>	<p>علم کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے چچا کو دیکھا تھا کہ وہ اپنے چچا کے گھر پر بیٹھ کر روتے رہتے تھے</p>
<p>ہر جسے سردی کی آتش خلیل کے اوپر نگاہ ہے اسی رتب جلیل کے اوپر</p>	<p>لباس پہنے ہر اک جو راہنمائی ہے فقط حسینؓ کے آنے کی دیر مائی ہے</p>	<p>ہر ایک شخص کو منظور پہنچتی تھی بہادری سے شہید پر برستی تھی</p>

<p>۱۰۰ کدو چنک جبکہ مہر و تھکا بدون کا شاہ پر خیر کی کیا کیا خیر سے بڑھے کا حکم کیا کہنے کر غرضیں تباہ کیا کیا</p>	<p>۱۰۱ در آئے بچہ جو جنت میں توفیق و توفیق سے توفیق توفیق و توفیق سے توفیق توفیق و توفیق سے توفیق</p>	<p>۱۰۲ ہاں بیچ لیکہ فضا کی کیا کیا کہ توفیق سے توفیق سے توفیق توفیق و توفیق سے توفیق توفیق و توفیق سے توفیق</p>
<p>کہا یہ بھائی سے بھر کر علم اٹھائے چلو کہار فیتون سے بھر کر قدم اٹھائے چلو</p>	<p>علم حسین کا اعدا کے سر پہ جاہر ہوگا اٹھائے شور کہ رسول آپ ہو بچا</p>	<p>مساوون کو نہ دہی کا لٹ بند پانی کی بلا کے گھر میں غرض خوب مہمانی کی</p>
<p>۱۰۳ توفیق و توفیق سے توفیق توفیق و توفیق سے توفیق توفیق و توفیق سے توفیق توفیق و توفیق سے توفیق</p>	<p>۱۰۴ صفیہ کا اسلام سے توفیق صفیہ کا اسلام سے توفیق صفیہ کا اسلام سے توفیق صفیہ کا اسلام سے توفیق</p>	<p>۱۰۵ وہاں بیچ لیکہ فضا کی کیا کیا کہ توفیق سے توفیق سے توفیق توفیق و توفیق سے توفیق توفیق و توفیق سے توفیق</p>
<p>جو گرم جست وہ آنکے سمند ہو تھے زمین سے چار تار بلند ہو تھے</p>	<p>خدا نگ لشکر اعدائے یہ لگائے تھے کہ خیر گاہ میں کتنے ہی تر آئے تھے</p>	<p>بس اس بھی جادو ہم کو نہ تھا کہ کوئی نہ دو گہائی تو بیا سے ہی پھر ہوئی تھی</p>
<p>۱۰۶ ہر ہی جنت میں توفیق توفیق و توفیق سے توفیق توفیق و توفیق سے توفیق توفیق و توفیق سے توفیق</p>	<p>۱۰۷ جنت میں توفیق سے توفیق جنت میں توفیق سے توفیق جنت میں توفیق سے توفیق جنت میں توفیق سے توفیق</p>	<p>۱۰۸ جنت میں توفیق سے توفیق جنت میں توفیق سے توفیق جنت میں توفیق سے توفیق جنت میں توفیق سے توفیق</p>
<p>ہو رسول کا قائم مقام آتا ہی ہو حسین علیہ السلام آتا ہی</p>	<p>خلیل فوج کو فتح و طغیاء دیوے جناب فاطمہ کی کو کہ کو بجا ایوے</p>	<p>جیسے حسین تو کب فکر ہی گدائی کی سلامتی سے غرض ہی مجھے تو بھائی کی</p>

صلی
روا کو درویشی که در دست
پایه شام که جان فراق
نگاه آسید چو سلطان باری
کمال نام نه فتنه تابا که در

صلی
نیلین سحرکار ز صفا و تقی
کسوزید کی تبیین کوان
اصحی بود صلیح بیان
نیکایر حضرت عباس در دوش

صلی
صلی حاکم من در دفع
بشست شکر شکر بی موی جاک
ادھر تو کلید ساز جاک
ادھر غار در در و در و در و در

مین جو اسحق اسوقت مجکوبان
تو یاسین علی اصغر کی بول

یہ گفتگو تری سنا میں کج ادائیگی
پہ کیا کروں نہیں مہی حسین بھائی کی

وہ اپنے قتل پہ گود مہدم نکلتے تھے
اگر بیش کو وہ انہ سے نہ لیتے تھے

صلی
یکباری فتنہ خانی بول
بہج آجک جاک صلیح کا پیام
کما حسین جاک بیان
چو عورت کو صلیح و جاک

صلی
ہر ادب است علامت نبوت
کما کہ صلیح نبین بانی
نکاح کما شہر سکین کی فاکت
کما کہ شہر ان لا ائلا الا

صلی
ادھر سے آگیا زنگار کا
ادھر سے آگے سنا و دشمن
ادھر سے شجاعت کی داد
اگر خیرین باجی سے باغی

مری طایف سے علوار میراجا و رگا
سنوگی تم بھی وہ جو کہ جواب و رگا

یہ جاسب مری دشمن سپاہ نام ہوئی
گواہ رہو کہ حجت مری تمام ہوئی

ہر ایک کے لیے اندوہ گین نام ہو
نہ دن تمام ہوا تھا کہ سب نام ہو

صلی
چاچا ادھر کو فتنہ
بوجو حکم اسوس
کما حسین کا پیام
بہ وہ نام نہ وہ شاہ کی

صلی
میں حسین آتی نظر جو طلال
تجربہ کے جاک فضل حق
بوجو حکم کما بیان
کما فیض کما

صلی
کون حسین کی شکل
کفری ہو کر تصدیق
کما اتفاق جو کما
ہر ایک نے تھما دین

لما اخیر کو یہ کون قدر دانی ہو
انھیں پہ کیا متعین تلوار آزمانی ہو

ادھر کی فوج تو نازان ہوا ہوا ہو
مگر حسین کی ابد م نظر خدا پر ہو

سیاہ ریش خضابی کا گرد مالہ تھا
قرنہ منہم شب معراج سے نکالہ تھا

وہ کان

<p>۱۹۲ وہ کان کر خدای سالیہ کان زین وہ چین کہ نہی مصلیٰ کان سے کہابی بن مطلع دیوان سودت پاک صین چین و مطلع دیوان</p>	<p>۱۹۱ کسین کی تھی سداوت کی کام گروہ اب غم اس سے پہلے کی کام کسا کر باغ مبارک کیلئے با قدم بجینے رسول خدا امام مہم</p>	<p>۱۹۰ یہ ذوالفقار تہ فخر کی کام لیکھ کر پہلے ہی شائے میں کی کام نہیں قاضی علم کی دہشت و غما دکھانے کوئی حکم ذوالجبردی اسجا</p>
<p>نشان سجدہ جو ماتھے پہ آشکارا تھا سودہ ہلال کے باہن اک ستارہ تھا</p>	<p>خیر وقت جو تھا شاہ کر بلالی بکا ہوا تھا آکے ہجوم اس پاسبان صلی کا</p>	<p>رہی مہم مری تیغ آزمائے سے کہ تھک رہا قادی ہی اس گھرانے سے</p>
<p>۱۹۳ کہا ہے کہ فنا آن لبون کی کتاب صحنوں سے شیشے نہر کے منور گلاب وہ چہرے کھفت خدا کی کھلائی مزیں میں نام کو باقی ہی نہ بیا لی</p>	<p>۱۹۲ پکا تھے عود کی خوشبو آج کل شجاعت کی جی جی خوشبو اگر میں اس وقت تو بھلا تھا تو تم سایہ نام کو اب غیب میں لا دو تم</p>	<p>۱۹۱ خدا کا حکم جو دین الہی کا پکا تھا وہ ایک سبب جو کہ اس میں پکا تھا خدا کے دوست میں اس میں نصف کھا تھا تو نور قاطب سبب میں بن آ رہا تھا</p>
<p>۱۹۴ تھیکا چشم سے بے اسرہ حسین ہوسے سید البرص اصغر جو نور میں ہوسے</p>	<p>جلو میں کوئی نہ بیٹا ہی اور نہ بھائی ہو کہو گے جنگ تو پھر دید کیوں لگائی ہو</p>	<p>راجہ نصف فرشتے لے لیا اسکو خدا کے عزم پہ بیجا کے دھریا اسکو</p>
<p>۱۹۵ گلا خاں سب کو کا دوا کر کے نشان پر خاں گریبان جنگ جبر ساجد سب کو نور علم میں وہ سب کو شمشیر میں جھکے</p>	<p>۱۹۴ خوشی باقی تو ہے کہ وہ میں ابو خاتم کی بیت کا تم کو راز دار جبر کا جو بیت ذوالفقار کا زوار کہان یہ تم میں جلا ذوالفقار کا</p>	<p>۱۹۳ یوسف کیسے بچ کر کے کیا پیدا علی کی اسلئے پہلے کی طرح کیا مخاطب اپنے خیر میں آزار دیکھا نور تو اب بھی سیدان میں جھکے</p>
<p>وہ ہاتھ دوست یہ اللہ کی نشانی تھا وہ دوش دوش رسول خدا کے ثانی تھا</p>	<p>یہ ذوالفقار تو حیدر ہی سے نکلی تھی علی کے ہاتھ سے یہ تیغ خوب جلتی تھی</p>	<p>کھینچی ادھر میں ادھر شام کی سیاہی تھی کہ میری ضرب کی کوئین میں پناہ نہیں</p>

۱۹۴
ایام کو تو نہ تھا تھیں کھینچنی غلط
چو ذوالفقار نے اس طور کا کیا ذکر
کہ چھیننے کی قید پر آج ہو چکا

۱۹۴
وہ بنی کوئی اور دینی جگہ
یعنی کہ قدرت حق کی نظر آئی
یہاں تک کہ اس کی زبان آج

۱۹۴
تجلی کی روش میں کھینچنی غلط
مرا جیو یہ ہے جیو کو بوجھ
روانہ طبع و جنت سے اس کے لئے

۱۹۴
جہاں سے جس وقت ذوالفقار ہوئی
پہلی نہ تھی کہ چک آسمان کے پار ہوئی

۱۹۴
نقطہ علی کی نہ شمشیر کا اثر ہو یہ
جناب فاطمہ کے شیر کا اثر ہو یہ

۱۹۴
بلایے کو تری امت پر آئی ہوئی
مرے حسین کے تلوار اب نکالی ہوئی

۱۹۴
تجلی حسین علیہ السلام
تجلی چوئی کے لئے امام
تجلی کے لئے امام
تجلی کے لئے امام

۱۹۴
آج کے لئے امام
آج کے لئے امام
آج کے لئے امام
آج کے لئے امام

۱۹۴
تجلی حسین علیہ السلام
تجلی چوئی کے لئے امام
تجلی کے لئے امام
تجلی کے لئے امام

۱۹۴
وہ ذوالفقار کسی سر پہ کب بھڑکتی
یہ ایک صفت تھا اس کا کہ وہی کرتی تھی

۱۹۴
عجب لشیبہ فرازا سیاہ وہ دکھائی تھی
زمین میں قصبہ ملک ڈوب جاتی تھی

۱۹۴
مصر کے لئے ساعدہ سردار زمین کو تھام لیا
فلک کو تھام لیا اور زمین کو تھام لیا

۱۹۴
گر ایک صفت پر آئی آنسو و قہر
نہیں چھینچھاں نیم بسملوں کا دم
چھینچھو جو دوسری صفت کی ان امام
چھینچھو ملک الموت نے کہا جیم

۱۹۴
نقل عام سے خاص کی جگہ
نقل عام سے خاص کی جگہ
نقل عام سے خاص کی جگہ
نقل عام سے خاص کی جگہ

۱۹۴
نقل عام سے خاص کی جگہ
نقل عام سے خاص کی جگہ
نقل عام سے خاص کی جگہ
نقل عام سے خاص کی جگہ

۱۹۴
حسین امام ابھی تیغ سے لگانا تم
میں اس پائون فراغت تو اسے پانا تم

۱۹۴
سراسری یوہن اعدا پہ ہاتھ پڑتے تھے
روانی انکی جو کھتی اُس طرح نہڑتے تھے

۱۹۴
بڑا بھول پہا احسان حق قتال ہو
کہ کھنڈ لال مری کو کھنڈے کال ہو

<p>۱۹۵ کجا پناہ نہ پائی نہ پناہ نہ پناہ کرونگان جوں کہ دل کو دین نہ پناہ کجا کہ سر نہ لائے نہ لائے نہ لائے کجا کہ سر نہ لائے نہ لائے نہ لائے</p>	<p>۱۹۵ کجا پناہ نہ پائی نہ پناہ نہ پناہ کرونگان جوں کہ دل کو دین نہ پناہ کجا کہ سر نہ لائے نہ لائے نہ لائے کجا کہ سر نہ لائے نہ لائے نہ لائے</p>	<p>۱۹۵ کجا پناہ نہ پائی نہ پناہ نہ پناہ کرونگان جوں کہ دل کو دین نہ پناہ کجا کہ سر نہ لائے نہ لائے نہ لائے کجا کہ سر نہ لائے نہ لائے نہ لائے</p>
<p>حصول کچھ نہیں یہ تیغ آزمائے سے نجات امت عاصی ہو سر کٹائے سے</p>	<p>یہ ظلم بھائی پر زینب جو دیکھ دیتی تھی دولہائی حضرت خیر النساء کی دیتی تھی</p>	<p>جو تم لوگ میں مہی علی کی ہوتی ہوں تو میں کمونگی کہ میں فاطمہ کی ہوتی ہوں</p>
<p>۱۹۵ کجا پناہ نہ پائی نہ پناہ نہ پناہ کرونگان جوں کہ دل کو دین نہ پناہ کجا کہ سر نہ لائے نہ لائے نہ لائے کجا کہ سر نہ لائے نہ لائے نہ لائے</p>	<p>۱۹۵ کجا پناہ نہ پائی نہ پناہ نہ پناہ کرونگان جوں کہ دل کو دین نہ پناہ کجا کہ سر نہ لائے نہ لائے نہ لائے کجا کہ سر نہ لائے نہ لائے نہ لائے</p>	<p>۱۹۵ کجا پناہ نہ پائی نہ پناہ نہ پناہ کرونگان جوں کہ دل کو دین نہ پناہ کجا کہ سر نہ لائے نہ لائے نہ لائے کجا کہ سر نہ لائے نہ لائے نہ لائے</p>
<p>جب ایسا بھائی جیسا پسر ترا اندھا تو زندگانی کا واللہ کچھ مزاحم رہا</p>	<p>وہ بولی اس لیے ہم اپنا ہاتھ ملے ہیں کہ تیرے باپ پر حربے عدو کے چلتے ہیں</p>	<p>ہماری ماں انھیں زربیشمار دیوگی نہو اپنی فاطمہ اکبر انار دیوگی</p>
<p>۱۹۵ کجا پناہ نہ پائی نہ پناہ نہ پناہ کرونگان جوں کہ دل کو دین نہ پناہ کجا کہ سر نہ لائے نہ لائے نہ لائے کجا کہ سر نہ لائے نہ لائے نہ لائے</p>	<p>۱۹۵ کجا پناہ نہ پائی نہ پناہ نہ پناہ کرونگان جوں کہ دل کو دین نہ پناہ کجا کہ سر نہ لائے نہ لائے نہ لائے کجا کہ سر نہ لائے نہ لائے نہ لائے</p>	<p>۱۹۵ کجا پناہ نہ پائی نہ پناہ نہ پناہ کرونگان جوں کہ دل کو دین نہ پناہ کجا کہ سر نہ لائے نہ لائے نہ لائے کجا کہ سر نہ لائے نہ لائے نہ لائے</p>
<p>میرے بزرگوں نے کب یہ رفیق بائے تھے مجھے تو خوبی قسمت سے ہاتھ آئے تھے</p>	<p>ہماری منت وزاری جو دیکھ پاؤنگی وہ سنگدل بھی جو ہونگے تو رحم کھاؤنگے</p>	<p>پھر کی طرح میں زخم اپنے تن پہ کھاؤنگی جو حق بچائے گا اُس طرح بچاؤنگی</p>

۱۹۵
کیا حضرت نسیب شریفین کی طرح
کرنیزہ خاتون شریفین کی طرح
مراکتنا تو ہو گیا شوق بھلائی
وہاں ہوئی انھیں نئی زندگی

سکینہ بولی مجھی کو قدم بڑھانے دو
پھوپھی جو تم نہیں جانتیں تو مجھ کو جانے دو

۱۹۶
یہ جوت اتنی بولی چوٹی پر
کھڑی تھی دھیان میں جھکی ہوئی
نہیں گئی غریب شاہ کی شہ
یہاں ہوئی وہ دین غنیمت سے

سکینہ لراحتون سے فضا کے کھلی جاتی تھی
مثال ماہی ہے آب تلملہ تی تھی

۱۹۷
ابھی شاہ کی لکھنؤ بولی تھی
یہاں ہوئی پیر جہاں سے
یہاں ہوئی پیر جہاں سے
یہاں ہوئی پیر جہاں سے

لمبہ مرتبہ شاہ زہد زرین افتاد
اگر غلط کلمہ عرش برز میں افتاد

۱۹۸
مجھ کو چھپ کے اٹھ سے اٹھنا پڑا
کبھی وہ اٹھ و عباس کو تھکاتی تھی
کسی کی چاروں طرف سے صدا تھی
یہاں ہے عابد بجا کر جگاتی تھی

یہ کیسی نیند ہے بھائی جو تھکوا آئی ہو
تھکا رہے ہیں یہی ابھی سے جھائی ہو

۱۹۹
تو کچھ حال سکینہ کا در بہت سنج
تو کچھ حال سکینہ کا در بہت سنج
تو کچھ حال سکینہ کا در بہت سنج
تو کچھ حال سکینہ کا در بہت سنج

تھک رہے واسطے اپنی کا جام لانا ہوں
تم ایسی مان کئے بیٹا چلو میں آنا ہوں

۲۰۰
تو کچھ حال سکینہ کا در بہت سنج
تو کچھ حال سکینہ کا در بہت سنج
تو کچھ حال سکینہ کا در بہت سنج
تو کچھ حال سکینہ کا در بہت سنج

تو کچھ حال سکینہ کا در بہت سنج
تو کچھ حال سکینہ کا در بہت سنج

<p>۱۰۰ اب جو یاد ہو سب کچھ کھنڈ ہو نقش کو یاد ہو اوراق طلاق ہو اسطرح چشم بین کسی کچھ نہیں نشان بادام سے جوتے ہیں بیاہر</p>	<p>۱۰۱ اس جان کو خاک حسن جو کچھ تو بجا چرخ خورشید بلال برین اور نہ بجا کھنڈ قاش زلال کرک شکران کا سوج مریا سے لطافت ہن ایک لکے لکے</p>	<p>۱۰۲ خوشامکان بن لے کر گون گون کچھ غم نہیں ہو سکتی بچن لکھنؤ گردن سے گردن گردن کیا بار مورخان آتی سے خدا کو</p>
<p>صاف اسکے دین تکسین یوں دل میں دین غنیمت میں شہن کے گریبان میں</p>	<p>نہ کو حال جو زیبا رخ اوزر ہو یہ نافہ آہو سے چشم علی اکبر ہو یہ</p>	<p>سینے میں گوہر اسرار کا گنجینہ ہو اور کدورت سے بھری صورت آئینہ ہو</p>
<p>۱۰۳ سکین کو کون لنگھ بہن میں چمکے عالم کون لنگھ گرد آتش سے کریمہ والی لکھ دیکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ</p>	<p>۱۰۴ لغ پندہ آئینہ بیاہر نظر پندہ آئینہ بیاہر نظر لغ پندہ آئینہ بیاہر نظر کان یوت سے غلامی کو مزار</p>	<p>۱۰۵ بای کو صفا چھلیان میں بیاہر نات بالاسے غم کر رہا ہو مغرسا قین کا آنا ہو صفا لکھ</p>
<p>سبزہ خط میں نہ کس طرح یہ شادابی ہو کہ جسے چاہ زرخیزان سے سیرابی ہو</p>	<p>یہ زمرہ ہنیں اس حسن کے گنجینے میں عکس گو یا بر طوطی کا ہر آئینے میں</p>	<p>عضو ستر بہ قدم ایک سے ایک علا کر ید قدرت ہی نے سانچے میں انھیں ڈھال کر</p>
<p>۱۰۶ لغ پندہ آئینہ بیاہر نظر پندہ آئینہ بیاہر نظر لغ پندہ آئینہ بیاہر نظر کان یوت سے غلامی کو مزار</p>	<p>۱۰۷ لغ پندہ آئینہ بیاہر نظر پندہ آئینہ بیاہر نظر لغ پندہ آئینہ بیاہر نظر کان یوت سے غلامی کو مزار</p>	<p>۱۰۸ لغ پندہ آئینہ بیاہر نظر پندہ آئینہ بیاہر نظر لغ پندہ آئینہ بیاہر نظر کان یوت سے غلامی کو مزار</p>
<p>بہن روستے کتابی الف منبکو ہو مرگ سے اسکے احباب ہم آغوش ہو</p>	<p>اس لیے مردک دیدہ سیر پوش ہو اس لیے پنچہ خورشید صد الزان ہو</p>	<p>پنچہ دوست اجل سکا بلای جان ہو اس لیے پنچہ خورشید صد الزان ہو</p>

کراکھ

<p>۴۴ کیا کہوں باغی نباتت قدی عالم سر تر جا بجا کی کہیں نہیں کہہ سکے تختہ میں کہوں گویا کی جھلک وہ زمین ان کے سر کا بیٹا ہے</p>	<p>۴۵ اوردہ سہلے سن سہلے سن سہلے باغوں میں جن لطفات کی ہر ہر پہری زور سے کہی باغی ہر دو چار گھڑی چلے شمع تاشانی ہر ایک کڑی</p>	<p>۴۶ ہم ہر نقش قدم ہر پہرے کی کوئی گروہ اندازہ فدا کی گئی ہر پہری مراکھان شاخا سے نرس جان بھری راکب بنا جو کہے جس جان بھری</p>
<p>کیوں قدسوس نہ ہر وقت صبر آسکی ہو آرہو چہ نہ ہو کہ رکاب آسکی ہو</p>	<p>لطف کیا چشم مصفا یہ دکھلاتی ہر صورت جو ہر سہلے نظر آتی ہر</p>	<p>ذکر ہر گرو کو ہمراہ تو کیا جانے کا سایہ بھی اسکو جو صوفی تھ تو نہیں باغ کا</p>
<p>۴۷ مردانہ شہر خفا ہر پہرے کی سایہ خفا ہر پہرے کی خود فرستہ خفا ہر پہرے کی</p>	<p>۴۸ اوردہ شہر خفا ہر پہرے کی سایہ خفا ہر پہرے کی خود فرستہ خفا ہر پہرے کی</p>	<p>۴۹ اکب بولاکہ یہ بانی تو تھیں پیسے کا بعد اکبر کے یہ چھوڑا بھی نہیں جینے کا</p>
<p>نور سے جو سر پہ نور کے سمور ہوا خود فدا لہجہ کی اک قلمیہ نور ہوا</p>	<p>نیز وہ خوشین جسے شکم گردون ہر گوسدا کا سر گردون کی طرح واژون ہر</p>	<p>اکب بولاکہ یہ بانی تو تھیں پیسے کا بعد اکبر کے یہ چھوڑا بھی نہیں جینے کا</p>
<p>۵۰ اگر گل نام کا یون کی سر پہرے کی سایہ خفا ہر پہرے کی خود فرستہ خفا ہر پہرے کی</p>	<p>۵۱ اگر گل نام کا یون کی سر پہرے کی سایہ خفا ہر پہرے کی خود فرستہ خفا ہر پہرے کی</p>	<p>۵۲ اگر گل نام کا یون کی سر پہرے کی سایہ خفا ہر پہرے کی خود فرستہ خفا ہر پہرے کی</p>
<p>شکل داغ دل شہر پیرنایاں ہر یہ دو و آہ حرم شاہ شہیدان ہر یہ</p>	<p>بق کو تیری زلفا سے پو کرتا ہر گام میں عصبہ کو نین کو طہ کرتا ہر</p>	<p>قتل پر سے اچھٹا کسی جلا کا ہر اسپہر چلنے کا نہیں صاحب اولاد کا ہر</p>

<p>۱۰۰ کسی بستی کی کوئی دلیل نہیں سینہ پر ہوا ہر طرف سے نہیں کسی بستی کی کوئی دلیل نہیں کسی بستی کی کوئی دلیل نہیں</p>	<p>۱۰۱ سال شمار دان غازی کی تو فدا پہلے باجی نہیں خاں اور سدا دل میں جان باب کے کیا ہو گا دل میں جان باب کے کیا ہو گا</p>	<p>۱۰۲ زندہ والد اسے گر کوئی لیا و گیا حاکم شام سے وہ خلعت و زربا و گیا زندہ والد اسے گر کوئی لیا و گیا حاکم شام سے وہ خلعت و زربا و گیا</p>
<p>۱۰۳ ہم جا بجا تیرے نہیں کیا نہ تو تیرے نہیں کیا نہ تو تیرے نہیں کیا نہ تو تیرے نہیں کیا</p>	<p>۱۰۴ بہا اسکے کو مان اسکی کہ مر جاو گی ہاے درندہ کی کہ کیکے وہ مر جاو گی بہا اسکے کو مان اسکی کہ مر جاو گی ہاے درندہ کی کہ کیکے وہ مر جاو گی</p>	<p>۱۰۵ نہ تو تیرے نہیں کیا نہ تو تیرے نہیں کیا نہ تو تیرے نہیں کیا نہ تو تیرے نہیں کیا</p>
<p>۱۰۶ دل دکھانا کسی بیدل کا زبون ہوتا ہے ایک عہد کی او لاو کا خون ہوتا ہے دل دکھانا کسی بیدل کا زبون ہوتا ہے ایک عہد کی او لاو کا خون ہوتا ہے</p>	<p>۱۰۷ یہ جوانی علی اکبر کی جو یاد آو گی اپنا دل وہ کو کس طرح سے بہا دے گی یہ جوانی علی اکبر کی جو یاد آو گی اپنا دل وہ کو کس طرح سے بہا دے گی</p>	<p>۱۰۸ نہ تو تیرے نہیں کیا نہ تو تیرے نہیں کیا نہ تو تیرے نہیں کیا نہ تو تیرے نہیں کیا</p>
<p>۱۰۹ دل دکھانا کسی بیدل کا زبون ہوتا ہے ایک عہد کی او لاو کا خون ہوتا ہے دل دکھانا کسی بیدل کا زبون ہوتا ہے ایک عہد کی او لاو کا خون ہوتا ہے</p>	<p>۱۱۰ یہ جوانی علی اکبر کی جو یاد آو گی اپنا دل وہ کو کس طرح سے بہا دے گی یہ جوانی علی اکبر کی جو یاد آو گی اپنا دل وہ کو کس طرح سے بہا دے گی</p>	<p>۱۱۱ نہ تو تیرے نہیں کیا نہ تو تیرے نہیں کیا نہ تو تیرے نہیں کیا نہ تو تیرے نہیں کیا</p>
<p>۱۱۲ دل دکھانا کسی بیدل کا زبون ہوتا ہے ایک عہد کی او لاو کا خون ہوتا ہے دل دکھانا کسی بیدل کا زبون ہوتا ہے ایک عہد کی او لاو کا خون ہوتا ہے</p>	<p>۱۱۳ یہ جوانی علی اکبر کی جو یاد آو گی اپنا دل وہ کو کس طرح سے بہا دے گی یہ جوانی علی اکبر کی جو یاد آو گی اپنا دل وہ کو کس طرح سے بہا دے گی</p>	<p>۱۱۴ نہ تو تیرے نہیں کیا نہ تو تیرے نہیں کیا نہ تو تیرے نہیں کیا نہ تو تیرے نہیں کیا</p>

[illegible]

<p>دعای ای کائنات کس خدای تو نیست یار تو خدای پند و پریشان بلبل کس خدای تو نیست گر زلف خیزد بر رخ تو کس کس کس</p>	<p>دعای ای که کائنات تو خدای تو نیست یار تو خدای پند و پریشان بلبل کس خدای تو نیست گر زلف خیزد بر رخ تو کس کس کس</p>	<p>دعای ای که کائنات تو خدای تو نیست یار تو خدای پند و پریشان بلبل کس خدای تو نیست گر زلف خیزد بر رخ تو کس کس کس</p>
<p>گاه تمام دستان که رطبتی بر جان کبریا تکلیبی در کمال آگاهی بان کبریا</p>	<p>وہ اکیلا ہی مردا کی کرے گا شہید در نہ دیدار کی حسرت میں مرگا چہید</p>	<p>گر چھاوینگے سری پاسبان عین و رنگی بجائی کی سر سے قدم تک میں پاسبان رنگی</p>
<p>دعای ای کائنات کس خدای تو نیست یار تو خدای پند و پریشان بلبل کس خدای تو نیست گر زلف خیزد بر رخ تو کس کس کس</p>	<p>دعای ای کائنات کس خدای تو نیست یار تو خدای پند و پریشان بلبل کس خدای تو نیست گر زلف خیزد بر رخ تو کس کس کس</p>	<p>دعای ای کائنات کس خدای تو نیست یار تو خدای پند و پریشان بلبل کس خدای تو نیست گر زلف خیزد بر رخ تو کس کس کس</p>
<p>چوٹ ایسی ہی تکی شیشہ دل ڈوٹ گیا آج اکبر سا برابر کا پس چھوٹ گیا</p>	<p>دیکھ امیر لاڈلی بجائی ترا کیا کرتا ہو نوجوان سا کوئی امید میں غم کرتا ہو</p>	<p>سے چکے فوج سے ہریا کا کنار اکبر لو مبارک ہو سلامت ہو تھالا اکبر</p>
<p>دعای ای کائنات کس خدای تو نیست یار تو خدای پند و پریشان بلبل کس خدای تو نیست گر زلف خیزد بر رخ تو کس کس کس</p>	<p>دعای ای کائنات کس خدای تو نیست یار تو خدای پند و پریشان بلبل کس خدای تو نیست گر زلف خیزد بر رخ تو کس کس کس</p>	<p>دعای ای کائنات کس خدای تو نیست یار تو خدای پند و پریشان بلبل کس خدای تو نیست گر زلف خیزد بر رخ تو کس کس کس</p>
<p>کیا نظر آوے مجھے اب وہ بہت دہ گیا ساتھ اکبر کے تو آنکھوں کا مسہ ہو گیا</p>	<p>بھر سکدے نہ کہا دور ملک جاہو پئے ابو بجائی علی اکبر لب دیا ہو پئے</p>	<p>اپنی آنکھوں سے ابھی دیکھ میں آتی ہوں بجائی اکبر کی جوانی کی قسم کھاتی ہوں</p>

<p>حکم پیشتر فرستی تھی از کار جوانان خفتن چو شمشیر از کمر تو سخت خاک کی جان شب تاب توان سزاوارتر آما آتشی که آید با جان</p>	<p>حکم تو فرستی کی کمرت سے آئی جو صدا بے یقین شاہ کو کمر کی آگ بگدا اس گھڑی فرست کی طرف انتظار تھا ایسا نا اے گلے سے پر شاہ شیدا</p>	<p>حکم شاہ سے سخت نشتی کما رو حال با تو کار گرگون نخت آتا ہو نظر لاش بجا بیسیدان کو بی بی من دور نہ جا بلکی کہ کہ یہ اکبر کہہ</p>
<p>مستو صبا یہ ہو تھیں مسرطام و دیگا حال اس ماورنا شاد کا کیا ہو دیگا</p>	<p>یا سہی دیکھو یہ کیا بلے ادبی کرتے ہیں مرے بیٹے کو جو مار تو خوشی کرتے ہیں</p>	<p>عمر اس میں خواب می نہ ہوا رہیں اب کسی طرح سے قابو میں دل نہ رہیں</p>
<p>حکم ایک نشتی کا تو فرست تھی کہ کمر ایک نشتی کا تو فرست تھی کہ کمر بہر و عاشق کی کیا پیر کی عالم جان سی ہو تو باد سے تعلق نہ ام</p>	<p>حکم کچھ جان تھیں چلے شاہ شیدا دور کو کھینچ کھانے میں دینا تھا دور کو کھینچ کھانے میں دینا تھا دوش تو فرست تھا کہ یہ کپڑا لاش</p>	<p>حکم نہیں خط کو تو صیب کی آغوش کی تھی کما تو فرست تھی کہ کما تو فرست تھی کما تو فرست تھی کہ کما تو فرست تھی کما تو فرست تھی کہ کما تو فرست تھی</p>
<p>مرامز نہ کہیں اسکو جتا کر آنا کیوں تو اسے جینہ میں بٹھا کر آنا</p>	<p>رکھ دیا لاکے در جینہ یہ اور رونے لگے صد تے لاش کے بعد در دو کھا ہوئے لگے</p>	<p>دوش پر لاش دھرے شاہ ام جاتے ہیں ہیان بانو کو یہ اہل حرم جاتے ہیں</p>
<p>حکم سپر کے پیر کی یہ نہاوی آج تو فرست کی کما تو فرست کی کما تو فرست کی تو فرست کی کما تو فرست کی کما تو فرست کی تو فرست کی کما تو فرست کی کما تو فرست کی</p>	<p>حکم بھکر کا خضر نہ تھی سے کمر ہم آج لاش لاش کی کما تو فرست کی کما تو فرست کی لاش لاش کی کما تو فرست کی کما تو فرست کی لاش لاش کی کما تو فرست کی کما تو فرست کی</p>	<p>حکم تو فرست کی کما تو فرست کی کما تو فرست کی تو فرست کی کما تو فرست کی کما تو فرست کی تو فرست کی کما تو فرست کی کما تو فرست کی تو فرست کی کما تو فرست کی کما تو فرست کی</p>
<p>علی اکبر سا جوان بھی نہ شمشیر ہوا بچا خاتمہ لاش کمر شمشیر ہوا</p>	<p>خلعت آخری اچھا سا بنھاؤ اسکو ارسلی مان سے کہہ دو لھا تو بنیاؤ اسکو</p>	<p>حسب خواہ ہوں میں تو نہ دار شمشیر جھکو مدفن بھی ملے قرب جوار شمشیر</p>

[illegible]

<p>۱۰۰ استوت صدایکجا بی خوشتر چون کوی خوش نشین سب بلیغ تها نمین نب خفت سب بلیغ</p>	<p>۱۰۱ سب بلیغ صدایکجا بی خوشتر چون کوی خوش نشین سب بلیغ تها نمین نب خفت سب بلیغ</p>	<p>۱۰۲ سب بلیغ صدایکجا بی خوشتر چون کوی خوش نشین سب بلیغ تها نمین نب خفت سب بلیغ</p>
<p>۱۰۳ سوجود هر اک سحره شیرین بیان بر فاطمه لوندی هر جا سوت کمان بر</p>	<p>۱۰۴ اس در کس صد مدینه من طاعت محی افسه کی تو ز منارند بر</p>	<p>۱۰۵ اطلاعه کس ظلمه سطره پاینگه سوزای که بر در جزا بر</p>
<p>۱۰۶ سب بلیغ صدایکجا بی خوشتر چون کوی خوش نشین سب بلیغ تها نمین نب خفت سب بلیغ</p>	<p>۱۰۷ سب بلیغ صدایکجا بی خوشتر چون کوی خوش نشین سب بلیغ تها نمین نب خفت سب بلیغ</p>	<p>۱۰۸ سب بلیغ صدایکجا بی خوشتر چون کوی خوش نشین سب بلیغ تها نمین نب خفت سب بلیغ</p>
<p>۱۰۹ جگو قسم اینی هر که خور سندر ونگ مین فاطمه کج رضا سندر ونگ بر</p>	<p>۱۱۰ یا پیر نه خجریار هوا شیر تلا و که کیا قتل و بار شیر بر</p>	<p>۱۱۱ بر باد لیون نکیا هر کس چادر نه ملی زین و کثوم بر</p>
<p>۱۱۲ سب بلیغ صدایکجا بی خوشتر چون کوی خوش نشین سب بلیغ تها نمین نب خفت سب بلیغ</p>	<p>۱۱۳ سب بلیغ صدایکجا بی خوشتر چون کوی خوش نشین سب بلیغ تها نمین نب خفت سب بلیغ</p>	<p>۱۱۴ سب بلیغ صدایکجا بی خوشتر چون کوی خوش نشین سب بلیغ تها نمین نب خفت سب بلیغ</p>
<p>۱۱۵ جیتکت خدا جگو رضا سندر ونگ والله نه جنت مین قدم کوی بر</p>	<p>۱۱۶ جیتی تھی تو بایا کومین نربت مین بلی اکر ام بر</p>	<p>۱۱۷ مین مانی هون سوک کپشون فرزادی کو پشاک سیرم بر</p>

<p>۱۰۰ ہرگز کہ لے نہ آئے اور گار آستان جس کی جگہ جگہ و صد اور فدا و فدا سوئے بین فزون نہ صلح و صلح ہون با بون و جبکہ بون و بون</p>	<p>۱۰۱ ہفتاد و ہزار گے مار گے مرقار ہوں گے عالم و دنیا کے جادو دار جبریں عمارت کی کھانے میں نہ ہو جو آریہ پکارتی نہ ہو</p>	<p>۱۰۲ ہرگز کہ لے نہ آئے اور گار آستان جس کی جگہ جگہ و صد اور فدا و فدا سوئے بین فزون نہ صلح و صلح ہون با بون و جبکہ بون و بون</p>
<p>۱۰۳ معبود شک اسکا تو رحمت سے خدائی دم مشک کی ہو اسکی تو کردن ہو طائی</p>	<p>۱۰۴ اسی خوشی میں بند کرو دیدہ ترکو زہرا کی سواری چلی آتی رادھو کو</p>	<p>۱۰۵ یاد اب مجھے اس فوج کی بیدار کا دن ہو سولہ خدا یامری فریاد کا دن ہو</p>
<p>۱۰۶ ہرگز کہ لے نہ آئے اور گار آستان جس کی جگہ جگہ و صد اور فدا و فدا سوئے بین فزون نہ صلح و صلح ہون با بون و جبکہ بون و بون</p>	<p>۱۰۷ اک اندر ہرگز کہ لے نہ آئے اور گار آستان جس کی جگہ جگہ و صد اور فدا و فدا سوئے بین فزون نہ صلح و صلح ہون با بون و جبکہ بون و بون</p>	<p>۱۰۸ ہرگز کہ لے نہ آئے اور گار آستان جس کی جگہ جگہ و صد اور فدا و فدا سوئے بین فزون نہ صلح و صلح ہون با بون و جبکہ بون و بون</p>
<p>۱۰۹ جہوت ہوا آذر ہر کی بیسیگی خورشید قیامت میں حرارت نہ بیگی</p>	<p>۱۱۰ اور گاند ہون کے اوپر شہنشاہ کا جام تیرون سے چھوڑا سید ظلم کا جام</p>	<p>۱۱۱ والہ کریمیت شہنشاہ عرب ہی ہم عاصیوں کی بسن ہی شمشاد کا ہی</p>
<p>۱۱۲ اک اندر ہرگز کہ لے نہ آئے اور گار آستان جس کی جگہ جگہ و صد اور فدا و فدا سوئے بین فزون نہ صلح و صلح ہون با بون و جبکہ بون و بون</p>	<p>۱۱۳ اک اندر ہرگز کہ لے نہ آئے اور گار آستان جس کی جگہ جگہ و صد اور فدا و فدا سوئے بین فزون نہ صلح و صلح ہون با بون و جبکہ بون و بون</p>	<p>۱۱۴ اک اندر ہرگز کہ لے نہ آئے اور گار آستان جس کی جگہ جگہ و صد اور فدا و فدا سوئے بین فزون نہ صلح و صلح ہون با بون و جبکہ بون و بون</p>
<p>۱۱۵ ہرگز کہ لے نہ آئے اور گار آستان جس کی جگہ جگہ و صد اور فدا و فدا سوئے بین فزون نہ صلح و صلح ہون با بون و جبکہ بون و بون</p>	<p>۱۱۶ ہرگز کہ لے نہ آئے اور گار آستان جس کی جگہ جگہ و صد اور فدا و فدا سوئے بین فزون نہ صلح و صلح ہون با بون و جبکہ بون و بون</p>	<p>۱۱۷ ہرگز کہ لے نہ آئے اور گار آستان جس کی جگہ جگہ و صد اور فدا و فدا سوئے بین فزون نہ صلح و صلح ہون با بون و جبکہ بون و بون</p>

<p>۱۰۰ ایں عالم میں سے فدا کیلئے جانیں کے منہ پر تو ایک لے بیان کر دیا ایں جاوے فدا کیلئے جانیں اسد مر صد آدین از عالم بیان</p>	<p>۱۰۱ بہارِ بخت تو چو چرخ کوست روشنی تو زیاد میان صفت بہارِ بخت تو چو چرخ کوست روشنی تو زیاد میان صفت</p>	<p>۱۰۲ سیدانی ہوں اور دہر سلطان ہوں ایں داورس خلق میں اب بطل ہوں سیدانی ہوں اور دہر سلطان ہوں ایں داورس خلق میں اب بطل ہوں</p>
<p>۱۰۳ فدا کیلئے جانیں اور فدا کیلئے جانیں فدا کیلئے جانیں اور فدا کیلئے جانیں</p>	<p>۱۰۴ خانی سے کیسی بی باں خانی سے کیسی بی باں خانی سے کیسی بی باں خانی سے کیسی بی باں</p>	<p>۱۰۵ مہمان بلا کر مرے بیٹے سے وفا کی بکیس کوستا یا ہیرو دہائی ہی خدا کی مہمان بلا کر مرے بیٹے سے وفا کی بکیس کوستا یا ہیرو دہائی ہی خدا کی</p>
<p>۱۰۶ خانی سے کیسی بی باں خانی سے کیسی بی باں خانی سے کیسی بی باں خانی سے کیسی بی باں</p>	<p>۱۰۷ خانی سے کیسی بی باں خانی سے کیسی بی باں خانی سے کیسی بی باں خانی سے کیسی بی باں</p>	<p>۱۰۸ خانی سے کیسی بی باں خانی سے کیسی بی باں خانی سے کیسی بی باں خانی سے کیسی بی باں</p>
<p>۱۰۹ خانی سے کیسی بی باں خانی سے کیسی بی باں خانی سے کیسی بی باں خانی سے کیسی بی باں</p>	<p>۱۱۰ خانی سے کیسی بی باں خانی سے کیسی بی باں خانی سے کیسی بی باں خانی سے کیسی بی باں</p>	<p>۱۱۱ خانی سے کیسی بی باں خانی سے کیسی بی باں خانی سے کیسی بی باں خانی سے کیسی بی باں</p>

۱۵۵ اگر کہیں کہیں غم نہ آئے تو کہیں کہیں غم نہ آئے تو کہیں کہیں غم نہ آئے تو کہیں کہیں غم نہ آئے	۱۵۶ نہیں کہیں کہیں غم نہ آئے نہیں کہیں کہیں غم نہ آئے نہیں کہیں کہیں غم نہ آئے نہیں کہیں کہیں غم نہ آئے	۱۵۷ اگر کہیں کہیں غم نہ آئے تو کہیں کہیں غم نہ آئے تو کہیں کہیں غم نہ آئے تو کہیں کہیں غم نہ آئے
آویگا نظر حال جو شاہ شہد کا اک غلغلہ پڑ جائیگا فریاد کا فریاد دہکا اپنی مصیبت سے اب کہ اللہ سے امت کی شفاعت کو طلب کہ	۱۵۸ نہیں کہیں کہیں غم نہ آئے نہیں کہیں کہیں غم نہ آئے نہیں کہیں کہیں غم نہ آئے نہیں کہیں کہیں غم نہ آئے	۱۵۹ اگر کہیں کہیں غم نہ آئے تو کہیں کہیں غم نہ آئے تو کہیں کہیں غم نہ آئے تو کہیں کہیں غم نہ آئے
عجیب آری اسوقت خدا نے جہان اب خوف ہلاکت کا ہی سب عالمیان کو خلاق سے کہیں گے ہمیں تو اسکا صلا سب عاصیان کو آتش و فرخ سے بکا د	۱۶۰ نہیں کہیں کہیں غم نہ آئے نہیں کہیں کہیں غم نہ آئے نہیں کہیں کہیں غم نہ آئے نہیں کہیں کہیں غم نہ آئے	۱۶۱ اگر کہیں کہیں غم نہ آئے تو کہیں کہیں غم نہ آئے تو کہیں کہیں غم نہ آئے تو کہیں کہیں غم نہ آئے

<p>۱۰ سید ابن جبریل کا مقام حکم کن صوم اور دارلند میں کشور سلطان م اس حکم میں کثرت نذر بد قوم کو</p>	<p>۱۱ یونان میں عیان کی کہ غیب سے ہوا کیا ہی دلدارانہ کو اور کیا دیو کو بان گردن غور و نیرست نیر کو یاد زیوں کا کج کر شیر کا شیر کو</p>	<p>۱۲ اراک کی دل میں جبریل کا خطاب دو طاقانایست آج کج خطاب اگر جو لابن سوز نین آو خطاب جاکا قاسم کی لکھ تو جو غم خواب</p>
<p>۱۳ غل کی کہ یہ ریاض حسن کا نہال ہو ابن کشتہ درخسیر کا لال ہو</p>	<p>۱۴ سر کیوں مکمل پڑے نذر چون گور کا ہر جلوہ لیس جوان میں مجھ کے نور کا</p>	<p>۱۵ سرس کے تاریخ بہ مشابہ نقاب کے سعد آفتاب دروہ خطوط آفتاب کے</p>
<p>۱۶ نور و دیہہ حسن کا نہال ہو البنوار شرف لانا ہو گو کہ خدا تو ارادہ باک خدا ہو نور رخ عروس میں نور و قضا ہو</p>	<p>۱۷ باز صاعی سرست غلام اختیار دکھلا رہا ہے یہ حسنی رنگ کی مبار اور میں بھی غلط شادی کی ہمار اور نیز بھی رنگ کا حسن دوا کار</p>	<p>۱۸ ہر جی میں آج سینی کی مگر مضمون خدایت زبان مگر چاہا جو میں کہ صفت سنی کی مگر بولنا کہ میں سر تسلیم مگر</p>
<p>۱۹ یہ لعل بے با حسن سب فرام کا داماد ہو حسین علیہ السلام کا</p>	<p>۲۰ مطلب یہ ہو قبول کے اس نور عین کا میں جامع شرف ہوں حسن اور حسین کا</p>	<p>۲۱ صلح سے جبکہ لوح پہ جاری ظلم کیا ماتھے کو لوح صفت ناراض رقم کیا</p>
<p>۲۲ ہر کج و دوستان کی قاف میں ہو یہ سپاہ خام میں کا لہذا ہو چنے میں نہ بیجاغت کا لہذا ہو اس قافلہ ان کی کو شرف عالمی ہو</p>	<p>۲۳ کی صانع ازل نے خود بنائی ہو ایک ایک چیز سے بزرگوں کی ہو برتر سوائی حسین حصہ ملی ہو یہ تین جہات اس قدر سالی ہو</p>	<p>۲۴ ہر کج و دوستان کی قاف میں ہو یہ سپاہ خام میں کا لہذا ہو چنے میں نہ بیجاغت کا لہذا ہو اس قافلہ ان کی کو شرف عالمی ہو</p>
<p>۲۵ مگر اسکی ہر مٹھی جو یہ معور خشم ہو دیکھو کہ سہل بند میان دو چشم ہو</p>	<p>۲۶ کم گوی ہو بھری حسن تلخ کام کی منظومیت حسین علیہ السلام کی</p>	<p>۲۷ تا امر آگیا جو سو سے آسمان تھا اُس میں خدا میں فاصلہ دو کمان تھا</p>

<p>۴۱ دست خالی غنیمت جانم چرخ خان گنگنا دہ موتوں کا کھلانی کے دریاں چوبیسویں کہ عقد فرمایا ہر سال دن کو تو رہیں چرخ خورشید پر عیاں</p>	<p>۴۲ نوشہ کے زہر پہ چھٹکتی چرخ خان بہتیا چرخ سیم درم کو بے جا دریا سے غول کا دامن فغان چرخ خان سکو با شفق کو تیرا سلم بے بین لیا چرخ خان</p>	<p>۴۳ وقت بڑا تو بین تو چرخ خان اور در کیمین ہو چرخ خان اسکی غمان کو تیرا لپٹے اگر سوار ہر سو جگہ اسرار و ناز چرخ خان</p>
<p>۴۴ اعجاز موسوی بھی ہر اس فلان میں دکھلا رہا یہ یہ بد بیضا جہان میں</p>	<p>۴۵ دیکھو بچہ عورت ذرا اس بہار کو سنبھلنے چکا لیا چمن لالہ زار کو</p>	<p>۴۶ دست خیال گر کین چرخ خان اڑ جالے اس طرح سے کہ سیاباگ پر</p>
<p>۴۷ تو بتاؤ کیسے کہ اس کی دنیا ہر جگہ سانسے کہ اس کو اچھا ثابت قدم ہو گیا کوئی اس کو اچھا روز تو بکھنڈے شے بکھنڈے</p>	<p>۴۸ ابا کے دوزخ میں چرخ خان نقش قدم کا جو دوزخ میں رہا اور شہید ہو گیا وہ صاحب نظر ہر شے میں یہ سیار یہ سب چرخ خان</p>	<p>۴۹ افقہ اس طرح کا چرخ خان اور زلزلہ میں آئے ارکان آسمان ختر گئے قلوب سیاہ سنا فغان نہ فوج سے کہ مگر بھولے کہ بان</p>
<p>۵۰ ظہر ہو اسکی خاک قدم حور کے لیے کفن اسکی تان چرخ سر فخور کے لیے</p>	<p>۵۱ کب داغ سیدہ دول یعقوب دھال ہو اسکی سپر تو عارض یوسف کا خال ہو</p>	<p>۵۲ اب میسر بیشہ اسٹالہ فریب ہو ہر شہار ہو کہ قاسم نوشہ فریب ہو</p>
<p>۵۳ وصف صلیح جنگ بھی کہ پواضہ ہر قویا دھڑا ہوا سکون عالم فخر ہر قویا کا زین سر پہ تو زمین فخر سوز اور کو کیا ہو از رو ستور</p>	<p>۵۴ گھوڑا دہ تیردی کہ گاؤں کیلہ اتھا کما تھا وہم لہنا جان چرخ خان دو دن نے ہم غمانی و سرحت کی اشیا ہر خیر کمان وہ اور کمان ہم ہر خیر کمان</p>	<p>۵۵ کسی دوسرے چرخ خان کہنا خاک کو تیرا تو چرخ خان دادا نام بابا نام اور چرخ خان</p>
<p>۵۶ دیکھو کہ اس میں مصلحت جیسا اب ہو عالم میں در نہ دیکھنے کی کسوتا اب ہو</p>	<p>۵۷ کچھ کچھ لوتا کچھ سا کچھ یہ سقد و بھر گیا بھر یہ خبر نہیں کہ کمان کچھ کھر گیا</p>	<p>۵۸ اسکے سبب میں کو ہر خیر آسمان پر وہ ہر قطع ہوا ہوا کھین اس جوان پر</p>

<p>۱۰۱ اس کی ہر بات کو قبول فرما اور اس کی ہر بات کو سننے کی خاطر صدق حسین پر سرمسوار ہوئے راہ خدا میں دیالیم ایسا ہوگا حسن میں فیض و بخت و توفیق</p>	<p>۱۰۲ از حق شایسته کی ہر بات کو جلدی سے اس میں سر پرستی کرنا خدا میں کہہ کر کے کس غنا قائم نے اپنے باطن میں جو کچھ</p>	<p>۱۰۳ خدا پر ایمان ہوا ان میں سے کسی شخص کو نہ دیکھا کہ اس کی زنہار نے دکھائی اسے طفلیت مستحق کھل گیا سخن نفع از کس</p>
<p>۱۰۴ لڑنے میں اس کے ہر ترو کمال ہو سننے میں ہم کہ یہ زن ہو کمال ہو سنتے ہیں ہم کہ یہ زن ہو کمال ہو</p>	<p>۱۰۵ سینے سے پار ہو گیا مارا جو زور سے تحسین کی صدا ہوئی رستم کی گور سے تحسین کی صدا ہوئی رستم کی گور سے</p>	<p>۱۰۶ سینے میں کر کے دھن گنا خود ایک مین صدے سے ضرب آگئی گھوڑے کی پشت میں صدے سے ضرب آگئی گھوڑے کی پشت میں</p>
<p>۱۰۷ مہمان کو اسی زنہار کی بات گفتا کہانی میں جو توفیق کا بیج اس کی ہر بات کو قبول فرما اور اس کی ہر بات کو سننے کی خاطر صدق حسین پر</p>	<p>۱۰۸ تو دیکھ اس کی نصرت کا آباد اس غنیمت سے کہ لکھی نہا دے خالی آگے مارا کہ آخر شاہ میکھے تیغ و تلوار لہان سے دور کیا</p>	<p>۱۰۹ آگاہ الیہ بندایہ دی صدا بان سے شہر تجھ پر خدا پر جا دارا کا نام بن گئے تو نے تو کیا گ جاگے سے آگے تو تیار ہو جا</p>
<p>۱۱۰ ہوئی یہ فاطمہ کی گر آسمان ہو اک ات کی دوش کے پڑا پکا دھیان ہو اک ات کی دوش کے پڑا پکا دھیان ہو</p>	<p>۱۱۱ آگاہ الیہ بندایہ دی صدا بان سے شہر تجھ پر خدا پر جا دارا کا نام بن گئے تو نے تو کیا گ جاگے سے آگے تو تیار ہو جا</p>	<p>۱۱۲ جینے کے درجہ بان بھی یاد کرتی ہو دو طس تری گھڑی ہوئی فریاد کرتی ہو دو طس تری گھڑی ہوئی فریاد کرتی ہو</p>
<p>۱۱۳ جو کہ اس میں ہر بات کو ان کے اس مقام میں کہ کیا بے کلاس سے صاحب دل کہ کیا جو چاہا ان سے کہ کیا</p>	<p>۱۱۴ فردوسی ہر اس وقت امتحان شہر کے چکر و دو میں ہوا قائم نے زور بازو سے چکر کیا چکر کو کام چکر کیا کہ آسمان</p>	<p>۱۱۵ آگاہ الیہ بندایہ دی صدا بان سے شہر تجھ پر خدا پر جا دارا کا نام بن گئے تو نے تو کیا گ جاگے سے آگے تو تیار ہو جا</p>
<p>۱۱۶ جاگہ گما یہ از حق شامی کے کلان میں نام زنہار ان سدا سے حق کلان میں جاگہ گما یہ از حق شامی کے کلان میں</p>	<p>۱۱۷ جب ہو گیا بلند تو سر کو زور کیا کہنے لگا زمین کے اوپر تو دو کیا جب ہو گیا بلند تو سر کو زور کیا</p>	<p>۱۱۸ کہد کجی کسی طرح اپنی زبان سے میری سلامتی کی خبر ان جاں سے کہد کجی کسی طرح اپنی زبان سے</p>

<p>۴۲۷ حیرت انگیز کی سب سے بڑی سحر و جادو کی سب سے بڑی پادشاہی کی سب سے بڑی کربا کی سب سے بڑی حیرت انگیز کی سب سے بڑی</p>	<p>۴۲۸ حیرت انگیز کی سب سے بڑی سحر و جادو کی سب سے بڑی پادشاہی کی سب سے بڑی کربا کی سب سے بڑی حیرت انگیز کی سب سے بڑی</p>	<p>۴۲۹ حیرت انگیز کی سب سے بڑی سحر و جادو کی سب سے بڑی پادشاہی کی سب سے بڑی کربا کی سب سے بڑی حیرت انگیز کی سب سے بڑی</p>
<p>۴۳۰ وہ بیکار تو نہیں لوگوں کی ہوتی ہے جو نہ شے چلے چکے وہ گھر گھر میں کی ہے</p>	<p>۴۳۱ اگر بے اس لعین کی جو آند گاہ کی قاسم کی کم سنی بہ نظر کرے آہ کی</p>	<p>۴۳۲ بے سنی ہی حسین نے اس طرح آہ کی پھر گئی جو گور رسالت پناہ کی</p>
<p>۴۳۳ حیرت انگیز کی سب سے بڑی سحر و جادو کی سب سے بڑی پادشاہی کی سب سے بڑی کربا کی سب سے بڑی حیرت انگیز کی سب سے بڑی</p>	<p>۴۳۴ حیرت انگیز کی سب سے بڑی سحر و جادو کی سب سے بڑی پادشاہی کی سب سے بڑی کربا کی سب سے بڑی حیرت انگیز کی سب سے بڑی</p>	<p>۴۳۵ حیرت انگیز کی سب سے بڑی سحر و جادو کی سب سے بڑی پادشاہی کی سب سے بڑی کربا کی سب سے بڑی حیرت انگیز کی سب سے بڑی</p>
<p>۴۳۶ اک زخم بھی نہیں ہر تن نازنین پر تب گر پڑی وہ بھوسہ کی خاطر زمین پر</p>	<p>۴۳۷ قاسم آپ یہ لعین اگر فتح پائے گا پھر کیا حق کو غلام میں تو نہ دکھائیگا</p>	<p>۴۳۸ قاسم آپ یہ ناتوان قوی تر رہے گی پیل مان پر وہ تو بہ مور ضعیف ہی</p>
<p>۴۳۹ حیرت انگیز کی سب سے بڑی سحر و جادو کی سب سے بڑی پادشاہی کی سب سے بڑی کربا کی سب سے بڑی حیرت انگیز کی سب سے بڑی</p>	<p>۴۴۰ حیرت انگیز کی سب سے بڑی سحر و جادو کی سب سے بڑی پادشاہی کی سب سے بڑی کربا کی سب سے بڑی حیرت انگیز کی سب سے بڑی</p>	<p>۴۴۱ حیرت انگیز کی سب سے بڑی سحر و جادو کی سب سے بڑی پادشاہی کی سب سے بڑی کربا کی سب سے بڑی حیرت انگیز کی سب سے بڑی</p>
<p>۴۴۲ حیرت انگیز کی سب سے بڑی سحر و جادو کی سب سے بڑی پادشاہی کی سب سے بڑی کربا کی سب سے بڑی حیرت انگیز کی سب سے بڑی</p>	<p>۴۴۳ حیرت انگیز کی سب سے بڑی سحر و جادو کی سب سے بڑی پادشاہی کی سب سے بڑی کربا کی سب سے بڑی حیرت انگیز کی سب سے بڑی</p>	<p>۴۴۴ حیرت انگیز کی سب سے بڑی سحر و جادو کی سب سے بڑی پادشاہی کی سب سے بڑی کربا کی سب سے بڑی حیرت انگیز کی سب سے بڑی</p>

<p>۴۴۶</p> <p>یارب بختی مرست سلطان انبیا یارب بختی مرست سلطان انبیا یارب بختی مرست سلطان انبیا یارب بختی مرست سلطان انبیا</p>	<p>۴۴۷</p> <p>یارب بختی مرست سلطان انبیا یارب بختی مرست سلطان انبیا یارب بختی مرست سلطان انبیا یارب بختی مرست سلطان انبیا</p>	<p>۴۴۸</p> <p>یارب بختی مرست سلطان انبیا یارب بختی مرست سلطان انبیا یارب بختی مرست سلطان انبیا یارب بختی مرست سلطان انبیا</p>
<p>و اما کو الکی مرست زندہ کیجیو کبر کے منہ سے جھک نہ شرمندہ کیجیو</p>	<p>اسکی ہوی نہ فتح نہ انکی ظفر ہوی سہقتا دھڑب رو ویدل یکد گر ہوی</p>	<p>اُس بے پردہ پر رحم کیا ذوا بھال بی بی عدو کو مار لیا تیرے لال سے</p>
<p>۴۴۹</p> <p>یارب بختی مرست سلطان انبیا یارب بختی مرست سلطان انبیا یارب بختی مرست سلطان انبیا یارب بختی مرست سلطان انبیا</p>	<p>۴۵۰</p> <p>یارب بختی مرست سلطان انبیا یارب بختی مرست سلطان انبیا یارب بختی مرست سلطان انبیا یارب بختی مرست سلطان انبیا</p>	<p>۴۵۱</p> <p>یارب بختی مرست سلطان انبیا یارب بختی مرست سلطان انبیا یارب بختی مرست سلطان انبیا یارب بختی مرست سلطان انبیا</p>
<p>یہ شرم کیا اٹھاؤ زمین دست حنائی کو دادا جی آؤ پوتے کی شکستہ شالی کو</p>	<p>اور انکی تیج پڑتی تھی اس دھوم دھام سے آتی تھی مر حبا کی صدا آسمان سے</p>	<p>اُس کی عرق سادو وطن کی جبین پر رو سے نیاز رکھ دیا رو سے زمین پر</p>
<p>۴۵۲</p> <p>یارب بختی مرست سلطان انبیا یارب بختی مرست سلطان انبیا یارب بختی مرست سلطان انبیا یارب بختی مرست سلطان انبیا</p>	<p>۴۵۳</p> <p>یارب بختی مرست سلطان انبیا یارب بختی مرست سلطان انبیا یارب بختی مرست سلطان انبیا یارب بختی مرست سلطان انبیا</p>	<p>۴۵۴</p> <p>یارب بختی مرست سلطان انبیا یارب بختی مرست سلطان انبیا یارب بختی مرست سلطان انبیا یارب بختی مرست سلطان انبیا</p>
<p>فرمان ہو گئی مین تری کبریا کی دو طاکو یہاں بھیج سری امان جانی کے</p>	<p>وہ اپنے سر جھکائے مین کو تاورنگ تھا یاں اس رنگ مین نہ سر تھا نہ رنگ تھا</p>	<p>ایک دیر اے نہ نہ تیرے کام کے مین تیرے صدقے اور تیرے بابا امام کے</p>

<p>۴۴۵ اسمیں کیا کرے عباس نے چار بان کی جیسے شاد بنی شاد نوشاد سے بنی مستور جگہ سیر ساری سپاہ وٹے پڑی اس کی</p>	<p>۴۴۶ ایں شہ نہ کیجا نہ کیجا نہیون میں صاف حق میں نہیون دیکھا آہن خانہ کی لنگر مار اسی پیر میں لڑے تھے یہیون</p>	<p>۴۴۷ اگاہ نہیون میں بنی شام قاہم نے کیا کیا کوئل عام پا پاں قن کر دے غم اسبان غلام تا سو دوسے اور دوسرے دلاں</p>
<p>مرد سے تلک تو چونک اٹھے اپنی گور سے تو ارچل رہی ہی رہے زور و شور سے</p>	<p>قاہم کا اب تلک ہی ہوش و حواس ہو آئی ہی یہ صد کہ چچا جان پیاس ہو</p>	<p>گھوڑے کو دالے کو بے اس جہ پاگ پر جز استخوان نشان نہ رہا اسکا خاک پر</p>
<p>۴۴۸ نیکو صد کا لاکہ عباس خوش تناس نوشاد کی طرف سے ہوئی بیٹی چاہی بلان اک جان اور دھڑلے جہاں چھاپا خوب دل و قاسم جاگ رہا</p>	<p>۴۴۹ قاہم کو صد شرم نہ کیجا نہ کیجا نہیون میں صاف حق میں نہیون دیکھا آہن خانہ کی لنگر مار اسی پیر میں لڑے تھے یہیون</p>	<p>۴۵۰ سیڑھی نے دیکھا دیا جس میں حال نکاح طلب کر گیا جہ دام نہیون میں صاف حق میں نہیون دیکھا آہن خانہ کی لنگر مار</p>
<p>سینہ میں دفعہ جگر و دل اچھل پڑا نزدیک تھا کہ منہ سے کلیم نکل پڑے</p>	<p>کام اپنا بے خواہش تقدیر کر گئی برجی کسی کی پشت سے باہر گز گئی</p>	<p>اعدائے اہل ہندو شمشیر ہو گئے کشتوں کے پشتے زخمی ہو گئے</p>
<p>۴۵۱ سجائی نے اپنے بھائی سے کہا برگشتہ میں جا ہوں لی لی اطمینان اپنی بولی کی زبان نہیون میں نہیون میں صاف حق میں نہیون</p>	<p>۴۵۲ بارگشتہ میں نہیون میں نہیون میں صاف حق میں نہیون دیکھا آہن خانہ کی لنگر مار اسی پیر میں لڑے تھے یہیون</p>	<p>۴۵۳ کما خانیہ اسے تجرت اچھل قاہم کو بے اس کے کشتے پاگل نہیون میں صاف حق میں نہیون دیکھا آہن خانہ کی لنگر مار</p>
<p>قاہم کو لیکے آ یہ تماشہ آئیو جیتا اگر نہ پاؤ تو لاشے کو لائیو</p>	<p>یون کر پڑا وہ شاہ کا پیار ازمن پر گرتا ہو جیسے ٹوٹ کے تار ازمن پر</p>	<p>جیسے میں اسکی لاش کو کیا لیکے جاؤں کبریا جو در ہی اسے کیا منہ کھاؤں</p>

۴۷ سیدنی کو بھین آباؤ کیلید کھنڈے لکھنویان کھلا کے ذائقہ گر اسٹون کی دیوانے کر دزار کرتے میں میرے سر پر کار	۴۸ تیرے سنے کہا نا جو رہا تیرے سنے کہا نا جو رہا تیرے سنے کہا نا جو رہا تیرے سنے کہا نا جو رہا	۴۹ تیرے سنے کہا نا جو رہا تیرے سنے کہا نا جو رہا تیرے سنے کہا نا جو رہا تیرے سنے کہا نا جو رہا
کوئی جو دان رہا نہ عرو کی سپاہ سے میدان جنگ بھر گیا ناموں شاہ سے	یہ دل چلی تو لاش ندرن سے منگائی دوطن ضرور لاش پہ دوٹھاکے آئیگی	سب جسم نازنین ہوا چور چور ہو لیکن ہنوز چہرہ اقدس پہ پوڑی
۵۰ تیرے سنے کہا نا جو رہا تیرے سنے کہا نا جو رہا تیرے سنے کہا نا جو رہا تیرے سنے کہا نا جو رہا	۵۱ تیرے سنے کہا نا جو رہا تیرے سنے کہا نا جو رہا تیرے سنے کہا نا جو رہا تیرے سنے کہا نا جو رہا	۵۲ تیرے سنے کہا نا جو رہا تیرے سنے کہا نا جو رہا تیرے سنے کہا نا جو رہا تیرے سنے کہا نا جو رہا
صدید زمین کو ہر خلق آسمان کو عشق آگیا ہر دین میں ہر بابا جان کو	دوٹھاد وطن کو آخری لاکر ملائے تین ہم ساتھ ساتھ قاطعہ کبر کو لاتے ہیں	مجھے یہ لاش اب نہیں اٹھو الی بانی ہو کبر کے منہ سے ہاتھ فرم آتی ہو
۵۳	۵۴	۵۵
یہ غم نہیں ہو کم جو لکھون سیکڑوں کتاب پاس اپنے کر بلا میں بلا لیجیے مشتاب	خاموش ای ضمیر کہ آگے نہیں ہوتا اب پر اب یہی دعا ہے کہ یا ابن بوترا اب	
کچھ آرزو نہیں ہو بس اب اس غلام کی کوئین کا ہو مخمر غلامی امام کی		

<p>۴۱ آید چو بوی ماه بجای شمع نورست قدرت حق جلالت قلم مخروطه هر آن شمع بی نظیر نوروزن آید کمالش بی نظیر</p>	<p>۴۲ و ادعای من پیش پر کیشانی کی غلامی بجای سیدری بجای گدازان خشک بر پشته بجای منجافانوس که دولت باطل بجای</p>	<p>۴۳ بایدان من پیش پر کیشانی گدازان بجای سیدری بجای کو که کیش پرست غلامی بجای زلفون کو بجای کیشانی</p>
<p>۴۴ بانغ زهر آبی بهار آن قضا لوٹ گئی رنگ زمین آئے ہیں چھاپشیر کی لڑو لکی</p>	<p>۴۵ در نہ عباس کا کچھ بوجھ بٹا لیتے ہم خشک مشکیر وہی کانہ پر پٹھا لیتے ہم</p>	<p>۴۶ جگر و دل غم سرور سے بھٹے حاتم ہیں ہاے عباس علی کہ وہ چلاتا ہیں</p>
<p>۴۷ اب جنت ابن علی جان بوجھ ہاے بن بجائی کے عیور اس بوجھ تھے پر زنیان گداز پریشان اب بجاریت کہ سب بوجھ سان</p>	<p>۴۸ الغرض منورہ اندو شاہ بوجھ جکبوجھ سے شہیدان کے بوجھ دین زخم سے بٹا لیتے ہم ہر بوجھ پر بوجھ بجائی</p>	<p>۴۹ بیان تو بوجھ من کو بوجھ کہ وہ آتا ہے عیور لاکھ نور کو بوجھ کا بوجھ میں بوجھ کی بوجھ</p>
<p>۵۰ شاہ مُردہ ہوے تقدیر یہ جلاتی ہی رغین عباس نہیں جان حسین آتی ہی</p>	<p>۵۱ ہوش ہی پاک عشق آکا شہر کو لکھ کوئی کسے آغوش میں رکھا سر پر کوئی</p>	<p>۵۲ خاک کو اسنے عطا جلوع جاوید کیا خاک کو شمع کیا درے کو خورشید کیا</p>
<p>۵۳ اب کوئی فاطمہ اسے کہتے جا لاڈلا آج تہا مو الو جا بارک غم عباس کو رو دجا دل سے شکر ہے اور شکر</p>	<p>۵۴ گو کہ غم غم غم غم غم غم گو کہ غم غم غم غم غم غم گو کہ غم غم غم غم غم غم گو کہ غم غم غم غم غم غم</p>	<p>۵۵ آج غم غم غم غم غم غم آج غم غم غم غم غم غم آج غم غم غم غم غم غم آج غم غم غم غم غم غم</p>
<p>۵۶ آج شمع ہوئی رنیں بجھی جاتی ہی بجراغ آگہی اب قبر ہوئی جاتی ہی</p>	<p>۵۷ کیا کمون میں نے کسے تیرے چاکو بنا تیغ کو تیرے خون کو قضا کو سونا بنا</p>	<p>۵۸ حبطرت سے یہ غموریں عیور کیا صد ہو ہوا اس خاک پر نور آتا ہی</p>

<p>۱۱۱ ایک طرف ازاد اعلیٰ کی طرف قافلہ سچی اعلیٰ کا رخ لوٹ لیا سر کا پاؤں مشکل خبر مال ایک کا ایک دین بن نذر ویش</p>	<p>۱۱۲ ہونے کی طرح بن علی کی نصیب اب تصور کیوں دل میں جمال کج کے منکر کو دیا ہے چاہا بن خبیثے دس پر کر کے گیسو میں</p>	<p>۱۱۳ وقت اول قرآن جو دین سے زیبا ہر مینی جہالت کام کی گیسو دینا قطعہ چشم کے لیے جو مردم اسجا دین شکر سے کی دال تو اچھا ہوا</p>
<p>۱۱۴ تیغ بھی یاد رہی فوج سے منہ موڑ گئی روح خود بھاگ گئی جسم گراں چھوٹی</p>	<p>۱۱۵ رو و تم فاطمہ پیرٹ کے جلانی ہی پڑ سالینے کے لیے روح بنی آئی ہی</p>	<p>۱۱۶ اس کا ترجمہ نہیں قرآن سے کہہ دو اللہ پہلے مصحف میں بھی اچھا رقم ہو اللہ</p>
<p>۱۱۷ ہونے عہد با بن علی کے کنار آخر کار لگا کھنے یہ ایک ایک کنار یا جسکین بن علی علیہ السلام جلد زار کو بوجھ کر جو عباد شوار</p>	<p>۱۱۸ کہ جب بن علی کا بن علی کہ جو عباسی لادے بھی بن علی تیغ و سائبے جیکے بنی بنی بن علی ایچ نو دہ ہوا روح بن علی</p>	<p>۱۱۹ لکڑی کا سٹلا جو کہ زیبا اس کے بن بن بن بن بن بن بن بن و گشتہ نکر کھال کو دیکھو بن بن بن بن بن بن بن بن بن بن</p>
<p>۱۲۰ دیکھ بھائی کو قسم اپنے بلا لوشا ہا نگو نا کی قسم ہو کونچا لوشا ہا</p>	<p>۱۲۱ دیکھ کر تیغ علیہ ارشہ والا کو چرخ کہتا تھا مبارک ہو جاں اعدا کو</p>	<p>۱۲۲ متصل چشم کے اچھائی نہ جگہ مانی ہی میم مردم سے بظاہر کہہ موانی ہی</p>
<p>۱۲۳ ہونے خوشی بن علی کا بن علی یہ دانتے ہی باقی نہ رہا عہد و دار باطل اٹھا کہ بیکار و دلا امیر بہر بن علی بن علی بن علی بن علی</p>	<p>۱۲۴ بن علی کو عباسی بن علی کا کل لوٹ بن علی بن علی بن علی کل کوٹھڑی بن علی بن علی بن علی حلوہ اس بن علی بن علی بن علی</p>	<p>۱۲۵ عت کہ بن علی بن علی بن علی ہر دو طرف میں اور بن علی بن علی بانے اس بن علی بن علی بن علی جلا دین بن علی بن علی بن علی</p>
<p>۱۲۶ الفت شاہ مدینہ کی قسم یہ تمکو روک لو ہا تمہ سکینہ کی قسم یہ تمکو</p>	<p>۱۲۷ وہ پیادے کہ ہزاروں سے تھے نہیں شجر و خستہ کی طرح پڑے تھے زمین</p>	<p>۱۲۸ سرخ خون اس تم میں زہنا کو بان سے دان سے یہاں آئینہ مارا کو</p>

<p>۹۱ مگر بدین پیوسته دل کی دین بنگے سر نہ بنی دین بالقانون قیاس بنی دین نیز دین در دین</p>	<p>۹۲ عضو عین کجی کجی کجی دودار دین چو کجی کجی خود خود کجی کجی کجی اور دین کجی کجی کجی</p>	<p>۹۳ اس کجی کجی کجی کجی ان کجی کجی کجی کجی دیکھ کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی</p>
<p>۹۴ یہ نہ بچا بنی دین علی اکبر علی اصغر کی طرح جانتا ہوں</p>	<p>۹۵ آج کے حکم سے دزدی نہیں باہر آت گر کہو کات کے دیدن میں انھیں سر</p>	<p>۹۶ ما کھ کجی کجی کجی کجی اک سکینہ پہ ایک علم پر صد تے</p>
<p>۹۷ مگر کجی کجی کجی کجی مگر کجی کجی کجی کجی مگر کجی کجی کجی کجی مگر کجی کجی کجی کجی</p>	<p>۹۸ مگر کجی کجی کجی کجی مگر کجی کجی کجی کجی مگر کجی کجی کجی کجی مگر کجی کجی کجی کجی</p>	<p>۹۹ مگر کجی کجی کجی کجی مگر کجی کجی کجی کجی مگر کجی کجی کجی کجی مگر کجی کجی کجی کجی</p>
<p>۱۰۰ مشک دید کہ قلع ہو و کجی کجی کجی مشک بھی پانی بھی دریا بھی مبارک کجی</p>	<p>۱۰۱ گرز کے لگتے ہی عباس کا منہ زرد ہوا سر شیر میں اس وقت بہت درد ہوا</p>	<p>۱۰۲ نور ہوا شہ پہ خدا میں کجی کجی کجی میں نور ہوا شہ پہ خدا میں کجی کجی کجی</p>
<p>۱۰۳ اس کا کون میں آئی کجی کجی کجی اس کا کون میں آئی کجی کجی کجی</p>	<p>۱۰۴ اس کا کون میں آئی کجی کجی کجی اس کا کون میں آئی کجی کجی کجی</p>	<p>۱۰۵ اس کا کون میں آئی کجی کجی کجی اس کا کون میں آئی کجی کجی کجی</p>
<p>۱۰۶ لغز چو ان کلمہ گو یوں کا سن پاتا ہوں علی اصغر ماحجولے میں نہ پاتا ہوں</p>	<p>۱۰۷ ما کھ کجی کجی کجی کجی بولے جبریل کہ بن ما کھ کا شیر ہوا</p>	<p>۱۰۸ راجاں محنت عباس جو یوں کجی کجی مشک بھی دید کہ روزن کجی کجی کجی</p>

<p>۴۱</p> <p>کھلے سب کسکے لیب غاگر دی دگر کار و دھاکم کو یہ غاگر فدا کر دے عباس بلیان کو دسا ہر کجی کی بے تھے چلی پنج جا</p>	<p>۴۲</p> <p>خج حبوت کو فاسم چھج چلی کیسے تیار ہو جان کے حسین بن علی ناگمان آئی یہ داند بول ہم ہونچ نثر سے بولے عباس نالوں سے</p>	<p>۴۳</p> <p>یاجی اب ہر شہر میں چلے گا اے محبوب جلد از نو پیدل ہوا کرب چلی دیکھنے کی شہر جو دو عطا روشنی پر رعل کو ہوش بیا</p>
<p>مری میوہ کو نہ یہ حال سنا کر آما اور بیٹے کو مرے گھر میں بٹھا کر آما</p>	<p>نوحہ خوان یہ یہ مری لاش ہوئے دلی دیکھ یہ آئی ہو مظلوموں کی روتوں والی</p>	<p>روح اسوقت مرے لعل کی گھبرائی ہو ہرے عباس یہ ہر بار صد آئی ہو</p>
<p>۴۴</p> <p>دین بخت سے اب ہو ہو بخت بجا کہ وہ ذرا ہی بن جیسا نہ تو دنیا گوئی ختم سید رسول و دوسرا نہر جی کچھ خوش ہوئے عباس کے ہر</p>	<p>۴۵</p> <p>لاش عباس بن علی بول غلا چلندہ خال چاؤ نہ نہ ہونچ فاطمہ شہر دان نے یہ دیکھ کر نہر جی کچھ خوش ہوئے عباس کے ہر</p>	<p>۴۶</p> <p>بن کی تھی کو بن کی شہزادی ناگمان آئے حسین بن علی فریادی تھی نایاب رخ آکر سے عجب بختیادی شاہ کہتے تھے بڑی ہوئی بیلادی</p>
<p>جان گھبرائی ہو تن میں بہتر ہرالی جلد تھا سو کہ مروت گئی بابا کی</p>	<p>پیار کیسے اسے پیار یہ بہت باب کا مرا فرد ندری صاحب یہ غلام آج کا</p>	<p>لکے لاشے سے جو شاہ شہزادے لگے فاطمہ روئے لگین شیر خوار بچے لگے</p>
<p>۴۷</p> <p>میں تو ہوش تھا تو سول علی راہ تھتے تھے وہاں کی عباس علی آئے بابین تہ کیوں خیمے سے آیا ہر کجی لاش پر کیوں خیمے سے آیا</p>	<p>۴۸</p> <p>بہا نگر کی تہ کیوں خیمے سے آیا اسے احسان کیا فاطمہ نہ ہر جا نوشہ بین بین میں گویا میں سمجھتی ہوں اسے اپنے گویا</p>	<p>۴۹</p> <p>جوش گدیہ ہو اکرم خیمے سے آیا اے حسین کے داماد تو جانی خیمے سے آیا نہر تو نے ہوش میں اب کیوں نہ آیا ہر کجی لاش پر کیوں خیمے سے آیا</p>
<p>آپ قلم کو کہہ بھین قوائے ہیں اور وہ مرویہ بھی ملنے نہیں آتے ہیں</p>	<p>سر پہ داروں کہ بھالاش یہ اس کن کو کیسے اک سو کو کس کس پہن قرآن کو</p>	<p>دیکھ کر ہوے وطن ملک جو اب ہوتی اپنی امان کے کرد کیسے کی حسرت ہی</p>

کر

<p>۱۰۰ بجلیان موت کی آتی ہیں جو بجلیاں بن جھپٹا ہوں مری یاد میں ہوگی غم یاد یاد رکھیں مجھے کیا ہے بجلیاں</p>	<p>۱۰۱ جب بنا شکر زبانی یہ کیجیے حال دل میں عیاں اسوت ہو اور حال زیر پتھر ہو یا اندر شکر گئے گلال میں سب نے گئے کا فطرہ زہر کال</p>	<p>۱۰۲ کچھ یہ بلوٹھاٹھانے گئے شام کئی شہر کو اسوت یہ بلوٹھاٹھانے زین مری گود میں یہ اخذ اکو دو اٹھا ان کے اٹھون کی بجلی مری بلوٹھاٹھانے</p>
<p>۱۰۳ فاطمہ روتی ہیں بچپن علی ہوتے ہیں مرے مان باپ تو بالین پوری رو ہیں</p>	<p>۱۰۴ خیر بھائی تو اس طرح سے کیوں رہتا ہے بولادہ درد کیجے میں مرے ہوتا ہے</p>	<p>۱۰۵ خاک سے جھڑ کر اڑھا رہے ہیں انہیں انکھوں سے جھپٹا رہا گئے ہیں انہیں</p>
<p>۱۰۶ گم اسوت ہی جی بنا سکینے میں کیجے جیتی ہو یا نہ جیتی وہاں تھا نہیں فخر نا بدین جیجے سے سیکہ ان چلا جی کی ستر سے پس اپن اوروں کے جا</p>	<p>۱۰۷ نہ نے فیلاد اسکی کوں کیجیے بوسے عیاں کہ باٹا نہ کیجیے نام کیجیے سے سکینے کا سر دل کیجیے چاہیے جاو گیا ذوی کے دل مضطر کو</p>	<p>۱۰۸ مرگ عیاں تازہ کیا یہ بیخود جی گویا سے بلوٹھاٹھانے آج گویا کہ در احسن غلط ہو آج گویا کہ نبی بھارتی سے خیر کا گلا</p>
<p>۱۰۹ خمیر میں دست تاسف نہ ملنے بابا مستو عباس کے لاشے پہ چلیے بابا</p>	<p>۱۱۰ دیکھنے کی جو سکینہ کے ہوس آتی ہو جان تب آنکھوں میں آن کے لگ جاتی ہو</p>	<p>۱۱۱ آج ہی زہر سے شہر کا دل رنگا ہوا قتل گویا کہ ابھی جھپٹا رہا ہوا</p>
<p>۱۱۲ جیجے ہر شے کی جیجے ہر شے میں نہی ڈالو مرے کا دل کہ شاد دین اسکی شہر سے چکا جان کوں میں کہن ہر شے کی جیجے ہر شے میں کہن</p>	<p>۱۱۳ نہ نے نام کے جیجے ہر شے میں دل عباس پر آ کہ جیجے میں آیا بوسے شہر درد میں جیجے میں آیا میں نہ سب کا جیجے ہر شے میں</p>	<p>۱۱۴ یہ جیجے کہ اسکی جیجے میں ان نہ جیجے کہ اسکی جیجے میں میں جیجے کہ اسکی جیجے میں میں جیجے کہ اسکی جیجے میں</p>
<p>۱۱۵ بچہ غم سے گر بیان قبا بھاڑوگی تبر عباس کو میں گیسوؤں سے جھاڑوگی</p>	<p>۱۱۶ ترے ہاتھوں سے جو پٹوں کا تو چین آو گیا درویش پیر کے دل کا بھی کھڑب دیگا</p>	<p>۱۱۷ ملک دنیا کو یہ عباس نہیں چھوڑتا ہے تم یقین جانو شہر یہ دم توڑتا ہے</p>

<p>۴۴۴ ان عبا میں کے بیٹوں کے نگہبان بننا میں تو جیسے کا نہیں کون انھیں اپنے کا ۴۴۵ اگر عقیدت میں سبکدوش کے طالع چھٹکنا میں تو خدا پرستوں کے محتاج نہ</p>	<p>ننگے سر بوسے میں زمین جو پھر گی امان روح بھی میری پریشان رہیگی امان</p>
<p>۴۴۶ اگر کیا کرتا اندوہ سے شہید پر غش کے لگی سچ علی دار کو تو نہ پر غش ۴۴۷ اگر تیری جہت پر غش پر غش نفل اللہ سے مضنون نہ ہو غش</p>	<p>شہرہ ہر سو جو تری طبع خدا داد کا ہر شہر کا صدقہ تو ہی پر فیض یہ استاد کا ہر</p>
<hr/>	

<p>۴۱ عزیز قیاسی رنگ و زلف زلفین علی کی عیان حالی و قیاسی مین جو ایک بندگی کیلئے کھائے میر جانا کہ کلام تا بہ نام جائے</p>	<p>۴۲ ہو انور علی سنی خدین و زلفین ساز نام و چھائی و کھائے نام چا جو سکو کہ گریں شام مزدور و نام غریبان و خزانہ نام</p>	<p>۴۳ جانب جنون و بیک آبیون کلم کودتے روتے آئین بیکان و جنیم کہا بھوئی یہ جادے بندہ بھیم کھلا پائے سکینہ آدوسا اسم</p>
<p>۴۴ نہ پایا چین نہ سولے نہ آج و نامہ ملا ملا تو ایک وہ لوٹا سا قید خانہ ملا</p>	<p>۴۵ عجب ہر اس نے بچوں کے دل کو گھیر لیا تھا وہ قید خانہ تھا اور ہر طرف اندھیر لیا تھا</p>	<p>۴۶ مگر سکینہ کمان وہ طعام کھاتی تھی کہ بھوک پیاس سے شہ کی یاد آتی تھی</p>
<p>۴۷ نہ سفلت سبب کج سفلت جہان پیا نہ آسین زلف و زلفین خاک تھا اصلا نہ صحن میں گھرنے و لبس ہی کا مین یہ بیچو گین و قرآن نہ خیرا</p>	<p>۴۸ کے بیک کتہ تھی یاد و زلفین کہ بھوک پیاس گریں گویا بھوک کہ بھوک پیاس گریں گویا بھوک نہ کہ ایک کو آٹھا دان نہ ایک نظر</p>	<p>۴۹ چو کہ کسی نے زلف کلم کو زلفین اسی طرح کا اسی طرح میں با بیکار ہو اجل میں جو دل نہ پیدار نہین جائے ہی کھانا طلب کیا کیا</p>
<p>۵۰ یہ فقر و خمر شاہ حجاز کو دیکھو ذرا جہان کے نشیب و فراز کو دیکھو</p>	<p>۵۱ نہ شمع تھی کوئی اور نہ چراغ جلتا تھا مگر چراغ کی جادل کا دل جلتا تھا</p>	<p>۵۲ حر لیں سو غدا خاطر لپدی ہوئی شراب ان کے سہرہ زن و بید ہوئی</p>
<p>۵۳ کلام دوزخ دھوین صحن کج لانا سیاہ جو دم لیتے مابذ و کج لبان شکوہ کی گم گم زلفین دل کتہ تھی سو روتے شام کی</p>	<p>۵۴ وہ کس کے واسطے پانی کیا کان تیرا چا گھر تیری شب و روز ان کان تو ایک کوڑا آج ایک گریہ کان وہ باتنا تھا میر اسم و جب زلفان</p>	<p>۵۵ کچھ کھانا کھائے کتہ کتہ کہ کھانا کھانا کتہ کتہ کتنی خار و سہرہ پورہ صحن کیا کی کھو کان دیا تھا زلفان</p>
<p>۵۶ مجھے یہ علم ہو کہ لوگ مرنے کی چلتی تھی کہ دھوپ میں مرے بھائی کی لاش چلتی تھی</p>	<p>۵۷ جب انکے سامنے پانی کا جام آتا تھا تو انکو یاد شہ تشنہ کا م آتا تھا</p>	<p>۵۸ نوا لالہ قیاس میں سہرہ کے جا آتا تھا گسے اسے وہ لہو آتہ نہ سکتا تھا</p>

<p>۱۰۰ گزینہ میں ہے کہ جس کی تہا باری کی پہلے قافلہ لاری کیلئے چلائے</p>	<p>۱۰۱ وہاں ہے جس کے چکر کی گری صلی جاب جنہ کی گزشتہ کی گزشتہ</p>	<p>۱۰۲ وہاں ہے جس کی گزشتہ کی گزشتہ وہاں ہے جس کی گزشتہ کی گزشتہ</p>
<p>۱۰۳ ہر دین عیان میں ان بیرون میں ہوا مریض زبوں کہ بہت سے ہوا</p>	<p>۱۰۴ کرو کلام سبحی لائق کلام مجھے بڑا اپنے ذرا یاد توں کے نام مجھے</p>	<p>۱۰۵ وہ دہشتی میں ہوا کہ مہر کو گنتی اگر ہر جہد حق پر چڑھ کہہ دے گنتی</p>
<p>۱۰۶ وہاں ہے جس کی گزشتہ کی گزشتہ کہ اگر عورت کی گزشتہ کی گزشتہ</p>	<p>۱۰۷ وہاں ہے جس کی گزشتہ کی گزشتہ کہ اگر عورت کی گزشتہ کی گزشتہ</p>	<p>۱۰۸ وہاں ہے جس کی گزشتہ کی گزشتہ کہ اگر عورت کی گزشتہ کی گزشتہ</p>
<p>۱۰۹ بہت قریب ہو وہاں وہاں ہے چھوٹا کسی عالم شادی میں اسکو لوٹا</p>	<p>۱۱۰ عجیب طرح کا کسی غمزدی کا حال ہو کہ اس صدمے فکر میرا چھان ڈال ہو</p>	<p>۱۱۱ ہر دور دیکھا ہوا کہ غمزدی کا حال ہو کہ اس صدمے فکر میرا چھان ڈال ہو</p>
<p>۱۱۲ وہاں ہے جس کی گزشتہ کی گزشتہ کہ اگر عورت کی گزشتہ کی گزشتہ</p>	<p>۱۱۳ وہاں ہے جس کی گزشتہ کی گزشتہ کہ اگر عورت کی گزشتہ کی گزشتہ</p>	<p>۱۱۴ وہاں ہے جس کی گزشتہ کی گزشتہ کہ اگر عورت کی گزشتہ کی گزشتہ</p>
<p>۱۱۵ کہ مہر کے بالوں کے رخسار کو چپایا تھا کہ مہر کے بالوں کے رخسار کو چپایا تھا</p>	<p>۱۱۶ کہ مہر کے بالوں کے رخسار کو چپایا تھا کہ مہر کے بالوں کے رخسار کو چپایا تھا</p>	<p>۱۱۷ کہ مہر کے بالوں کے رخسار کو چپایا تھا کہ مہر کے بالوں کے رخسار کو چپایا تھا</p>

۱۲۱

سر پنجاب کا گودی میں سے نکالنا
میں جو کچھ کچھ آج بھی لیں گے

دور کچھ دیکھو نہ پکی محبت کا
کہ جو گنیمت نہیں لیں گی اور ان کے

سکینہ ہو چکے ہیں نہ خود کو کوئی مافی
صدائے ابد نہ پڑے پڑ جاتی مافی

۱۲۲

سر بہت سکینہ بولی اور کہ
نکاح سے جو خوش ہو بت لکے جو پڑھیں

مگر یہ نہیں حضرت نے سفر کو
صدائے آگے لگی اس کے کان کے اندر

میں نہیں کہ اپنی صحت میں سارے
تھکادی یاد میں میں اب تک پیاسا ہوں

۱۲۳

بے شک دوسری سکینہ علم ہے جو پڑھیں
آج وہاں کہ دھڑکے وہاں کو نہ لیں

یہ نہیں کہ کدو ملا دیا نہ شاد
بلکہ میں لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ

نہی کیا یاد ہی نہ لکھ لکھ لکھ لکھ
جو کہ یہ نہیں لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ

۱۲۴

ہوئی لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ

تو یہ ہی جو وہاں سے فاطمہ خاتون
عیاں نہ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ

خدا کے واسطے اے یہ ہی کہ لکھ لکھ
جو کہ یہ نہیں لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ

۱۲۵

عمر سے فاطمہ خاتون سے لکھ لکھ لکھ
لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ

نہ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
نہ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ

ہو لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
ہو لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ

۱
 سلام بر خیر
 جوان خوش طبع که این روز بزرگوار
 در کائنات غفلت نمیکرد و در
 ۲
 شاه و خردمند اگر بزرگوار
 در کائنات غفلت نمیکرد و در
 ۳
 شاه و خردمند اگر بزرگوار
 در کائنات غفلت نمیکرد و در

۴
 شاه و خردمند اگر بزرگوار
 در کائنات غفلت نمیکرد و در
 ۵
 شاه و خردمند اگر بزرگوار
 در کائنات غفلت نمیکرد و در
 ۶
 شاه و خردمند اگر بزرگوار
 در کائنات غفلت نمیکرد و در

۷
 شاه و خردمند اگر بزرگوار
 در کائنات غفلت نمیکرد و در
 ۸
 شاه و خردمند اگر بزرگوار
 در کائنات غفلت نمیکرد و در
 ۹
 شاه و خردمند اگر بزرگوار
 در کائنات غفلت نمیکرد و در

<p>مرثیہ میں منوج غم زور و غم تباہی کیاں واقعہ کفر کا امیر تباہی گو گو یا لہر میں کج خلق میں جادوئے کبریا کیسے کج خلق میں</p>	<p>مرثیہ میں منوج غم زور و غم تباہی کیاں واقعہ کفر کا امیر تباہی گو گو یا لہر میں کج خلق میں جادوئے کبریا کیسے کج خلق میں</p>	<p>مرثیہ میں منوج غم زور و غم تباہی کیاں واقعہ کفر کا امیر تباہی گو گو یا لہر میں کج خلق میں جادوئے کبریا کیسے کج خلق میں</p>
<p>واقعہ آج کے دن حیدر کرار کا خاتمہ احمد مختار کے مختار کا خوج کراہی زمانے سے مختار آقا</p>	<p>واقعہ آج کے دن حیدر کرار کا خاتمہ احمد مختار کے مختار کا خوج کراہی زمانے سے مختار آقا</p>	<p>واقعہ آج کے دن حیدر کرار کا خاتمہ احمد مختار کے مختار کا خوج کراہی زمانے سے مختار آقا</p>
<p>مرثیہ میں منوج غم زور و غم تباہی کیاں واقعہ کفر کا امیر تباہی گو گو یا لہر میں کج خلق میں جادوئے کبریا کیسے کج خلق میں</p>	<p>مرثیہ میں منوج غم زور و غم تباہی کیاں واقعہ کفر کا امیر تباہی گو گو یا لہر میں کج خلق میں جادوئے کبریا کیسے کج خلق میں</p>	<p>مرثیہ میں منوج غم زور و غم تباہی کیاں واقعہ کفر کا امیر تباہی گو گو یا لہر میں کج خلق میں جادوئے کبریا کیسے کج خلق میں</p>
<p>قبر میں شاہ رسل مضطرب و دلگیر ہو بلے پدر ملے غضب شہر پدر پیشہ ہو انے ہشیار کہ ابن شہ ابرار ہی تو خانہ احمد مختار کا مختار ہی تو</p>	<p>قبر میں شاہ رسل مضطرب و دلگیر ہو بلے پدر ملے غضب شہر پدر پیشہ ہو انے ہشیار کہ ابن شہ ابرار ہی تو خانہ احمد مختار کا مختار ہی تو</p>	<p>قبر میں شاہ رسل مضطرب و دلگیر ہو بلے پدر ملے غضب شہر پدر پیشہ ہو انے ہشیار کہ ابن شہ ابرار ہی تو خانہ احمد مختار کا مختار ہی تو</p>
<p>مرثیہ میں منوج غم زور و غم تباہی کیاں واقعہ کفر کا امیر تباہی گو گو یا لہر میں کج خلق میں جادوئے کبریا کیسے کج خلق میں</p>	<p>مرثیہ میں منوج غم زور و غم تباہی کیاں واقعہ کفر کا امیر تباہی گو گو یا لہر میں کج خلق میں جادوئے کبریا کیسے کج خلق میں</p>	<p>مرثیہ میں منوج غم زور و غم تباہی کیاں واقعہ کفر کا امیر تباہی گو گو یا لہر میں کج خلق میں جادوئے کبریا کیسے کج خلق میں</p>
<p>ہیں یہ وہ روز کہ جبریل امین و میکائیل تین جن قبر کے اندر نہ تھی سوئی گئے دیکھتا تپہ یہ کس طرح سے تپا ہی بہ غلام آپ کی خدمت کو پدر دیتا ہی</p>	<p>ہیں یہ وہ روز کہ جبریل امین و میکائیل تین جن قبر کے اندر نہ تھی سوئی گئے دیکھتا تپہ یہ کس طرح سے تپا ہی بہ غلام آپ کی خدمت کو پدر دیتا ہی</p>	<p>ہیں یہ وہ روز کہ جبریل امین و میکائیل تین جن قبر کے اندر نہ تھی سوئی گئے دیکھتا تپہ یہ کس طرح سے تپا ہی بہ غلام آپ کی خدمت کو پدر دیتا ہی</p>

۴
و کھنڈا سون کی کونین قیدی کی
عقوبت کی پون کی کونین قیدی کی
نیر تو کھنڈا کی کونین قیدی کی
کونین قیدی کی کونین قیدی کی

۵
و ادب کی پورن کی کونین قیدی کی
بوی کی کونین قیدی کی
ابو قریب کی کونین قیدی کی
بہر دافق کی کونین قیدی کی

۶
و کونین قیدی کی کونین قیدی کی
کونین قیدی کی کونین قیدی کی
کونین قیدی کی کونین قیدی کی
کونین قیدی کی کونین قیدی کی

خلق کو دم کی تاشے کو رب جانی ہر
دشمن کی بالون کو چہر شرفانی ہر

یاد ہر فاطمہ کے خلق کا دستور کچھ
بخشش امت کی ہوسر کھانا ہر طور کچھ

کون اب ست کرم سر پر دھار گلاب
وار فی کون غریب کی کرس گلاب

۷
و کونین قیدی کی کونین قیدی کی
کونین قیدی کی کونین قیدی کی
کونین قیدی کی کونین قیدی کی
کونین قیدی کی کونین قیدی کی

۸
و کونین قیدی کی کونین قیدی کی
کونین قیدی کی کونین قیدی کی
کونین قیدی کی کونین قیدی کی
کونین قیدی کی کونین قیدی کی

۹
و کونین قیدی کی کونین قیدی کی
کونین قیدی کی کونین قیدی کی
کونین قیدی کی کونین قیدی کی
کونین قیدی کی کونین قیدی کی

سر ہی زادے کا نیر جہاں ہر
اور سر عزت شیر کھانا ہر

یان ہر یادین سر رنگ کھڑی ہر
جلد آکلہ کہ ہوش پڑی ہر

یہ تو اب کھجی لال ہر
عسل میت سندال کھجی لال

۱۰
و کونین قیدی کی کونین قیدی کی
کونین قیدی کی کونین قیدی کی
کونین قیدی کی کونین قیدی کی
کونین قیدی کی کونین قیدی کی

۱۱
و کونین قیدی کی کونین قیدی کی
کونین قیدی کی کونین قیدی کی
کونین قیدی کی کونین قیدی کی
کونین قیدی کی کونین قیدی کی

۱۲
و کونین قیدی کی کونین قیدی کی
کونین قیدی کی کونین قیدی کی
کونین قیدی کی کونین قیدی کی
کونین قیدی کی کونین قیدی کی

مرا فاق بین تیر جو اذیت ہوگی
حشر بین اس کے عوض بخشش ہوگی

زلزلہ بین صاحب مواج ہوگی
حدیان دین کہ جہنمکی دفاع ہوگی

اب جو دپیش کوئی مسئلہ حل ہوگا
تم سو اس سے وہاب عقدہ بھلا حل ہوگا

<p>جلد اول کتابت علیہ علیہ علیہ آرٹے تہ خیر علیہ علیہ ادبنا سہ کو کھارچ باجیل و سب کو کھارچ باجیل</p>	<p>جلد اول کتابت علیہ علیہ علیہ آرٹے تہ خیر علیہ علیہ ادبنا سہ کو کھارچ باجیل و سب کو کھارچ باجیل</p>	<p>جلد اول کتابت علیہ علیہ علیہ آرٹے تہ خیر علیہ علیہ ادبنا سہ کو کھارچ باجیل و سب کو کھارچ باجیل</p>
<p>قد سید و نالہ کرو وقت یہ فراد کا ہی آؤ تابوت یہ حیریل کے استاد ہی</p>	<p>ہو یہ کیا راز کہ تشریف جو یوں لے ہو آپ ہی اپنی زیارت کے لیے آئے ہو</p>	<p>ایریم بد دل احمد کی تسلی کر دو میرے ماتحتوں یہ بداند کا لاشہ دھرو</p>
<p>جلد اول کتابت علیہ علیہ علیہ آرٹے تہ خیر علیہ علیہ ادبنا سہ کو کھارچ باجیل و سب کو کھارچ باجیل</p>	<p>جلد اول کتابت علیہ علیہ علیہ آرٹے تہ خیر علیہ علیہ ادبنا سہ کو کھارچ باجیل و سب کو کھارچ باجیل</p>	<p>جلد اول کتابت علیہ علیہ علیہ آرٹے تہ خیر علیہ علیہ ادبنا سہ کو کھارچ باجیل و سب کو کھارچ باجیل</p>
<p>سب کتا تھا کہ تحسین سائبر لوں ٹھہرو ٹھہرو کہ میں حیدر کی زیارت کروں</p>	<p>لاؤ لو نذر خدا جو سروق کرتے ہیں طاہر امرتے ہیں باطن میں نہیں تہین</p>	<p>بچ کر تہین تہین کا گوارا مان آئی ہیں بوجھ ٹٹانے کو ہمارا مان</p>
<p>جلد اول کتابت علیہ علیہ علیہ آرٹے تہ خیر علیہ علیہ ادبنا سہ کو کھارچ باجیل و سب کو کھارچ باجیل</p>	<p>جلد اول کتابت علیہ علیہ علیہ آرٹے تہ خیر علیہ علیہ ادبنا سہ کو کھارچ باجیل و سب کو کھارچ باجیل</p>	<p>جلد اول کتابت علیہ علیہ علیہ آرٹے تہ خیر علیہ علیہ ادبنا سہ کو کھارچ باجیل و سب کو کھارچ باجیل</p>
<p>دیکھتے کیا ہیں کہ شاہنشاہ ابرار ہر وہ شوہر فاطمہ خود حیدر کرار ہر وہ</p>	<p>دھوم تھی خلق میں اب حشر علیہ علیہ خاک میں چاند ولایت کا نہاں تھا ہی</p>	<p>عروش کو زلزلہ تھا مومن کی رقت سے واعلیٰ کی صد آنے لگی تربت سے</p>

<p>مصلحت لاش جیڑ سے ہم خوش بننا دیکھ کر کیا بولن میں نہ مروت و قیاس میں کون کو مگر کے لئے عاجز</p>	<p>مصلحت کون کو مگر کے لئے عاجز کون کو مگر کے لئے عاجز کون کو مگر کے لئے عاجز کون کو مگر کے لئے عاجز</p>	<p>مصلحت کون کو مگر کے لئے عاجز کون کو مگر کے لئے عاجز کون کو مگر کے لئے عاجز کون کو مگر کے لئے عاجز</p>
<p>مصطفیٰ کو غم جانگاہ سے غش آئے ہیں ابنیا احمد مختار کو سمجھاتے ہیں</p>	<p>آئی ستمی بان اسد اللہ کے گروانے کو آپ ہی جاتی ہوں کلمہ شوم کے سمجھا کر</p>	<p>کچھ زبان سے نہ بچو شکر کہ وہاں پیارو زہر و شمشیر کے مشتاق رہو اسی پیارو</p>
<p>مصلحت گوشتین حضرت خراکی پر وہ مالچہ دیکھ کر کیا بولن میں کھول کر بال سے کہتی ہو نصیر کو وہ</p>	<p>مصلحت تا تو ان سے بچنا ہی ہے تھا بھی وقت نہ تو ان سے بچنا ہی ہے بے سار دل بھی میں کیجیے نہ زور العین</p>	<p>مصلحت خفت فاکہ کر کے تحقیق کیجیے الغرض لاش جیڑ کر کیا بولن میں قہر سارل سادات کیجیے نہ زور العین</p>
<p>آج سادات پر ہر طرف تباہی فریاد ابن ملہم نے ستایا ہی اتنی فریاد</p>	<p>مگرے اسدم جگر فاطمہ کے ہوتے ہیں کس غریبی سے مرے لال کھڑے تو ہیں</p>	<p>مگر کو سوقت روان شہر شہر میر ہو تھے وہ دلگیر مگر اور بھی دلگیر ہو</p>
<p>مصلحت کون کو مگر کے لئے عاجز کون کو مگر کے لئے عاجز کون کو مگر کے لئے عاجز کون کو مگر کے لئے عاجز</p>	<p>مصلحت کون کو مگر کے لئے عاجز کون کو مگر کے لئے عاجز کون کو مگر کے لئے عاجز کون کو مگر کے لئے عاجز</p>	<p>مصلحت کون کو مگر کے لئے عاجز کون کو مگر کے لئے عاجز کون کو مگر کے لئے عاجز کون کو مگر کے لئے عاجز</p>
<p>اسد اللہ کے ماتم نے کمر توڑی ہی متسیران ہو کر زہر ازلے لکھ چھوڑی ہو</p>	<p>مگرے اسدم جگر فاطمہ کے ہوتے ہیں کس غریبی سے مرے لال کھڑے تو ہیں</p>	<p>رونے اور پٹنے کی دھوم تھی شہر شہر شور اس طرح کا ہو گا نہ کبھی محشر میں</p>

<p>۳۳۷ جفا طبع سے کہیں نہ بڑا غضب میں جہنم کا حکم چکر بڑا خدا کے دھرم کی جگہ کس کو دود اسی میں کفر خدا ہے ہو گیا نود</p>	<p>۳۳۸ رنگا رنگ لعل لعل القایم پیش قدمی کے رسول شرع مہر نبی سے بانشین کو گویا ملا سے بجا و اسوئے کو گویا</p>	<p>۳۳۹ رسول خدا جان پہنچا کر کسی کا طعن نہ رہے بون بھان وہا خداوند شہین خون کس کا لباس خدا کے واسطے لڑا تھ رسول کا پاس</p>
<p>۳۳۸ غضب خدا کا فرشتے جو دیکھ پاو گے مثال شیخ کے دہشت سے تھر تھراو گے</p>	<p>۳۳۹ تباہی دیکھو ذرا میرے دوستا رو کی خدا کے شیر مد کر گناہگاروں کی</p>	<p>۳۳۹ بڑے برع من نہ رہا اب برہمنہ سر نہ ہرا گناہگاروں کی مشک گشتا کی کر نہ ہرا</p>
<p>۳۳۹ خدا کی صفات صحیح میں جو کچھ کہا ہے مجھ کو اس کا کورا مبارک ہے میں نے سب سے اجاں بویا اگر نہ اپنے ذرا سوئے ہو گا کور</p>	<p>۳۴۰ تو دل سے جاننے والی کے قصید تو دل سے جاننے والی کے قصید کہ جس کی طرف سے خدا کے جانب سے پھر ایک غصہ میں دود</p>	<p>۳۴۰ پناہ تجھ میں تیا ہو کر کیا نہ خدا کی طرف سے کس کی نہ گلوں سے شکر خداوند دانی نہ پادہ پالی سجاؤں دانی نہ</p>
<p>۳۴۰ لگا یہ کوڑا اسے جو عس و ہمارا کہ جسے فاطمہ کو تازیا نہ مارا</p>	<p>۳۴۱ محار سے دیدہ ہیبت سے دروہوتی ہوں خدا کے شیر ہو تم میں سرد ہوتی ہوں</p>	<p>۳۴۱ بول تجھ کو قسم عرض کبریا کی قسم تجھے سر زینت کی بے رطلی کی</p>
<p>۳۴۱ زیکہ غضب کا جو بیچ زمان خدا کی طرف سے کس کی نہ جہاں پہنچا ہے جس کے کسٹھان جہاں پہنچا ہے جس کے کسٹھان</p>	<p>۳۴۲ کہ ان میں سے اس میں حیدر کا کہ ان میں سے اس میں حیدر کا کہ ان میں سے اس میں حیدر کا کہ ان میں سے اس میں حیدر کا</p>	<p>۳۴۲ کہ ان میں سے اس میں حیدر کا کہ ان میں سے اس میں حیدر کا کہ ان میں سے اس میں حیدر کا کہ ان میں سے اس میں حیدر کا</p>
<p>۳۴۲ تمام خلق پہ نازل ہوا عذابا بنوس بدون کے ساتھ ہو نیک بھی خراب بنوس</p>	<p>۳۴۳ ہر اک محب حسین اس گھڑی جو تباری علی کی روح کو والدہ رنج ہوتا ہی</p>	<p>۳۴۳ اگرچہ خاطر است نہ ای پر کرتی تو ل مہر نہ قتل حسین پر کرتی</p>

۲۴۴
پس کے اندر اس کو چن چا گیا
میں سے یہ کیلنگی خدا ترستا

۲۴۵
دعا کی بخشش انت میں صورت ہو گیا
میں کو ہو گیا احسان مجھ سے ہوا

۲۴۶
جانبے پاکی شادان گھر لے گئے
اگر ہو گیا نہ ہو گیا ہو گیا ہو گیا

۲۴۷
پس کے لئے کھڑے ہو گیا بول رہا
اور اس کی پشت کے پر میں کا شاہ

۲۴۸
سزا کو جس سے ہوا اہل بیت پر تباہ
میں کو ہو گیا احسان بی جال تباہ

۲۴۹
چاند بے ستار گئی جگہ زون کو
آج کی بخشش مجھ کے دوست ارادون کو

۲۵۰
پس کے لئے کھڑے ہو گیا صغیر
کیجا ازدا عجازون جال صغیر

۲۵۱
اچھی میں نہ ہو گیا ہر ایک خلق پر
ملا تو اسکا مجھ سے بکرت شہید

۲۵۲
سفر سے مومن کے طفل جو آتین
جو غیر غلامین غلامی کے پڑتین

۲۵۳
دعا کی ہو گئی درگاہ کبریا میں قول
کو بہت روان ہو گئے دوستان قول

۲۵۴
جو دشمنان رسول خدا میں استغول
پس کے لئے کھڑے ہو گیا استغول

۲۵۵
خوشی سے مومنان کا طفل اسکا ادینگ
بنت میں علی صغیر کے ساتھ ادینگ

۲۵۶
حق غلامی آج سے ناگ اسبہ دما
بہنا تا برسل بقی شیر خدا

۲۵۷
حق فاطمہ زہرا شفیق روز جزا
کہ جس غریب کی جسم جانے صفت ہو

۲۵۸
دبان پکڑے دول میں علی الفت ہو
دبان پکڑے دول میں علی الفت ہو

<p>۴۰ کیا تو کار و عبادت میں جو جنت میں لے گا وہیں جنت میں جو آسمان کی شہد کے جنت میں جو اور دروں میں جنت میں جو</p>	<p>۴۱ میرزا صفی رضا جو بسم اللہ صفی فضل خدا جو میرزا صفی علی بن دودا جو احسن احسان سے بیجا چلا جو</p>	<p>۴۲ نہا جو رشتہ شہادت و صلہ جنت میں لے گا وہیں جنت میں جو دانش گاہ کی تاب گاہ کو جنت میں جو لیا کے گل میں جنت میں جو</p>
<p>جنت کے در پہ در ملک کا جو شیر خدا کے شیر کے آئے کی دھوم جو</p>	<p>فرزند بر گزیدہ شاہ کج ہے تو تیرا شرف علم جو علم کا شرف ہو تو</p>	<p>اس لطف کا جو ذکر جنت میں صبارت شہنشاہ گلوں پہ خندہ دندان کا کرت</p>
<p>۴۳ صفت بہت کھڑی ہوئی جو قدی لچکا ہو علم میں جو نہایت صفت شہادت میں جو سب سے بہت سزاوارت میں جو</p>	<p>۴۴ صفا کا چہنا لکھ چھایا جو سب سے بہت بان سے جان کی جو جو بہت علم کا نشان جو جو بہت علم کا نشان جو</p>	<p>۴۵ ایک عین زینت علی بن عروجا جو اصول سے بہت دہقان ابرو جو بیجا جو من و عن الف اول جو سب سے بہت سزاوارت میں جو</p>
<p>نرگس جو دیدہ نگران کے شمار میں از چشم بلغ خلد کھی انتظار میں</p>	<p>اس عاشق حسین کا بھی لوح خوان ہوا دیکھو علم بھی آپ سراپا زبان ہوا</p>	<p>یہ صفحہ رخ اسکا بہت درام ہو عباس کا لکھا ہوا چہرہ پہ نام ہو</p>
<p>۴۶ دروازہ بہت کھڑا ہے جو عبادت میں بہت کھڑا ہے جو دروازہ بہت کھڑا ہے جو دروازہ بہت کھڑا ہے جو</p>	<p>۴۷ اسکے حال میں کھڑا ہے جو اسکے حال میں کھڑا ہے جو اسکے حال میں کھڑا ہے جو اسکے حال میں کھڑا ہے جو</p>	<p>۴۸ اسکے حال میں کھڑا ہے جو اسکے حال میں کھڑا ہے جو اسکے حال میں کھڑا ہے جو اسکے حال میں کھڑا ہے جو</p>
<p>سُن سکے پیاس فلد میں تھوڑے عین کی بیہوش ہو پڑی ہوئی مادر حسین کی</p>	<p>ہر شدت عطف میں شہادت قبول کی قوت ہر دل میں الفت سبط رسول کی</p>	<p>سراپا زینت خفہ اعداد صریح گاہ گردن کش کے نام کو روشن کر گیا یہ</p>

<p>۱۰ ادب و ادب جو اس سر پر ہے مضبوط اس قدر ہے نہیں جیسا کہ سایہ چاہے چاہے اس کا جو ان سے بڑھ کر ہے کرت سے اس کا</p>	<p>۱۱ خود شمار نہ رہو یہ حلقہ کمان کا یسا پہاڑ ہے کہ اس طرح میں بیٹا پرکش میں ہیں جو برون کی طرح کیا نیکو سلام چاہے ایک ایک کے صبا</p>	<p>۱۲ نہ کہتے دیکھنا کہ میں لصبہ جا سقا سے اٹھ کر کوئی دیکھ کر کی صدا عبد میں ہے شکر گل خانے کے میں خدا یسا ہے کہ تبار سب جانی شاد با</p>
<p>یہ عکس سے چاہے کا دل مستقیم ہو جون کا سہ فلک نہ کبھی وہ دویم ہو</p>	<p>حبوت یہ کمان سے چھوٹیں لڑائی میں روح عدد بدن سے چلے پیٹو الی میں</p>	<p>رو تار تو حسین کی جانی کے واسطے سقا کی اختیار کی پانی کے واسطے</p>
<p>۱۳ کچھ نہ دیکھیں جسم صفا کو کچھ یہ کیسے سلسلے میں ہے دکھار ہی کر لطف لباس سفید پر گمیان فلک پر کار میں جلوہ گر</p>	<p>۱۴ کھڑی ہو کر کھڑی ہو کر گلزار میں ہے چھوٹے چھوٹے سنبھل کر چھوٹے چھوٹے سب گنجین میں ہے چھوٹے چھوٹے</p>	<p>۱۵ نہی تھی نگاہ سے غم نہ دیکھ صبا میں ناما ہے سے فوج میں بیان جون سے کچھ کچھ کچھ نام نہ دیکھ ہر کینہ میں وقت ہر وقت سے بیان</p>
<p>جسم نہ رہے شرم اسے جیسا ہی جو ہر کو آئینہ بہ صدا ہی و تاب ہو</p>	<p>کیا دخل ہے قیام جو وہ ایک جا کرے اسب لگی صبا کی طرح سے چکر کرے</p>	<p>ہر صاحب حسام تو تباہ ہو گیا نیغون پر نہ رہا کہ خود تباہ ہو گیا</p>
<p>۱۶ جوش اگرچہ اس کو کچھ تو ہو رہا بابا اس کا مصطفیٰ ناطق نہ رہا رو و جاہ اس قفس کا جی بیا سکرت ہی کہ جسم کو چھوٹیں کی دیا</p>	<p>۱۷ عدون نے جا کھد میں اپنے کما قادیان اور سرورہ میں مصطفیٰ بیجی ہوئی سنت میں شرم نہ رہی ہو گیا عباس پاپا نہ کہ اور پوپا جی</p>	<p>۱۸ کیا بے فوج شام کے خراب نہ رہا نہروں کے چھوٹے چھوٹے عباس جی کھجلی شمشیر کے دریں سب کوئی مروتی آسمان پر رنگ</p>
<p>دام نہ رہے میں اسکی حفاظت اسیر ہو یاں جوشن کبیر کا رہے صغیر ہو</p>	<p>اگر حکم ہو دے آپ کا جنت سے جا میں ہم ابن علی کو ساغر کو شربلا میں ہم</p>	<p>جون سروان زمین میں قدم کے گر گئے شہنشاہ سے برگ نخل بیا بان جھڑ گئے</p>

<p>۱۰۰ سب کج و صواب و بد و نیک خدای تعالی نے دی بعد از اپنی یاد شکر و حمد و ثناء کے لئے جہان بیاہ و نوحی و جبر و کبر و شکر</p>	<p>۱۰۰ کائنات کے ہر کچھ کی تخلیق کمال سے سب جل و جلال آستینہ را تو را جلاں لب و لباب گویند زین سے تمام کچھ</p>	<p>۱۰۰ کمال سے سب کی تخلیق پیا سب و جبر و کبر و شکر ای شکر و حمد و ثناء کے لئے کمال سے سب جل و جلال</p>
<p>علم تھا شل شیر خدا اس لیر کا شمشیر کی بھی ضرب میں جلا تھا شیر کا</p>	<p>جب وہ قدم اٹھاتا تھا قصد خیام میں پڑتا تھا اسکا پاؤں اجل ہی کے دم میں</p>	<p>ہر اک قدم پر پیک اجل سدا رہی عباس نامور پر تری قتل گاہ رہی</p>
<p>۱۰۰ وہ بیخ شک و گمان کی دگر کے جسم و جان میں سکن سے اپنے گاہ و دین کی سرئی اور دھر سے اور سے اور</p>	<p>۱۰۰ قلم سے اپنے کتب کی جلی کی کتب کی ختم کی کتب کی بانی کی کتب کی</p>	<p>۱۰۰ علم سے اپنے کتب کی جلی کی کتب کی ختم کی کتب کی بانی کی کتب کی</p>
<p>فر رنگ آسمان بسان سحر ہوا خود آفتاب خون سے مثل سپر ہوا</p>	<p>سید انون پر بندگی دن سے آب ہر محلو بھی ہر ثواب کچھ بھی ثواب ہر</p>	<p>ہر اکھون نے دی صدا جو بہن تن سے جدا ہو شکر خدا حسین کے اوپر خدا ہو سے</p>
<p>۱۰۰ دیکھو کہ اس عالم کی عیاں سے کیا ہے اور بچاؤ کی جاں بیکار جان سے دل کج عالم کی</p>	<p>۱۰۰ کمال سے سب کی تخلیق پیا سب و جبر و کبر و شکر ای شکر و حمد و ثناء کے لئے کمال سے سب جل و جلال</p>	<p>۱۰۰ کمال سے سب کی تخلیق پیا سب و جبر و کبر و شکر ای شکر و حمد و ثناء کے لئے کمال سے سب جل و جلال</p>
<p>کچھ مخلصی ملی جو لبون کے ہاتھ سے بھر لی کتاب مشک سکینہ و ان سے</p>	<p>گر سپاس ہو کچھ تو نہ خمیر میں جاوین دریا و زب ہر کچھ بانی جلا و ان میں</p>	<p>جو جو کہ تھے حقوق غلامی لو اکیسے میں نے سمجھا رکھے نعل پر باز و فدائے</p>

<p>۱۲۱ جان توں کوئی نام کا حال توں ابان سے جا کے کوئی اور بجہ صلیب آئی کہ اور دوسرے من توں جا کے پاس طوری کوئی</p>	<p>۱۲۲ کینا کہ سب کی صورت ہی کینا کہ سب کی صورت ہی کینا کہ سب کی صورت ہی کینا کہ سب کی صورت ہی</p>	<p>۱۲۳ ہر نہ کہ ان کوں ہم سے ہر نہ کہ ان کوں ہم سے ہر نہ کہ ان کوں ہم سے ہر نہ کہ ان کوں ہم سے</p>
<p>پیا سہلین جو قتل کرین مجھ لول کو کس طرح چین قبر میں آوے بول کو</p>	<p>فریاد ہو چین کا چین آج لٹ گیا عباس میں پیارا بھلا مرا مجھے چھٹ گیا</p>	<p>عابد سے میرا حال جو اظہار کیجیو مولامری طرف سے بہت پیار کیجیو</p>
<p>۱۲۴ نہرا آجی بیکتی حق توں کے نہرا آجی بیکتی حق توں کے نہرا آجی بیکتی حق توں کے نہرا آجی بیکتی حق توں کے</p>	<p>۱۲۵ کے شہزاد کا غائب ہو جان کے شہزاد کا غائب ہو جان کے شہزاد کا غائب ہو جان کے شہزاد کا غائب ہو جان</p>	<p>۱۲۶ اور کہو کہ مولیٰ کو عجب عجب اور کہو کہ مولیٰ کو عجب عجب اور کہو کہ مولیٰ کو عجب عجب اور کہو کہ مولیٰ کو عجب عجب</p>
<p>مشکل ہو ا جو ضبط دل چاک چاک پر عباس نامہ مار گیسے روے خاک پر</p>	<p>اس کیسی غم من تھیں جوڑے تہن وہ بابا چلو شتاب کہ دم توڑے تہن وہ</p>	<p>جب بن چکے مزار تو کرنا یہ کام تم لکھنا مری لکھ پے سکینہ کا نام تم</p>
<p>۱۲۷ آواز دی صبیح کو بابت غلام آفتاب آواز دی صبیح کو بابت غلام آفتاب آواز دی صبیح کو بابت غلام آفتاب آواز دی صبیح کو بابت غلام</p>	<p>۱۲۸ ماگاد لاش بن پائے شری نظر ماگاد لاش بن پائے شری نظر ماگاد لاش بن پائے شری نظر ماگاد لاش بن پائے شری نظر</p>	<p>۱۲۹ دو دو کو چھوڑی زبانی دو دو کو چھوڑی زبانی دو دو کو چھوڑی زبانی دو دو کو چھوڑی زبانی</p>
<p>اب خاک ابن فاطمہ جینے کا نام لے اے بھوکے پیاسے آکے کر میری تھام لے</p>	<p>عباس کے بھروسے جو زسا خاک سے پاک اسکو تھانے کیا دامن پاک سے</p>	<p>شریت وہ پیکے آہ سکینہ جو رو سیگی والہ نذر تیری وہ مقبول ہو گیگی</p>

<p>۵۳۳ ہر اک طرف کو دیکھتے ہو چشم پاس سے اوی بھائی مہمان سہارا ہو پیر پاس سے</p>	<p>۵۳۴ آگے قدم بڑھاتے تھے غم کی بات غم کی بات نہ تھی کہ جان پہنچتی تھی بات</p>	<p>۵۳۵ لاش نکلی غم میں جنت کے نام دوسرے زمین پر اسکو لٹا باہر عالم</p>
<p>۵۳۶ ہر اک طرف کو دیکھتے ہو چشم پاس سے اوی بھائی مہمان سہارا ہو پیر پاس سے</p>	<p>۵۳۷ لایا ہوں میں فرات سے قندول بھائی کو جھینڈے سے اوی سکینہ پہنل بیٹھو ائی کو</p>	<p>۵۳۸ عباس کے اطم کا غزل و جوش ہو گیا سبط رسول خاک پہ ہو پیش ہو گیا</p>
<p>۵۳۹ قراۃ صمدیہ خفا و حجاب یہ سہوہ باقیوں کی تار و جال</p>	<p>۵۴۰ اگر نہ تھے شہسوار کی تلوار آگے لڑائی سے تھی یہ کی نظر</p>	<p>۵۴۱ اس وقت کی وجہ عاشق تھی لیکر باطن میں تھی یہ کی نظر</p>
<p>۵۴۲ جا کے ادب ہو خاک پہ بن ہم پرے ہو ہن پرے ہنستی غم مردان کھڑے ہو</p>	<p>۵۴۳ لاشا حسین لایا ہو خمیہ میں جا و تم بھینا سکینہ جان کو اس دم چھپا و تم</p>	<p>۵۴۴ تشویش ہو مجھے جو بدینہ میں جا و تم حضرت کی والدہ کو میں کیا منہ دکھاؤں</p>
<p>۵۴۵ یہ کہ جسے غلغلہ غامی ران یہ کہ جسے پیش پیش کے روتہ زان</p>	<p>۵۴۶ یہ کہ جسے غلغلہ غامی ران یہ کہ جسے پیش پیش کے روتہ زان</p>	<p>۵۴۷ گو بہر حال کا اپنے دل کو دجال لیکن یہ کہ جسے غلغلہ غامی ران</p>
<p>۵۴۸ عباس نامہ اس نے ہے جدائی کی بھائی کو کو توڑ گیا ہے بھائی کی</p>	<p>۵۴۹ تم پیار کر رہی ہو جو مجھ نا تو ان کو کیا ظالموں نے قتل کیا با بجان کو</p>	<p>۵۵۰ جینک جینک دست تاسف ملیں گے یہ تہلے تہلے کہ سایہ میں کسے لہیں گے یہ</p>

۵۳۳

لاشے کے پاس بھیجیے کیلئے لگایا گیا
اعجازِ شہید لاشہ عباسی کے لئے

تو بھیجی گئی اور ترانہ شہرِ غلام ہو
دارتِ ترا حسین علیہ السلام ہو

۵۳۴

اور ایک ہیست سبطِ یحییٰ پر بھیجئے سر
تا کہ کما یزید کیلئے ان کو

عباسی کے لئے سے جان کیسکی جانی ہو
البتش پر چاکی کیلئے بھیجی آئی ہو

۵۳۵

کرتی تھی نہ سے زینبِ بنتِ جحش
اس وقت کانپنے لگی لاشِ خجلیان

یہ کہ جسے شاہِ بے بسے صبا لادو فغان
عباسی کو بنا دواؤ فرستہ حال سے

۵۳۶

لے چکی چاکی سے مونس سے عباسی پر جو آہ
بولی کہ لاشے اپنی ام اور جانِ نازناہ

سکرین کیلئے کھلے کب کا حبیب لگیا
عباسی اور کار کا لاشہ اٹ گئی

۵۳۷

خاموشی کو فکیرِ غمناک پر جو قلم
عباسی سے یہ حرف کوڑا تو بھیجئے قلم

نیکو سے خشک کیلئے کی ہو قسم
محبوبی قلمِ شیرازی کی حاجت بد کی ہو

<p>۴۱ علیؑ جو سیدان بن عباسؓ کے تھے ہیں اور شجاعان و بہا بن عباسؓ کے تھے ہیں خون و جہاں جہاں کے تھے ہیں عائشہؓ کے تھے ہیں</p>	<p>۴۲ اک غبار نے آگاہ کیا کہ وہ دور دور چہرہ تو فرق میں اور وہ کم و کثر مگر سب سے پہلے لگا دہ دور دور لے لے دیکھو یہ ہے حضرت عباسؓ</p>	<p>۴۳ شہنشاہ بن عباسؓ کے تھے ہیں آئین عباسؓ کے تھے ہیں نہج بن عباسؓ کے تھے ہیں کے تھے ہیں</p>
<p>۴۴ غل ہر اک شور و طاق نہیں گھڑا کی ہو آمد آمد پسر و حیدر کرار کی ہو</p>	<p>۴۵ کہ جو انون سے کد برگ تھاری آئی بہر شیرا آئی کی سوار سی آئی</p>	<p>۴۶ شہرہ خلق اخین لوگوں کی تدبیر میں ناخن عقدہ کشا لہتہ میں ہمیشہ میں</p>
<p>۴۷ بگ و صحت بجا بجا و اجا بجا و صحت بجا بجا و اجا بجا و صحت بجا بجا و اجا بجا و صحت بجا بجا و اجا بجا</p>	<p>۴۸ مگر سب کا بگ بگ بگ بگ ابن عباسؓ کے تھے ہیں بگ بگ بگ بگ بگ بگ بگ بگ بگ بگ بگ بگ</p>	<p>۴۹ فوج سے بگ بگ بگ بگ کے تھے ہیں کے تھے ہیں کے تھے ہیں</p>
<p>۵۰ پشت خم میں کماؤں کی نظراتی ہو دھار تلوار کی دھشت سے چڑھی جاتی ہو</p>	<p>۵۱ جب میدان میں لائے ہیں وہ پھرتے ہیں جو کہ زندہ ہیں وہ دھشت سے سو جاتے ہیں</p>	<p>۵۲ نام کم اپنے بزرگوں کے تدبیر باد کو سلکے عہد گذشتہ کے ذرا یاد کو</p>
<p>۵۳ بگ</p>	<p>۵۴ بگ</p>	<p>۵۵ بگ</p>
<p>۵۶ زخمی فوج تم گار اُسے چاہے تین دھوپ میں لائے شہیدان کے ہڑتے تین</p>	<p>۵۷ جنگ عباسؓ کی کس شخص میں ہمت ہوگی شیر کے بیٹے میں بھی شیر کی طاقت ہوگی</p>	<p>۵۸ دل سے ارمان دعا آج سراسر نکلے چاہے فاطمہؓ جنت سے نکلے</p>

<p>۱۰</p> <p>عبداللہ بن عبدالمطلب کو دھیان دیا کہ جس کو چاہے وہ کچھ بھی کرے اس کا کچھ بچا کہ جو کہ کچھ بھی کرے اس کی نیت کا وہ فاقہ بنی جو بچا</p>	<p>۱۱</p> <p>عزیز عباس بن عباس کو دھیان دیا شوک و غم کی نیت میں اس کا کہتا تھا چاہے وہ کچھ بھی کرے اس کی نیت میں اس کا فاقہ بنی</p>	<p>۱۲</p> <p>عزیز عباس بن عباس کو دھیان دیا شوک و غم کی نیت میں اس کا کہتا تھا چاہے وہ کچھ بھی کرے اس کی نیت میں اس کا فاقہ بنی</p>
<p>۱۳</p> <p>شہر کو زمین لڑائی کا عجیب دھنگ کیا عمر القون ہی نے مسلم کو تہ سنگ کیا</p>	<p>۱۴</p> <p>دیکھ کر چشم فرشتوں کو بھی حیرانی تھی دل لے ایسی تھی کہ سب کو پریشانی تھی</p>	<p>۱۵</p> <p>غیمہ شہر کے جو گرد آگ نظر آتی تھی آتش غم بیان سینہ میں بھری جاتی تھی</p>
<p>۱۶</p> <p>شہر کو زمین لڑائی کا عجیب دھنگ کیا عمر القون ہی نے مسلم کو تہ سنگ کیا</p>	<p>۱۷</p> <p>دیکھ کر چشم فرشتوں کو بھی حیرانی تھی دل لے ایسی تھی کہ سب کو پریشانی تھی</p>	<p>۱۸</p> <p>غیمہ شہر کے جو گرد آگ نظر آتی تھی آتش غم بیان سینہ میں بھری جاتی تھی</p>
<p>۱۹</p> <p>شان عباس کی شان اسد الہی ہے اس کے ہار وین بھرا دوسرے الہی ہے</p>	<p>۲۰</p> <p>شان عباس کی شان اسد الہی ہے اس کے ہار وین بھرا دوسرے الہی ہے</p>	<p>۲۱</p> <p>شان عباس کی شان اسد الہی ہے اس کے ہار وین بھرا دوسرے الہی ہے</p>
<p>۲۲</p> <p>دست عباس بن عباس کو دھیان دیا شوک و غم کی نیت میں اس کا</p>	<p>۲۳</p> <p>دست عباس بن عباس کو دھیان دیا شوک و غم کی نیت میں اس کا</p>	<p>۲۴</p> <p>دست عباس بن عباس کو دھیان دیا شوک و غم کی نیت میں اس کا</p>
<p>۲۵</p> <p>ہر لب زخم سے جی بھر کے ابو جاسم کی پر جبریل ملک آج تو یہ کاٹھنی</p>	<p>۲۶</p> <p>سائے آگھوں کے تینوں جو بچائی تھیں خود جو دھچکلیاں بازو کی بچائی تھیں</p>	<p>۲۷</p> <p>سائے آگھوں کے تینوں جو بچائی تھیں خود جو دھچکلیاں بازو کی بچائی تھیں</p>

۱۹۱
 شمع کی طرح جو نور و شرف و کمال
 نثار کیا اور جو کمال و جلال
 حکمت و علم و فضل و کرم سے زبان
 باری خفیاں پائی نامان

۱۹۲
 اے خزانہ جان و دل کی کائنات
 جس نے ہر طرف سے کمال و جلال
 حضرت خاتم النبیین کا جلوہ
 نور و کرم سے بجا کائنات

۱۹۳
 گزرتی نسبت پر فاضل و جواد
 توری نسبت پر جلیل و کمال
 ان کے لیے یہ شرف و کرم سے زبان
 باری خفیاں پائی نامان

عکس افق ہنرمیں ہر علم و دیباہی
 و صوبہ میں سایہ نشان شجر طوباہی

ہو کے قربان نہ مظلوم و مر جاؤ نہیں
 نام کچھ حیدر کر اے کار جاؤں نہیں

بجالی شہر کا این اسد اللہ ہوں میں
 اے احسن واریت میراث بد اللہ ہوں میں

۱۹۴
 ایک عجیب و غریب نہاد و خفا
 ایں بیت نبوی کا جسے سفا و کفا
 سر نہاد اے کہوں کہوں سلیان شہاد
 اے خفا و خفا و خفا و خفا

۱۹۵
 بڑا آگاہ ہے صف و عادت و فن
 گئے ملک کے کونہ کونہ میں
 رات و دن تھا کچھ کچھ کچھ کچھ
 کہ عجب کچھ کچھ کچھ کچھ

۱۹۶
 نونہ سب ان کو بار بار گزرتی
 غلط سے ہی سب کو گزرتی
 ساختہ بنا طوطی معلوم کچھ کچھ
 بالوں سے بھارتی میں

اس علم سے ہونی تو قیر ز ادوان مجھے
 تھا سکینہ ہی کی سقائی کارمان مجھے

نہ بیکس پر صاحب معراج حسین
 بوند بانی کے لیے آج ہی محتاج حسین

تجگو دریا کے کنارے سے کنار اموگا
 بعد مرے کے یہاں قصبہ ہمارا موگا

۱۹۷
 اے شہر کی کہ میں نے بکھا جو حکم
 نفع عالم سے نہاد و خفا
 اور پانی کھجور ان کے سکینہ جسم
 مجھے اے زمین کی حالت سے ہم

۱۹۸
 بوند و نونہ کچھ کچھ کچھ کچھ
 دولت دین کا طالب و نونہ کچھ کچھ
 نفع زمین کا کچھ کچھ کچھ کچھ
 دولت دین کی حالت سے ہم

۱۹۹
 کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
 کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
 کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
 کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ

پانی نادان سکینہ کو تو بھجواؤں میں
 پھر تری راہ میں مفلح کو گواؤں میں

تاج زرین کی اگر زیب ہی ترے سر پر
 سایہ شہر جہیل ہی میرے سر پر

کون کتا ہی کہ شہر مسلمان نہیں
 ہم سپاہی ہیں ہمیں خطرہ ایمان نہیں

<p>۱۲۱ اس طرح میں ہم دیکھ رہے ہیں کہ علم نہایت زیادہ ہے نہایت زیادہ ہے علم نہایت زیادہ ہے نہایت زیادہ ہے علم نہایت زیادہ ہے نہایت زیادہ ہے علم</p>	<p>۱۲۲ فوت نہایت زیادہ ہے نہایت زیادہ ہے علم نہایت زیادہ ہے نہایت زیادہ ہے علم نہایت زیادہ ہے نہایت زیادہ ہے علم نہایت زیادہ ہے نہایت زیادہ ہے علم</p>	<p>۱۲۳ نظر بانی کی ہو گی اس کی ہو گی علم نہایت زیادہ ہے نہایت زیادہ ہے علم نہایت زیادہ ہے نہایت زیادہ ہے علم نہایت زیادہ ہے نہایت زیادہ ہے علم</p>
<p>سرکار پر جب تیغ چمک جاتی تھی آنکھ خورشید کی گردن چھین جاتی تھی</p>	<p>جبکہ شمشیر علی اور طرف آتی تھی کانہ کر روح لعین تن گھل جاتی تھی</p>	<p>وہ اُس پانی سے پانی کا مین کر آیا ہوں بلکہ شمشیر پر یہ بھرنے کے لیے لایا ہوں</p>
<p>۱۲۴ شفا طوطی بھی دیکھتی تھی نہایت اس کی برصرت نہایت تھی نہایت</p>	<p>۱۲۵ اس طرح علی لایا نہایت تھی نہایت اس طرح علی لایا نہایت تھی نہایت</p>	<p>۱۲۶ نظر بانی کی ہو گی اس کی ہو گی علم نہایت زیادہ ہے نہایت زیادہ ہے علم نہایت زیادہ ہے نہایت زیادہ ہے علم نہایت زیادہ ہے نہایت زیادہ ہے علم</p>
<p>درب شمشیر سے دان مرگ بھی تھرتی تھی وہا کی قبر پیر سے صدا آتی تھی</p>	<p>تجہ تو کھینچنے کا گھر پر جب جاتا تھا پر جہر لہر بان خون سے تھرتا تھا</p>	<p>لے لے اس فردے کو بھر کھینچنے کو ار چلا شمیر کی طرح ترائی میں غلدار چلا</p>
<p>۱۲۷ نظر بانی کی ہو گی اس کی ہو گی علم نہایت زیادہ ہے نہایت زیادہ ہے علم نہایت زیادہ ہے نہایت زیادہ ہے علم نہایت زیادہ ہے نہایت زیادہ ہے علم</p>	<p>۱۲۸ نظر بانی کی ہو گی اس کی ہو گی علم نہایت زیادہ ہے نہایت زیادہ ہے علم نہایت زیادہ ہے نہایت زیادہ ہے علم نہایت زیادہ ہے نہایت زیادہ ہے علم</p>	<p>۱۲۹ نظر بانی کی ہو گی اس کی ہو گی علم نہایت زیادہ ہے نہایت زیادہ ہے علم نہایت زیادہ ہے نہایت زیادہ ہے علم نہایت زیادہ ہے نہایت زیادہ ہے علم</p>
<p>خود سر کر کے دہان شکل دیکھلاتے تھے زیر پا آبلہ کی طرح نظر آتے تھے</p>	<p>ہو کے شمشیر پر بان بہان آو اتم اپنی تسلیم درہنہا بھی مجھے دکھلاؤ تم</p>	<p>جیغ نیرنگ یہ عباس کو دکھلاتا ہوں بانی اُس مشک میں آگے نکل جاتا ہوں</p>

<p>۴۲۰ بجز اس کے کہ اللہ تعالیٰ تبارک و تعالیٰ کے حکم سے ہوا کہ اس کے دماغ میں اس طرح کی شکل پیدا ہوئی کہ اس کے دماغ میں اس طرح کی شکل پیدا ہوئی کہ اس کے دماغ میں</p>	<p>۴۲۱ کہ اس کے دماغ میں اس طرح کی شکل پیدا ہوئی کہ اس کے دماغ میں اس طرح کی شکل پیدا ہوئی کہ اس کے دماغ میں اس طرح کی شکل پیدا ہوئی کہ اس کے دماغ میں اس طرح کی</p>	<p>۴۲۲ کہ اس کے دماغ میں اس طرح کی شکل پیدا ہوئی کہ اس کے دماغ میں اس طرح کی شکل پیدا ہوئی کہ اس کے دماغ میں اس طرح کی شکل پیدا ہوئی کہ اس کے دماغ میں اس طرح کی</p>
<p>یاد پیر میں عباس و ان روتے تھے علم و مشک پہ قربان علی ہوتے تھے</p>	<p>دل و عشق شہ مظلوم میں قربان ترا ای مری جان ہر اللہ نگہبان ترا</p>	<p>تن پہ عباس کے دان تغیر فی ہوتی تھی یان سکینہ در خمیدہ پہ کھڑی روتی تھی</p>
<p>۴۲۳ کہ اس کے دماغ میں اس طرح کی شکل پیدا ہوئی کہ اس کے دماغ میں اس طرح کی شکل پیدا ہوئی کہ اس کے دماغ میں اس طرح کی شکل پیدا ہوئی کہ اس کے دماغ میں اس طرح کی</p>	<p>۴۲۴ کہ اس کے دماغ میں اس طرح کی شکل پیدا ہوئی کہ اس کے دماغ میں اس طرح کی شکل پیدا ہوئی کہ اس کے دماغ میں اس طرح کی شکل پیدا ہوئی کہ اس کے دماغ میں اس طرح کی</p>	<p>۴۲۵ کہ اس کے دماغ میں اس طرح کی شکل پیدا ہوئی کہ اس کے دماغ میں اس طرح کی شکل پیدا ہوئی کہ اس کے دماغ میں اس طرح کی شکل پیدا ہوئی کہ اس کے دماغ میں اس طرح کی</p>
<p>ہر گمان جہنم نہ صدمہ مجھے دکھائے کہیں بوند پانی کی مر سکہ میں بھرے جاؤں</p>	<p>اسد اللہ ہون اور غالب ہر غالب ہوں میں ترا باب علی اکبر ابی طالب ہوں</p>	<p>مگر کہ مجھ پر ہو کی تو اسی ہوں میں میں کہ یہاں مجھ کی ہوں پیاسی ہوں</p>
<p>۴۲۶ کہ اس کے دماغ میں اس طرح کی شکل پیدا ہوئی کہ اس کے دماغ میں اس طرح کی شکل پیدا ہوئی کہ اس کے دماغ میں اس طرح کی شکل پیدا ہوئی کہ اس کے دماغ میں اس طرح کی</p>	<p>۴۲۷ کہ اس کے دماغ میں اس طرح کی شکل پیدا ہوئی کہ اس کے دماغ میں اس طرح کی شکل پیدا ہوئی کہ اس کے دماغ میں اس طرح کی شکل پیدا ہوئی کہ اس کے دماغ میں اس طرح کی</p>	<p>۴۲۸ کہ اس کے دماغ میں اس طرح کی شکل پیدا ہوئی کہ اس کے دماغ میں اس طرح کی شکل پیدا ہوئی کہ اس کے دماغ میں اس طرح کی شکل پیدا ہوئی کہ اس کے دماغ میں اس طرح کی</p>
<p>پاس سے عشق میں بڑا عابد آزاری ہی پانی پینا مرے نزدیک گہنگا ری ہی</p>	<p>دستگیر دو جہان اور مشہرہ مران ہو تم یا علی مشک سکینہ کے نگہبان ہو تم</p>	<p>جلد یہ شکل دشوار کر آسان مری بدلے عباس کے بار خدا جان مری</p>

<p>۴۶ خیز نہ نشانیہ بنیں غیب نشو و نما پس عشق میں خاصا بنیں غیب نشو و نما نکے فوارہ سکہ کی جودہ چوڑی بنا خیر خیر خیر خیر ایک سے بہتے گئے</p>	<p>۴۷ شک ہو لالہ پیکر کسٹ اردو انکا چہرہ میں نہیں توہری کو نقص بانی بی بی ہی ہو گیا ایا خاوی قوسم نہیں آ کرے کو تم عجبو بیکو</p>	<p>۴۸ پس بیک بیک بیک بیک بانی بانی بانی چاہیے چاہیے اب شربت دیا ہے نشدت حلق عشق نے میں ہر پار ہے میں نے سوز کا نہیں زہار ہے</p>
<p>۴۹ ما خود گو رہی ہو سکینہ جو کڑی مٹی تھی رہن میں تلوار یہ بابا سے مر سجاتی تھی</p>	<p>۵۰ تشنہ اوگر سہ دینا سے گذر جاؤں میں اس لب خشک دکھانے کی سزا پاؤں میں</p>	<p>۵۱ بیک نظروں میں سب میں جگر اوکا روتی اک فقط مشک متعین دیکھے گنگا روتی</p>
<p>۵۲ کھینکے آید غصہ با جان نہ کی سکینہ نے غصہ میں کچھ بیچا گلا بلا کو تمام کے بولی جاوے جو کسر کچھ کچھ زین غنودہ سے ابا لادہ</p>	<p>۵۳ کھینکے آئے قوسم سے ہر کھینکے دور کر زین غنودہ سے ابا لادہ گھر میں خاک کے اوپر وہ غنودہ چلا کے گیا میں کچھ کچھ زین غنودہ سے ابا لادہ</p>	<p>۵۴ ایں تو یہ شوخا اور دانا بیک چاہیے حضرت عباس کاک خاوی قوسم بیش تر سے سید خا کچھ بیک تھوڑی تھی اور جوتے تھے بیک</p>
<p>۵۵ فوج اعدا سے چچا جان کو لے آئے تہن پاس عباس کے اب بھائی بہن جاتے تہن</p>	<p>۵۶ ہر مر سے جی پہ جی دشت میں جاو با با مجھ تک سیر چچا جان کو لاو با با</p>	<p>۵۷ تیر آ کے جو پیغام اجل دے تہن اپنی چھائی کے تلے مشک چچا لیتے تہن</p>
<p>۵۸ جک اعدا سے گھنٹی بیک ایل غلا کس چوڑی نہ ہو بانی جی جو چچا چچا اک بیک شک دریاو قوسم ہو دیا جھوٹے بن پائیں بیک بیک بیک</p>	<p>۵۹ آئے بی بی بانی کو با دینہ شک کے واسطے عباس کاک خاوی قوسم شک کو لے لے کر دابن حیدر بانی صحت کیا تم کو سلاست چکر</p>	<p>۶۰ اس گھنٹی فوج سے خاوی قوسم میں گھر میں گھر کا مگر بیک شک سے ازل تو تم کاٹ لو چچا بیک نہ بیکے کا ایسے پر شہر خدا</p>
<p>۶۱ باقی بچوں کو نہ دو یہ تو سزاوار نہیں ہم گنگا رہن امن کو گنگا رہن</p>	<p>۶۲ فوج یہ بانی خوشی سے جو نہیں دیتی ہو پانی اس طرح کا اپنی بھی بلا لیتی ہو</p>	<p>۶۳ جاکے ناد ان سکینہ سے بھی مل کو تم شرمنا میں ہو تو اس شک کو لیاو قوسم</p>

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

جو کہ دل کے مطالب بہین عطا کر چکے

[illegible]

۳۳
ماؤنٹن غلاب تھانسیہ رام پور
ایسٹنڈنگ کوالٹیٹر
لیسٹنڈنگ

میں گناہین پر
صفت و لباس پر
وصف لکھتا ہوں جو شک کے

۵
فالمسک کا نام خاتون قیامت علیہا السلام
اسکی پیکار کا

دود و فرخ اشتراک ہے مساجد و مہربانین
کو مسکرم آریا عالم سہاک
مجم

جامعہ پشیمان خان مین رنجی پور
سہارن پور

موسس کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے نیکو عملے امام باپ کا

نام
کتابخانه
مکتبہ اسلامیہ

وہاں سے صاحب کو مدد پہنچا کر ان کو قتل کیا۔

لا
مؤلف و جامع
تبعی قوانین
مؤلف و جامع
تبعی قوانین

دوستوں کے سرگرمیت میں کلب کی مجلسوں کا
شغف تھا کہ یہی کلبی حارس نایاب کا

کافیہ تھے نام سے عبارت ہے اس کی کیا دلیل ہوگی
عوان ہوگا کوئی اس کی کیا دلیل ہوگی

الامان والحدود کے لئے سب سے پہلے
دھیان آجایا تھا جس نے ان کی دولت کا
توڑ کر کیڑا

۱۵۔ جو ایک بیانا کی غیبت میں وہ
دو شخصان ہوا میں فہم اس طرح
دو کو کٹر کرنے کیا
دو ایک کیا

استین بنی کلا فاسم
بنو بجلا بر مورسا و غم

<p>۴۴</p> <p>تھا حضرت نادر شاہ اگر کیا میرا خیر البے شہر ہے تھے شفاعت کے واسطے اور اہل بیت آنکے مصیبت کے واسطے</p>	<p>۴۵</p> <p>دور فالت جسکو شہر میں تھا اس کو در آریا سے وہ ہاتھ کا پو جس کو بی بی ہون اکھون بابا</p>	<p>۴۶</p> <p>عصمت جبین کا جسکے خطہ سر نہشت محبوبہ و العین کی جو خصوصیت سیرت کو اس کے خاک بالین</p>
<p>۴۷</p> <p>نظم سوز قدیر کی سدا رمل ہو جو خجالت ناز ہے جسکے جھومیل سودہ جہان میں ہیں بچہ خوشتر</p>	<p>۴۸</p> <p>جس کو بچہ خوشتر منہ صدمہ کا گھر اس کا کیا غضب ہی گھر میں کیا رو نہ پائے پائے پائے پائے</p>	<p>۴۹</p> <p>جس کو اب تو لب علی کا خطاب مشق نیل شوق میں ہی کا جو اب پیش ملک بین جو امام فلک خطاب</p>
<p>۵۰</p> <p>قدیر بن فاطمہ کی کہانہ کا نام کھا کر اپنے عرش پر چھوٹا نام گردش میں جسکے بی بی چچ بی بی نام</p>	<p>۵۱</p> <p>جس کو بچہ خوشتر منہ صدمہ کا نور خدائی ہوا اس کے وہ نورین فا تو جی اکیدان تہی اس کے وہ نورین</p>	<p>۵۲</p> <p>اس کے سے قدرت تہی اس کے وہ نورین رذوق و ریحانی ہوا اس کے وہ نورین پس اس کے جسکے بی بی چچ بی بی نام</p>
<p>کیونکہ نہ فاطمہ کا بھلا ہم ادب کریں اوسے زبان پہ نام تو تعظیم کے ہیں</p>	<p>سوتیں جن کے بعد اسے نان جو ملے چرخ کمن تہوں کو یوں رنج نو ملے</p>	<p>بعد از حسین اہل حرم تو خمر گر ہو سرتنگ آفتاب صفت و در بدر ہو</p>

<p>ملک سب کیلئے تاج و تخت کیلئے اک ذوق و طبع کا جو پوچھو آیا جفا کا طعنه کہ جسے در بیان درد و غم آقا کا جو پوچھو</p>	<p>ملک اس کا کہ خالق کو اس کی تعجب آسان کو نہ تو اس کی شکل کی تعجب آزاد کو جلا کا جو مختار سے حجاب تکلیف کے سبب جو کھلی ہوئی ہو</p>	<p>ملک کو اگلے کا وہ ہے خط تبت آئی حضور شاہ خوف ابدل ملول کے غرض مرثیہ کے لکری اس کی ہر پہ پہ ہوا ہی ہے جسے جو پوچھو</p>
<p>نور خدا کا جلوہ ادھر ادھر ہوا ہر نقش پا زمین کے لیے تاج رہا</p>	<p>بہری غذا یہ شام و سحر اسے جناب نہ عم پر طعام دیدہ تر جام آب نہ</p>	<p>تم اس کو بیچ لاؤ تو جاری یکام ہو کچھ دعوت رسول علیہ السلام ہو</p>
<p>ملک اس کو تو ایک کوئی اشتیاق کے گم گئی تھی طاقت جو پوچھو محتاجی بتوں کا یہ کیا کہ بچوں بہاں آج کے خلیفہ کی جو پوچھو</p>	<p>ملک ایشا رب یہ جیو کر اسے کیا اس کی طاقت جو پوچھو یہ کیا لازم ہے کہ اس کی جو پوچھو پر لکھی ہوئی سچائی سے جو پوچھو</p>	<p>ملک وہ پستی غریب اس کا اس کی جو پوچھو کیا بادل کی دود گناہ دین کی جو پوچھو جس کا لک فلوں سے ہوا اس کی جو پوچھو</p>
<p>گو غمت شہت برین سے حاصل تھی خاتمہ سے مرثیہ کے گم سے بتوں تھی</p>	<p>اپنی تو محسوس کا نہیں بچ و دامن تھے پر مصطفیٰ کی کر سگی کا ہی غم تھے</p>	<p>کس وجہ گردش فلک بد مزاج ہی حاجت روا سے خلق کو خود و حق باج ہی</p>
<p>ملک سب کیلئے پویشی اس سلطان بنی شاہ خوف سے فاطمہ ہر اسے کیا روشن ہو کر حال تو اس کی کیا نہر جانی ہو فاطمہ سے بن کر کیا</p>	<p>ملک بہترین عالمی مصلحت سے جو پوچھو بہتر از مال دنیا کی جو پوچھو دعوت صلیب سے فاطمہ کی جو پوچھو گرمین سے اودھت بیان نہ چھو</p>	<p>ملک بنا رہا ہے جو سکونت اس کا کیا کہتے ہیں جبرائیل ان کا روٹی ہی اس کی تیرے صیغہ نہ دکان پہن جانے سے تیرے شہر کی کیا بیان</p>
<p>گردن بلند ہو نہیں سکتی بتوں کی دعوت میں کس طرح سے کرواں گی</p>	<p>خالی مشاع و مال سے خاک کہ کریم کا شکلا اساس بہت بین نکروا گلیم کا</p>	<p>سراہ برق خرمین سے و قرار ہی بتلا دے اسی کہ نہ تو کیوں اس کا کیا ہی</p>

<p>۴۱۱</p> <p>وہ سنیہ حسین علم کا پیچیدہ تھا بھلا اور پھول سے کہیں وہ نہ کرکٹ میں چلے گیا</p> <p>حجرت پر جو مجھے کہ کیوں عرش گیا میں سنیہ حسین پر نہ کرکٹ میں چلے گیا</p>	<p>۴۱۲</p> <p>یوں اپنے عشق کے کدم کے کیا حصول شر سے لے کر مجھے بھی وقت نہیں قبول</p> <p>آئی بر سر بہرہ بیان دفتر رسوا پہنچے بیان بہشت سے کر آں شوباع</p>	<p>۴۱۳</p> <p>تاگاہ آئی فاطمہ نہ ہر آئی یہ جدا میں توڑے سرخانے پہ حاضر موعدا</p> <p>ای سبکس وغریب سلکتیہ کا غم نہ کھا شہر پر بے پردہ بہت مہربان خدا</p>
<p>پاؤں تو اک طرف ہاں موزہ دھرا گیا لہر زہ خدا کے عرش معظّم کو آگیا</p>	<p>لہاے خشک چوم کے قربان جا لگی اب آخری گلے سے وہ کھوکھلا لگی</p>	<p>مستمت میں جو لکھا ہوا انداز تھا لگی بیشک طمانچہ شمر شکر کے کھا لگی</p>
<p>۴۱۴</p> <p>آرزو فاطمہ سے کہتا تب جب شہر سید ہون لگیا ہوا ہوں ہی شہر</p> <p>اکدم کے واسطے سے سننے سے تو اس میں تو شکر کہتے ہیں بھلا جاؤ گا کہ</p>	<p>۴۱۵</p> <p>اسی شکر کا عشق سلکتیہ سے جو کیا سوچنے لگا اب بتوں کو اپنی وہ خواہاں</p> <p>کسو اسلے کہ غم سے ہو گئی وہ ڈھلا پہنچے میں بہا تو یوں کی کی آں</p>	<p>۴۱۶</p> <p>سلک کلام فاطمہ رونے لگے حسرت بہا ہی قلم پر عشق جو اپنی شہر</p> <p>آفت سے اپنے غم کی راہ شہر لشکر دوسرے آں منت زدہ کو چین</p>
<p>کیا محکو جان پیاری ہو اکبر کی جان اک دو گھڑی میں جاتے ہیں ہم اس جان</p>	<p>بری طرح قلم کسی سبکس کا سرتو بچپن میں چون سکینہ کوئی بے پردہ تو</p>	<p>جب تک کہ میرے قافلہ بکلی میں جان رہا گو یا تمھاری روح میں میری زبان رہا</p>

سلام
جانی تا بہرگ خدا مویان سلام
تا بہت قدم حسین دم امتحان سلام
کبک بر سے عیان یہ ہوا تھک
اکبر کا نام شاہ کے حدود بیان سلام
اکبر کو کہتے تھکے کا ہر شکل نیوے
تا در درستی خبری باقی نشان سلام
سوفاد سے عیان کہ تھک کا کھلا
بیگان کہتا کہ تھک کے زبان سلام
لاشہ کا شہ کے نشتر تھک بیان گاہ
سکھ کی جا پہ فضل خدا بیان سلام

سلام
جاہ کی طاقت آگہ کی سا تھک
چالیں سال تک جیلا پھان سلام
صغیر کا کھکے بانو کے لٹی میٹین
امان تم میں اور ما با کمان سلام
عابد نے اکید کی چھی گران کیا
چالیں سور و صر و طوق گران سلام
ظاہرین تھا اکلیا پہ باطن میں لندن
لاشہ کا شہ کے شیر خدا با بیان سلام
اکبر کا دم چل گیا پہ پور غشی سے
اکبر کا آئے کیلے کا بیان سلام

سلام
خوف خدا ہوا تو پھر خوف جان سلام
یاد آئی شکی باگ پہ جیلا تھوڑا لٹا
خجست سے لاشہ کا زین پو بیان سلام
زین کے سر پہ پہ پہ وقت تھی لگا
عجب کہ حسین کا زین نان سلام
کیا ہی فضلے صاف گیا گھڑ تھل کا
نے طفل ہی رہ نہ کہی نوجوان سلام
زین کے سر پہ تھکے کا غم کس قدر ہوا
زین پہ بھی نام کا سون بیان سلام

<p>۴۱ ایں کوئی نہ دیکھتا جو شمع بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی</p>	<p>۴۲ کے ہنسی ہنسی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی</p>	<p>۴۳ بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی</p>
<p>۴۴ آلودہ خون موج نسیم سحری ہو بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی</p>	<p>۴۵ زندہ کوئی نہیں کا عجز ارہمن ہو بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی</p>	<p>۴۶ اک داغ جگر باغ کی منت میں دیا ہو بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی</p>
<p>۴۷ کے ہنسی ہنسی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی</p>	<p>۴۸ کے ہنسی ہنسی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی</p>	<p>۴۹ ایں بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی</p>
<p>۵۰ ہون مضطرب الحال میں درو جگر ہو بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی</p>	<p>۵۱ رخسار پہ کیا نور ہو کیا جلوہ گری ہو بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی</p>	<p>۵۲ خالق نے کیا رحم مے بیچ و محن پر بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی</p>
<p>۵۳ کے ہنسی ہنسی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی</p>	<p>۵۴ کے ہنسی ہنسی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی</p>	<p>۵۵ کے ہنسی ہنسی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی</p>
<p>۵۶ ہر چشم میں مری عوین اشک ہو بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی</p>	<p>۵۷ باغ نبوی خاک میں جب سارا ملا ہو بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی</p>	<p>۵۸ تو دے گل تو باغ کے گل جن اجل سے بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی بزمی</p>

<p>۱۰۱ کتابی غنایت کا بیان ہو خدا کس خانہ اقدس میں کیا ہو مجھے پیا نا تو محمد سادیا پ علی سا جالی جو حسن و اددہ ہو کونہ پیا</p>	<p>۱۰۲ روشن ہو حال نہ خفا سے پیا نیز مائی اگر ہو سر سے سائے پیا تیرے صبر کے پھر کچھ پیا پیا پیا عیاش بھی تو نیا سے پیا</p>	<p>۱۰۳ چو کوئی کہ دل میں گئے غنیمت پیا ناگا ہو تیرا کچھ تازہ نہ پیا سیان کو آئی ہو علی قضاہ سطر چوین بارہ کتاب ہو کچھ کو کاڈ</p>
<p>کچھ غم نہیں دو روز کی اس تنہائی کا اتکب ہو اثر منہ میں زبان نبوی کا</p>	<p>تہا پ ہو اگر کچھ مجھے دوسو اس نہیں ہو قاسم نہیں اکبر نہیں عباس نہیں ہو</p>	<p>ابنہ میں آنے کی اسے خرم بڑی ہو اشکون کی نقاب اس لیے چہرہ پڑی ہو</p>
<p>۱۰۴ اوا دجانی عکرا کر ایک ہنر نقبا مجھے فرزند بھی منتقل ہنر افکار دہلیہ وقت کے پیا اعد و زقیامت میں کیا شام</p>	<p>۱۰۵ حلقہ سے کہتے تھے شکر علی ہاگا وہ صدیق شہید علی اصغر مرثیہ محبت کی دوا پیا دور و شکر اک پونہ میں باقی پیا</p>	<p>۱۰۶ چو کچھ کہتے کہ گویہ میں کیا ہو معلوم کہی ایک جالی ہوا ہو سوا کہ فن بیان نہ عبا تو نہ دوا ہو کس پرینا اپا ہو سو تو کس چھپا ہو</p>
<p>میسے تو کوئی کام تراہو نہیں سکتا گر شکر بھی کیجے تو اداہو نہیں سکتا</p>	<p>حلال مہات جہان آپ کا جد ہو ای ساقی کوثر کے خلف وقت ہر ہو</p>	<p>پانی بھی نہ بیان غسل کو میت کو ملیگا مرہ بھی کہن کے لیے محتاج رہے گی</p>
<p>۱۰۷ رؤا جعفر بن ابی کتب ہوا تھا نہر سے ہی وہ سب کچھ پیا چو کجاوین اپنی امانت کا کیا تھا میں اس کے جانی لائق خفا ہوا تھا</p>	<p>۱۰۸ چو کچھ ہو فریاد گزشتہ گدا کچھ کہتے تھے میں اگر جاؤں کچھ پیا کیا اس کو کچھ ہو کہے ابو یوسف کیا ہوئی وہاں کو خفا کی نصوہ</p>	<p>۱۰۹ فدائی ملت دان علی سید پیا ہو چو چو تیرے اس کے لیے پچھنے ہو او فضا کا باجوڑی گو کہے اندر وہ پو آتش ہو کیا ہو پاس صفو</p>
<p>اسم بھی نہ تھا کوئی نہ اسم بھی کہی ہو جب بھی مراد ارث تھا تو بی ب بھی ہو</p>	<p>اکبر کی زیارت کا مجھے شوق ہو ہو کس طرح کہو گے کہ اسے نیزہ لگا ہو</p>	<p>تم کو دک بے شبر کی اب پیاس بچھا اک بودہ اسے پیاس میں بادشاہ پلا د</p>

<p>۴۳۵ آں طرہ میں لکھنا کہ اسوہ الیہ پہلے بیان میں لکھنا کہ اسوہ الیہ کونین صلا کی زچہ صولت و انبال واللہ خوشحال خوشحال خوشحال</p>	<p>۴۳۶ مقصود سے خلق کو جو کہ کھینچا وہ بیان آتا کہ یہ جو کہ کھینچا مقصود سے خلق کو جو کہ کھینچا مقصود سے خلق کو جو کہ کھینچا</p>	<p>۴۳۷ اس کا کہ سن جو کہ لکھنا کہ اسوہ الیہ مقصود سے خلق کو جو کہ کھینچا مقصود سے خلق کو جو کہ کھینچا مقصود سے خلق کو جو کہ کھینچا</p>
<p>طاری جو ہر اصف نہ عرش نشین پر عرش کھا کے گریس سبط نبی اگر زمین پر</p>	<p>کھینچے لکے اس لال کو سیدائین الہا کر اب ہم بھی ہمیں سووینے خلق کو کھا کر</p>	<p>پانی اگر اصف کو نہ بلوایگا شیر تو حشر میں پھر نہ تھیں دکھایگا شیر</p>
<p>۴۳۸ ہر شے میں سب سے بڑا ہے خدا نہ ہر شے میں سب سے بڑا ہے خدا نہ ہر شے میں سب سے بڑا ہے خدا نہ ہر شے میں سب سے بڑا ہے خدا</p>	<p>۴۳۹ نہ ہر شے میں سب سے بڑا ہے خدا نہ ہر شے میں سب سے بڑا ہے خدا نہ ہر شے میں سب سے بڑا ہے خدا نہ ہر شے میں سب سے بڑا ہے خدا</p>	<p>۴۴۰ نہ ہر شے میں سب سے بڑا ہے خدا نہ ہر شے میں سب سے بڑا ہے خدا نہ ہر شے میں سب سے بڑا ہے خدا نہ ہر شے میں سب سے بڑا ہے خدا</p>
<p>عرش میں تھے مگر درد زبان نام خدا کھٹا اور خاک پہ عمامہ شیر پڑا کھٹا</p>	<p>کہ پیش نظر تھی کبھی نظرون کہان کھٹی جون برق جہد کبھی بان تھی کھٹی کھٹی</p>	<p>ہر کس لب این لب ساغر برساند ساغر لبش سالی کوثر برساند</p>
<p>۴۴۱ ناگہ چلی غش سے چھٹ کر نکلا حسرت سے بڑی تڑپ لگ کر نکلا نہ ہر شے میں سب سے بڑا ہے خدا نہ ہر شے میں سب سے بڑا ہے خدا</p>	<p>۴۴۲ جان کیا بچنے لکے کھٹ کر نکلا رکب کو کیا دیکھ کر نکلا نہ ہر شے میں سب سے بڑا ہے خدا نہ ہر شے میں سب سے بڑا ہے خدا</p>	<p>۴۴۳ نہ ہر شے میں سب سے بڑا ہے خدا نہ ہر شے میں سب سے بڑا ہے خدا نہ ہر شے میں سب سے بڑا ہے خدا نہ ہر شے میں سب سے بڑا ہے خدا</p>
<p>کھجائے گلا اب پسر شیر خدا کا ہو خاتمہ جلدی سے کہیں آل عبا کا</p>	<p>آکھوں کو چکا چور سے سب جان بچائے کشتوں کا یہ نقشہ تھا کہ سب جان بچائے</p>	<p>اس بیاہت کے بھی عمر با پانہ وفا کی پے شیر سے بھی آن کے میدان قضا کی</p>

<p>۵۳۶ شہر نے کہا اور شہر زاد صبا کہ درستم تو جان لے جو جگو کہ اس مجمع سے وقفہ مجھے کہہ دو منظور نظر ایں کہ تہی قانون قیامت کی بڑی</p>	<p>۵۳۷ شہر کی شہر پر پہنچے جانب آواز اور بوسے کیا آنے فزونی کو سزاوار نیکو شہادت میں ہوا اور کجی خفا یہ حق سے دعا کرتا تھا اس وقت میں جا رہا</p>	<p>۵۳۸ پیشہ کی جگہ جگہ جانب قیامت محفوظ میں غوث بن قانون قیامت نے کیا مظلوم کی گردن پر کھانٹا شہر خجہ غش جگہ گرسہ فاکت تب جگہ محفوظ</p>
<p>وہ آئین لوجی کا مرے ارمان کھجائے سرگود میں دہر کے ہوا در جان کھجائے</p>	<p>جس خجہ قاتل بہان ہجائے گلے سے خاتہ قیامت مجھے لٹائے گلے سے</p>	<p>اک آہ کی زہر آئے جو میں سوز کر کے افلاک بھی سب کانپ گئے اس کے اثر سے</p>
<p>۵۳۹ ہاگہ صدر آئی کہ کیا کھتے ہو بیاب حاضر ہو بی بی دیوے ان میں کھجائے بالوں سے بنی نہ آئے یہ میدان کج خجہ نے بنی تیا کھنک پائیں کج</p>	<p>۵۴۰ پیشہ بھی کھتے تھے جو شہر پر بسیاب بنی دیرین محب جو گوارا شہر نے کہا اب سنا ہی جگو قضا کا اپنی جگہ پوچھو تو اس وقت ذرا سا</p>	<p>۵۴۱ خانوش ضعیف جگہ شہر پر خاک مرینہ جو شہر جگہ قیامت گتہ جو قیامت کج تو گر زمین جوت میں غفلت نہ کیا کج پت لٹکے</p>
<p>قاسم ہونے اکبر ہونے عباس علی جو تہنائی میں ایسا ہی غم میں کھنسی جو</p>	<p>خجہ بھی ترا شک گلے پر نہ چلیگا دو بولاکہ پانی نہ ملا ہونے ملیگا</p>	<p>کر عرض یہ درگا ہنم کون و مکان میں سر سبز ہو یہ بار سخن میرا صبا میں</p>

سلام
 عابد نے جو کئی کام فیض کلمہ سے
 انسان کو فوٹ جا پیا آہ پیچھے سے
 حضرت نے غریبی کی کجی کو سیراب کر دیا
 عادت کر کے کہی نہ کرے کہ کجی سے
 قطعہ
 اے کجیاں یہ کہتی تھیں صغیر سے کہ
 لازم کر کے جو حال کا کتا کلمہ
 لازم کر کے جو سچا پر ہوا
 کئی شکا کمان جو سچا پر ہوا
 غافل ہوا اس کے حال سے کلمہ
 کلمہ خزانہ عالمیوں کی کو پانی دو
 جو پانی تو ایسے قلاب غلبہ سے

سلام
 مولانا کے پاس جیسا کہ کتابت شدہ
 میرا قدم دو گامین راہ مستقیم
 عجب فریج شہر سے تو خلیا علی کی
 ام المومنین سے اشارہ ذرا غلبہ سے
 شہر دل سے بولے آج غنیمت ہو کر موقع
 کل صبح کو موت بلدی فتنہ سے
 قطعہ
 غنیمت آج کے سبب جی سے یہ موقع کی
 کچھ کام بھی آج غلام قدیم سے
 شہر سے دیا جواب کہ کلمہ کی
 غالب ہو گا ہون تو خدا کرے

سلام
 عابد کا حال گم یہ خدا جانتا ہے عجب
 بایں چھپا س نہیں کجی کو غلبہ سے
 سلام
 عالم کا قول تھا شکر ہے اور دعا
 مطلق غرض کہ جی کو نہ زور نہ کلمہ
 سلام
 اصغر کے تیرا نے کا کیا جواب
 اللہ بڑے کچھ کچھ جو عین جیسے
 سلام قطعہ
 زینب نے در کے حضرت عباس علیہ السلام
 پانی کے واسطے کو شکر کلمہ
 سلام
 کی عرض میں کہ تیرے تیرے آبرو کی
 اسید و عجم چاہیے رب رب کلمہ

<p>مرثیہ کے گھر میں نہ رہا جو کچھ جبر و استکبار کا شکار رہا کرتے تھے غلامی و غلامی تو تیرا جو بیچارہ</p>	<p>مرثیہ کیا یہ بات یہ آزاد ہو بلکہ دکھائے کو جو تیری اس کو تیرا سدا دیکھ کا دیکھ نہیں ہے تیرا شجر موت کا نکلے آنا</p>	<p>مرثیہ اور تیرا گھر میں نہ رہا تو تیرا جو بیچارہ کرتے تھے غلامی و غلامی تو تیرا جو بیچارہ</p>
<p>بیشمار شیر اکی کا ہو اک شیر آیا شیر آیا یہ بزدل و دم شمشیر آیا</p>	<p>کیا حکم و حال ہے بالائے زرہ بانی ہو خون بر مٹائے کو دریا یہ گھٹا آئی ہو</p>	<p>بے غازی سے کہیں عہدہ برائی ہو فرج سب بھاگ گئی خاک لڑائی ہو</p>
<p>مرثیہ وقت کو تو نہ دیکھتا تھا صلوات و رضوی آج یہ کھلتا تھا بے سبب پھر یہ کھلتا تھا یاد بان کی یہ کھلتا تھا</p>	<p>مرثیہ گو گناہ نہ کیا لیکن تیرا کون سا گناہ تو تیرا جو بیچارہ کرتے تھے غلامی و غلامی</p>	<p>مرثیہ اب تو یہ گناہ نہ کیا لیکن تیرا کون سا گناہ تو تیرا جو بیچارہ کرتے تھے غلامی و غلامی</p>
<p>اب نشان شہر مظلوم کی شان اور ہی ہو میں نشان اور بھی لیکن یہ نشان اور ہی ہو</p>	<p>تشتہ لب بر لب دریا ہی مر گیا عباس پر کنارے سے کنارہ نہ کر گیا عباس</p>	<p>نہر کے باقی سے لب تر جو کر گیا عباس اب نہ مارا گیا پھر کو نہ کر گیا عباس</p>
<p>مرثیہ ہر طرح کی دولتیں حلقہ کر لیں کی کوئی ہر طرح کی دولتیں حلقہ کر لیں کی کوئی</p>	<p>مرثیہ تیرا جو بیچارہ کرتے تھے غلامی و غلامی تو تیرا جو بیچارہ کرتے تھے غلامی و غلامی</p>	<p>مرثیہ تیرا جو بیچارہ کرتے تھے غلامی و غلامی تو تیرا جو بیچارہ کرتے تھے غلامی و غلامی</p>
<p>بارہ ہونے کوئی اس تیغ کی یا گھٹا اسکا جان جب تک نہ فنا ہو نہ لے پاٹ اسکا</p>	<p>گو دم جنگ اسے عالم تنہائی ہو اسکو نقدیر کسی پیاسے کی لے آئی ہو</p>	<p>آج بانی جو جو اتان علی بارہ گئے شکر شام تا شام بہ لہجہ و نکلے</p>

<p>علم کی روشنی سے دنیا کی تاریکی مٹ جائے مومنان کو ہر چیز میں کامیابی ہو ان کی ہر بات کو قبول کیا جائے</p>	<p>علم کی روشنی سے دنیا کی تاریکی مٹ جائے مومنان کو ہر چیز میں کامیابی ہو ان کی ہر بات کو قبول کیا جائے</p>	<p>علم کی روشنی سے دنیا کی تاریکی مٹ جائے مومنان کو ہر چیز میں کامیابی ہو ان کی ہر بات کو قبول کیا جائے</p>
<p>مال و زمین میں جو چیز یہ ہماری ہو چھین کر آئیں گے کہ تمہیں جو چیز ہو</p>	<p>دو سو دو سو کہ نقشہ پر تو ہی بجا ہو بہر سوئے بہکا کے کچھ بھیجا ہو</p>	<p>ایسے آقا کی جو خدمت دادا ہو دیگی مجھ سے حاکم کو تو فتح کہو کیا ہو دیگی</p>
<p>علم کی روشنی سے دنیا کی تاریکی مٹ جائے مومنان کو ہر چیز میں کامیابی ہو ان کی ہر بات کو قبول کیا جائے</p>	<p>علم کی روشنی سے دنیا کی تاریکی مٹ جائے مومنان کو ہر چیز میں کامیابی ہو ان کی ہر بات کو قبول کیا جائے</p>	<p>علم کی روشنی سے دنیا کی تاریکی مٹ جائے مومنان کو ہر چیز میں کامیابی ہو ان کی ہر بات کو قبول کیا جائے</p>
<p>شتر اہل حرم پر نہ عماری ہوگی دھوم سے آج کی نہ وجہ کی سواری ہوگی</p>	<p>بات کو دخل بیان کیا کہ دم خٹک ہو یہ بجز امیر غلاموں کے لیے ننگ ہو یہ</p>	<p>اُس سے ہو آئیں نہ نہیں پیراقت ہوگی لغض قرآن سے ہو نہیں لغت ہوگی</p>
<p>علم کی روشنی سے دنیا کی تاریکی مٹ جائے مومنان کو ہر چیز میں کامیابی ہو ان کی ہر بات کو قبول کیا جائے</p>	<p>علم کی روشنی سے دنیا کی تاریکی مٹ جائے مومنان کو ہر چیز میں کامیابی ہو ان کی ہر بات کو قبول کیا جائے</p>	<p>علم کی روشنی سے دنیا کی تاریکی مٹ جائے مومنان کو ہر چیز میں کامیابی ہو ان کی ہر بات کو قبول کیا جائے</p>
<p>وہ کہ وہ بات کہ بعد اسکے دیکھ نام ہو کیا برائی ہو دینے کے جو ہم حکم ہو</p>	<p>سب کہنے کہ یہ عباس کے لے ستالی کی یہ تو کیا فتنہ غلامی ہو مجھے بھائی کی</p>	<p>حرب روادور سر زمین کی کام ہو تو سواری مری نہ وجہ کی ہو دی ہو</p>

[illegible]

<p>۴۱۱ ہنر حضرت علی کی نظر و فضا جابہ ہند اکید پر چا پیر بین لباق و شاد باز و سے جناب شہر و عیال میں سے وہ کہہ کی تھو</p>	<p>۴۱۲ مشک ہنر حضرت علی کی نظر و فضا جابہ ہند اکید پر چا پیر بین لباق و شاد باز و سے جناب شہر و عیال میں سے وہ کہہ کی تھو</p>	<p>۴۱۳ دی سلف حضرت علی کی نظر و فضا جابہ ہند اکید پر چا پیر بین لباق و شاد باز و سے جناب شہر و عیال میں سے وہ کہہ کی تھو</p>
<p>گو مرے جسم کو تیرا ناکہ گزرا کہہ کرے مشک بیچ جائے سکینہ کی پالتہ کرے</p>	<p>اشک حسرت مری آنکھوں سے بہا جاتا رہے وان تک آئے کار مان رہا جاتا رہے</p>	<p>نیک آفاق میں مشہور بختاری ہوگی منظر حمید کے اندر مری بیاری ہوگی</p>
<p>۴۱۴ ہنر حضرت علی کی نظر و فضا جابہ ہند اکید پر چا پیر بین لباق و شاد باز و سے جناب شہر و عیال میں سے وہ کہہ کی تھو</p>	<p>۴۱۵ ہنر حضرت علی کی نظر و فضا جابہ ہند اکید پر چا پیر بین لباق و شاد باز و سے جناب شہر و عیال میں سے وہ کہہ کی تھو</p>	<p>۴۱۶ ہنر حضرت علی کی نظر و فضا جابہ ہند اکید پر چا پیر بین لباق و شاد باز و سے جناب شہر و عیال میں سے وہ کہہ کی تھو</p>
<p>آرزو ہے کہ کوئی حنیہ میں ہو چائے اسے علی اکبر کو بھجواؤ کہ لیجائے اسے</p>	<p>مشک یہ اپنی بھینجی کو جو ہو بھجواؤ بھجوانے کے سر پہ کھڑا ہو گنگا</p>	<p>کچھ خلالت اس میں نہیں مشک کو آوے ذوالفقار کے وہاں بھالے آوے</p>
<p>۴۱۷ ہنر حضرت علی کی نظر و فضا جابہ ہند اکید پر چا پیر بین لباق و شاد باز و سے جناب شہر و عیال میں سے وہ کہہ کی تھو</p>	<p>۴۱۸ ہنر حضرت علی کی نظر و فضا جابہ ہند اکید پر چا پیر بین لباق و شاد باز و سے جناب شہر و عیال میں سے وہ کہہ کی تھو</p>	<p>۴۱۹ ہنر حضرت علی کی نظر و فضا جابہ ہند اکید پر چا پیر بین لباق و شاد باز و سے جناب شہر و عیال میں سے وہ کہہ کی تھو</p>
<p>پیکر یہ بانی سکینہ جو نہ دل شاد ہوئی تو یقین جانے محنت مری بہ باد ہوئی</p>	<p>اس گھڑی دین بھینجی مہلت کہ میں تنگ کرو مشک دے گا تو پھر آن کے ہاں تنگ کرو</p>	<p>مشک دینے میں سکینہ سے خجالت ہوگی اس میں سنان درینہ سے خجالت ہوگی</p>

<p>بہارِ عشق و محبت چرخِ عشق و محبت سیرِ عشق و محبت نہایتِ عشق و محبت</p>	<p>بہارِ عشق و محبت چرخِ عشق و محبت سیرِ عشق و محبت نہایتِ عشق و محبت</p>	<p>بہارِ عشق و محبت چرخِ عشق و محبت سیرِ عشق و محبت نہایتِ عشق و محبت</p>
<p>سرسبز کنی کے لیے گوراکھ جاوینگا کوئی پانی تو اسے پیاس میں پہونچا دینگا</p>	<p>اور اگر پوچھے کہ کیا میرے چچا جان ہو تو یہ کہو کہ تری پیاس کو تیرا جان ہو</p>	<p>گاہ زہر سے لکھتا تھا کبھی گھڑتا تھا اپنے آٹکے مگر گردِ پڑا کھرتا تھا</p>
<p>خونِ حضرت عباسؓ پر انھما جب اللہ سے نذر نہ ہو کر گیا نہ بلکہ اسے زدا بنا لیا کوسما اور کہا اے اللہ! مٹا دینا قضا</p>	<p>دشمنوں نے چرخِ عشق و محبت سیرِ عشق و محبت نہایتِ عشق و محبت</p>	<p>بہارِ عشق و محبت چرخِ عشق و محبت سیرِ عشق و محبت نہایتِ عشق و محبت</p>
<p>تنگی سے تلخ آس نہ کے مگر بند ہوے کھل گیا مجھ پر کہ اب صلح کے در بند ہوے</p>	<p>دشمنوں نے یہ غضب ہا دم جنگ کیا پہلے عباسؓ کے گھوڑے ہی کو چرنگ کیا</p>	<p>بہارِ عشق و محبت چرخِ عشق و محبت سیرِ عشق و محبت نہایتِ عشق و محبت</p>
<p>بہارِ عشق و محبت چرخِ عشق و محبت سیرِ عشق و محبت نہایتِ عشق و محبت</p>	<p>بہارِ عشق و محبت چرخِ عشق و محبت سیرِ عشق و محبت نہایتِ عشق و محبت</p>	<p>بہارِ عشق و محبت چرخِ عشق و محبت سیرِ عشق و محبت نہایتِ عشق و محبت</p>
<p>نظرِ پانی کی خمیر میں مری پیاری ہر ہاں مری اسپ ہی وقت وفاداری ہر</p>	<p>لومری جانِ ہماری کو قصیر نہیں بہتصین پانی نہ پہونچا کسی تہر نہیں</p>	<p>ہو گیا شہ کو یقین خاکِ عباسؓ کے گرے عباسؓ پہ دیا کے کین پاں کے</p>

<p>۴۵۴</p> <p>تب سکنیہ نے یہی عرض کیا سید نبیؐ</p> <p>کہ اپنے غور سے آقاؐ کی تسخیر اعدا کی</p>	<p>۴۵۵</p> <p>نہ نے فرمایا کہ بارگاہ عابد علی</p> <p>چاہے سکنیہ نے کہا کہ ایک وقت زبان گنجی</p>
<p>کسی صورت سے لب نہ پر یہی دیکھا دیکھے</p>	<p>اس گھڑی لاش چچا جان کی نکلا دیکھے</p>
<p>۴۵۶</p> <p>راوی آیتا کہ میں شہ کے لشکر میں تھا</p> <p>بعد عباس علیہ السلام دوسرا</p>	<p>۴۵۷</p> <p>لائے دیا یہ سکنیہ کو بعد درد و ہجلا</p> <p>نکلے اور چلے ہوئے پشیم سے دالان قبا</p>
<p>پہلے تو لاشہ عباسؑ دکھایا اسکو</p>	<p>پھر اسے لاشہ پر حضرتؑ گرایا اسکو</p>
<p>۴۵۸</p> <p>تب سکنیہ گئی عباسؑ کے لاش سے جب</p> <p>شہر سے حضرت عباسؑ نے لے لی کوٹ</p>	<p>۴۵۹</p> <p>تب گئی کھنڈے سکنیہ جو گئی لاش شہر</p> <p>کھول آغوش چچا جان کے کیون نہ نیٹ</p>
<p>پیار کی ہائے وہ اگلی سی کوئی بات نہیں</p>	<p>دی صدا لاشہ نے و المزم سے مات نہیں</p>

رباعی

کیا افک غم شرمین بباد سے زنیب
دکھ درد کے اپنا سناو سے زنیب

مگر غم سے شام غفلت لم چاچا بین

کیوں کر صفت ماتم تم جھجھو دے زنیب

رباعی

سچا ڈونے چا کی نہیں یہ کی مندر یاد
آیا جو دم مرگے کیا یہ ارشاد

صدیقت کہ کی غور زندگانی سنے فون
جی جھڑکے حبیب کو نہ روایا سچا باد

رباعی

نہ گندہ گندہ اسویم نہ ہونے پایا
جی کہ کی غم شرمین بباد سے زنیب

مجاو کی سبکی چا رو کو بیدو

تو علم میں ہونے کے نہ وہ روئے پایا

<p>۴۱ چو بنشیند تو بخانه بنیاد چو بنشیند تو بخانه بنیاد چو بنشیند تو بخانه بنیاد چو بنشیند تو بخانه بنیاد</p>	<p>۴۲ کجا زنده باشی کجا زنده باشی کجا زنده باشی کجا زنده باشی کجا زنده باشی کجا زنده باشی کجا زنده باشی کجا زنده باشی</p>	<p>۴۳ آن باز و آن کی باز و آن کی باز آن باز و آن کی باز و آن کی باز آن باز و آن کی باز و آن کی باز آن باز و آن کی باز و آن کی باز</p>
<p>سبکته تھے ہرگز نہیں اس کو نہیں عباس کلانی جو عرب میں نہ تھے</p>	<p>ہر صاحب حسن الحکومت نگران تھا وہ عاشق شہیر تو معشوق جہان تھا</p>	<p>سینہ تو سیکڑی کی محبت سے بھرا تھا دل حضرت شہیر کی الفت سے بھرا تھا</p>
<p>۴۴ نظر آجین سر اس کے اندر وہ جی بے غور ہوئی خصلت کا کار نظر آجین سر اس کے اندر وہ جی بے غور ہوئی خصلت کا کار</p>	<p>۴۵ تھی مطلع اللہ جو بنیادی بنور نظر آجین سر اس کے اندر نظر آجین سر اس کے اندر نظر آجین سر اس کے اندر</p>	<p>۴۶ نظر آجین سر اس کے اندر نظر آجین سر اس کے اندر نظر آجین سر اس کے اندر نظر آجین سر اس کے اندر</p>
<p>یوں کہنے کو ہر اک پسر شاہ نجف تھا برفندہ شہیر تھا یہ اس میں شرف تھا</p>	<p>وہ دیدہ حق بن جاساں برودور کے تھے دو طاق میں شیشے سے عرفان کے تھے</p>	<p>الطاف خدا تھے جو پیر کے وصی پر سب ختم ہو حضرت عباس علی پر</p>
<p>۴۷ وہ کہتا تھا صوفی بنیادی بنور وہ کہتا تھا صوفی بنیادی بنور وہ کہتا تھا صوفی بنیادی بنور وہ کہتا تھا صوفی بنیادی بنور</p>	<p>۴۸ کجا زنده باشی کجا زنده باشی کجا زنده باشی کجا زنده باشی کجا زنده باشی کجا زنده باشی کجا زنده باشی کجا زنده باشی</p>	<p>۴۹ وہ کہتا تھا صوفی بنیادی بنور وہ کہتا تھا صوفی بنیادی بنور وہ کہتا تھا صوفی بنیادی بنور وہ کہتا تھا صوفی بنیادی بنور</p>
<p>اکبر کی زیارت تھی پیر کی زیارت تھا ویکھنا عباس کا حیرت کی زیارت</p>	<p>بوسید بھٹی کی تھی اس سید فقیر ہندان دریا بے آب تھی اس درجہ میں</p>	<p>سب مجاہد کہتے ہیں کہ تو عرب پر واللہ یہ حضرت کی غلامی کا سبب ہو</p>

ع
ایہ تراویح الکریمہ
دارد جو جوش و خروش
بہارِ نبوت میں ہے
ظاہر ہے عارفوں کے

ع
ایہ تراویح الکریمہ
کی طرف سے ہے
اس بندہ مایہ ناز کی نظر
انجام مراد سے آواز

ع
ایہ تراویح الکریمہ
خونِ شہید کا جھانکنا
دائیں جانب کا جھانکنا
سر پہ

ہشتم سے آخر تک تو دراصل کھلا تھا
دسویں کا تو کچھ رات سماں جھانکا

جب خیرِ خون نہ ہر کار گرن پر گذرہ
پیشہ کا اس وقت بھی بچہ ہی میں ہو

گھوڑے کو تو ڈالے پہنچا آٹھ روٹیں
جاتی تھی جلی فاطمہ کی روح جلو میں

ع
جب صبح کا چھاؤں تھا
اور جبکہ شام کا
غیم سے نکل کر
شغلِ نماز کے

ع
باتوں کی خوشنودی
ماہِ ربیع الثانی
معلوم کی تھی
ان سب کی توجہ سے

ع
جب کہ شام کو
حکامہ کا جاب
اقبال لگا جو
گردان کے

شغولِ عبادت ہو کر گھر میں لوگ
بہ صبح بہت ہو گئی تھیں لوگ نہ ہو گئے

کچھ اپنے تو سرگشتہ کا حکم نہیں
زینت کی اسیری کا مگر سخت المیہ

جبریل سے لے کر اس وقت صدی کی
آئی ہو سواری خلفِ شیر خدا کی

ع
پیشہ پڑا آٹھ سو
چلائے ان دنوں
پیشہ پڑا آٹھ سو

ع
سرگشتہ خالق سے جو
خفت سے طمان
اور کچھ اصل

ع
جب کہ شام کو
خفت سے طمان
پیشہ پڑا آٹھ سو

حضرت نے نمازِ آخری اس طرح ادا کی
جہاں حق کا گیدہ در فرود عطا کی

جہاں سے لگے جھانکنا
تھا ناہلی اور نہ رکابِ شہدین کو

و ان جانب چپ کوچہ
اور قدم جہنم کی طرف راستہ گھر کی

<p>۱۰ خیزد زین شکر و قاضی لشکر جس بکس که مباد خدا تکیه اندر نظر دامنش که عوالم را بیند تا تو را لیکن شکر آید علی التو</p>	<p>۱۱ بان خرم و شادان رخ و سر سبک قالب جو جانست نه بان کجای دان سبب تو غیری ای ایوان بچای وان سبب تو دیو و پری بچای</p>	<p>۱۲ خیزد زین شکر و قاضی لشکر جس بکس که مباد خدا تکیه اندر نظر دامنش که عوالم را بیند تا تو را لیکن شکر آید علی التو</p>
<p>۱۳ اورج میں آن چار و ک شاہ و جهان پیشہ کا جا را کینہ یہ چار جوان تھے</p>	<p>۱۴ تھے جتنے جوان لشکر فرزند ہی کے کہتے تھے کہ قربان حسین ابن علی کے</p>	<p>۱۵ جب جمع سے ہنگام زوال کیا یارو دو پہرین لشکر پہ زوال کیا یارو</p>
<p>۱۶ وان فوج مدحی جو پر شکر تھا قنطر شہر و سر و سر انے بین تو تر نہ خبر لا سے خبردار میدان میں آ یا سبب جو کور</p>	<p>۱۷ جاریت و انشت مضاعف بان فاطمہ ابوج سیدان ببار وہ کہتے تھے ہمیں دیو کا کانا کہتے تھے کہ یہ وقت جو بار</p>	<p>۱۸ جینین جان و تار شکر اور کٹر عباسی جو بیا تیر و کیر اس وقت ملکر نہ کی شکست موتھ اسکا لگا خبر نہ ہو تیر</p>
<p>۱۹ اک سمت لگی میان سے شمشیر نکلتے ترکش سے لگے ایک طرف تیر نکلتے</p>	<p>۲۰ وہ اس لیے لڑتے تھے کہ زربا تم لگیگا یہ خوش تھے کہ فردوس میں گھر لگیگا</p>	<p>۲۱ حسرت سے نظر کرتے تھے جگاہ کی جانب افت سے کبھی دیکھتے تھے شاہ کی جانب</p>
<p>۲۲ بڑھنے لگا ایک ایک سبیلان گھٹنے نہ بڑھنے لگا نہ کوئی اور کوئی گھٹنا نیز ان کو کمانوں میں کیا لڑو تیر بہ شمشیر شکر و زور و زور</p>	<p>۲۳ جسٹن کوئی شکر کی کجیا اسٹن کوئی شکر کی کجیا گر تیرے کوئی شکر کی کجیا بہ شمشیر شکر و زور و زور</p>	<p>۲۴ بازن کماند و تیرین کجیا بازن کماند و تیرین کجیا بازن کماند و تیرین کجیا بازن کماند و تیرین کجیا</p>
<p>۲۵ پیل کو چڑھانا تھا کوئی اپنی کمان پر خبر کو رگڑنا تھا کوئی سنگسار پر</p>	<p>۲۶ خبر کو رگڑنا تھا کوئی سنگسار پر خبر کو رگڑنا تھا کوئی سنگسار پر</p>	<p>۲۷ دل سے کہا میدان شہاوت کجی تیر گھوڑ سے کہا وفیق رفاقت کجی تیر</p>

[illegible]

۱۳۵
 شمس کی غم سے کونو غم کر
 غم کو جلا دیا جو اداں کے علمدار
 زو جبکہ کجا را در خیمه سے یکبار
 زو جبکہ کجا را در خیمه سے یکبار

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

حضرت انکاہنہ تو کچھ دور نہیں ہو
لیکن ترا جانا مجھے منظور نہیں ہو

بعضوں نے لکھا ہے کہ بدینہ میں رہا تھا
 ہر ایک وایت کہ اسے ساتھ لیا تھا

سرزنش نہیں کہ کچھ بھی جواب آج ہو مگر
زیارت بھی نکل آئی تو میں حیرت کے در سے

عقل
جانشانی که ایامات و شریعت
از کبریا و تعجبی که بیانی حضرت از او
تو را است با او که تو بیای تو را و او را
و تو را که تو را تو را تو را تو را

۱۰
 کبریا کی عظمت و جلالت و شرف و کرامت
 سب کثر از تجلیات و کرامات و کرامت
 عباد حق و عباد حق و عباد حق
 و در ماضی و عباد حق و عباد حق

حصہ
 از خانہ خزانہ
 گزشتہ طبعی از تیس فروردین
 بجائی سے کہ ایک ایسے احوال کی طرف
 توجہ دینا کہ ایک ہی وقت میں

مجاذ قوسی که علی اکبر نه ملیکا
مگر نجس برادر نه ملیکا

اسپیر بھی بہت فدیہ فرزند بنی تھا
تحقیق کرو وہ دوسرا عباس نام تھا

نہ غم نے زینقیوں کو نہ ہی پاپس نے مارا
زینتِ محجہ اس ارفقت عبا نے مارا

نست
ما شوقی چو تنایا تسبیح الگو کمال
افسوس این وقت بینا کی بر کار
کمالی و عالی باشد کجایند
کمال دلش به سر و پای تنایا

وہ جو عبادت میں لگے ہو وہی
مردانہ ہو اور عورتیں نہیں لگ سکتی
اور اگر عورتیں لگ سکتی ہوں تو ان کو

جہاں تیرا دل ہے وہاں ہے میرا دل
میرا دل ہے تیرا دل ہے میرا دل

موقت مریدان کو یہ باتیں یاد رکھنا چاہیے
 کہ جگہوں پر کہیں نہ گئے تھے تا کہ ان کی یاد ہو

بوقت مجھے یاد کیا کہ مجھے کا حضرت
اسوقت اعلیٰ دیکھ لیا کہ مجھے کا حضرت

۱۰۸

لوحہ غم عباس کو چھاتی پہ اٹھا لو
خیر صبر کے مالک ہو ذرا کو سنبھالو

<p>عجائب و معجزات و معانی و معانی عجائب و معجزات و معانی و معانی عجائب و معجزات و معانی و معانی عجائب و معجزات و معانی و معانی</p>	<p>عجائب و معجزات و معانی و معانی عجائب و معجزات و معانی و معانی عجائب و معجزات و معانی و معانی عجائب و معجزات و معانی و معانی</p>	<p>عجائب و معجزات و معانی و معانی عجائب و معجزات و معانی و معانی عجائب و معجزات و معانی و معانی عجائب و معجزات و معانی و معانی</p>
<p>گر آپ سے مرزا کی رضا لیتا ہوں بیٹا تو غلامی کے دیتا ہوں عباس</p>	<p>میں ایسی پیاسی ہوں کہ جسکی نہیں ہے یا حضرت عباس علی وقت مدد ہے</p>	<p>مشغول ہوں داری میں قبالہ چشم اور چہر کی جاسا یہ دامن علم تھا</p>
<p>عجائب و معجزات و معانی و معانی عجائب و معجزات و معانی و معانی عجائب و معجزات و معانی و معانی عجائب و معجزات و معانی و معانی</p>	<p>عجائب و معجزات و معانی و معانی عجائب و معجزات و معانی و معانی عجائب و معجزات و معانی و معانی عجائب و معجزات و معانی و معانی</p>	<p>عجائب و معجزات و معانی و معانی عجائب و معجزات و معانی و معانی عجائب و معجزات و معانی و معانی عجائب و معجزات و معانی و معانی</p>
<p>فرزند کو خدمت میں ہارین لٹا کی فرمایا کہ بیٹا یہ امانت ہو چھائی</p>	<p>اب وجہ بھی تنہا میں ہی گھڑائی عباس نہیں جان چلا جاتی ہر زینت</p>	<p>عکس رخ عباس جو گرتا تھا کہیں ہر ذرہ ستارہ اس جگہ تھا زمین</p>
<p>عجائب و معجزات و معانی و معانی عجائب و معجزات و معانی و معانی عجائب و معجزات و معانی و معانی عجائب و معجزات و معانی و معانی</p>	<p>عجائب و معجزات و معانی و معانی عجائب و معجزات و معانی و معانی عجائب و معجزات و معانی و معانی عجائب و معجزات و معانی و معانی</p>	<p>عجائب و معجزات و معانی و معانی عجائب و معجزات و معانی و معانی عجائب و معجزات و معانی و معانی عجائب و معجزات و معانی و معانی</p>
<p>بھگت سے باپ کے غمخوار کا بیٹا موجود رہا وفادار وفادار کا بیٹا</p>	<p>پہنان تہہ دامن زرہ تیغ کہاں تھی برق شرافشان تھی تہہ ابریاں تھی</p>	<p>آئے ہو کو کلاس خلعت شاہ خف کو سب فوج منکر گئی دریا کی طرف کو</p>

۵۵۵
وہ لکھ لکھتے گھٹا دیر لکھتے گھٹا
وہ لکھ لکھتے گھٹا دیر لکھتے گھٹا
وہ لکھ لکھتے گھٹا دیر لکھتے گھٹا
وہ لکھ لکھتے گھٹا دیر لکھتے گھٹا

۵۵۶
اس طرح سے چاہا کہ جو اس کی تہ
اس طرح سے چاہا کہ جو اس کی تہ
اس طرح سے چاہا کہ جو اس کی تہ
اس طرح سے چاہا کہ جو اس کی تہ

۵۵۷
نہایت میں نہایت میں نہایت میں
نہایت میں نہایت میں نہایت میں
نہایت میں نہایت میں نہایت میں
نہایت میں نہایت میں نہایت میں

جیاب تھادل ماہی بے ار کے مانند
ہر دامنہ لشکر تھا وہ گروا کے مانند

سفر سے تاپا نہ تھرتی تھی زمین
بجلی کی طرح دوپٹی تھی ابر زرہ میں

گروہ علی فکر بجانہ کی نہ کرتی
جہاں کی تلوار سرسبز تھی تھرتی

۵۵۸
جہاں نہ دیکھا ہر شے کی
جہاں نہ دیکھا ہر شے کی
جہاں نہ دیکھا ہر شے کی
جہاں نہ دیکھا ہر شے کی

۵۵۹
آج بہ شہر شہر کی سبھی جگہ
آج بہ شہر شہر کی سبھی جگہ
آج بہ شہر شہر کی سبھی جگہ
آج بہ شہر شہر کی سبھی جگہ

۵۶۰
افلاک کی فوج گھٹا گھٹا
افلاک کی فوج گھٹا گھٹا
افلاک کی فوج گھٹا گھٹا
افلاک کی فوج گھٹا گھٹا

میں ہر شے جاعت ہوں تو دریا جھونکا
تم لاگو کر دو کہ نہ میں ایک نہ گونا

کب اس سے مقابل ہو کوئی تو مہر میں
ہر آج مریش کا فرزند غضب میں

یہ دیکھ شجاعت خلف شیر خدا کی
آتی تھی صدا اصل علی صل علی

۵۶۱
جہاں نہ دیکھا ہر شے کی
جہاں نہ دیکھا ہر شے کی
جہاں نہ دیکھا ہر شے کی
جہاں نہ دیکھا ہر شے کی

۵۶۲
جہاں نہ دیکھا ہر شے کی
جہاں نہ دیکھا ہر شے کی
جہاں نہ دیکھا ہر شے کی
جہاں نہ دیکھا ہر شے کی

۵۶۳
جہاں نہ دیکھا ہر شے کی
جہاں نہ دیکھا ہر شے کی
جہاں نہ دیکھا ہر شے کی
جہاں نہ دیکھا ہر شے کی

مارا آسے جہاں نہ جو ضرب سے چوکا
دریا بیاوریا کے کنارے پر امیکا

میدان میں بجلی کی طرح کوند ہاتھا
جو گھوڑے سے گرتا تھا اسے روند ہاتھا

جہاں نہ دیکھا ہر شے کی
جہاں نہ دیکھا ہر شے کی
جہاں نہ دیکھا ہر شے کی
جہاں نہ دیکھا ہر شے کی

<p>۵۵۵ باب یکم نہ ہونے کی وجہ سے آپ نے یہاں سے یوں لے کر سائل کو جو کہ اس وقت میں میں نے اس کو بھی ہر حال میں</p>	<p>۵۵۶ ہاں یہ کل آباد ہو کر رہا نہیں کہ چاہتا ہے اس لئے کہ وہ ہر پہلو سے اس کے لئے بہترین جہاں سے ہو جائے</p>	<p>۵۵۷ پھر اس کی تفاوت اس کی گہرائی میں دیکھ رہے ہیں آباد ہوا جب یہ شب کا بود فرمانے لگا وہ خلیفہ ساقی کو</p>
<p>۵۵۸ یہ سائنس سے لڑنا چاہتا ہے یہ ہکمو امان دیو سے تو کہہ دو نہیں</p>	<p>۵۵۹ یہ مشک سیکھنے کی حفاظت جو کر گیا اب گلی لڑائی کی طرح لڑنے سیکھا</p>	<p>۵۶۰ عباسی یہ پانی کسی عنوان بچاؤ ہو مشک بچائی تو نہ اس جان بچاؤ</p>
<p>۵۶۱ جس کو یہ صدمہ نہ ہو تو بغیر کہ عدو دینے میں جہد کی ایسی رو کر جو ہر جہد کی عباسی کہ چاہا کہ کہیں اس کے جہاں</p>	<p>۵۶۲ یہ سوچ چکا ہے کہ اس کے وہ اس میں جو اس کے لئے بہترین تو اس کے لئے لیجائے گا اور اس کے تھاں سے اس کے لئے</p>	<p>۵۶۳ عباسی کا منہ ہے شکر ہے اس کو دیکھیں کہ اس کو نہ سنا آباد ہوا جب کہ اس کے لئے جو اس کے لئے</p>
<p>۵۶۴ نسل ان کی گردن قطع یہ کہ ان لوگوں نے کلمہ میرے نام کا پڑھا</p>	<p>۵۶۵ تم پانی پیو کے تو نہ ہم منع کرینگے خیمہ میں پر اس مشک کی لیجانے دینگے</p>	<p>۵۶۶ یہ تیغ میں برش تھی کہ ستمیوں کو کاٹا نیزوں کو قلم کر دیا اور تیروں کو چھٹا</p>
<p>۵۶۷ عباسی کا فوج میں ہونے کا اندر ہی اطاعت کے دینے کا بہتوں کا اشارہ کیا جادو میں کبار بانی میں اس کے لئے</p>	<p>۵۶۸ عباسی کا کہ اس کے لئے کما کر یہ فوج میں اس کے لئے جو اس کے لئے</p>	<p>۵۶۹ قوت نہ تھی اس کے لئے قادر کیا دیکھیں یہاں تو ظالم اس میں رہا کہ اس کے لئے بانی میں اس کے لئے</p>
<p>۵۷۰ دور سے کنار کیا اس فوج ستم مشک نہ ہو جاتے ہی سفاک حرم</p>	<p>۵۷۱ جہاں تک تو سیکھنے سے پیارا نہیں مجھ کو داند کہ یہ ننگ گوارا نہیں مجھ کو</p>	<p>۵۷۲ پیکان ستم سینہ پہ کھا لیتے تھے عباس چھاتی کے تلے مشک چھپا لیتے تھے عباس</p>

<p>۵۷۷ نیکو کی جاننے کو صحت سے ملا نہا جبین کلمت کیا وہ باختر قضا نظا بسوس اشکر کین کہ اشار یہ باختر تھا جگو سیکوید سے نیلایا</p>	<p>۵۷۸ نہا جبین شفقن عبا کی طرح اے کبیرف دوزخ کا کلمہ کلمہ دوزخ عباس کو نہ دیکھتا تھا کہ کچھ کفار محبوب پوچھا تھا وہ گرد علمدار</p>	<p>۵۷۹ انہ بن لگا شکست بھی تر شکار پانی جو بانہ بنو ادا مان علمدار استوت عجا عباس بھی کتنے تھے ملکہ خیمہ میں اگر لب بھی لایا بین جگر انگار</p>
<p>۵۸۰ اللہ سے اعجاز کہا تو تو ظلم تھا پہچہ میں گردست بریں علم تھا</p>	<p>۵۸۱ دڑتا ہی نہ تھا دیکھ کے شمشیر کھسوت تھا گھوڑا پہ لڑتا تھا کھرا شیرک ہوت</p>	<p>۵۸۲ چنیر سے دامن پھرو اوڑگا پانی ہر طرح سکینہ کو بین پلو اوڑگا پانی</p>
<p>۵۸۳ اگاہ مہدی اور عجا کی شمشیر وہ باختر بھی کام آگیا عجا کی شمشیر کما حضرت عباس کس نہیں تھی تیر یہ باختر میں خیران لب جگر کھسوت</p>	<p>۵۸۴ اسی سنت برید کا بھی گشت تھا گھر چوڑا تھا وہ قدر حضرت عباس گردن کی طرف دیکھا کتا تھا نقشب باب کمر آگیا کی بی بی کا کچھ نہیں</p>	<p>۵۸۵ جنت لگا شمشیر ان کی دوزخ کا مضطر ہو کر کھسوت سے علمدار آواز سکینہ کو یہ دی اسی سر کا دوزخ شاہد مری جا باری کا ہر دوزخ کو</p>
<p>۵۸۶ بار و مع شمشیر گرا فوج شقی سے قبضہ نہ چٹا پنجہ و عباس علی سے</p>	<p>۵۸۷ عباس کو کتا تھا وہ گردن کو ہلا کر خیمہ کو پہلے چلیہ ذرا پانوں اٹھا کر</p>	<p>۵۸۸ تیر میں پانی ہی کی بر گیا عباس دنیا سے عرض بر لکڑی عباس</p>
<p>۵۸۹ نہا جبین کی کھسوت پانی سے مردان کی سے حضرت عباس کی کھسوت حیران کھسوت دوزخ کا کلمہ کلمہ گھوڑا پانی کی کھسوت کو سیکوید سے</p>	<p>۵۹۰ عباس استوت تھا وہ دوزخ کا شاہد جو کتنے شمشیر گشت تھا احوال ہی کا کلمہ کلمہ کلمہ کیا فانی نہ حال کو ہو شمشیر</p>	<p>۵۹۱ حضرت نے ہی جنت علمدار کی کھسوت نہو کیا ایسا کہ لایا وہ کلمہ کلمہ پہل کھسوت عباس دوزخ کا کلمہ کلمہ امداد پہ غضبناک کلمہ کلمہ</p>
<p>۵۹۲ دو ہاتھ تو گھرا رشتہ اد میں پڑے تھے عباس علی شیر کے مانند کمر سے تھے</p>	<p>۵۹۳ گھوڑا یہ جدا دیکھا ہو دیگا انھی کو غش آگیا ہو دیگا حسین ابن علی کو</p>	<p>۵۹۴ پہنچا بہر شمشیر جوڑ تھا گا وہ جایا تن پیا یا یہ ماہ بنی ہاشم کو نہریا</p>

<p>اب آگے ہو خاک و خون آگے جگر اڑا کر ہنگام وصلاتک صاف ہے یہ ہزار</p>	<p>کجا خاک و خون آگے جگر اڑا کر نظارہ کر دیکھو سوخت و فحش و بے جا گر از میں یہ حبیب و خلکو کا سفری</p>	<p>عزیزانِ دل آگے جگر اڑا کر کجا خاک و خون آگے جگر اڑا کر گر از میں یہ حبیب و خلکو کا سفری</p>
<p>ازدیر حسین ابن علی سید اسرار لفظش مرا بیانِ نبی آگے جگر اڑا کر</p>	<p>ملک پچارے کہ سوز نے با تراب کیا ہن نے بھالی کے زخم نکال دیا کیا</p>	<p>امام قسطنطنیہ کی لکھی ہوئی مکاتات خادوان کی لکھی ہوئی نیپالی تک خادوان کی لکھی ہوئی خادو مسلمان کی لکھی ہوئی</p>
<p>مخوم ہندول مرا الفت سے کسی کی جو دم مرا گدڑ سے محبت میں ملی کی</p>	<p>گر حسین نے مطلق نہ اضطراب کیا اوسے ریش کو پتھر لے کر خراب کیا</p>	<p>عزیزانِ دل آگے جگر اڑا کر کجا خاک و خون آگے جگر اڑا کر گر از میں یہ حبیب و خلکو کا سفری</p>
<p>خدا نے شاہِ پوٹلیت حجاب کیا کہ مے سے اپنے لیے سید شایا کیا اور اسکو حضرت عوف کا کھم کا کیا کلامِ جبریل جیسے لکھا کیا</p>	<p>جہوں نے کبوتر میں بیت کو بے نقاب کیا تھا کون نے بایکا دل کیا کیا</p>	<p>عزیزانِ دل آگے جگر اڑا کر کجا خاک و خون آگے جگر اڑا کر گر از میں یہ حبیب و خلکو کا سفری</p>

<p>بازوئے کمالیہ سے سیر کرنا اور ان کو سیر کرنا بازوئے کمالیہ سے سیر کرنا اور ان کو سیر کرنا</p>	<p>بازوئے کمالیہ سے سیر کرنا اور ان کو سیر کرنا بازوئے کمالیہ سے سیر کرنا اور ان کو سیر کرنا</p>	<p>بازوئے کمالیہ سے سیر کرنا اور ان کو سیر کرنا بازوئے کمالیہ سے سیر کرنا اور ان کو سیر کرنا</p>
<p>دنیا میں نہ فرزند جو ان مان سے جدا ہو رخصت تو کیا ہوگا مگر دیکھیے کیا ہو</p>	<p>ارمان تو سب دل سے نکلیا ہوگا مان کا مکھڑا مجھے دکھلاؤ کہ وسوسا کہاں کا</p>	<p>شکین کسی طرح سے میری نہیں ہوئی ایکیا ہو کہ لوگو مجھے سیری نہیں ہوئی</p>
<p>لیکن ابھی یہ نہیں ہوگا نہ دنیا میں نہ فرزند جو ان مان سے جدا ہو رخصت تو کیا ہوگا مگر دیکھیے کیا ہو</p>	<p>ارمان تو سب دل سے نکلیا ہوگا مان کا مکھڑا مجھے دکھلاؤ کہ وسوسا کہاں کا</p>	<p>شکین کسی طرح سے میری نہیں ہوئی ایکیا ہو کہ لوگو مجھے سیری نہیں ہوئی</p>
<p>بعد اُنکے یہ عزت مری زہار نہ ہوگی زینب سے کبھی آنکھ مری چار نہ ہوگی</p>	<p>اس آگ کا شعلہ کبھی خاموش ہوگا تو وہ ہی کہ تا مرگ فراموش ہوگا</p>	<p>اب بشتوق سے تو عازم میدان ہو بیٹا جانب طمہ کی کو کھڑے تیراں ہو بیٹا</p>
<p>انہوں نے کہا تو کو خیال سکا نہ آیا جو فاطمہ کے لالہ لالہ چاہا</p>	<p>اب اس صاحبِ اقبال کو دیکھو یہ مہدی جی بھر کے مرے لال کو دیکھو</p>	<p>اب اس صاحبِ اقبال کو دیکھو یہ مہدی جی بھر کے مرے لال کو دیکھو</p>
<p>یہ سچ کے بانو کہو کیونکر نہ رضا دے لو آپ میں کہتی ہوں مجھے صبر خدا دے</p>	<p>اب اس صاحبِ اقبال کو دیکھو یہ مہدی جی بھر کے مرے لال کو دیکھو</p>	<p>اب اس صاحبِ اقبال کو دیکھو یہ مہدی جی بھر کے مرے لال کو دیکھو</p>

گر دہ دہانی تھیں نہ تھیں
اور شکر کو اندر سے نیکو
کر دیجئے دل سے محبت کو مری دور
مراقب میں حضرت کا نور ہو جلد ہو

وقت پزیرا نہ تھیں نہ تھیں
کچھ سوچ کے اگر کچھ بھی تھیں
گر دہن پرخان اہل حرم کی گئی جا
میدان کا ارادہ کیا تا ہندو نے

یہ لاکھ سو دہا اگر کچھ تھیں
اور کما سبیل میں لکھ لکھ تھیں
چلو لاکھ مان سے تھیں جا
میں علی آتا ہر تھیں

گر بخشش است کے ہر دیا رہو با
تومت علی اکبر کے طلبگار ہو با

پر وہ درجنیہ کا اکٹھا کر نکل آئے
روتے ہوئے پیچھے علی اکبر نکل آئے

جنگ علی اکبر ہی کا اندیشہ ہوا
واحد کہ پھر خامتہ آل عبا ہو

حضرت کا دواغی کچھ تھیں
بے خبر محبت میں تری تری تھیں
کین ملن اسوقت ہمارا نہیں بجا
پتو تری ہی الفت فرزند کا نقش

اب پائے سنو سنا کر کفار
لکھنے لکھنے لکھنے لکھنے
اور دیا لکھنے سب میں جیسے تری تری
وہ جاتے ابھی سو سے غیاث تھیں اب

یہ بات کچھ تھیں تھیں تھیں
جس سے تھیں تھیں تھیں
تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
لکھنے لکھنے لکھنے لکھنے

کچھ تھیں محبت کا مزایا دہنیں
بیٹا علی اکبر تری اولاد نہیں

کوئی نہیں خود و ارد میدان ہوا
معلوم کرو جلد کہ دان ماجر اکبر

نیرے کو لیے اس میں نمایاں ہو اکبر
مانند علی رونق میدان ہو اکبر

اس کچھ تھیں تھیں تھیں
افت لکھان الفت تھیں تھیں
فتیا کو کچھ تھیں تھیں تھیں
تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں

تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں

تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں

یاں تک بھی تو کہتا نہیں تم خیمہ میں
شیر سے رونے کی بھی جا ہو تو قسم

اب عازم میدان وہ پہلوان جری
تھامے ہوئے خود جسکی کلاب ابن علی

تھے غول جو سمے ہو گیا ہو جا
جو خاک کے درے ہوں پر نشان ہوا

<p>۴۱۷ ملاو رکھ کے کاٹھا کر کے لے لے لے کھینچتے تھے یہ بچہ کر سب خوب بند بوند ملاو رہی کر تھی جو تھا اسے مطلوب تھی آج نہ تھا کہ کیا تھی گئی ڈوب</p>	<p>۴۱۸ نہ سکو رہنے سے جاں نکال بہ نصیر تو قابل چھپا دل کو سنبھال لمحوں گھوڑے میں بہت گھوڑے کو ڈال پریشیت میں اگر ہے مجھ را دین جبال</p>	<p>۴۱۹ آسوت حضرت کو اور انبیا کی عالمہ دیکھ چکے گریبان کیا پایا ذرا کیا بی بی تر شاکیا لیا ابرا کیسے جو ہم اب نہ سکوئی ہوا</p>
<p>۴۲۰ جسطرح سے گرتی تھی وہ ابوہ کو پر بجلی بھی تو پ کر دے گے کہہ کے اوپر</p>	<p>۴۲۱ کھڑا نہ ذرا سنیہ ناپاک میں نیزہ چالیں قدم بڑھ کے گرا خاک میں نیزہ</p>	<p>۴۲۲ یہ سنتے ہی باؤء کف افسوس کو ملے میدان کو روانہ ہوئی کھینچنے سے محل کر</p>
<p>۴۲۳ عمر از قدم ایک کا اور کھینچتی سنبھالے گئے مع چھوکی دو ہائی باگم بھی تو فوت ہوئی تھی ڈرائی رشتہ ملی اگر ہے صدا شاہ کی جانی</p>	<p>۴۲۴ اگر ہے جو میں بار کے قافل گریا آج ان مجھ کو بھی آسوت غریبا اسرا شاہ دارگی گردن پر چھپکایا لٹکا دیا بختوں کی بھی جب در بنایا</p>	<p>۴۲۵ دس میں آگے بھی گئی کھلا گھوڑے سے اتر کر سے چھپکایا ذرا کیا آکر تجھے ڈھونڈے سے لے لیا کھنٹی پر عبت اٹھ سے لیون نہ بنایا</p>
<p>۴۲۶ بس کر علی اکبر کہ کسی میں نہیں دم ای شیر خجے شیر کی باؤء کے قسم ہو</p>	<p>۴۲۷ اکھنوں کے تلے بھر گئی تصویر قضا کی وی باپ کو اکبر نے صدا یا ابتا کی</p>	<p>۴۲۸ تو حنیہ میں بیٹھ گئی تو میں جاو لگا باؤ والہ نہ کہ بیٹے کو ترے لاو لگا باؤ</p>
<p>۴۲۹ اس شخص میں اتنے صدا کی چکان اگر ہے کما دل کے کس کس کے تیران دلتک لدا بدتم سے ہاتھ کو اسی جان قدس کو منظر ہوا اور ہی سامان</p>	<p>۴۳۰ جہنم لکھا جو نہا نہ نا مفطر سے پوچھتے سے باؤ کو سنبھال بازو نے یہ گھلب کہ کما او شہ دال سینے میں ہو آجا ہو کھچل تو پایا</p>	<p>۴۳۱ اگر ہے تجھے عافیت جاننی قسم اگر ہے تجھے کمال چاہی کی قسم اگر ہے تجھے گوہر زمان کی قسم اگر ہے تجھے سینہ خزان کی قسم</p>
<p>۴۳۲ ہرگز نہ ابھی ختم یہ گفت رہوئی تھی ان سینے سے نیز کی انی پار ہوئی تھی</p>	<p>۴۳۳ حیران ہوں یہ کسکی صدا آئی ہو سن سننے سے اس واز کے ہی ہو گیا سن سے</p>	<p>۴۳۴ مت مٹھ کو پھر فاطمہ نہ ہر کہ چلے بیٹے ہی سب طلب ہو تو میں لاتا ہوں کان</p>

<p>۴۱۵ اس طرح کے شیعہ بن گئے کہ اپنے اہل مذہب سے فدا کر کے قوم کو بھروسہ نہ دیا اور خود کو دزدانہ انداز میں غنیمت سمجھ کر رہ گئے</p>	<p>۴۱۶ حضرت علیؓ کی صفات میں اکثر یوں کہیں ہے کہ آپؓ کے اہل فروع کو نشان چھوڑ کر آپؓ کے اہل متصل سے مل کر رہ گئے</p>	<p>۴۱۷ قوم نے خبر لی کہ آپؓ کو نشان چھوڑ کر اپنے اہل سے مل گئے ہیں تو آپؓ کی بارگاہ پر سب سے پہلے یہی خبر پہنچی تو آپؓ نے فرمایا کہ میں نے اس کو</p>
<p>۴۱۸ یا ایہذا لو کہ میرے حق میں قسم ہو یا تو مجھے خاتون قیامت کی قسم ہو</p>	<p>۴۱۹ یہ کہتے اور حنیفہ کی جانب کو روانہ ہوتے تھے کہ ہوسے فرزند کے گھوک کی غماز</p>	<p>۴۲۰ اس سورد غلطان کی طرح سے ہلکے آئے پس بیٹھے ہی بیٹھے در حنیفہ تلک آئے</p>
<p>۴۲۱ مجھ کو کس کتاب پر کون دانا بیٹھے ہیں میں بابت حال کو بچانا صوبہ بچاؤ میں سلطان دانا اس کو نہ بچاؤ میں کلا اسکا کھانا</p>	<p>۴۲۲ یا تو کوئی شیعہ جو تجھے لگا لگا گمراہ لگا لگا ہے وہ حضرت علیؓ کے آئینہ میں جو سر نہ مظلوم چھلکے کہیں بیویوں کا یہ فرزند کو لالے</p>	<p>۴۲۳ بان بگ بین لاکھن میں ہے لاکھ مکتوم کے تخلص قدم لاکھ لاکھ شیعہ ہیں لاکھ لاکھ میں دیا دار نیکے شاہ اور دھواں دار دھواں دار</p>
<p>۴۲۴ فرزند کو دشمن کی صف میں جبر کے پایا پایا تو گورہ سے شمشیر کے پایا</p>	<p>۴۲۵ محکوم نظر آتا نہیں دم اس کے بدن میں تم دیکھو تو جنبش ہو کر لال کے تن میں</p>	<p>۴۲۶ کبرائے لکھتے ہوئے جامہ کو سنبھالو ہاتھوں سے سکینے کے عامہ کو سنبھالو</p>
<p>۴۲۷ اور دوزخ میں کیا ہے اس کے اور دوزخ میں کیا ہے اس کے بجائے اس کو ضعیف کے خاک کے آگے روئے شیعہ ہیں اس کے آگے روئے</p>	<p>۴۲۸ جو وقت کہ اب ہو اکبرؓ بنیں تیغ کے گری خاک پودانی سر جب لاش بھی ہو چکی در حنیفہ پہ کہیں اس کے فرزند کے سر عالم</p>	<p>۴۲۹ اس کا لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ قاتل مہمندی پاتا ہے لاکھ لکھ اس وقت ہی حرات اس کی زبان پہ رہی علی اکبرؓ علی اکبرؓ علی اکبرؓ</p>
<p>۴۳۰ اس سرج میں جاتا رہا سینہ میں جھوم تھا تحقیق کہ بابائی کا شتاق قدم تھا</p>	<p>۴۳۱ ای بیویاؤ! میرے دلیر کو سنبھالو بانو! کو ذرا چھوڑ دو اکبرؓ کو سنبھالو</p>	<p>۴۳۲ جوبلی بی تھی اس حنیفہ میں کھوئے ہو سر تھی اس غل کی مگر بانو! کو اسلامہ تہہ تھی</p>

۱۳۷

شب شاہ نے نہ بچے نہ فرمایا کہ حسب
 تہ لاش پر کبر کی درازمان کو قتل
 مشتاق کو رشتہ دار کا دیدار دکھا
 اکبر تو گئے اب علی اصغر کو ملگا
 من آپ اٹھا لاؤں وہ کجا پڑی ہو
 مدرسے کی ملاقات بھی اک آٹھ گھنٹے

۱۳۸

باؤ کو اٹھا لائیں وہ سب سپیان مکہ
 مجھ پر واجب متصل لاش اکبر
 ان سب لگی پٹی پیچھے تب باؤ نے منظر
 سرائی پر تیراقت کو کس کے جاگیر پر
 پڑھو نہ راست مدرسہ دلبر سے شاہ
 پلاش کی کسی علی اکبر سے شاہ

۱۳۹

صورت میں جو ملتا ہو کراکے بال
 سوا سکا بھی دیکھا نہیں جاتا جو بال
 ایک اس کے دو چہرے کو یکو مراد مال
 سلجھاؤ درازاٹنے سے ان کی چون بال
 کہنے کو یکو سکون میں جو قابو نہ سے بھری ہو
 لادے کوئی اکبر کی جو بوشاک صوفی ہو

۱۴۰

بچہ شاہ سے کی عشق کہ عالم کے غمخوار
 فنا کو کسی کو کوئی اکبر کو بلاوے
 شہ نے کہا ایسی ہی تجھے صبر غداروے
 فزاد کو اندر سے دل سے بکلاوے
 ای بی بی ترا صاحب اقبال بھی ہو
 تو دھو دھو ہی ہو جیسے وہ لال ہی ہو

۱۴۱

اس جوت کے شے ہی نہیں گئی ہو
 قیومین دہار اعظم اکبر کا جوش
 بہتر ہو کیمبر بھی سب کے ہوا جوش
 غم از غم شہر عیشم دنیا کو فراموش
 گر بیان میں صلہ فرمایا باؤن تو کیا ہو
 شہر سے دنیا مجھے عشرت میں صلا ہو

رباعی

عزیز و اشک پہاڑِ محرم آہو پہنچا
حسینِ امام کے ماتم کا موسم آہو پہنچا

غائبِ قاطعہ مجلسِ مینِ روستے آہو پہنچا
فغانِ عالم دنیا کا عالم آہو پہنچا

رباعی

اہلِ بیں کے غم سے ہوئے آدمِ ناشاد
کیتے رے سہ روزِ اربعین تک فریاد

روستے کی ہو جا کہ ظلمِ اعدا کے سبب
ہلیمِ مینِ حسین کے نہ روستے آہو پہنچا

رباعی

اجائے اگر عزیزِ محمول
ہلیمِ تالکِ دستِ بابونِ غمِ مینِ شغول

ظالمِ جو پوکے شمعِ حق کو جیبِ آئین
کھلے سے روئے جیسے غمِ مینِ بھول

[illegible]

<p>۱۰ کونستہ جہاں سے تیرے آگے پہنچا دیں تیرا دین کی دنیا بولیں سب آپ کا نور و نور کی دنیا کہ نہ دیکھیں کہ دونوں کے کجالی پنا</p>	<p>۱۱ بڑا ملا تیرے کو یہ کونستہ کلو بن نہ دیکھیں کونستہ جانی کے کسی شجاعت کے کونستہ کونستہ کونستہ کونستہ کونستہ</p>	<p>۱۲ یوں تو میں کبھی کہ وہ پاکہ شاد آئے حلقہ تبار کہ کجالی تو سلامت آئے</p>
<p>۱۳ جا کے میدان میں کس طرح یہ مجبور لڑے یہ تو کیسے کہ غلام آپ کے کچھ خوب لڑے</p>	<p>۱۴ یوں تو میں دونوں کو زہار نہیں دیکھنے کی بیسیو آخری دیدار نہیں دیکھنے کی</p>	<p>۱۵ یہ تو میں کبھی کہ وہ پاکہ شاد آئے حلقہ تبار کہ کجالی تو سلامت آئے</p>
<p>۱۶ کونستہ کونستہ کونستہ کونستہ کونستہ کونستہ کونستہ کونستہ</p>	<p>۱۷ کونستہ کونستہ کونستہ کونستہ کونستہ کونستہ کونستہ کونستہ</p>	<p>۱۸ کونستہ کونستہ کونستہ کونستہ کونستہ کونستہ کونستہ کونستہ</p>
<p>۱۹ کونستہ کونستہ کونستہ کونستہ کونستہ کونستہ کونستہ کونستہ</p>	<p>۲۰ کونستہ کونستہ کونستہ کونستہ کونستہ کونستہ کونستہ کونستہ</p>	<p>۲۱ کونستہ کونستہ کونستہ کونستہ کونستہ کونستہ کونستہ کونستہ</p>

<p>۱۹۱ کوئی کتا تھا کہ حیدر کے پاس سے ہوا کوئی کتا تھا کہ لڑنے کے لئے پاس سے ہوا کوئی کتا تھا کہ دروازے پر سے ہوا کوئی کتا تھا کہ چون تھا سے ہوا</p>	<p>۱۹۲ چرخ طلب ہوئی عباس بن خنیس بولی اس خاندان ملک کا اہل کار کہ عباس نے عمر کے ارادے کو سنو جانی سے جانی یہ کتا تھا کہ لڑے ہو</p>	<p>۱۹۳ ذکر عباس بن خنیس دریا چلنے کا رجب فن ہو گیا اس کی کوئی بات دل میں سوچی کہ ابھی نکل چکا تھا اور دروازے سے پانی بجایا میں با چھا</p>
<p>۱۹۴ کوئی کتا تھا کہ اس فوج پر آفت آئی آئے کیا بھانجے شہ کے کہ قیامت آئی</p>	<p>۱۹۵ تھے بہت دور تو کچھ زول کی تکہ دیکھتے تھے مأمون صاحب کو یہ مڑ مڑ کے گزرتے تھے</p>	<p>۱۹۶ لڑتے لڑتے نہ کہیں عباس سے مگر اے ہون مأمون بن بانی نہ دریا یہ پانی آئے ہون</p>
<p>۱۹۷ اس کے گئے گئے شاکر کے گئے اس کے گئے وہ بالاسر اس کے اس کے گئے مگر عیاری اصل اعدا پر خاقانین جگہ ہوئی اب ہم لشکر کی</p>	<p>۱۹۸ کیا نہیں کیا کیا کو وہ بھی نظر ہوئے عباس مدعا ہے کیا کرد نہ کہتے تھے تو خاندان کو گرفت خور نہ تھے اب بغاوت سے دل آئے ہو</p>	<p>۱۹۹ جنت و قہر کو تو سچا شکر اور سیر بہن شجر سے جاوے متعلق تھے عباس سے با پیہر تو ہون کا حضرت زینب نے قسم کی</p>
<p>۲۰۰ چاہتا تھا کہ کروں ضبط چہ پہنستا تھا پوچھو اکبر سے میں ہر راہ تہ کیا کتا تھا</p>	<p>۲۰۱ ہم سمجھتے تھے تہ امداد طلب کر لے تھے بلکہ ہم چاروں سے یہ واد طلب کرتے تھے</p>	<p>۲۰۲ بانی تو پی بہن حیدر کے نوٹ سے ہوئے عباس کہ پیاسے گئے پیاسے آئے</p>
<p>۲۰۳ کچھ بچہ کہ شہ خوب کر رہا خاندان نزدیک کے چاروں کو کتا رہا روئے ان لاشوں کے چاروں کو کتا رہا دونوں کے چہم سے باغ و پار رہا</p>	<p>۲۰۴ ہانہ ہانہ کا دم رنگ جو تہیے چلے موتھو کر دین میں تہیے چلے کوں کوں آگھری کوں یہ آگھری کوں کوں کوں یہ نہ تہا کتا ہو نہ تہا</p>	<p>۲۰۵ چکر ہانہ کوں سر کی پٹائی کتا سنہری و سر سیاہی کتا رست نہ تہا کوں کوں کوں کوں میں تہا کوں کوں کوں کوں</p>
<p>۲۰۶ کہا زینب نے کہ حضرت میں یقین جان گئی اب میں کہتی ہوں کہ ان دونوں کے زبان گئی</p>	<p>۲۰۷ چہرہ کو فوج اس پیاسے آسن پار گئے میں نے خود دیکھا کہ دریا یہ کئی بار گئے</p>	<p>۲۰۸ خاک پر سوئے ہیں سند پہ لٹاؤ گئی انھیں دھوپ میں آئے ہیں بکھا میں لٹاؤ گئی انھیں</p>

۱۲۷
 خوشی کو نہ نہنیں چلا گئی تین
 کیت کی بات کو نہ نہنیں چلا گئی تین
 آکھیں کرکھیں نہ نہنیں چلا گئی تین
 آکھیں کرکھیں نہ نہنیں چلا گئی تین

۱۲۸
 بہن کے لئے کو نہ نہنیں چلا گئی تین
 گھر کے لئے کو نہ نہنیں چلا گئی تین
 گھر کے لئے کو نہ نہنیں چلا گئی تین
 گھر کے لئے کو نہ نہنیں چلا گئی تین

۱۲۹
 الفرض ناہد میدان میں لے لے لے
 پنجین گنج شہیدان کی لے لے لے
 الفرض ناہد میدان میں لے لے لے
 پنجین گنج شہیدان کی لے لے لے

۱۳۰
 پیار کو چھوڑ چالی سے لگاؤ کی آہن
 سولہن جی بھر کے ابھی تو نہ بھاؤ کی آہن

۱۳۱
 کہا زمین لے کہ میں حکم سے کب باہر ہوں
 حق میں جو کچھ مرے ارشاد ہوں حاضر ہوں

۱۳۲
 علی علی علی علی علی علی علی علی
 علی علی علی علی علی علی علی علی

۱۳۳
 حق حضرت زینب کا پہلا سر
 اہل بیت پر ہی دوسرے گئے یہ سر
 دیکھنا حق حضرت زینب کا پہلا سر
 اہل بیت پر ہی دوسرے گئے یہ سر

۱۳۴
 نام ہے آپ پر بندہ کو نہ نہنیں چلا گئی تین
 جان بچی شہیدان جو چھوڑ گئے تین
 نام ہے آپ پر بندہ کو نہ نہنیں چلا گئی تین
 جان بچی شہیدان جو چھوڑ گئے تین

۱۳۵
 کجاخون سے نہ بکس جدا ہوتے تھے
 قاسم و اکبر و عباس کھرے دوتے تھے

۱۳۶
 اور کہا سر پہ جو غل کر کے یہ برس پڑے ہیں
 دھیان آنا نہیں زینب کے برس پڑے ہیں

۱۳۷
 مہو تھکین کب اس کیخنے سے جاتے ہیں
 مامون صاحب یقین خیمے سے بے جاتے ہیں

۱۳۸
 ادا حق میرا انکار نہ دے گئے طویل
 مختصر کہ میرا اب نہ مطلب نہ حصول

۱۳۹
 جان بچی شہیدان جو چھوڑ گئے تین
 جان بچی شہیدان جو چھوڑ گئے تین
 جان بچی شہیدان جو چھوڑ گئے تین
 جان بچی شہیدان جو چھوڑ گئے تین

۱۴۰
 جی تو دل میں جا رہا تھا کو نہ نہنیں چلا گئی تین
 دل میں جا رہا تھا کو نہ نہنیں چلا گئی تین
 جی تو دل میں جا رہا تھا کو نہ نہنیں چلا گئی تین
 دل میں جا رہا تھا کو نہ نہنیں چلا گئی تین

۱۴۱
 ایسا آقا سے کہ عرض کہ فرزند رسول
 سوز دل سے بکھارنا تو کرا سکو قبول

۱۴۲
 عمر جب گزری جو ت خواب یہ آیا بکھن
 میں نے دشواری اس خیر سلا یہ بکھن

۱۴۳
 اب یہ مکھڑے ہیں تم کا میکو دکھلاو گے
 ایسے جالے ہو کہ تاخیر نہ بھراؤ گے

۱۴۴
 چشم ساس سے صد اشکوں کا نم بہاؤ گے
 صد تے سے ذاکری کے شرم مری رہاؤ گے

<p>۴۱ صفحہ سے نون نمبر شدہ ہو اس بات کا اثبات اگر ہو تو جابر یوں ملاحظہ فرمائیے عزا ہو مکتبہ امیر</p>	<p>۴۲ جلج برک ملک میں خلیفہ قرآن بان بزمین مبین صورت و لفظ پانچ گم کو ذرا دیکھا گئے دشت کامیان دو ہندو بیڑ کمان اور ملک خراسان</p>	<p>۴۳ قرآن مجید قرآن سخن اندیش خال اس کے لیے شائع ہوئی تھی اصل قرآن میں صلیب جہنم کی جگہ پر خال مکتبہ امیر</p>
<p>۴۴ بسم اللہ قرآن مجید جو گھوڑے سے گر پڑا بسم اللہ قرآن مجید جو سر سے پڑا</p>	<p>۴۵ قرآن نے مسعود کیا کشور دین کو معصوموں نے آباد کیا لقا زمین کو</p>	<p>۴۶ تبیح کار تہہ پر ہر انداز کے اوپر اللہ سے ہر شورش اس خاک کے اوپر</p>
<p>۴۷ اس کو بھی کا دم علت خالی قرآن دو چیز خالی تھیں بن عزت و قرآن ہر آل مجاہد انجیل قرآن ان دونوں علت پر جو جہان قرآن</p>	<p>۴۸ قرآن کے لیے ہر پانی و جاب جنتک نہ موندو نہ تکتا کو کویں ادھار جاب کے لیے جس منہ شہ قند پیش طہارت نون اکل من کس</p>	<p>۴۹ دہ گول کو جلیو جہاں قوت خاصی بی بی طبع کیا اپنا فقر صحف میں کی طبع کیا اپنا فقر قرآن کی جلیو پادست تاس</p>
<p>۵۰ بحر وح حسین ابن علی کا جو بدن ہو سیپارہ قرآن کی بھی وجہ حسن ہو</p>	<p>۵۱ قرآن سے مساوی ہر شرف آل عبا کا بان لوح طلا ہو و ہر ان گنبد ہو طلا کا</p>	<p>۵۲ ذریعہ احمد کی اسیری کا تسلی ہو سو بندش شیرازہ میں اکیلا کی لڑک ہو</p>
<p>۵۳ لکھا کہ قرآن کو نوبہ پر چڑھایا اس بات کا مطلب کسی شخص پر آیا اس کی تفسیر کا وقت چو آ رہا نور پر صحف نالقی نے جایا</p>	<p>۵۴ قرآن نے تانبے میں نکل کر جو پڑا دان پوشش صندوق پاک جی پر زار قرآن جو در سب سے دھاکا لپکا دیدار پیشی پر توبہ کے لئے حاجت زوار</p>	<p>۵۵ اچھے ترین اگر دل قرآن کو دیکھا بان قوت پر جابے غیب شہر آباد جو وقت کر سہ راہ خداوند میں گھبرا اور اس پر دل تن دسر مسکا ہو ہوا</p>
<p>۵۶ آتش سے در فاطمہ گر خاک ہوا ہو کیا حق شہر اک ہو کہ قرآن بھی جلا ہو</p>	<p>۵۷ اک ہاتھ میں مومن کے حایل جو دھری ہو اک ہاتھ میں بشیر حسین ابن علی ہو</p>	<p>۵۸ ہر دور کی ہر چند ہر اک آہ دو ہو وال آہ دو ہو تو تیاں خاک شہر ہو</p>

<p>۱۰۱ سے راستی ہو کر غلام رسول پر از سر سولوں کی بجائی اور لا کر دنیا سے ریلوہ رسم غلام کے شہر والا راج کر یا سب سے بڑا کر لانا</p>	<p>۱۰۲ اور شین سے شینوں پر شینوں جو دیوہ نہال شینوں کی صفین نہال نہ جان شینوں کی صفین وفاک نہ جان شینوں کی صفین</p>	<p>۱۰۳ جو عین تو خود عین کا شہر غلام کر دل و آخر عین کا شہر غلام عالمین کی عام عین کا شہر غلام عین کی عام عین کا شہر غلام</p>
<p>۱۰۴ چھایا ہو یہ غم نسک زدن دم کے دلین دل دروین جسطرح کہ ہے درو کے دلین</p>	<p>۱۰۵ دو نام میں اک شین پر تاثیر عجب ہو شہر کا شہر کا قدرت رب ہو</p>	<p>۱۰۶ اکبر وہ مراقرہ عینین عینین ہو اکبر عین مگر باصرہ عین عینین ہو</p>
<p>۱۰۷ مصلحت نہایت کا شہر عین کا شہر جو کہ ہے عین شہر غلام کا شہر اعد کو کیا نہ شہر غلام کا شہر دار کا کو کیا عین جو غم عین کا شہر</p>	<p>۱۰۸ اکر صاکی صاکی صاکی صاکی لے خوش ہوئی تو شہر غلام کا شہر اور صاکی صاکی صاکی صاکی جو غم عین کا شہر غلام کا شہر</p>	<p>۱۰۹ جو عین عین عین عین عین شہر عین عین عین عین عین کستار و غم عین عین عین مضوں عین عین عین عین عین</p>
<p>۱۱۰ اور سین سے سید کے لیے سید زنی ہو سامان سے پوئی سبطین نبی م ہو</p>	<p>۱۱۱ ہر صاکی صاکی صاکی صاکی سر کہ کے صیرج شہر غلام کا شہر</p>	<p>۱۱۲ عصر یہ ہو سن فاطمہ کے باغ کا انجام آغاز ہو کر غم کا تو ہو داغ کا انجام</p>
<p>۱۱۳ جو عین کا عین کا عین کا عین شہر کا عین کا عین کا عین کا عین دندان کا عین کا عین کا عین کا عین</p>	<p>۱۱۴ اور طے جو طے طے طے طے طاعت خدا کی جو طے طے طے طے اور طے سے طے طے طے طے طے</p>	<p>۱۱۵ اکر عین سے عین کا عین کا عین اور عین عین عین عین عین عین عین عین عین عین عین</p>
<p>۱۱۶ ہنسنے کا تو کیا ذکر ہو اس سرورین کے وہ ان نظر آئے عینین سجا و حیرین کے</p>	<p>۱۱۷ مولا کا ظور اب ہیمان معلوم ہو تو کو وان ظل لو اسے غم غلام ہو تو کو</p>	<p>۱۱۸ وہ فوج بہت فاطمہ کو یاد کر لیگی جب فاطمہ خود آنکے فریاد کر لیگی</p>

<p>۱۳۱ اور قاتل کو قاتل کی نجات دینا قلبو کو گرا تا جو تو فرماں مجھ کو دینا جو قاتل پر عیش ہے مضنون ملانا سیکے پہنیں ہر تلک کو کی مٹانا</p>	<p>۱۳۲ جو فون میں بیٹھتا ہے سر نہ اٹھاتا ناخونوں سے ہاسون چوکیا برباد کرتے تھے غلام دار کو کی سنتا تھا فریاد نہا کہ وہ تباہان نبوت کیا برباد</p>	<p>۱۳۳ جو لاکھ صدقہ موت لاسیٹھ سو گیا حق نے اسے بے سکرہ اقدس کیا دیا مختر میں اثبات دینی ہو گیا گویا سین کو زوالا خلدین کا فرسے لیے لا</p>
<p>۱۳۴ ہر قاف کا قول آیا جیہ اضافت کے اوپر اس غم سے گر قاف تفرق کے اوپر</p>	<p>۱۳۵ ناری جو ہوسے ترکیل سے بے ادبی کے تم نوہ کر د نوہ نو اسے پہ نئی کے</p>	<p>۱۳۶ جن جن کے دلوں میں غم شاہ سہلا ہیں یہ لا نہیں ان کے لیے دوست دعا ہیں</p>
<p>۱۳۷ اور کان سے بولتا ہے سر کھینکنا مٹانے کان کے رب بلبا پر زنا بابا کیا کہی کہ نہیں کے مولا کے لیے تھا پاپاں ہو اکثر کت کتا کے کیا</p>	<p>۱۳۸ جو داؤد لا آسکی جو جوالی شہر وفا وسط وارث نسل عید اچھا سو داغشاد اس سے ہر ہر سو سو سو وا حسرت دور کو اور داسے کو</p>	<p>۱۳۹ جو کتا کو کتا بن گیا نہی فریاد مٹانے سے بے سکرہ اقدس کیا دیا مختر میں اثبات دینی ہو گیا گویا سین کو زوالا خلدین کا فرسے لیے لا</p>
<p>۱۴۰ لو ہو منوب تشہ حسین ابن علی ہو سولام گرفتار صد لام ہی ہو</p>	<p>۱۴۱ شہ مارے گئے ہاتھ سے جو فرقہ دوں کے سو داؤ بھی غلطان ہوا باین میں غم کے</p>	<p>۱۴۲ صحنہ یہ بیان تک ہوا فرسودہ غم ہی مہنگام رقم جسم میں ہر ایک سے کم ہی</p>
<p>۱۴۳ اور سیم سے گلٹ گلٹ اکٹ سو کہ جی دینے جی سے مسجدا تھا جو کتا کو کتا بن گیا نہی فریاد مٹانے سے بے سکرہ اقدس کیا دیا</p>	<p>۱۴۴ جو کتا کو کتا بن گیا نہی فریاد مٹانے سے بے سکرہ اقدس کیا دیا مختر میں اثبات دینی ہو گیا گویا سین کو زوالا خلدین کا فرسے لیے لا</p>	<p>۱۴۵ چاہے حسین ابن علی کی فتنہ یا ان بے لکڑ سے ملنے دین کم اصحاب میں جو قدم اپنا نہیں رکھ اور غفلت ہو تم قیامت کا یقین رکھ</p>
<p>۱۴۶ یہ سیم دھرا دھرا دھرو وقت عزاء ہو آغوش میں کیا ماتم سرور کو لیا ہو</p>	<p>۱۴۷ باؤل ہوا قاطعہ کا سر و سہی ہو کھتا ہو کہ دیکھو مرا قلب بھی اتنی ہو</p>	<p>۱۴۸ قرآن سے جو بے جا اشارہ ہی ہو یعنی کہ یزید سگ ناپاک و شقی ہو</p>

<p>۲۹۷ مشتاقان کج طرح حجت اللہ میں حجت اللہ سے منکر ہو گئے مشتاقان کج طرح حجت اللہ میں حجت اللہ سے منکر ہو گئے</p>	<p>۲۹۸ زخمی ہو کر یاس اس حجت حجت پیا سہ کر تو یاس کو جام طہارہ و قوت جھک جائی تو تیار ہو یاس کیو جب تھکان کفن ہو تو یاس کو کافلت</p>	<p>۲۹۹ زیادہ کی نامہ ان گنیاں نیرن سے کسرا کھنکھار نہا اند فدا دار باد گسار جھک کر دین جی علی اصغر یار</p>
<p>اب کیا کہوں کیا ہو گیا جی کھو گئے ایسا ہوا جو آج ملک روستے ہرین ہوتن</p>	<p>ظاہر میں ترائن ہو پڑا خاک کے اوپر یہ خاک شرن لیگی افلاک کے اوپر</p>	<p>ناتامری زمین کے نہیں سر بردار پانی نہ دیا اور مجھے ذبح کب ہر</p>
<p>۳۰۰ جبریل کو احکام کتاب اباضا سورہ پہ کیوں تاج بین ہر دنیا کا تو دفتر دہا اب ہوا اعدائے مری لوندی کے زور دار</p>	<p>۳۰۱ خنیجے ہی جبریل کی مرن بوز خشب میں کہا سو خنجر سے راز تر کے تو علی پتے سر صاحب عباد اور شیر آجی کا بیان کیا کون انداز</p>	<p>۳۰۲ ناتانے کہا کج چھائی میں زندہ میں جلان تانچہ حلاو جھک کر دین جی علی اصغر یار کونین میں تبا تو زاسا میں نہ پاون</p>
<p>ہے بھی حسین ایک ہی عتار کیا ہو جب اسکو بنایا ہو تو خود ناز کیا ہو</p>	<p>بس عرش تا فرس فقط فوج خدا ہو ایو اے حسین ابن علی بس یہ صدا ہو</p>	<p>تو فخر ہو اور باعث معراج ہو میرا شیر لوزا سا تو نہیں تاج ہو میرا</p>
<p>۳۰۳ اب عیسیٰ مگر سکون دی خیم دوقت بیتا بیت کو کور کام اک تو غم عباس میں جبریل کو کھانچا اور دوسرا اکبر نے جو وقت کا لیا ہم</p>	<p>۳۰۴ بان آج تلے ہوئے تو یہ عالم کیا قلب کی طرف ہے جبریل شمر کیا ناتانے تلے کو جب سلج سے پیا لے لے لے لوندی میں مندر سے لگا پیا</p>	<p>۳۰۵ خاموش ہو گئے فائدہ شہر ہر دور پیادے تلے کھڑے ہو کھڑے ہو کھڑے ہو بان دست دعا خدا ابدل ہر دور او صاحب اسلحہ خدا شہر ہر دور</p>
<p>دکھلا دیا تو نے بھی اطاعت کا تاشا اب دیکھ تو آکر مری قدرت کا تاشا</p>	<p>آمد ہوئی اعجاز سے محسوس ہی ہوئی بس لاش کھڑی ہو گئی نرند علی کی</p>	<p>نواب ہو محسن مرا آباد رہے یہ بہنام علی اور نفی شاد رہے یہ</p>

۱۔ سلام
جہاں کی ایک کہ سر سروسے محبت ہوگی
وہ محبت تو کلیدِ در و درخت ہوگی

۲۔
جب عیان ہوگی خاتونِ قیامت ہوگی
خوشتر جنِ شکر قیامت میں قیامت ہوگی

۳۔
رنگ اڑا تا با تاجِ زینب کا شبِ شہنا
خالیِ خوت کہ اب صبحِ شہادت ہوگی

۴۔
شہسازِ عباس سے فرمایا تاجِ نغم
بچھو اعدائے اک رات کی صلت ہوگی

۵۔
بوسے اکبر شہری لاش اٹھاوا بابا
آج مجھ کو جنتِ فرخندہ کو ادب ہوگی

۶۔
لنگے زینب کی فصاحت و لگا کھنڈ
ہاں ہی دخترِ خاتونِ قیامت ہوگی

۷۔
مجھ کو نزدیک جو ہو تو جی کہنا فرمے
ہوں جہاں سحرِ اب مری و فرقت ہوگی

۸۔
شہسازِ سحرِ نغم فرم فرماؤں کیا
کسین آفاق میں ایسی بھی عبادت ہوگی

۹۔
راہِ حق میں نہ کیے شاہ نے فرزندِ فرخندہ
اس کا از خود نہ دنیا میں خاوت ہوگی

۱۰۔
جہاں کی بی بی کی عباس نے شہنشاہ کی
اس طرح جہاں کی جہاں کی وادفت ہوگی

۱۱۔
کتنی تھی بادِ عباسِ جنت کو لگاؤ
ہو کہ کو غیر کی راکت ہوگی

۱۲۔
بوسے شہسازِ عباس ملو وہ شجاع
آ کہ ایک قدم بس شجاعت ہوگی

۱۳۔
ایک منہ کا نہ غم تھا پتھری کا کوئی
حیفِ بدنام مسلمانا کی است ہوگی

۱۴۔
فرخ کے وقت یا اگر نہ کہنا بابا
میرے مومر جا گئے کیا کی حالت ہوگی

۱۵۔
اے محمد اس عید کو جگہ تو نہاں
اے علی ای عجب زینب میں زیارت ہوگی

<p>۴۱ شہ نے سفر ان کو بھیجے جب کیا ابن زباید نے دین کو طلب کیا اور اسکو سرگودہ سپاہ میں کیا خلوت میں بیٹھ کر کلام میں کیا</p>	<p>۴۲ چاہے آب نیک و خیر کیا چاہے آب نیک و خیر کیا چاہے آب نیک و خیر کیا چاہے آب نیک و خیر کیا</p>	<p>۴۳ انہ میں سے ایک کی کیا لیکن تمام مصلحت بالاجال کی کیا دیکھو جو اب بظن سے شہ نے کیا دیکھو جو اب بظن سے شہ نے کیا</p>
<p>دیکھو اور سمت کو دروازہ شاہ ہو تو سدرہ سبط رسالت پناہ ہو</p>	<p>راکب جو ان کے شک کے سب کو بجال کے گھوڑے بھی ہاتھ تھے دبا میں کمال کے</p>	<p>خبر سے کہا کہ بان کوئی حیرت نہ جاہ ہو اور تشنگی سے حال سجون کا تباہ ہو</p>
<p>۴۴ شہ نے اپنے زواران میں کیا ایک ایک غریب کو عین ایک شہر کیا غلبہ زدہ دروغ سیدان کا زار برق جہدہ تھے ترانے راز</p>	<p>۴۵ فوج جس کی گنجائش تھی فوج جس کی گنجائش تھی فوج جس کی گنجائش تھی فوج جس کی گنجائش تھی</p>	<p>۴۶ حضرت نے اپنی فوج کی کیا شہ نے اپنے فوج کی کیا شہ نے اپنے فوج کی کیا شہ نے اپنے فوج کی کیا</p>
<p>ہر چند سب ہزار جوان تھے شمار میں ایک ایک پر چھٹا ہوا دوسرے ہزار میں</p>	<p>ہر چند ذکر حق کچھ لازم مدام ہو تکبیر کا تبا تو بیان کیا مہم ہو</p>	<p>حرکت تمام فوج میں اب مخط آب ہو پانی بلاؤ جلد کہ کار نوا آب ہو</p>
<p>۴۷ وقت صبح و شام کی کیا لباس شان و شکستہ کیا وقت زوال و اجود کیا کولہ بن گری خورشید کیا</p>	<p>۴۸ وضع اس فوج کی کیا کوئی راز و رعب کیا کوئی راز و رعب کیا کوئی راز و رعب کیا</p>	<p>۴۹ عبا میں سے فوج کی کیا بان بانی دور دور کیا بان بانی دور دور کیا بان بانی دور دور کیا</p>
<p>شدت جو تشنگی کی ہوئی خاص عام پر دو پہر کو مقام کیا اک مہم پر</p>	<p>نرسے میں اب تو ان گھر سے ہیں سوار کیا نرسے یہ سرسبز ہیں وان بندہ وار کیا</p>	<p>مشیکر وہاں سے آب نہ پھر مہم آئیں انکو پلا دیا تو انھیں کیا پلائیں</p>

<p>۱۰۰ حضرت مسکات کا بیابانی پیش من کو دراضین پانی پلا بھی کچھ کا دل میں راوند میں سے خالی ز سوال کرتے نہیں ہیں بھی</p>	<p>۱۰۱ پانی سے فوج میں سے بھی سبب بنی لئے بات پر استہ سے کیا دے تو جوڑنے سے آیا بھی اور سرشاران کو نذر سے ساتھ بھی</p>	<p>۱۰۲ یہ گنگو تو صاف موت سے دور جوان منین خاطر حسان نور جنگ میں ہیں ہر طرف سے بھی کچھ جو بھی تو تو کیا تصور</p>
<p>۱۰۳ ای بھالی تو سمجھ تو سہی باتیں نانا کے کلمہ گو یوں سے پانی عزیز نہاں کے کلمہ گو یوں سے پانی عزیز</p>	<p>۱۰۴ پیدا ہو صاف یہ توے لشکر کے ٹھگ سے جیسے کوئی لکھتا ہو سامان جنگ سے</p>	<p>۱۰۵ اس دم مری عیال کا دم ہوا کھاتا کوئی بھلا کھر آئے ہوے کوتاہی</p>
<p>۱۰۶ گو جانا ہوں میں سے مرہا شہر پوئی ہے پانی میں سے مرہا شہر لیکن افضل حال جو وقت اور کلام منت میں گنگی جو تو کیا بتا بتا</p>	<p>۱۰۷ تیرے شہر میں کی کشتی شہر جہاں جا جا کر آئے اسے شہر اور کس کا یہ کہ میں سے مرہا شہر والتے اٹھانے جو ہوئے کشتی</p>	<p>۱۰۸ تیرے شہر میں کی کشتی شہر جہاں جا جا کر آئے اسے شہر اور کس کا یہ کہ میں سے مرہا شہر والتے اٹھانے جو ہوئے کشتی</p>
<p>۱۰۹ اک دن خدا کی راہ میں سب کھڑے میں سمجھو وہ کہ چہ تیرے کوثر لٹا</p>	<p>۱۱۰ اور سبط مصطفیٰ کی دہان خمیہ گاہ ہو جس سرزمین پر آب و گیاہ ہو</p>	<p>۱۱۱ جس نے کہا یہ اس شہر پرناؤ میرے میں کشتی کو دکانہ حکم امیر سے</p>
<p>۱۱۲ نصیحہ پہنچاؤ کہ اسے لکھتے جا نصیحہ پہنچاؤ کہ اسے لکھتے جا</p>	<p>۱۱۳ جس نے کہا یہ اس شہر پرناؤ میرے میں کشتی کو دکانہ حکم امیر سے</p>	<p>۱۱۴ نصیحہ پہنچاؤ کہ اسے لکھتے جا نصیحہ پہنچاؤ کہ اسے لکھتے جا</p>
<p>۱۱۵ نصیحہ پہنچاؤ کہ اسے لکھتے جا نصیحہ پہنچاؤ کہ اسے لکھتے جا</p>	<p>۱۱۶ نصیحہ پہنچاؤ کہ اسے لکھتے جا نصیحہ پہنچاؤ کہ اسے لکھتے جا</p>	<p>۱۱۷ نصیحہ پہنچاؤ کہ اسے لکھتے جا نصیحہ پہنچاؤ کہ اسے لکھتے جا</p>

<p>۱۷۱ سید بنی کو آگیا کیا گئی حلال نہ پر کے لال کا ہوا جو ہر خیر کا مال فنا یا روکنے کا ہوسے کہ جسے خیاں والہ تیری اور نہ اسے لگا کر گئی حیاں</p>	<p>۱۷۲ گھوڑے کو چکر لگے بڑے شاہ خفاں مڑ نہ بھجی والہ لب او بار خفاں بیاں کی عرض اسطرح سے کہ او شاہ نیک ذات الگھوڑا بڑے صلیکے گا تو ترسین کو بیاں</p>	<p>۱۷۳ اور دیکھو کہ بیکہ بڑے چل گئے دیکھو کہ گدہ بھائی کے بڑے بیاد اور دیکھو کہ بیکہ بڑے چل گئے میدان کی بیکہ بڑے چل گئے</p>
<p>محبو نہیں قبول یہاں حمید گاہ ہو دیکھو تو کون آج مرا سیراہ ہو</p>	<p>ترسے کہا امام نے چین بر حسین ہو جاغم من تیرے مان تری ماتم نشین ہو</p>	<p>وان فوج میں کھڑا ہوا زہرا کا لال ہو تم بیان کھڑے ہوئے ہو کہ کھڑو خیال ہو</p>
<p>۱۷۴ جب میں جا اور ام میں کیا خفاں اک شکستہ فوج جینی میں پو پلچہ نہیں فوج نے نیز اس کے حضرت نے اس کو روک کر اس کے</p>	<p>۱۷۵ سید بنی نے ماور کا لیا خفاں نور خفاں سے کہ کا بن کا پٹ خفاں کی عرض میں کھڑو کہ کھڑو کا لیا اس وقت میں نے ام کو پڑھا تو خفاں</p>	<p>۱۷۶ یاں کیوں کھڑو پڑاں کا کھڑو آئے ہو تو کہ کھڑو کا لیا اسیابو پڑاں کا کھڑو پلچہ پڑاں کا کھڑو</p>
<p>بہتر ہی ہو جنگ میں جتنی درگ ہو بھائی مری طرف سے نہ آغاز جنگ ہو</p>	<p>مٹے بڑا کہا میں جتنیں کیا بڑا کہوں عیر از دور و قاطعہ کے حق میں کیا کہوں</p>	<p>بھائی کی زندگی ہو مری زندگی نہو اور تم بھی کام آؤ تو ترسندگی نہو</p>
<p>۱۷۷ اگر بھائی دقا تم میں نامو تھے ایسا وہ محلوں کے گدے کی گدے وہ کی جی فوج مستعد جنگ کی دھم پر چم چڑا دیے تھے تھانہ کو کوئی</p>	<p>۱۷۸ آزادان چکی مری ان گم ایسا مصطفیٰ بنی کھڑو بن پر اور جلیبم زندہ نہیں چکی تمام پر التمہی عذاب جہنم کا کھڑو</p>	<p>۱۷۹ اور پناہوں کی فوج میں عجالت کے دھڑلے میں ان کو کام خو کہ بہت استہرا کر دیا کہیں کہ جاؤ تو فصل خاں راہ</p>
<p>کھڑو ہی سی فوج سبط محمد کی جان کے نزدیک آکھڑی ہوئی نیزون کو مان کے</p>	<p>پر جب یہ گفتگو ہوئی لہو اور امام سے دونوں طرف سے کھینچ گئیں تین تین</p>	<p>پر وہ نشین سپاہ سب ہول کھائی میں تنگو بہن حسین کی زینت بھائی میں</p>

<p>۵۱۱</p> <p>زینب کے دل میں لالہ بھائی کے سب سے پہلے کی ہو گھوڑے اٹھائے آئے زینب نے کہا ہاں میں کوئی سب سے پہلے کی ہو بھائی کی تو میں نے قبول کیا</p>	<p>۵۱۲</p> <p>نوح کو بھائی بنا کر دیا اور اس کی بیوی کو زینب کی بھائی بنایا اور اس کی بیوی کو سب سے پہلے کی ہو عالم نے کہا نہ زینب کی بیوی کو</p>	<p>۵۱۳</p> <p>نوح کی بیوی کو بھائی بنا کر دیا اور اس کی بیوی کو زینب کی بھائی بنایا اور اس کی بیوی کو سب سے پہلے کی ہو عالم نے کہا نہ زینب کی بیوی کو</p>
<p>زینب کے لالہ بھائی کے سب سے پہلے کی ہو جعفر کے پوتے اور نواسے علی کے ہو</p>	<p>کھو دیکھا وہ قبول کے آرام و چین کو واللہ بڑے سائیکہ بھائی حسین کو</p>	<p>ہم لوگوں نے سلام کیا تھا جو بھائی کو سمجھی تھی میں بھی آئی نہیں یہ بیوی کی کر</p>
<p>۵۱۴</p> <p>تو دونوں نے اور اس کی بیوی کو تجھے اور علی والدہ کو یہ سب کام میں نے کہا طلب ہے و خیر ہے میرا زینب جل نہ دے کیلیاں</p>	<p>۵۱۵</p> <p>ایک روز میں اس کی بیوی کو کوئی لکھ جائے نہ لکھ جائے میرے دوستوں کو کوئی کام بھائی کی بیوی کو کوئی کام</p>	<p>۵۱۶</p> <p>سوا چار بجے اور اس کی بیوی کو تو نے بھی لکھ دیا تھا لکھا زینب نے اٹھائے لوگوں نے غامی غلام یہ اسے عالم کہہ دیا اپنے پاس</p>
<p>بولا کہ ایہ بہن نہ عالی مقام کی خدمت بندگی ہو پڑی رعایت نام کی</p>	<p>محمود کسی طرح نہ شہر بے نظیر ہوں حکمو قبول جو میرے بیٹے اسیر ہوں</p>	<p>ایذا نہ دو میں آپ فلک ستار کی ہوں مجھے دے دو میں قاطعہ ہر اک جانی ہوں</p>
<p>۵۱۷</p> <p>نہ نہیں اس کی بیوی کو دینا میں اس کی بیوی کو اس کے لئے دے گا نام اب بوز</p>	<p>۵۱۸</p> <p>نہ نہیں اس کی بیوی کو دینا میں اس کی بیوی کو اس کے لئے دے گا نام اب بوز</p>	<p>۵۱۹</p> <p>نہ نہیں اس کی بیوی کو دینا میں اس کی بیوی کو اس کے لئے دے گا نام اب بوز</p>
<p>لکھ لکھ خطا فتیاق کے گھر سے بلائے تہو ای بھائی پھر سازو کو کیوں ستائے ہو</p>	<p>معلوم تو کروں کہ بھلا کس گناہ پر بیدا ہو یہ سبط رسالت پناہ پر</p>	<p>عصہ میں آئے ان کا اگر انجی نام لوں میں کہہ باکے عرش معظم کو تمام لوں</p>

<p>۴۱۴ ملفوظیں کا گردن خدیجین تب دیا نیز تجاہد فاطمہ علیٰ لبیب کا سر کھولنے کا قصد میری آنکھ سے کیا لہذا نے اعلیٰ کی خاطر خدیجین کہا</p>	<p>۴۱۵ نہایت سے بے طعنا خاتم اکلام اسو اس کے گردانیہ طریقی بھی کیا ہم رکھنا اگر اکلام کو قاعدہ خاتم منہویار ساونین جاتا کو کا</p>	<p>۴۱۶ کی جاوید لکھ کر خدیجین نے لکھا مین بیان پھون باز بلان پھارو نہ خدیجین کی کہ خود کیا پھو میں خدیجین کا نام ہو یا شاہ جہاں</p>
<p>گوشت اگر نقاب کا چہرے سے ہٹ گیا یہ جان لے کہ دفتر عالم لٹ گیا</p>	<p>کھا پیکے سورہ جہنم فوج اس غلام کی جاوید وہاں جہر کو ہومرضی امام کی</p>	<p>ہم لائق امور امانت مدام ہو واللہ میری فوج کے کبھی نام ہو</p>
<p>۴۱۷ میں کبھی کی تھی بھول کر فوج کا مقبول کہ باہر مارا یہ خاندان گر جانتا نہیں کہ کچھ تو درج جان نہر یہ دعا کوں تو گریہ کچھ ہے</p>	<p>۴۱۸ ہو کر کشتاوان دینت دینا ای فوجیہ نہ خیر کچھ سکھار ادا علوم کچھ نہیں کہ کچھ انیا سو غفر یہ ہو یا جی ہاں ہر جا</p>	<p>۴۱۹ نہایت سے بے طعنا خاتم اکلام نہ خدیجین کی کہ خود کیا پھو میں خدیجین کا نام ہو یا شاہ جہاں</p>
<p>آل نبی جو دست ظلم پر آ ورنہ سکان عرش را تبر لزل بر آ ورنہ</p>	<p>آزاد ہو تو اس لیے خیر نام ہو واللہ کچھ آتش دونوں حرام ہو</p>	<p>شہ کی سپاہ دور تھی حرکی سپاہ سے دو کوس کا مفاصلہ تھا حمیہ گاہ سے</p>
<p>۴۲۰ اس قتل کو سے لگیا کہ کاسک بہ جان تار ہو گیا اندر سے اندر میں کھو گیا زور و باور کے اور بدو شہر گر یہ پائی کہتا سوادان زمین پر</p>	<p>۴۲۱ نہایت سے بے طعنا خاتم اکلام نہ خدیجین کی کہ خود کیا پھو میں خدیجین کا نام ہو یا شاہ جہاں</p>	<p>۴۲۲ کیا پیش گذشتہ کیا فیچ جو خواب رسم ہوا سوار دوزخ و در تواب ادوں پوچھے لایب کھو کھو کھو نہایت سے بے طعنا خاتم اکلام</p>
<p>تو دستہ امیر عرب لا کلام ہو یہ اکلام صاف علیٰ کا کلام ہو</p>	<p>اسد ملال خاطر شہ کا گیا ناگہ نماز ظہر کا وقت اس میں آ گیا</p>	<p>وہ رات ایک آن میں طر استعد ہوئی دو کوس چلنے پائے نہ تھے جو بحر ہوئی</p>

<p>۵۵۵ حضرت کا مرتبہ تو بہت دور ہے جلا بن کو میں ایک غلاموں میں سے ہوں گر حکم کے لئے مجھے بہر شاہ و راجہ کوئے کے در پہ چلے گئے یہ علم</p>	<p>۵۵۴ شہابِ عدسہ کی مہلت نہ تھی مٹ گئے اپنی فوج کو وہ لگیا ادھر اسے خلیفہ نام میں عباس ناموید اور سیدِ اصفیٰ سے کہا اٹھ ابو جہل</p>	<p>۵۵۳ موتی تھی بان تو اُن کی تھی مٹ گئے فصاحت تھی بان تو اُن کی تھی خزرجی نے دیکھا جو دان کا پور مردانہ کی غضبِ نبی کی کید</p>
<p>کل نہر کے کنارے پہ تو جنگ کیجیو جو ہر ہماری تیغ کے تو دیکھ لیجیو</p>	<p>فرست تو آج رات کی منت سے پائی ہو بعد از نماز صبح مگر گل لڑائی ہو</p>	<p>آہو کا تو پس ہر ہی نو اساہو سامان پر سکے اسے جو جھوکا پیاساہو</p>
<p>۵۵۲ تبت شمس کا آج بیت کرنا نام ہو چلے انفصال فیصلہ بھی نام عباس نے کہا غلامانِ آج تلخ فاسق سے تو اہم کی بیعت کا نام</p>	<p>۵۵۱ انفستہ شمس نے دکنے میں دیکھا کرلیا ابو صبر ہزار لطف عطا کرلیا آج بیت سافوش میں میلان کرلیا اسکے شمس کا بہت قصہ دہرا</p>	<p>۵۵۰ چل میں کو کیلین تہا حسین ہو نفا و درون اکٹھے آج حسین ہو خوش کار و دشمن سارا حسین ہو ایجادِ خلق حق کا بیجا حسین ہو</p>
<p>بیجا اگر کہیں گا کبھی تو زبان سے ای شہر لاکھ میں سمجھے مارو گلابان سے</p>	<p>ان سب سے ہم بیان تہی بسا نیلے اک باغ تانہ خشکے میں پر سائیلے</p>	<p>انے پھرا پھر ادھ رسالت نہاد سے جو انے نہ خوف ہر پھرا دھ اکہ سے</p>
<p>۵۴۹ زباں میں تو آج تاج کی گفتگو ہو جاوے بے بر سرِ جانشِ منت سب کی سب کی سب کی سب کی سب کی سب کی سب کی سب کی سب کی سب کی</p>	<p>۵۴۸ ہاگ کی جینے پر راضی نہ ہو گیا شہر نے کیے دھم دھم دھم دھم وقتِ سب میں جی جی جی جی جی مجاہدین کو کرنے لگے ادا</p>	<p>۵۴۷ اتے ہیں آسمان پر پناہ مانو تسبیحِ عثمان طیبو سے خوشی مانو جہادہ کہیں ہو سب کی شہادت سعدیہ سے جا رہے ہیں ان کو</p>
<p>کا فر لکات کو مہلت جنگِ جدال ہو اتو این سیدیہ کو محمد لال ہو</p>	<p>باہر تمام رات تو طاعت گزاری تھی اہلِ جہم میں تو تھا اور کدہ وزاری تھی</p>	<p>کسے لگا کہ حشر کو بلوا سوا میں لایا ہر شہر کو گھیر کے وہ رزگاہ میں</p>

<p>۱۷۷ آغا غلام سکاؤنہ نے زیار جواب میں اور جواب میں بھی ہون چاہی جادو ہوا ہمارا اور رنگہ سے بڑب جاہوت براگا جینی میں میں کتاب</p>	<p>۱۷۸ فخریاری آیا کو جان نکلام دبڑی کی سخت کین آتی نام زینب نے بڑے خوشی سے کیا کلام موت کیا کوں تری حق کا تہام</p>	<p>۱۷۹ اللہ صحتی جوابت لحدی آیا جواب شاد و شیدان میں جری بولابن نے اپنی شکل کشائی ازاد اس غلام کو فرما میں چاہی</p>
<p>۱۸۰ پاپس ہون قدم سعادت لزوم کا بدتر ہو ساتھ اب پسر سعادت شوم کا</p>	<p>۱۸۱ سامان ہم نہیں ہی مصیبت پری ہوئی افسوس ہے کچھ نہ ضیافت تری ہوئی</p>	<p>۱۸۲ شہ سے کہا کہ تھکونہ کوئی اگر نہ ہو جا دو جان میں ترار تہ تہ نہ ہو</p>
<p>۱۸۳ بیکے طرح غمخیزان سداں ہوا مر کر طرقت تیردی میں جاو جاو جا کر کا غلام غمخیز یا جا حکم عمر کے روکنے آئے ہزار ہا</p>	<p>۱۸۴ بولایہ جو قصور اختیار نہا اب اپنے اجازت میں طے جھے زینب بولیں کیا جی حق کے طے اندر اسے اجر میں جنت جھے طے</p>	<p>۱۸۵ فرمایا جس سے سبب مجھ نے سکا کر غمخیزان کو کا تھا تیری بار تہ جہیز نے اس کا سبب حضرت کے رو کیا قدون پر گیا کہ بولاکہ حضرت نے کیا کیا</p>
<p>۱۸۶ بکلی کبھی چھی ہو گھٹا میں سحاب میں پوچھا یہ ایک آن میں شکی جناب میں</p>	<p>۱۸۷ خیر اب یہاں رسوم نہ دعوت میں ہوئی سامان علی اگر سول کے جنت میں ہوئی</p>	<p>۱۸۸ یا شاہ اسکا فخر ہو سارک جہان پر نام اسکا اور آوے مٹھاری زبان پر</p>
<p>۱۸۹ آگے نہیں ہوئے کوئی طرح سحاب جھپٹے ہیں جھپٹے سب جہر کاب اگر قدم چھوئے نہیں سے خطاب مقصود یہ جواب اور فلک جناب</p>	<p>۱۹۰ فاصلہ کی ہیں تو کوئی کے جام ہے میں سے جان کے خلیسے کا بار طام ہے وران غلہ قصر صفائا ہے جاگیر اس سے میں ان کی کیا ہے</p>	<p>۱۹۱ نہیں کہ کوئی میدان میں گم ہوئے کہ چھپنے کے تو تیا ہوئے مرست شوق تھا کہ کیا خوب ہوئے آیا جو میں تریب سا پنا تھا</p>
<p>۱۹۲ حضرت نے جو کے عذر کو رو کر بھل گیا حلال مشکلات نے مشکل کو حل کیا</p>	<p>۱۹۳ بھڑانہ بیان یہ خبر کہ راحت حصول ہو جادوان تجھ نبی کی زیارت حصول ہو</p>	<p>۱۹۴ نیزہ اٹھا کے جس نے مبارک طلب کیا اُس دبدبہ کو دیکھ کے سبے عجیب کیا</p>

سلام
 جس کو جس کے دل میں صفائی نہیں ہوتی
 تار و پود نہ اس کی رسائی نہیں ہوتی
 عبادت کے پاس آگے گیا شکر سلاست
 اچھوٹ کے کسی طرح برائی نہیں ہوتی
 کتنے غم جو جہانک آئے نہ بچ سکے
 ہم قیدیوں کی عقدہ کشائی نہیں ہوتی
 زینب کے پھر پھر ہوسے مومن پر ہن
 برباد بھی اچھا کما کی نہیں ہوتی
 زینب نے کہا آتی ہیں فردوس امان
 گر بھائی سے تو توں کوڑائی نہیں ہوتی

۱۱
 امداد سے سکینے نہ دیکھا کچھ عجیبی
 شہزادوں سے طرز گزرائی نہیں ہوتی
 زینب نے کہا لا شکر ہے کہ سکینے
 چکی کی عتقان سے بھائی نہیں ہوتی
 کبر سے کما مان کے کہ کوئی تیری ہر باری
 بی بی کین بھائی سے پرانی نہیں ہوتی
 ماہ کی طرف دیکھ کے کہتے تھے لاک
 یوں صبر کیا انسان میں مائی نہیں ہوتی
 اس واسطے عبادت نہ سوسو کے گزرا پیاں
 کبھی دور ترائی نہیں ہوتی

۱۲
 شہزادے چھین پائی لایا پائی بکری کھاندا
 جو بہن ہوا اثر کو عجلائی نہیں ہوتی
 شہزادے کا ادا بل جرم و دیو چھپے
 اچھوٹ کے گلہ نے میں دوہائی نہیں ہوتی
 عابد کے کما دل سے کہ کچھ مانع وقتار
 اسی دہ دیو صبر کر آ رہا پائی نہیں ہوتی
 شہزادے کا عجلائی جا کے سکینے
 کم عمر کو ان تار و پود کی نہیں ہوتی
 بانو نے کہا شہزادے خاموش ہو کر
 کچھ کچھ مری جا جائی نہیں ہوتی

<p>۴۱ صفت ہے کہ جو حق نے صفت اور قلم سے دوستان کیا ہے جس نے شہنشاہ عالم کو صفت ہے کہ جو اس لطافت کو کہ خاموشی کا کوئی اور صفت</p>	<p>۴۲ اس وقت قلم نے نہ سہی چلایا کی عرض نہ کیوں بنی نہ خدایا فران پس پردہ قدرت کے پیکار وہیکے ظہار غالی نے ہی پایا</p>	<p>۴۳ حق نے کہا ای کھلت خشتیں چو پیرا محبوب با محبوب کی اور پیکار پیرا اسے نہ کیا بحر محبت سے کس را اور شوق میں طو وادی الفت کی لہارا</p>
<p>۴۴ میں ثبت سر لوح پہ احکام کرونگا احکام الہی میں سب ارقام کرونگا</p>	<p>۴۵ یہ پانچ بشر میں کہ نظر کردہ رب ہیں یہ نام مبارک مری خلقت کے سبب ہیں</p>	<p>۴۶ آئین ہم جگر داس نہ دل خاک ہوسو ہاں صفت تب مری محفل میں گزرسو</p>
<p>۴۷ اول عجیب الہام کر گیا مراستغیر وہ حکم کرونگا میں سر لوح میں قیوم اس لوح کا خط و کتابت کو جو غفرم ثبت ہوگا سو کوئی جبرائیل معلوم</p>	<p>۴۸ نام نہ کیا میں کہ کون سا کمال جو اسم جو کر گیا محمود سے پیدا شوق ہو اعلیٰ سے غرض علی کا اور اسم کے فاطمہ کے ہوئی فاطمہ پیرا</p>	<p>۴۹ یہ کو جو الفت مجھ جانتا کہ کونسی ہو اس راہ میں درد و الم و رنج و غم ہو گاہے کہ غم لعلت ہو اور گاہے غنیمت ہو جو عاشق کامل میں یہاں تکے سب ہو</p>
<p>۵۰ منازبھی ہونے جو اس عز و شرف سے امت کو وہ پہونچا شیکے خالق کی طرف سے</p>	<p>۵۱ محسن سے ہو پیدا حسن سبط نبی ہو احسان سے یہ نام حسین ابن علی ہو</p>	<p>۵۲ ہر چند بلا آئی ہو ہر ایک نبی پر پر قطع یہ جاسہ ہر حسین ابن علی پر</p>
<p>۵۳ جہنم کہ جہان قدرت کے کیا دیکھا ناگاہ ہوا عالم بالاسے یہ نہ دیکھا ہاں نہ تو اٹھا اور قلم صفت بجان دیکھا جو قلم نے نور سے قدرت بزان</p>	<p>۵۴ خاموشی سے اس بار کہ جسکی یاد جاپا کہ جسکی نے سے پوچھم و نشاد جب پانچواں نام کر آیا تو یہی فائد میلاد ہو یہ یاد ہو یہ یاد ہو یہ یاد</p>	<p>۵۵ خطی میں کہ گاہ جو نہادت کا اواز اور گاہ اشارت سے شفا کا خیر جب گاہی خفا سے دوزخ کا بھی فدا دشمن کے لیے اس کا جواب ہے گلزار</p>
<p>۵۶ گوشتہ ہر اک اس لوح کا یہ نور و ضیاء اور پختہ پاک کا وان نام لکھا ہو</p>	<p>۵۷ یارب مے سینے پہ پھری عمر کی چلی ہو کیا درد بھرا نام حسین ابن علی ہو</p>	<p>۵۸ اور از قلم ہوگا شہ شہ دہن سے پر مجسمہ قد اہو گاہ ہفتاد و دوں سے</p>

<p>۱۱۱ اشیاء پر غور کیا کہ قدرت پرستے جباری کی عرض تباہی کے کردہ ہیں جس نے تباری خاموش سے بولنے لگا حضرت جباری اشیاء کے تباہی کی نسبت جو وہ جباری</p>	<p>۱۱۲ اضلاع کو دشا کہ اگر سر نہ گئے دو رخ میں نہ تھے یہیں کی طرح جلتے نہیں پڑا سطح جو گھبرا رہا گئے ہم شرم میں جلتے کو کھیلے سے جاتے</p>	<p>۱۱۳ لاشیں شوق و غم کی بین ساری اک سمت سے آتی صدم شاد کی تباری اور ایک طرف خون کی غم سے جباری مراد وہ کہ بیوقوف غلہ سوار ہی</p>
<p>۱۱۴ است سے جہاں کھینک دیا میں مرید کا محشر میں شفاعت اسی است کی کر گیا</p>	<p>۱۱۵ سو پڑو کہ اگر مر کو ذرا مہمہ کیا ہو عیاس ملو اور کو ذرا مہمہ کیا ہو</p>	<p>۱۱۶ جب جو کہ میں در پیاس میں من کھلتے ہیں شہر تو کچھ نہ کی گرن سے پٹ جاتے ہیں شہر</p>
<p>۱۱۷ غاسٹ سے کی عرض کہ اوقات الج اوتن بعد از خلعت ساتی کو کور اس فقہ کے سننے کی نہیں تیار ہیں اگر کچھ نہ کہ شرم نہ زنجیر ہیں</p>	<p>۱۱۸ فرزند و برادر کا ادھر طاع اشکان اور ایک طرف لاشوں کو میرا چالنا چرا کہ ایک طرف پیاس میں پانی کا نہ پانا اور جو کہ میں ادھر سے نہ نہ کو کھانا</p>	<p>۱۱۹ فردان بچا تار کی دنیا کی در اس وقت محبت نہ سکتی تھی ذرا ہو نانا کا جو بلبوس جو سب خون جباری رخسار ادھر بال پر گھٹو کی دھاری</p>
<p>۱۲۰ جو شخص کہ دنیا میں طلبگار رہے تم ہو نمل سر پر شہر مرا سر بھی قلم ہو</p>	<p>۱۲۱ پانی کی بہت کہتے ہیں زحمتی کو طلب ہو یان پیاس کو زحمتی کیا یہ اور غضب ہو</p>	<p>۱۲۲ راکب پر مصیبت کا فلک لوٹ پڑا ہو گھوڑا بھی جھکائے ہو سے گردن کو کھڑا ہو</p>
<p>۱۲۳ جو شخص قلم کی ہوئی اسکو نہ منلو اسدن سے کائنات ایک جی رہی نہ سوز پیلے سر خاں کو قلم کے ہیں جہود جود کے کیا کیے ہیں جہود میں پیلو</p>	<p>۱۲۴ کھا کر میدان میں جہود جہود اور ادا دھڑان گلشن جہود جہود آفت عجب ایک قافلہ کے ہیں جہود اور خاک میں بالان جہود جہود</p>	<p>۱۲۵ لہنا کر آقا سے تہمت نہ توید ایراکٹ میں جہود جہود جہود غون اپنی جہود کا اس آقا سے تہمت نہ توید زنجیر سے جہود جہود جہود</p>
<p>۱۲۶ پر فیض غم سبط نبی کس سے بیان ہو جہود نہ کہتے سر لوند کا غزیرہ وان ہو</p>	<p>۱۲۷ حضرت کے قدم جن و ملک جو مہمہ تھے اور گھوڑے پہ بیٹھے ہوئے شہر جہود تھے</p>	<p>۱۲۸ گر پیاس سے غش ہو خلعت شاہ جہود تھے ہو حکم تو بجاؤں میں دیا کی طرف کو</p>

<p>۷۱ بویا سکنیہ تو بیاوسے ملاؤں بازو کو سر پہ رکھتے پہلاؤں اگر تھے نہ شوق تو لاش کی کھان یا نہ تھے عباس پہ لکھتے ہیں جاؤں</p>	<p>۷۲ یہ تھے ہی خاموش تھے حضرت شہید اب پیاس کی شدت سے تھیں تھکے فغان کی سبب ہی تھلا ہوا تھوڑا اگر گل دریا بھیج خالی کوئی تھوڑا</p>	<p>۷۳ کین کا جان وٹ نہ ہوئی کین کا کہ حق تو ہی اس میں جو پہنچا کین کا اٹھنے کے لیے جس نے کین کا سب کوئی بے پروا نہیں اس کے پروا</p>
<p>۷۴ میرے کا اگر شوق ہو ماری شہدین پر تو نیک گھنٹوں کو امار و نین زمین پر</p>	<p>۷۵ اُس شہت مصیبت کا جو نقشہ نظر آوے ہاں سید بیکس کا سراپا نظر آوے</p>	<p>۷۶ احکام پر جس شہ کے ملک اندھے دھڑک رہیں کان اُسکے وہ فریاد سکنیہ سے بھرے ہیں</p>
<p>۷۷ جو غنڈا اگر غنڈ کا یا سبیل پر اگر تھے میں جا بھیجے اس وقت پر میں بابت نہ تھا ہوں اور حاکم کا نظم میرا جی تو مجھ پر وفا دیکھ کر</p>	<p>۷۸ وہ فرق سب اک دو سر شہید ابرا چو گرد و جل کے صدر اگر گنبد دوار جو اس سراپا پر ہوئی کی جو بیخ بلبلانہ کج کٹ گئے اور کج کٹا</p>	<p>۷۹ بھڑا بن بانی کے ہیں کج کج جن ہاتھوں سے خشک کئے ہیں کج زخموں سے مر گئے تھیں گل شہدین عباس کے شانوں کے تصور میں ہیں غم</p>
<p>۸۰ مر جاؤ گے مین زخم بدن کھلنے مزدنگا حضرت کے قرین ایک کو مین آگے مزدنگا</p>	<p>۸۱ سہرے کی طرح بیچ نامہ کے پڑے ہیں دو طہاسے بنے فاطمہ کے لال کھڑے ہیں</p>	<p>۸۲ فرماتے ہیں بیکاریہ دست شہدین پر ان ہاتھوں نے کیا کام کیا ورنہ نہیں پر</p>
<p>۸۳ حضرت نے کہا جو عبت پر ماری باتن تو اسی واسطے کرتا ہی ماری اصفیٰ سے کج کس پر سکنیہ بیکاری میرے تو اس کے یہ سر رجم پر ماری</p>	<p>۸۴ یہ کھینچ کر جو جھوٹے جھوٹے اسی کھینچ کر جو جھوٹے جھوٹے نظروں سے دلکین علی کے جھوٹے افسوس کہ وہ دیوہ حق میں جو جھوٹے</p>	<p>۸۵ کجا سب سب سب سب سب سب گنجائش اس کے اس کے اس کے جو جھوٹے ہیں سب سب سب عباس کے شانوں کے تصور میں ہیں غم</p>
<p>۸۶ کجا کجھی سکنیہ کو بھی رو بیٹھیکا شہیر نانا کے تبرک کو بھی کھو بیٹھیکا شہیر</p>	<p>۸۷ قاسم کمان اکبر کمان عباس کمان ہیں بے نور ہیں پر صورت نرگس نگران ہیں</p>	<p>۸۸ دسے نہ نہ جہان صاحب نظیر پرستے اُس سینہ پر ہیں چار طر تیر پرستے</p>

<p>۱۳۱ اس کی شہرت صبیحہ بخت کیا ہو پکی شدت و دیکھا ہو کمر سارا جو دشمن کا زردمان بجا گردن کا خاکے بنی و کس لہو ادا</p>	<p>۱۳۲ بیخ سے جڑ کیا اس شخص کا اور دوش کی جو کمر کا پتہ پورا حضرت نے کہا کون یہ پیدا ہوا خواہ وہ بولے کہ میں بھی ہوں فی کاسرط</p>	<p>۱۳۳ بیخ سے پیدا ہو میرا صاحب جان فریاد تو سجا ہوا تو مجھے جان والد کہ سب طرح کی قدرت کی چھین نکلین تو میری سونہر کے لہجہ جان</p>
<p>۱۳۴ سب بابتے ہیں فاطمہ کا لال ہی شیر دو پانی کہ اب پیاس سے جال ہی شیر</p>	<p>۱۳۵ ثابت ہوا مجھ پر کہ تو زہر کا پسند ہی مظلوم غریب الوطن و تشنہ جگر ہی</p>	<p>۱۳۶ میں جا ہوں تو یہ دشت بھی بنت نظر کو تسنیم ادھر آئے تو کوثر ادھر آوے</p>
<p>۱۳۷ اب لکھا ہی راوی یہ حشر شہر کا جو سنا ہے گزرا یاں پہلی گاہ تراں ہی گوین کہ قدرت اندر جب دیر ہوئی پیش نظر کا کسرا</p>	<p>۱۳۸ تو نے نہیں گزرا اب جسم جان فرزند جو ان ہی کسی شخص کا مارا اس قوم کے لوگ کیا تار تار زکا چھ ایک نین آزار گارا</p>	<p>۱۳۹ گھٹے سے کہا تو ذرا بچاؤ ہاں نہ یہ قوم ختم نہ کر کو بچاؤ اس کو میری اعجاز نالی تو بچاؤ ہر حال کا اردن تو کو خاک بچاؤ</p>
<p>۱۴۰ دیکھا کہ سوار ایک جوان عربی ہی آراستہ تن زیر صلح حربی ہی</p>	<p>۱۴۱ دریا سے بھراک جام میں لے آیا ہوں ہی یہ تیرے پلانے کے لیے لایا ہوں پانی</p>	<p>۱۴۲ زیر مہم کب آئے دریا نظر آویا اعجاز کے گلشن کا تماشا نظر آویا</p>
<p>۱۴۳ ہر کان پہ ٹوٹے کے دھرا نیر افق کا زبے پہ سر پہن بندہ دوش پہ توار اور افق میں ہوں برق کرتا ہوا رخسار پہ سبز خطا کے نور دار</p>	<p>۱۴۴ بن تری حالت کے لیے کیا ہو اس میں ہوں شہر شاہی اس وقت گلیاں اب چھوٹ گیا گلی آ کر زراوان سیر کرکے لہو افکار احوال</p>	<p>۱۴۵ شہر نے کہا کیا کیسے بنیں بچاؤ کیا آہوں بانی مجھے بننا چاہیے تو ایک بین نانی مرگم مرگم تشنہ ہو چکی وہ زبیر بچاؤ</p>
<p>۱۴۶ اک اشک کا دریا ہی کہ آنکھوں میں بھرا اور سارے آب اس کی تھیلی پہ دھرا</p>	<p>۱۴۷ مظلوم ہی تو تجھے بڑا وقت پڑا ہی محتاج کی خدمت جو کرے ایڑ بڑا ہی</p>	<p>۱۴۸ ای واسے جو شیر نے بانی کی ہوس کی بیٹی توڑ پتی مری اک جاہل ہوس کی</p>

<p>۴۵</p> <p>بچائی سے لگائے اُسے بھائی میں کیا کیا میں پھر زمین اک شیر کا کوزہ لیے نہ ٹھکرا</p>	<p>۴۵</p> <p>کہتی ہیں بی اسکا سخن ہو نہ پیر کا امان بھی مرغا پس پسی ہو بابا بھی بربا</p>
<p>فرماتی ہیں تو کس لیے گھبراتا ہو اصغر</p>	<p>بابا بھی کوئی دم کو بیان آتا ہو اصغر</p>
<p>۴۶</p> <p>اس بات کے سننے کی سی تاب بند نہ نما حضرت نے کتنا تر کھجے کے ہوا پاپ</p>	<p>۴۶</p> <p>اگلے بچے پانی کا سوا تھا میں ملک بکا شرندہ ہو اس طفل کی مان سے شہ ابرار</p>
<p>وہ طفل چھدا لے ہوے حلقوم یہی ہو</p>	<p>ای بھائی مرا صغیر معصوم یہی ہو</p>
<p>۴۷</p> <p>اچھے کو سے غلگئی اسکی سواری تیرا سگے ہوئی حضرت شیر کی باری</p>	<p>۴۷</p> <p>ای و سواب طاق ہو طاقت مر سی ساری کرتا ہے قصیر اب بھی بگدہ بدواری</p>
<p>پا سبط نبی کچھ نہ مجھے درد و الم ہو</p>	<p>احوال پر پرے نگر لطف و کرم ہو</p>

۱ سلام
 سلام اسپر جسے قتلے کیا گیا
 جان میں شاہ شہیدان عطا کیا گیا
 ۲
 گرا زمین پر جسم نہ غلہ کا سفری
 ملک پکارے کہ سرور نے پائے کیا گیا
 ۳
 قاعدہ کو کہہ دیں جو ہو تر پناہ
 مگر حسین نے مطلق نہ اضطراب کیا گیا
 ۴
 وہ کہہ سلائے دکھا دیکھ نہ بھیجے
 بھوننے سے بلوے نہیں کیا گیا
 ۵
 ہزاروں عدد و بچاؤ نہ تم تھے یہ
 بین سے بھائی کے زخموں کا کیا گیا

۶
 غاؤ و سحر کمان کو بلایے صحر میں
 موت دین کو شہید پر نے خطاب کیا
 ۷
 حسین کہتے تھے اگر تکی لاش کے پڑے
 تھا کہ دفن نہ کیا با دل کیا گیا
 ۸
 جنگی لاش جب کی چھپا لیا پناہ
 دوطن نے حضرت قاسم کی کیا کیا گیا
 ۹
 نرینہ دیادہ کو چھپو جنگ میں
 امام سے شہید ہونے کی کیا گیا
 ۱۰
 ہزاروں مسلمان کیوں ہوا قاتل
 یحییٰ سے تا محمد بن اسلام کا کیا گیا

۱۱
 نرینہ دفن کیا اگر تکی میں جنگ میں
 قتلے کے سگ میں زخموں کا کیا گیا
 ۱۲
 بنی ہادی تھی اصغر کو پارس کے پاس
 گلے پر تبر جب آکر لگا تو خواب کیا گیا
 ۱۳
 گلے میں طوق پڑا اس نام زادے کے
 خدائے جیسے تین ملک القاب کیا گیا
 ۱۴
 سوار گھوڑوں پر بولیا وہ نرینہ
 عجیب طرح کا زمانے نے انقلاب کیا گیا
 ۱۵
 محمد خالق عالم نے علم کھلایے
 نجا کو شہر کیا اور علی کو اب کیا گیا

<p>۴۱ کب بچ سراج روان کر تارین چ غنایش میں گویا میں زبان کر تارین در معنوں صدق دل سے عیان کر تارین نیز گو ہر شور و بیان کر تارین</p>	<p>۴۲ اک انداز کہ چھو بیٹائی افویہ نظر جو جی صغیر سر سخی سجود اور سرفروزندگی ہو پورا صدقے پر جدا حق کا نشان دیکھنے کی پیم</p>	<p>۴۳ صفت لعل لب نہایت آریں صاف معدن کلین لعل کی جگہ جو کہ غفلت اور سکنت مظلوم کا پایں سے خشک میں لب لعل کی جگہ</p>
<p>۴۴ لکھ کر وصف لڑا لکھ سونو کھیا علم سر سہ خامہ دم تحریر اور شب قدر کا نور سب ہی میں جلا مادر صوف کا روشن ہو پورے بنا</p>	<p>۴۵ اب جو کیا توں توں کو دراز کی صفات آب اپنی مجھے دینے ہیں اسرار زندہ دل ہو گیا میرے قدود و رفیع میرزا دان کو جا جو کون جی جیات</p>	<p>۴۶ تیرا صبر و اسکی لعل کیا بیجا اسکے نقش و رسم سے پیا پیا سافر شربت ہی سے پیا پیا اسکے کھتے ہیں قناعت جو کر کر دیا</p>
<p>۴۷ لفظ روشن ہو تو معنوں میں پر خانی ہو سادہ کا غز و ورق کا غذا افشانی ہو</p>	<p>۴۸ قدر توئی کی نہیں انکے شرف سے افزون آب تابا نہیں ہو در ہائے بھجے افزون</p>	<p>۴۹ اسکو سیرابی میں بون پیاس کی طعانی ہو جس طرح چاہ ترخان میں انہیں پانی ہو</p>
<p>۵۰ اب نظر خرم تصور کرین اہل نظر جو بونہ شہنشاہین تصور تو بادشہ جو عیاش کی تصویر نہ شکل تیار نشان ان کے ہے پوچھ سئل علی السلام</p>	<p>۵۱ حلقہ صادق سے ابکیہ کی کھجور چان جو بون صادق کو نام نہایت چان شہنشاہین میں لکھ کر میں عرفان دوسرے زلف کو کوچن کیا لام بین</p>	<p>۵۲ جو جو جو سرق از کسب کسب شوق ہو شہنشاہین کی ہر جمع خزانہ نظر وق آلودہ جو قدر شید عذاب اور وصف ہر اسکا خیال بشری سے باہر</p>
<p>۵۳ ہو یقین حشر میں بخشا ہے یہ تقدیر مجھے بارک اللہ کے صاحب تو تیر مجھے</p>	<p>۵۴ صغیر رو پہ یہ بینی الف زبیا ہو کک تقدیر نے خود وصل علی لکھا ہو</p>	<p>۵۵ قدرت میں خالق اکبر میں دکھلاتا ہو پانی خورشید کے چشے میں نظر آتا ہو</p>

<p>۱۱۱</p> <p>سفر باد بخت آن کی غارتی خوشی و چین بن آفتاب و کون و کون گردن سنج کا سکی بین کیا بد خاک گلگون سے کہیں مرغی بلو</p>	<p>۱۱۲</p> <p>خال بیکی بینی میں جو جلو کمان نقطہ جلون الفت کے کرینین سہرہ سحر سے جان چہ شہر وصف عباس میں کہتے ہیں پو</p>	<p>۱۱۳</p> <p>خال تیرا شہر و کون و کون کین اس فکر کو بجایہ بخت مکھڑ میں سو اور بجایہ نر و نر بین بوجہ نقطہ وہ ہوئے ہیں</p>
<p>۱۱۴</p> <p>فاطمہ اسکی بلا میں لے بہت رویگی سہر شہر پہ گردن یہ فدا ہوئیگی</p>	<p>۱۱۵</p> <p>کون خوبان جہان میں سے نظیر اسکا ہو حسن غلبی میں ہر اک عشر عشر اسکا ہو</p>	<p>۱۱۶</p> <p>پہلے تیرا طرف چشم نظر رہا ہی ہو بجیکہ بچتی ہو تو میرا لے نور آتی ہو</p>
<p>۱۱۷</p> <p>آہ سید صدف سنیہ اسکا آہ گوہر کی طرگ و کون و کون دل پر نہ ہو کر چہ شہر سینہ اس میں کہ خوش سنیہ کی بجایا</p>	<p>۱۱۸</p> <p>ماہی جہا نقطہ سن کہتے ہیں چہ سرخ غور شہر پہ گواہی کر کمان آہ تیرا غور غلط اور جو جلو کمان آہ وہ میرا جہا سے ہو کہ میں جلو کمان</p>	<p>۱۱۹</p> <p>دیکھ کر میرا شہر کہتے ہیں چہ ماہی جہا غور غلط میں کہتے ہیں چہ دیکھ کر میرا شہر کہتے ہیں چہ نقل آنکشت شہر تیرا جان چہ گواہ</p>
<p>۱۲۰</p> <p>دل کو میرا علم کے دریا کا سفینہ کہیے اور اس سفینہ کو تابوت سکینہ کہیے</p>	<p>۱۲۱</p> <p>عرق آلودہ یہ پیشانی تابان دیکھو مطلع صبح پہ ہی میرا چرخ افان دیکھو</p>	<p>۱۲۲</p> <p>اوسکو کہیے سے مشابہ جو ملک پائے تہن داسطہ بوسہ زلی کے وہ جھکے جاتے تہن</p>
<p>۱۲۳</p> <p>فد کا گیت زنیہ اسکا بجلیں گے بجلیں گے عیان شہر کفایت اس کی کہتے ہیں چہ ماہی جہا غور غلط میں کہتے ہیں چہ</p>	<p>۱۲۴</p> <p>کو کمان شہر کہتے ہیں چہ میرا شہر کہتے ہیں چہ ماہی جہا غور غلط میں کہتے ہیں چہ جانی رہا کہتے ہیں چہ</p>	<p>۱۲۵</p> <p>ماہی جہا غور غلط میں کہتے ہیں چہ میرا شہر کہتے ہیں چہ ماہی جہا غور غلط میں کہتے ہیں چہ جانی رہا کہتے ہیں چہ</p>
<p>۱۲۶</p> <p>روشنی ماہی میں شہر شہر کی ہو انگلیاں دیکھو لو شہر یہ کہتے ہیں</p>	<p>۱۲۷</p> <p>دونوں رخ سیر حجب زلف میں کھلائی ہیں شب متاب میں دو چاند نظر آتے ہیں</p>	<p>۱۲۸</p> <p>مردم اس شہر میں کہتے ہیں چہ صورت دغ دل ماہی اسکا ہی ہو</p>

<p>۹۱ برینے پھرے پھرے کو نسبت کران پھرے پھرے پھرے کو نسبت کران پھرے پھرے پھرے کو نسبت کران</p>	<p>۹۲ پھرے پھرے پھرے کو نسبت کران پھرے پھرے پھرے کو نسبت کران پھرے پھرے پھرے کو نسبت کران</p>	<p>۹۳ پھرے پھرے پھرے کو نسبت کران پھرے پھرے پھرے کو نسبت کران پھرے پھرے پھرے کو نسبت کران</p>
<p>اسکے ہاں خود میں اور مرگ جو ہر ہاں روح حیدر کی نہ فروں میں کیوں تھے</p>	<p>دیکھیں کس طرح بہت نور سے محمود ہو قد عباس بنین اور شہر ہو</p>	<p>دینت اس خود سے کیا کیا ہر نور کی سرموی پہ چکر روشنی طور کی ہے</p>
<p>۹۴ نارک اندام بنین اس کوئی نہ تھے خود کو ہر ہاں کو نسبت کران</p>	<p>۹۵ پھرے پھرے پھرے کو نسبت کران پھرے پھرے پھرے کو نسبت کران</p>	<p>۹۶ پھرے پھرے پھرے کو نسبت کران پھرے پھرے پھرے کو نسبت کران</p>
<p>۹۷ روح میں اسکی طبیعت مری گھبراہی ہو جو رنگ جان نہیں کھن کو نظر آتی ہو</p>	<p>۹۸ دھو دھو دھو عالم بال سے یہاں لائی ہو قبا لایہ کہتا ہے کہ بالائی ہو</p>	<p>۹۹ نات کے دھن میں پھر عقل مری جہاں ہو زیر دریا سے زورہ مثل صدف پتھان ہو</p>
<p>۱۰۰ پھرے پھرے پھرے کو نسبت کران پھرے پھرے پھرے کو نسبت کران</p>	<p>۱۰۱ پھرے پھرے پھرے کو نسبت کران پھرے پھرے پھرے کو نسبت کران</p>	<p>۱۰۲ پھرے پھرے پھرے کو نسبت کران پھرے پھرے پھرے کو نسبت کران</p>
<p>۱۰۳ ہر یہ بہتر تہ تلامن مکر باک کروں کہ نہ صانع قدرت میں میں راگ کروں</p>	<p>۱۰۴ چلن اسکا اسدا اللہ کا چلن بیشک ہو رہ اسلام میں یہ نقش قدم غنیک ہو</p>	<p>۱۰۵ ہو خدا آئینہ جسم بہ یہ جبار آئینہ کیون ہوا اسکی بزرگی پہ تار آئینہ</p>

۵۱۴
 اترن میں بندگی کا درد طوعا
 چاہے جانب سے برکت کی ضمانت گیا
 تار جوت و ظہر جان کہ کیا رضا
 لجا جانت بیان کیا دماغ چو قضا

۵۱۳
 ایسا شہید کبھی کوئی نہ جیتا
 ختم و جاہ و کمان کبھی نہ پایا
 دیکھا رسک کمان کبھی نہ پایا
 یہ ہونے نہ ہو شہید کی صفی میں لیا

۵۱۲
 شمع غریب میں جوتی خال خوش چہان
 لب لہ الفدیہ پانی و نجات کے نہان
 جب نماز سے الگ نہ رہے عیان
 زور و دھمال کی تعریف میں سرور

گر کون سند سکندر میں سے نہیں ہا
 مرتبہ سند سکندر کو و لیکن کیا ہر

جنگ کے وقت جو لیکار یہ کمان ہاتھ میں
 سب یہ دیکھ لے کہ ہر کمان ہاتھ میں

یہ وہ جواہر مشک تو بہانہ ہر یہ
 سورہ قدر زہر ہر خوش قدر یہ

۵۱۵
 پتہ تار کشمیر میں جوتی ہر
 اس جگہ کو یقین سے دل کو پتہ
 یگانہ بازو سے اندر پتہ جوتی ہر
 پایا ہر سے خار ہر کاندہ سے پتہ

۵۱۴
 لبت و دھال میں جوتی ہر
 فلک میں پتہ ہر اندر ہر
 بھٹائی میں تو کبھی سے یہ ہر
 عقل کجی ہر تعریف ہر ہر

۵۱۳
 صفت بڑے عباس کون بھگت
 سائے کی طرح کبھی کبھی بھگت
 دیم جوتی ہر سے شہر میں پتہ ہر
 ہر جوتی قیامت جوتی ہر

مستقل لبت کے پر حسن یہ دکھلائی ہر
 کمکشان ہر کے پہلو میں نظر آئی ہر

مردم چشم کا اوصاف یہ دکھلائی ہر
 صاف تصویر مشہر اس میں نظر آئی ہر

جب عیان حشر کا آفاق میں سامان ہوگا
 بس ایسی نیر سے یہ خورشید نمایان ہوگا

۵۱۶
 حسن و صورت میں جوتی ہر
 خواہش جوتی ہر جوتی ہر
 سو گز شہر میں جوتی ہر
 غم عباس میں جوتی ہر

۵۱۵
 نور سے شہر کے سمندر کس جوتی ہر
 منور خورشید طہری جوتی ہر
 جوتی شہر میں جوتی ہر
 جوتی شہر میں جوتی ہر

۵۱۴
 صفت بڑے عباس کون بھگت
 آہ کی طرح کبھی کبھی بھگت
 جوتی شہر میں جوتی ہر
 جوتی شہر میں جوتی ہر

گو شہر اسن پے مومن و گیر یہ ہر
 املو کا فہر کے لیے طوق گلو گیر یہ ہر

اسکی تعریف نہ کرنے سے بچ ل جوتا ہر
 لب لہ الفدیہ کی توصیف نہ کر تا ہر

کب پر نیرے انسان کچھ رہتے ہیں
 انکو بال مژدہ چشم قضا کتے ہیں

<p>۴۴۴ نوسن عقل کو تار و پود تیرا اسپ عیاش کا تاوصفہ خوبی و جیا اس سبک کی تو نصیحت کا حق رکھنا تجربہ گل کی طرح ہر دم ز قناعت</p>	<p>۴۴۵ علی اکبر کی غیبی تہذیب کا گناہ تیرے گھبرائے کہ یوں غلام شادینیا ہم نہیں ہو گئے کیا تیری سنت خیرا اکیدم کی بد لافات ہو مجھ پر عمل کا</p>	<p>۴۴۶ کی جو عیاشی غیبی کی طرف ناخنگاہ خوش فہم غریب سے جا نہ کیجا آگاہ کر سکینہ پر درخیز ہو با حال تیار وہی پاخون پر مگر سو گنجی کی جی</p>
<p>۴۴۷ کر دوامانہ بھی اگر تری ہو کو تری طرح سائے میں قوت ز رفتار ہو صرصر کی طرح</p>	<p>۴۴۸ دھوپ میں لاشہ بیگور مرا ہو یلگا تو لب نہر تری میں پڑا سو یلگا</p>	<p>۴۴۹ ساتی چشہ کو تر ہو کما لے تو ادا بوند ہر پانی بینین پونی کو پلائے وادا</p>
<p>۴۴۸ وصف اس سبک کی کا جو کونچا پلاکٹے کہ تجھے بھی سبک و ہر سوا نقش پامیر کی نہ جان میں پایا نقش سیر اسپ کا جو یاد ہوا</p>	<p>۴۴۹ تیرے ارشاد حسین بن علی عیاش بازدھکرا تو کو کہتے ہیں ہی ابدی مجھے کہیں بھی نہیں جانی نہ غلام کی پیا یہی جو کہ غریب و پو پو جواس</p>	<p>۴۵۰ تیرا کما تار سے عیاش کی کھوڑا لینا دارا سے سیکھ کر تھی کو کیا مال لٹال کا تو کیجیے شاو شیدا نہنے فرما کہ خاموش جو غنی خدا</p>
<p>۴۵۱ دھونڈھٹا گو کہ پھر ابا سرخ دنیا میں ابتلاک تو نہ ملا نقش قدم دنیا میں</p>	<p>۴۵۲ تا کجا تشہ ومانی کا الم کھاؤن میں ہو یہی خوب کہ کو تر ہے چلا جاؤن میں</p>	<p>۴۵۳ کیا ہو اگر جہ اسے تشہ لہی ہو عیاش جو خوشی حق کی وہی میری خوشی ہو عیاش</p>
<p>۴۵۲ موندو کیجیے چک اپن علی کی نصیحت پہ پہو چاچا تیرا رب بیدا سے پیچہ اپنا آنا سے اجازت کی کو تیرا تقریر حال ہو فاطمہ کے لالہ اسلم تیرے</p>	<p>۴۵۳ جک چونت میں لائے ہیں پیر پیر اور کو تر ہے تیری آواز سے دردار روح نہ تر کیجیے تھی کہ کہ سے کو طرا بہار شہزاد کے لئے بیچے کلک پر تلوار</p>	<p>۴۵۴ دیکھا عیاش کچھ بن بن تیری تدبیر درد و غم تو تیرے واسطے دیر و تیر دقتا کھدے غازی سے مضروب تیر کرو تیرا کے لگا روئے مجال تیر</p>
<p>۴۵۵ پر کھڑے کہتے ہیں رو کر غم تنہائی سے بھائی عیاش جدا ہونے ہو کیوں بھائی سے</p>	<p>۴۵۶ آپسے حکم اجازت کا اگر باؤن میں سارے فرمان بزرگوں کے بجالاؤن میں</p>	<p>۴۵۷ شہ سے فرمایا مرا دل نہ کر صاؤ بھائی سبب اس ماجرے کا محکوب ساؤ بھائی</p>

<p>۱۷۷ کما سائن کے کچھ نفعی غنڈہ کسی محرمین سے لب پہنچا دیا خست جنگ کا دارو کا دل پر رکھو اب صلح عرب کی نین نہ راضو</p>	<p>۱۷۸ شہ سزا لاکر قارہ بہن کی عبدیہ جو رہا تو جان بن جیا چادرین سپور کی مٹکے لیل خیا نور زینب کو مجھے سو چا کے نہ</p>	<p>۱۷۹ بھائی اب صدمہ تازہ ہمیں کھلائے ہیں مچوڑ کر مچوڑ یہ سحر کی طرف جاتے ہیں</p>
<p>۱۸۰ آج کر خدیجہ زینب کے جی کی فکریہ کو عباس مایہ جیڑے سے فکریہ</p>	<p>۱۸۱ اسکے سر کھنے کی جہوت خبر پاؤ گے شیر کی طرح میا بان سے چلے آؤ گے</p>	<p>۱۸۲ بھائی اب صدمہ تازہ ہمیں کھلائے ہیں مچوڑ کر مچوڑ یہ سحر کی طرف جاتے ہیں</p>
<p>۱۸۳ آج کر خدیجہ زینب کے جی کی فکریہ کو عباس مایہ جیڑے سے فکریہ</p>	<p>۱۸۴ اسکے سر کھنے کی جہوت خبر پاؤ گے شیر کی طرح میا بان سے چلے آؤ گے</p>	<p>۱۸۵ بھائی اب صدمہ تازہ ہمیں کھلائے ہیں مچوڑ کر مچوڑ یہ سحر کی طرف جاتے ہیں</p>
<p>۱۸۶ آج کر خدیجہ زینب کے جی کی فکریہ کو عباس مایہ جیڑے سے فکریہ</p>	<p>۱۸۷ اسکے سر کھنے کی جہوت خبر پاؤ گے شیر کی طرح میا بان سے چلے آؤ گے</p>	<p>۱۸۸ بھائی اب صدمہ تازہ ہمیں کھلائے ہیں مچوڑ کر مچوڑ یہ سحر کی طرف جاتے ہیں</p>
<p>۱۸۹ آج کر خدیجہ زینب کے جی کی فکریہ کو عباس مایہ جیڑے سے فکریہ</p>	<p>۱۹۰ اسکے سر کھنے کی جہوت خبر پاؤ گے شیر کی طرح میا بان سے چلے آؤ گے</p>	<p>۱۹۱ بھائی اب صدمہ تازہ ہمیں کھلائے ہیں مچوڑ کر مچوڑ یہ سحر کی طرف جاتے ہیں</p>
<p>۱۹۲ آج کر خدیجہ زینب کے جی کی فکریہ کو عباس مایہ جیڑے سے فکریہ</p>	<p>۱۹۳ اسکے سر کھنے کی جہوت خبر پاؤ گے شیر کی طرح میا بان سے چلے آؤ گے</p>	<p>۱۹۴ بھائی اب صدمہ تازہ ہمیں کھلائے ہیں مچوڑ کر مچوڑ یہ سحر کی طرف جاتے ہیں</p>
<p>۱۹۵ آج کر خدیجہ زینب کے جی کی فکریہ کو عباس مایہ جیڑے سے فکریہ</p>	<p>۱۹۶ اسکے سر کھنے کی جہوت خبر پاؤ گے شیر کی طرح میا بان سے چلے آؤ گے</p>	<p>۱۹۷ بھائی اب صدمہ تازہ ہمیں کھلائے ہیں مچوڑ کر مچوڑ یہ سحر کی طرف جاتے ہیں</p>
<p>۱۹۸ آج کر خدیجہ زینب کے جی کی فکریہ کو عباس مایہ جیڑے سے فکریہ</p>	<p>۱۹۹ اسکے سر کھنے کی جہوت خبر پاؤ گے شیر کی طرح میا بان سے چلے آؤ گے</p>	<p>۲۰۰ بھائی اب صدمہ تازہ ہمیں کھلائے ہیں مچوڑ کر مچوڑ یہ سحر کی طرف جاتے ہیں</p>

<p>۱۰۰ میں جن دنیں کبکب کی تیر تیر یوں ملکر سنو رائے لگے ہو کھڑکی جی مری تو دوا دوسو دوا اب سہل جی باور تو تم نے دیا</p>	<p>۱۰۱ پگیا پوسے پگیا گردان ہوا پیر تو فتح نے زمین چکی کیا نہ ہوا کھول گئے غم نہشت گران تھی ہوا غار حرا کی بھی دوا تھا غار حرا</p>	<p>۱۰۲ حق علی راہ پیو تن کنایت چار صبر کی قطرہ بلان کا پودہ چار خان جو دوزی صفت بقی علی کی لیا خون سے فوج تیر گار ہوئی دروغ چار</p>
<p>بیکلی دل کو پر پہلو میں خدا خیر کرے دروا تھا سوے بازو میں خدا خیر کرے</p>	<p>دھوپ کے رنج سے عباس تم گھبراتے تھے علم شاہ کے سایے میں چلے جاتے تھے</p>	<p>عجب انداز سے وہ لشکر کین بھاگتا تھا وہ کین بھاگتا تھا سایہ کین بھاگتا تھا</p>
<p>۱۰۳ ابھی عباس تیر تیر تیر کرکشاہ شک ہوئی تیر تیر کی سکنیہ گاہ گر کے عباس کے قدموں پر لگتے تھے ای چاچا جان بہت پاس کو حال تباہ</p>	<p>۱۰۴ یہ خبر سونے کو نہ ہو پوچھی گاہ ان خبر دار کر آیا پسر شیر گاہ عمر سدا گئے پیرا بنی ساہ بارش تیر کو اس پیرا کی سادہ</p>	<p>۱۰۵ خون کی سرین بن پرچہ جین سب خانہ خوں کی عدان میں جی جین سب کی نظر فتح نے شیر آسے کی تاب خود آہن دان پانی کو تھا شل سب</p>
<p>جان جاو گی نہ ہو گا جو میر باقی لادے اب ای پسر ساتی کو فر باقی</p>	<p>ورنہ لشکر تیرو بالا بیان سارا ہو گا تیغ بازی کا نہ عباس سے پارا ہو گا</p>	<p>یہ گریزان ہو سے کفار کہ دل چھوٹ گئے خود سر آبلہ سان زیر قدم چھوٹ گئے</p>
<p>۱۰۶ کیا عباس نے نادان سکنیہ کو پایا ننگ کا ندے پر دھکا اور لگائے تنجیا دینے سے کہ مہوئے اجنبی قور اگرچہ سر زشت فلک سے کھلا دیا</p>	<p>۱۰۷ کس کا نہ تیری یہ سدا حق تیر دقتا لشکر کفار کی بات تیر اتیران ملکر خراب شیر کے دم پر نصرت کو کالی شیر</p>	<p>۱۰۸ فلک کی طرح سے سیدان میں کیا کھلا گر کہ جگہ پر گئے فلک جی پر چکا پگیا لٹ پیر سیدان غائب کیا کہ پادوں نے سوار کی تیر ان</p>
<p>جبکہ چلان گیا گھوڑا تو کہا بسم اللہ روح حیدر کی بھی تیر آئی عند البسم اللہ</p>	<p>نہ نشان گرد کا فعل سمہ ہوا میں تھا پسر شیر خدا لشکر کفار میں تھا</p>	<p>تاب نہ تیر نہ تھی پاؤں میں ہوا میں پیک کی طرح سے دل رنگ تھے اسواروں</p>

<p>۴۴ خج عبا من داد و چون شکر خج عبا من داد و چون شکر خج عبا من داد و چون شکر خج عبا من داد و چون شکر</p>	<p>۴۵ بکجه دیکی زراعت و شکر بکجه دیکی زراعت و شکر بکجه دیکی زراعت و شکر بکجه دیکی زراعت و شکر</p>	<p>۴۶ دعبان من کنان کنان کنان دعبان من کنان کنان کنان دعبان من کنان کنان کنان دعبان من کنان کنان کنان</p>
<p>بکلیان سایه شیر سے دان گری تھیں بکلیان سایه شیر سے دان گری تھیں بکلیان سایه شیر سے دان گری تھیں بکلیان سایه شیر سے دان گری تھیں</p>	<p>ہو سے دور و زک و وفا کہ کسی کرتے ہیں ہو سے دور و زک و وفا کہ کسی کرتے ہیں ہو سے دور و زک و وفا کہ کسی کرتے ہیں ہو سے دور و زک و وفا کہ کسی کرتے ہیں</p>	<p>کچھ نہ آنکھوں سے سکینہ کو نظر آتا تھا کچھ نہ آنکھوں سے سکینہ کو نظر آتا تھا کچھ نہ آنکھوں سے سکینہ کو نظر آتا تھا کچھ نہ آنکھوں سے سکینہ کو نظر آتا تھا</p>
<p>۴۷ دعوت شمس علیہ السلام دعوت شمس علیہ السلام دعوت شمس علیہ السلام دعوت شمس علیہ السلام</p>	<p>۴۸ کسی کوئی کوئی کوئی کوئی کسی کوئی کوئی کوئی کوئی کسی کوئی کوئی کوئی کوئی کسی کوئی کوئی کوئی کوئی</p>	<p>۴۹ کسی کوئی کوئی کوئی کوئی کسی کوئی کوئی کوئی کوئی کسی کوئی کوئی کوئی کوئی کسی کوئی کوئی کوئی کوئی</p>
<p>نہ افزون کیا وار اور نہ جو بھر کاٹا نہ افزون کیا وار اور نہ جو بھر کاٹا نہ افزون کیا وار اور نہ جو بھر کاٹا نہ افزون کیا وار اور نہ جو بھر کاٹا</p>	<p>ہیان ایذا شہر دین نے جو بہت پانی ہو ہیان ایذا شہر دین نے جو بہت پانی ہو ہیان ایذا شہر دین نے جو بہت پانی ہو ہیان ایذا شہر دین نے جو بہت پانی ہو</p>	<p>آپ میدان کو جاؤں سو یہ مہتر و نہیں آپ میدان کو جاؤں سو یہ مہتر و نہیں آپ میدان کو جاؤں سو یہ مہتر و نہیں آپ میدان کو جاؤں سو یہ مہتر و نہیں</p>
<p>۵۰ راہ دیکی جو عباس علیہ السلام راہ دیکی جو عباس علیہ السلام راہ دیکی جو عباس علیہ السلام راہ دیکی جو عباس علیہ السلام</p>	<p>۵۱ راہ دیکی جو عباس علیہ السلام راہ دیکی جو عباس علیہ السلام راہ دیکی جو عباس علیہ السلام راہ دیکی جو عباس علیہ السلام</p>	<p>۵۲ راہ دیکی جو عباس علیہ السلام راہ دیکی جو عباس علیہ السلام راہ دیکی جو عباس علیہ السلام راہ دیکی جو عباس علیہ السلام</p>
<p>نصیر شہر میں جو بانی کی رسائی ہوگی نصیر شہر میں جو بانی کی رسائی ہوگی نصیر شہر میں جو بانی کی رسائی ہوگی نصیر شہر میں جو بانی کی رسائی ہوگی</p>	<p>دل میں تھی یاد خدا پیاس سے خوش طاعت تھا دل میں تھی یاد خدا پیاس سے خوش طاعت تھا دل میں تھی یاد خدا پیاس سے خوش طاعت تھا دل میں تھی یاد خدا پیاس سے خوش طاعت تھا</p>	<p>دل بقیاب مرا سینے میں گھبراتا تھا دل بقیاب مرا سینے میں گھبراتا تھا دل بقیاب مرا سینے میں گھبراتا تھا دل بقیاب مرا سینے میں گھبراتا تھا</p>

<p>۱۰۰ اے زور دے کہ میں قتل نہ کروں مقتل کے ساتھ ساتھ میں با اہل اسلام شک کا اندیشہ ہے وہ ہے اپنے چہرے پر خون کی مسکراتی نین پر کی قدم</p>	<p>۱۰۰ غور نہ کر کہ تیری صفات و کمالات دوسرا کھتا ہے تو جو حق و سچ ہے جب لڑنے لگے با اہل اسلام اکیس بی بی نے بچا دی وہاں کریم</p>	<p>۱۰۰ اے زور دے کہ میں قتل نہ کروں مقتل کے ساتھ ساتھ میں با اہل اسلام شک کا اندیشہ ہے وہ ہے اپنے چہرے پر خون کی مسکراتی نین پر کی قدم</p>
<p>ظاہر ان کے رخ پر نور سے ناچاری ہو اور ہر عضو سے بابا کے لہو جاری ہو</p>	<p>اب وہ بی بی تن زخمی پہ کھڑی رہی ہو کئے ششاون پر وہ ہر بار دہرا ہوتی ہو</p>	<p>پسر حیدر صعدہ کو کمان چھوڑا ہو مرے عباسؑ برادر کو کمان چھوڑا ہو</p>
<p>۱۰۰ عبد ان کے چہرے کی شہادت ایک چاچا جان خبر کو کہنے لگے ات باطل کر کے کہیں گے کہ نہ نہیں غیباور نے تو خوب کیا خبر سات</p>	<p>۱۰۰ شہر نے عباسؑ کی شہادت دوسرا غیباور نے تو خوب کیا خبر سات</p>	<p>۱۰۰ عبد ان کے چہرے کی شہادت ایک چاچا جان خبر کو کہنے لگے ات</p>
<p>عشق جو آنے لگا حیدر کا وہ بن نام لیا ہاے عباسؑ کہا اور جگر حکم لیا</p>	<p>اور وہ بی بی جو کھلے سروان فریادی ہو فاطمہ نام ہی بیٹا وہ تیری داوی ہو</p>	<p>دل کو عباسؑ کے اس عہ سے بہت جوش ہو مرا اسوارہ کسی مرتبہ بیوش ہو</p>
<p>۱۰۰ جو عباسؑ کی شہادت بابا صاحب کا جو بن ملک فاک کجا</p>	<p>۱۰۰ ابھی زور دے کہ تیری صفات و کمالات بابا صاحب کا جو بن ملک فاک کجا</p>	<p>۱۰۰ جو عباسؑ کی شہادت بابا صاحب کا جو بن ملک فاک کجا</p>
<p>بستر خاک پر گرے نہ دیا گھوڑے سے پھول کی طرح جدا لگو لگا گھوڑے سے</p>	<p>نوحہ کرتا ہوا فحیم کی طرف آتا ہے قتل عباسؑ و لاورد کی خبر لاتا ہے</p>	<p>اے آقا کا میں زمان بجا لایا ہوں دشمن شاہ کے لینے کے لیے آیا ہوں</p>

<p>۴۲ شہزادہ زانو اس حال میں غریب دینہ مر جا لگی تھی کہ اس کے سکنیہ یہ سخن غیب کے در سے جو سکنیہ نے سنا دور دی روتی ہوئی اور جا پڑا جیسا کہ</p>	<p>۴۳ یہ سدا کے گلے کو جس نے جان بیوہ سب بیوہ کی کہ موت کی کھلے یہ انہی کی جانب کو پہنچے بیوہ بازوؤں پر کے سکنیہ نے زبان سے</p>	<p>۴۴ یہ تہذیب و عبادت میں بے قربان کہا کروں کہ اسے جا لے بیوہ کا لب و لہان بامعرب چھکا اگر راہ میں کوئی انسان میں کہو بیوہ کی تہذیب کے تہذیب کے گمراہ</p>
<p>نہر پر محبو چچا جان نے بلوایا ہے خالی گھوڑا مرے عمو کا بیان آیا ہے</p>	<p>یہ سکنیہ نے نہ بیان ماسخ ملیگی با با لوندی بھی آگے بھرا ہوسلیگی بابا</p>	<p>ہو گیا قتل چچا اسکا یہ منہ یاد ہے اسکی میں لوندی ہوں و محض شہزادی</p>
<p>۴۵ شہزادہ شہزادان میں ہر ایک کا دم مرے دوتے ہوئے ہیں ہر دم فنا و دم یہ سکنیہ نے نہ سنا کہ سکنیہ کا دم یہ سکنیہ نے نہ سنا کہ سکنیہ کا دم</p>	<p>۴۶ شہزادوں کی جیسا تھی وہاں جا پڑا دور دی تہذیب و عبادت کو لا کر اسکی چھٹی کو کہ یہ کہا بول نہ میں جی بھرا ہوں تو یہ چچا بھرا</p>	<p>۴۷ شاہ نے نہ دیکھا عبادت میں ہر ایک کا دم اور اسے پڑے عبادت میں ہر ایک کا دم میں نہ چلا تھی نہ ادا کیا اور سکنیہ نے نہ سنا کہ سکنیہ کا دم</p>
<p>گھوڑا ہیران ہو ہر ایک کا منہ تنکنا تھا دو جہ حضرت عباس کو کہہ سکتا تھا</p>	<p>یاں تو روتی ہوں یہ لاشے یہ بچی کو اپنے والی کی قدس ہوس تو ہوا کو نہیں</p>	<p>شاہ کہتے تھے کہ دل نہ کرے ہر ایک کا تھی سکنیہ کی صدا کہ چچا جان مرا</p>
<p>۴۸ افریق خاندان کے سبھی خیال نہ کہ خیر یہ چکر سے اس دم سے خدا ناگمان کی لب نہ سے اس دم سے خدا اسی سبب میں علی سید ہوں و خدا</p>	<p>۴۹ کھانا یہ دیکھ سکنیہ نے بجال خط میں تو نادان ہوں کہ چچا کی خط تمہارے ہونے میں ان کی خط کہیں کیا ہونے میں ان کی خط</p>	<p>۵۰ ناگمان لاشے عباس علی آبا نظر شہزادوں میں نہ سنا کہ سکنیہ کا دم گر یہ ہی لاشے عباس علی آبا نظر کہیں کیا ہونے میں ان کی خط</p>
<p>جان عباس سے ہر ایک پر قربان ہوئی اسیے جذبہ کہ مشکل مری آسان ہوئی</p>	<p>کس قدر قتل علما سے گھبراہی ہے کہ ہوسٹا طمہ زہر کی مکمل آئی ہے</p>	<p>کیا مصیبت مجھے تقدیر نے دکھائی ہے سر کھلے آگاہی یہ لاشے عباس علی آبا نظر</p>

<p>۱۹۱</p> <p>گر مجھ تنے بلایا ہر دہن سے بدلو اے چچا جان اسٹھو نیند سے آنکھیں کھولو</p>	<p>۱۹۰</p> <p>آخری وقت سلیٹی سے جی رخصت ہو خون جب کپڑوں کو تم اشکوں میں میرا دھو</p>
<p>بیرہن آپ کا پر خون جو نظر آویگا</p>	<p>خلد میں صبر کر کہہ کو غش آویگا</p>
<p>۱۹۲</p> <p>انچ زلف پیچھا چا جان کا چکر سر کھا اور لگا جادو کی اب بیان سے نہ لگا کر چلا</p>	<p>۱۹۳</p> <p>بہان نہ تو وہ مجھ پر دنگی عمار لا تا ترخہ فیجی میں آئے مجھے ارمان رہا</p>
<p>بال میں ہر ہرہ پر خون کی مگس رانی کو</p>	<p>۱۹۴</p> <p>میں بہان بیچو نگلی لائے کی نگہبانی کو</p>
<p>۱۹۵</p> <p>سلام نشہ دہانی آئی میرا شہر کی جب نشہ دہانی آئی میرا جواں کو پیٹتے ہو پانی آئی میرا دم جو دیا سرخ کی طعن راہ معبود میں کٹا دیہر کی آئی شع زہر کے نہ پھول چا کرانی آئی</p>	<p>۱۹۶</p> <p>لیکھنا قاصدوں سے چٹا شہید نہ اسے نہ تیر بنیام نہ بانی آئی میرا قطعہ راوی لکھا جو کہ لائے پیر کے پاؤ میں بیان کرتی صبر اشک فشان آئی</p>

۱۰
کتنی تھی پوچھا میں چھوٹی انکسکیسی
یہ سلسلے سکسیتی کی نشانی آئی
۱۱
بڑے لاشہ افسوس کہ امان کسینم
میز کی تلخی کس کس جاہلی
۱۲
یہ کہ جو شے سے مدد ملے وہ تو دوزخ
اس قاسم کو نہ پڑا کشتہ آئی
۱۳
نہ تو چھوٹی تھی قید میں عابدی
اب کچھ بڑی تھی ابو یوسف آئی
۱۴
نہ تھے تیرے کہانیں ہوا تیرا فنون
کلام تو سرسرا کر رہی ہو آئی

۱۵
نہ تھے غائب کس کو کچھ اہل خلیج کیسے
کسی تعلیم سے ہر شیخ کلانی آئی
۱۶
یہ کیا فضا نہیں تیرا غریب کو یاد
نہ پاپا کس کجی کو کی لکائی آئی
۱۷
نظر باب کے خط کی تھی وطن میں فضا
ظہور باندہ جو آئی تو ستانی آئی
۱۸
نہ تھے تاقیہ کس کو کچھ افسوس کیسے
نہ تھے کس کی نہ پڑا بات بانی آئی
۱۹
باز بولی رہا مجھ میں تیرا پاس کلم
پاس دہی کے چھوٹا کلمہ جو آئی

۲۰
کیا یک گام علیہ لوہا میں بجا
بارز خبر سے دل پر گرائی آئی
۲۱
غیر از شہادت جس کے جانی چھینند
ایسی شے میں نہیں کوئی لکائی آئی
۲۲
نہ تھے نہ تیرا کی صدا جا بون شہادت کا
پاپا نہ تھے کس کو کچھ فضا آئی
۲۳
نہ تھے بھلا بڑی کلم جو لکے نہیں پڑا
بولی تیرا کلمہ کس کی نشانی آئی
۲۴
نہ تھے کلمہ کس کو کچھ فضا
نہ تھے کلمہ کس کو کچھ فضا آئی

<p>۴۳</p> <p>سید عالم سے عباس فرما رہا تھا لے نقو حیات کے کیا بار شہادت پیشانی نورانی پر آثار شہادت خجانشور کہ آج کو ملکبار شہادت</p>	<p>۴۴</p> <p>فائق سے عمار کی جگہ پر کجوری پیارا ترانہ پیو میں اس کی جگہ پر چوبیس پر گز سکے ہوں عین کجوری جلو سے چاکی کجوری سے کجوری</p>	<p>۴۵</p> <p>وہ جی انجمن قزاقانے میں لقب تھا کیا حسن تھا کیا زور تھا کیا حب تھا ازاد سر را اسد اللہ کا سب تھا الاقاد عباس کی کہ مشہور سب تھا</p>
<p>تھی آمد عباسؑ کہ قدرت بھٹی خدا کی لاشون سے صدا آنے لگی صل علی کی</p>	<p>رحم آیا اخصین آج سری پیاس کے اوپر قربان ہوں میں الفت عباسؑ کے اوپر</p>	<p>گر جلوہ نما ہوتے تھے وہ خاندن میں پر تو بانوں لٹکتے ہوئے رہتے تھے زمین پر</p>
<p>۴۶</p> <p>تھا شہادت کے دین زخم سے جاری کس صوم سے عباسؑ کی آتی سواری خوشبو سے موطر زمین ہو گئی ساری گلزار شہادت میں جلی بادوباری</p>	<p>۴۷</p> <p>یہاں متصل شہادت و عا آبا علما نازل ہوا اقبال عدو کے لیے اودا کی آج بخت سے نقدیج کا کفاد نہا کر آبا خلف حیدر کرار</p>	<p>۴۸</p> <p>لکھتا ہے سکر اکر کاغذوں سہو چین کن قلیون تھا قزاقوں اور سکین غفلت سے خورق ہادیون گردان رہا گردانے صد گزنگردون</p>
<p>خلق حسنؑ اس میں ہر اور خوئے علیؑ ہی اس آمینہ رو میں عیان نور علیؑ ہی</p>	<p>جو ان سورج نیم سہری اس پتھر روٹیں اور فتح و طفر غاشیہ بردار جلو میں</p>	<p>کیونکہ سر مومن ہو اس سر کے لصدق جو سر ہو اور نذیم سر کے لصدق</p>
<p>۴۹</p> <p>یہ تو چلچلا بازو سے ابابے سکینہ کہا یا علما سے سفاکے سکینہ مارا گیا آج یہ شہید سکینہ ہر وہی صد لاش سے اباب سکینہ</p>	<p>۵۰</p> <p>اتھا غرض گرد سواری ترقی نور ہر ذرہ درخشان تھا نشان نور خاک سکینہ شائع عباسؑ کا منظور خون سے نکالے ہو گردن کی آواز</p>	<p>۵۱</p> <p>ہر آمینہ حق میں ہر سہاے درخشان ابو دین کہ تو میں کا بل کا جویان ہر معصوف رو میں کا بل کا جویان ابو کی شمشاد تو ہم اندو جان</p>
<p>الفت تو سکینہ کو بھی ساتھ اسکے بڑی ہی وہ وہ عیان لگائے درخیمہ پہ کھڑی ہی</p>	<p>چشم فلک پر میں گو نور کہاں تھا رکھے ہوئے خورشید کا چشمہ تکران تھا</p>	<p>پیشانی اشجع پہ نشکن ہو تو ستم ہی مان میں یہ جبین موجد دیکر مگر ہی</p>

۱۰
 ہر دیکھو صوفیہ تیرا ن سادات
 ابرو کی کر دیا چہ ہر شہر حاجت
 بنیانی جو باقیہ سرشتی عبادت
 رخصتوں پر جو کھڑا اور اسیلیت

۱۱
 علی لب انا کہ جو چھ گلی گیت
 سو پاپ سے جو چھ گلی گیت
 وہ لب کہ چھین دیکھ کے چا کر
 بولے کہ چالے عمو سے دادو

۱۲
 وصف حسن رنگ لب انا لطف و نیا
 شہر لب باران نبات و شکر و قند
 ملاح کے بھی لب تھکین و لکیر
 زندان کی بھی لب چھوچ کر دی فوج

۱۳
 عارض کو مین کینو کر لکھون یہ سب نہیں ہر
 آد سب بھی ایسا جسے آسب نہیں ہر

۱۴
 عتاب لب لعل تر الذت قندست
 تپہ دارم و عتاب مرا فائدہ مندست

۱۵
 حیران معاشے دہن اہل جان ہر
 گوہر دہن خیمہ محبت میں نہاں ہر

۱۶
 کس کوں روید حق میں کینو کر
 بالضرر ہر وہ خیمہ یہ لکیر
 سوار میں لبی لطف مناجات کو ہم
 جو صورت عراب جو ہم کہ خوار

۱۷
 اور کان چہ سنتے رہا اکل نامی
 بچیں سے ہو سہا ل سر آجی
 سہا ل طشت لب حرم وقت تباہی
 اس کاں آجی کو ہم غم ہفتا جی

۱۸
 باز دہن دو شلخ نیتا سنگ
 جو خیمہ غلے بس فائدہ نیتا سنگ
 باز دہن قوی شلخ گزار سر اسدا
 صغیر قدرت کا نشان عابد نیتا

۱۹
 مہر کان میں ہر اک شکل عیان نہاکی
 وہ چشم دما مانگتی ہر حق سے شفا کی

۲۰
 سن سکے فغان خلف شا و خف کو
 وہ کان پھر سے جاتے ہیں خیر کی طرف کو

۲۱
 کیا ہاتھ سے اس بار و کشا ہند کے
 مہیاں کہ وہ ہاتھ لگے ہاتھ قضا کے

۲۲
 گوشت کی جو صفت بنی میں شہر
 لیکن نظر آتا نہیں مضمون کو چھ
 بان سے مضمون کی لکیریں
 اگلتہ شہادت کا لٹ بنی باریک

۲۳
 ان کا لون کی آتی ہے آواز گنتی
 اوی قوت بازو سے شہناہ و دینی
 طلبا ہر حرارت سے غلش کی لہریں
 اب جان کے بچے کا نہیں کوئی قوی

۲۴
 اگلتہ کہ گلب اور دوزخ آجی
 خیمہ کو ضیا میں مسخ آجی
 اور سب سے لکیریں دیا جی
 جو کہ میں جبری موفت نامت آجی

۲۵
 شہر ق وہ بنی کسی خوشبو کی نہیں ہر
 جو باسہ شہیم گل فردوس برین ہر

۲۶
 ہو یا مئی کے لائے میں جو وہ تو تم ہر
 صدے گئی حلد آو کہ اب ہو خون پڑم ہر

۲۷
 کیا مریح اگر ہو سکے اس شخص کی ہم سے
 ٹوٹے کر سب بنی جسکے الم سے

<p>۹۱ افدوسہ بہ شون عباس علی کو کیا غولون جو صلاح جوی ہو کیا جی نہ حضرت دارود کا جی ہو منبل میں انجان جگر مرقطوی ہو</p>	<p>۹۲ اعدا نے خورشید عباس کی کیا رہے اجل کی کیا کوئی کھلیا باہم خنقاہ دہا جا کے سنا یا دیکھو خلعت حیدر کرار دہ آیا</p>	<p>۹۳ گردنم دین جگر خاقان عباسی زاری تہ نہایت کھینے کھینے کھینے کھینے ان خنکر سن کی جوار دہ جی آئی بوتی جی کی کھینے کھینے کھینے کھینے</p>
<p>جو شین خلعت حیدر کو ار کے تن پر یہ ترجمہ مصحف ناطق ہر بدن پر</p>	<p>جنم میں جو دے کی عجب صوم ہری گئی وہ حضرت عباس کے خدمت کی گھڑی تھی</p>	<p>اک بی بی جو مشغول بہ فریاد و کلماتی وہ نوحہ خاتون قیامت کی صدا تھی</p>
<p>۹۴ آزادہ عباس غلامے فلک بہ پچھلے نو طے پر سے جی کے گمنا رہ مصحف کی طرے میں حامل جو پیر کیا عقدہ کشا جو صفحہ اخلاص نصیہ</p>	<p>۹۵ جگر منہج نہایت کھینے کھینے کھینے شہر کے نقلے وہاں کیوں دیکھائی بیات گزرتی ہیں جی خنقاہی وان جالی سے اس وقت جلی ہو جالی</p>	<p>۹۶ عصونج کھینے کھینے کھینے کھینے لکین نہیں یہ شخص تو عباسی ملدا محمود جی میں کہ میں جی کھینے کھینے کھینے کھینے کھینے کھینے کھینے</p>
<p>اس طرح سے گزرے جو کبھی کوہ پہ چل جائے بجلی کی طرح صاف دھوین میں سے نکھ جائے</p>	<p>اب بھینے تو بھیج دیا ہوا سے رن میں پر جان انو کی شہر مظلوم کے تن میں</p>	<p>میں نظر دیدہ انصاف علی ہر دیکھو تو سہی غور سے یہ صاف علی ہر</p>
<p>۹۷ راکب کی کیا منہج نوسن جاک خاندان خاتم کے حبیب خنقاہ جوانی کے قابل ہر کمان گنہ گار زفاک کو نہ لے نہ لے نہ لے نہ لے</p>	<p>۹۸ کو قائم نہ شاہ سا جیجا گیا تیاب ہو رویدہ جو کمان گیا لکین نوئی وقت عباس گوارا زفاک نہ رخت ہواں خنقاہ</p>	<p>۹۹ اب حضرت عباس کی جی کھینے کھینے جی کھینے کھینے کھینے کھینے عباس علی کی جی کھینے کھینے کھینے کھینے کھینے کھینے کھینے</p>
<p>ہو وسعت میدان جو بھلا تیز پری کو ہر مذ کیا تنگ سے نشیہ میں پری کو</p>	<p>ہر مرتبہ جو ہا کے برادر کی صدا تھی ہم سمجھے کہ وہ سبط ہم پر کی صدا تھی</p>	<p>دل بھائی کا گھر سے نہ دیا بھائی کے گھر سے ہوئے نہ دیا اس کو جراتہ کے قدم سے</p>

۵۲۱
 قطع نظر اب کے سوا دیکھ گنگار
 ایک عیب کا راجہ وہ درکار
 اور ان کے اسطو لکھیں اگر قرار
 کہو کہ کین چھین چون جیہ رکار

۵۲۲
 شب بھر کے دلا بھر کہ لکھا
 اس بار سے بیکار اسطو لکھا
 یہ از علمداری شہر یارن جا
 مجاہد جو ہے تو سے دولت دنیا

۵۲۳
 کہو کہ بیکار اسطو لکھا
 ایک عیب کا راجہ وہ درکار
 اور ان کے اسطو لکھیں اگر قرار
 کہو کہ کین چھین چون جیہ رکار

۵۲۴
 جسوقت سکینہ کی صد کان میں آوے
 کیونکر اسدا لکھ نہ میدان میں آوے

۵۲۵
 زرا ہتھ لگے جبین وہ تدبیر کر و تم
 اب ترک علمداری شہر یارن کر و تم

۵۲۶
 خیمہ بھی لکھا گاہان لکھا ب کوئی م کے
 مالک ہو تھیں مال سیران مرم کے

۵۲۷
 سوچ ہن اگر جان تو تھانہ
 آگاہ ہن قبل ہن جا بانی آرب
 کون کھینکے نہیں جا جا کہ اسے سرب
 جس ضرب کو زور نہ خدا پر وہی سرب

۵۲۸
 یہ لکھتے ہو شہر دان سو علمدار
 عباس نے دیکھا سکولیا نیزہ و غدار
 وہ بولا کہ سن جیے جیے پوری گنستار
 یہ صلح کا لکھام نہیں ہو دیکھا

۵۲۹
 گروان و علمدار تو بانی ہو تھانہ
 داف دولت دنیا نہیں بانی کا جو تھانہ
 بالفرض کہ کہتے ہو سکینہ کو تھانہ
 لکھتے ہو تم سکینہ کے ہو تھانہ

۵۳۰
 اب لکھ لکھا اٹھاوے تو سہی کہ میں یہ جان پر
 منہ باند لکھ کی یاں تاب کہاں پر

۵۳۱
 اس شیر سے ملت طلبی کی جو شقی نے
 نیزے کو وہین کاڑو یا ابن علی نے

۵۳۲
 اسوقت سپر اپنی زور سے بھر لو
 مہر سپر سعد بھی ہو جو دھر کر لو

۵۳۳
 چون لکھ لکھا سکین کا لکھ لکھ لکھ لکھ
 ای شہر یارن تھانے چانی ہو شہر یارن
 والکھ عباس کو کو نہیں معلوم
 وزند علی ابن ابی طالب ہو تم

۵۳۴
 عباس کا شہر شہر غازیون شہر
 جاؤ نہ علمداری شہر یارن کو شہر
 یہ جانتے ہو تم کہ کجی کو آہو شہر
 سکین خچین بانی کجی کو تو نہیں ج

۵۳۵
 عباس نے جہنم ہی تو ہے ساری
 تھانے لکھا لکھا لکھا لکھا لکھا لکھا
 یہ دست قبضہ کہا جاؤ نہ تو ساری
 یہاں تھانے لکھا لکھا لکھا لکھا لکھا

۵۳۶
 کیوں رعب سلایا کو تم سکین نظر میں
 کیا شان پدر کی نہیں ہوئی ہو سپر میں

۵۳۷
 تو سن آن کے پانی کا ہیاں جام کو تم
 اب چلکے مرے خیمے میں آرام کو تم

۵۳۸
 نقش قدم سبط پیہر یہ قد امون
 میں ہوں کہ شہر یارن کی خدمت سے جاؤ نہ

<p>۳۱ اوستہ علیہ اری شہید ہو سون نقدین صبیح بن علی کی و زواج دکھاتے ہیں تسلیم و رضا ہو دو سوچا ہو اور انھیں اپنی کا قتل</p>	<p>۳۲ نیکے چلے تھو سے نکلیں وان جا کے کہ چھوڑنا آئی ہی نہ سوغیہ جنگ سو صاحب ہو چا بیان دیا ہو عرض باز و پیچ</p>	<p>۳۳ تیلو رتی تھی جو منہ لہو کیا خاک پر تھکے جو اپنی روپوں بان دارو گیارہ آج اور کا چھوڑ علاؤ فلک ہو گیا اس غل گرگ و گوس</p>
<p>۳۴ اسوقت میں بھی صاحب فریت دی ہو سو کوثر و تسلیم بیان زیر قدم سکھتے</p>	<p>۳۵ جب بھر چکا شک اپنی وہ سید دریائے چلا حیمہ کو سقاے سکھتے</p>	<p>۳۶ ہر آن نیا کھیت بڑا کھیت کے اوپر نچھلی سے تر پتے تھے عذوبت کے اوپر</p>
<p>۳۷ بن اپنی چون اور نہ خجین ہو برکب دیم غصے بزدل مجھ کا خاتمہ تلک کہ ہو کر آداب مقام تو بیابان غلام سکا ہو</p>	<p>۳۸ حاجین کو خیمہ کے سر وہ داری کی شک کے سے جانے کو نہ زاری اس ایک پر سبوت چکا ایک ہی باری نہاے بھی وہ فوج پر زبان کی باری</p>	<p>۳۹ چمکی کوئی لوگ اور نہ چون تین اسطرح سے ہو چا بیان کیا نہ جان جون برق زمین میں ہو تھوڑے میں خض کرنے کی جیتی ہوئی تھی</p>
<p>۴۰ بد برد کہیں مجھے شہ جن و بشر ہو ظالم قہر آئے کی نہ عزت کو خبر ہو</p>	<p>۴۱ تھانے ہوئے تھا ایک وہ دیکھو تو نہ کو شک و علم و نیزہ و نمشیر و سپر کو</p>	<p>۴۲ اس خوف سے جھکی لگی سارے کیا تھا پھر داہو ہوئی چشم و دہوئے گرا تھا</p>
<p>۴۳ میں اپنی جوانی کا اسوقت کو دھکیلا جوان کہ سانس نہ تھا میری جان بھر دوی الفت بھی کھینچے کرک جاسنے سے دوسرا دھن جان</p>	<p>۴۴ خوڑ گیا نہ صحت نہ تاج باز گردن میں ہوئی خنجر سانس کی گر دم ہوا جنگ میں جو دم ہوا نہ عیاں کا تھوڑے قاتل کی</p>	<p>۴۵ کتنی تھی سکھتے بیان غمین تیار سیان میں غل کسبایر بلایا نئی جوان بیان شہ عباس میں نہاے تھا چلتی ہو چکی ہے کو</p>
<p>۴۶ سوار جیون اور یوین سوار مردون حضرت کی غلامی سے نہ انکار کروں</p>	<p>۴۷ زندہ نہ کوئی تیغ سے پاتا تھا گلے کیا دام زہر پہلے ہی ڈالا تھا جلے</p>	<p>۴۸ یہ آتا ہی حیمہ کو وہ آئے نہیں دیتے شکر زہر الہا تا ہی لائے نہیں دیتے</p>

<p>۴۴۴ کتنے غم کی سبب ہوئی کہ بیکار ہو گیا میں نے کتنی باتیں کہیں کہ بیکار ہو گیا میں نے کتنی باتیں کہیں کہ بیکار ہو گیا</p>	<p>۴۴۵ کتنے غم کی سبب ہوئی کہ بیکار ہو گیا میں نے کتنی باتیں کہیں کہ بیکار ہو گیا میں نے کتنی باتیں کہیں کہ بیکار ہو گیا</p>	<p>۴۴۶ کتنے غم کی سبب ہوئی کہ بیکار ہو گیا میں نے کتنی باتیں کہیں کہ بیکار ہو گیا میں نے کتنی باتیں کہیں کہ بیکار ہو گیا</p>
<p>جو آئے ملا آج مری جان پہ آوے آفت نہ کسی دھب کی چھا جان پہ آوے</p>	<p>عباس نہ وان بیٹھ سکے واس میں پر یان گر پڑی غم کش کھا کے سکینہ کج میں</p>	<p>بار و نہیں دو ماہی دریا سے صفائے بیجاں بہ سر در گاہ بیابان بیاہین</p>
<p>۴۴۷ راستی ہوں اگر کہیں مر جاؤں تو عین کو کسی طور سے صفا نہ پاؤں</p>	<p>۴۴۸ ہوئی جو یہ آواز گونجنے لگی نہایت کی طرف سے نہایت کی طرف</p>	<p>۴۴۹ یہ دیکھ کر کہ نہایت کی طرف سے اور کہیں نہایت کی طرف سے</p>
<p>تا مگر سچ چھی جان کے نہ مندہ نہ ہوں یہ حادثہ ہوا اس گھڑی جیتہ زندہ نہ ہوں</p>	<p>روئے ہوئے جاتے تھے بر نہ کیے سر کو بہشت کی نہی تھا نہ تھے بابا کی کمر کو</p>	<p>مرد سنے کہا کاتپ کے تب و طالم سے افسوس سکینہ کی نہ خدمت پہری ہم سے</p>
<p>۴۵۰ کہہ کر کہیں نہایت کی طرف سے اس بات پہ نہایت کی طرف سے</p>	<p>۴۵۱ کہہ کر کہیں نہایت کی طرف سے اس بات پہ نہایت کی طرف سے</p>	<p>۴۵۲ کہہ کر کہیں نہایت کی طرف سے اس بات پہ نہایت کی طرف سے</p>
<p>میں آپ جو جاؤں تو کوئی جانے نہ دیکھا عباس کو وہ لشکر کین آئے نہ دیکھا</p>	<p>تار یک ہو اکون دکان میری نظر میں کچر آج نہی طرح کا ہی درد کمر میں</p>	<p>اب دل کی رہی تل ہی میں بہات ہمار مجبور ہیں یا تہ نہیں بات ہمار</p>

<p>۵۵۴</p> <p>ناگاہ صدرا کی بزم ناز کی بھر اس آن لکھتی ہو اس دم قفس تن میں سر کجانی ای لال تری مان تو سر روئے پندار ہو صدقہ گئی علی شمس کے لاشے سے جلوہ</p>	<p>۵۵۵</p> <p>گر آن سرسطلین سے نہواتے ارجانی عباس سے گزرتا نہ فزون دعوہ و فانی بین اسبغہ فدا جان کہ یہ جو تیرا اندانی یوں ہوں جس عشق آتش الہام سے افغانی میں آن ہی امتحان ہی عجب شرافتی</p>	<p>۵۵۶</p> <p>دیکھتے ہوئی خاطر اس طرح سے گریبان جو کرب و بلا کا نام وہ بالاسوا میدان رونے سے نہ باقی بل انسان نہ حیوان آواز یہ گردش شہر دین میں کئی جن کران بیاتم فرزند مجیبہ کو خوش کیا جیسا کہ اس خاک پاکم کو خوش کیا</p>	<p>۵۵۷</p> <p>استباب بنین طول سخن کی محبت زندہ نہ تھا تم قلم حلیہ تمہیں گم یاد افکار خالق سے دعا کہ ہے پسیدہ اور اراد یوم شہداء سے جدا کجا پوسد و کار جیہوں مری ماندہ دم محرم سے عدم کیا خوش ہویت مروتی ملی تم ہو</p>
--	---	--	--

سلام
جب چو کی کو عشق امام حجاز ہو
اسکے لیے ازل سے درغلد باز ہو

سلام
تو کلمہ چب سوس دروغ علم
آ کی غلامے غیب بھی سوز باز ہو

سلام
غیر کے عجب خنامے سجدہ ادا کیا
یہ حق زندگی ہے حق نماز ہو

سلام
کبر آنے دو دھڑے کما نصرت ہو کوکم
ادریس سے درد و غم کی کمانی درا ہو

سلام
نیک خلق مومن اسکو بلاتے ہیں خیر دل
قلعہ حسین امام کا کیا جانگزار ہو

سلام
میر شرم کا نہیں ہے پیرن کس کتنا تھا
ای دن ایسی جہان کا نشیب و فراز ہو

سلام
مگر عذر خواہ آیا تو نہیں ہے کس
ہلکام مکیسی کے خدا کا ساز ہو

سلام
کا لون میں سر کرتی تھی غیب بند
دیکھے دون کی کجاویش جو حق آرز ہو

سلام
جاگ گرا دے اک پو پائے حسین پو
وہ بھی غنی کہ علم ہو بندہ نواز ہو

سلام
ختم نہ کیا امام سے بیعت ہی چاہتا
ای ابن سحر کچھ بھی تھا امتیاز ہو

سلام
ابن تیمیہ کے علم سے کتنا کیا
اکبر کو قرض کی گواہ گزیر باز ہو

سلام
تخت تختہ شاہ کوٹنے میں سب میں بلبلوں
سیا کا خلق کاٹنٹا سپا سپا جو باز ہو

سلام
کھنڈے غائب اپنا پوٹھے نہیں ہیں باپوں
اورادہ شام کی ابھی دوسروں باز ہو

سلام
سور کا وقت فتح لکھ قول تھادی
جو سر خدا سے است شاہ حجاز ہو

سلام
ہر اک سر اس کو ختم تشریف لکھجے
کوئی گل نہ نیک بندہ نہ نماز ہو

<p>۴۴ اور یہ کیا ہے جس کی طرف سے ان کے لاشوں کو نہ لے کر لے کر اور یہ کیا ہے جس کی طرف سے ان کے لاشوں کو نہ لے کر لے کر</p>	<p>۴۵ اور اگر یہ ہے جس کی طرف سے ان کے لاشوں کو نہ لے کر لے کر اور اگر یہ ہے جس کی طرف سے ان کے لاشوں کو نہ لے کر لے کر</p>	<p>۴۶ اور اگر یہ ہے جس کی طرف سے ان کے لاشوں کو نہ لے کر لے کر اور اگر یہ ہے جس کی طرف سے ان کے لاشوں کو نہ لے کر لے کر</p>
<p>سایا طوبی کا طیارہ بارع ارم میں محبو لیچلو سایہ و امان علم میں محبو</p>	<p>ہم سے گو چھوڑے ہیں رن میں پڑا نام کیا کچھ بھی صاحب کے تو بیٹوں نے بڑا کیا</p>	<p>دو جگر کو شون کے مرنے سے یہ گھر لی ہیں ہو میں اور شیان نہر کی نکل آئی ہیں</p>
<p>۴۷ ان خجائون کی ہر جگہ بھی کو تو دونوں میں پیر مرے شہر کا ان کے ان کے شہر میں تیری شہر بہذا چھوڑے ہیں نہ تو شہر کا</p>	<p>۴۸ پہلے عباس کی اور اس کا جان نئی شخصیت کر کے الیہ کی شہر نے عباس سے تو باریہ بادیدہ کچھ نہیں میں بیان کیجئے ہو</p>	<p>۴۹ اور کچھ بھی نہ کر کے الیہ کی نئی شخصیت کر کے الیہ کی شہر نے عباس سے تو باریہ بادیدہ کچھ نہیں میں بیان کیجئے ہو</p>
<p>ان میں با بنے زیادہ کوئی کیا کام کرے آرزو ہو مجھے اکبر ہجوم انا م کرے</p>	<p>غائبانہ کی نہ تعریف سے میں خوش ہو گیا تسے اب سامنے زیب کے گو ابھی لوں گا</p>	<p>روئے دینگے کف اسوس بھی مرنے دینگے جیتے جی خیمے سے اپنے نہ کھنکے دینگے</p>
<p>۵۰ جس کی شہر میں ملک میں ملک جہاں میں قائم رہا ہے جس کی ان کی جہاں میں قائم رہا ہے جس کی دونوں ہاتھوں پہ تھے جس کی</p>	<p>۵۱ ان کے میں کہ تو قائم رہا ہے جس کی لاشیں آہو چینی بن کر لیا گیا انہو سامان بیان کا نظر آتا گیا کوئی لاش لے نہ پڑو جو کیا تھا</p>	<p>۵۲ کے لیے یہ قائم رہا ہے جس کی لاشیں آہو چینی بن کر لیا گیا انہو سامان بیان کا نظر آتا گیا کوئی لاش لے نہ پڑو جو کیا تھا</p>
<p>وار جب عون و محمد کا لفظ آتا تھا ما تھا ان دونوں کا بیباختہ اٹھ جاتا تھا</p>	<p>یاں تک آتی ہر صد اہل حرم کو ہر مہو جا کر در خمیہ پہ کھڑے ہوتے تہن</p>	<p>آمر عون و محمد کے بیان ہوتے تہن منظر لاشوں کے سر کھولے ہوئے تہن</p>

[illegible]

<p>۹۵ مکتبہ نبی کی گلی کے کھنڈے شاہ کیا ہوں کیسے بیاہنے کے وقت گھر کو لگا کر دے خوب بیان کیا میرے چہرے کے کھنڈے میں خوشامی</p>	<p>۹۶ اگر تم آج میں کتنی خوشی تھا شر کے میدان میں کتنی خوشی بڑے خطبہ میں کتنی خوشی میں زیادہ نہیں دیکھی تھی</p>	<p>۹۷ اسات گئے جی گئے مکتبہ شاہ اسات گئے جی گئے مکتبہ شاہ اسات گئے جی گئے مکتبہ شاہ مکتبہ شاہ میں کتنی خوشی</p>
<p>انکے لڑنے کا نہ احوال اچھی سے پوچھو تم قسم دیکھ یہ عباس علی سے پوچھو</p>	<p>ہم میں طاقت نہیں جرات سے فقط لڑتے ہیں ہاتھ سے ترخ و سپر اوتو گرے پڑتے ہیں</p>	<p>چاہتا تھا کہ کروں صبطہ چپ ہوتا تھا پوچھو اکبر سے میں ہر ماہ تہ کیا کرتا تھا</p>
<p>۹۸ مکتبہ نبی کی عباسی کے لڑا گلی میں لڑنے کی شاہ تخت کے لڑا جانبوں کی کوڑے جیسے جانتا تھا بوسے عباس کی دیکھی تھی تلو</p>	<p>۹۹ مکتبہ شاہ کا دل لڑا جی آج مکتبہ شاہ کا دل لڑا جی آج مکتبہ شاہ کا دل لڑا جی آج مکتبہ شاہ کا دل لڑا جی آج</p>	<p>۱۰۰ مکتبہ نبی کی لڑنے کی جی آج مکتبہ نبی کی لڑنے کی جی آج مکتبہ نبی کی لڑنے کی جی آج مکتبہ نبی کی لڑنے کی جی آج</p>
<p>جو نہ پہچانتے تھے انکو وہ پہچان گئے غوان و جعفر کو شجاعان عرب مان گئے</p>	<p>کم سنوں سے ہوئی کیا عہدہ لڑی مشکل ہوئی کیا آنکے بزرگوں سے لڑائی مشکل</p>	<p>کہا زینب نے کہ حضرت میں یقین جان لگی اب میں کہتی ہوں کہ ان ولوں کے تیرا لگی</p>
<p>۱۰۱ اک لمبڈی کے لڑا تو خطبہ شاہ سب نظر آتا خوب لڑا تو خطبہ شاہ ران بن حنین فرشتے میں تھے تھے سواروں کو پاپے تو پاپے پاپے</p>	<p>۱۰۲ مکتبہ شاہ کا دل لڑا جی آج مکتبہ شاہ کا دل لڑا جی آج مکتبہ شاہ کا دل لڑا جی آج مکتبہ شاہ کا دل لڑا جی آج</p>	<p>۱۰۳ مکتبہ نبی کی لڑنے کی جی آج مکتبہ نبی کی لڑنے کی جی آج مکتبہ نبی کی لڑنے کی جی آج مکتبہ نبی کی لڑنے کی جی آج</p>
<p>ہو کے دو لڑے زمین پر جو کوئی کرتا تھا لصف اوھر کرتا تھا اور لصف اوھر کرتا تھا</p>	<p>بولی زینب کہ یہ سب شاہ اور مکتبہ تھے کہا شیر نے والدہ یہ ہم دیکھتے تھے</p>	<p>تھے بہت دور لوگوں کی نہ کہہ سکتے تھے ماسون صاحب کو یہ مکتبہ کے مکتبہ تھے</p>

۱۲۵

نام ناکام و نام لکھ جو تیرے لیے پکارا
 علم و کلام دین گم ہوا تیرے علم و کلام
 اکھڑی ہوئی ہے تیرا تھا جو کوئی پکارا
 عین ہر تیرے ہوا تھا جو کوئی پکارا
 ہر کہ فریاد کو اس پر اس پر اس پر
 میں سے خود دیکھ کہ دریا پانی کی بارگاہ

۱۲۶

ذکر عباس نے دریا چھو جانے کا کیا
 رنگ فانی ہو گیا اس تار کو میں تیرا
 دل میں سوچی کہ ابھی تھیں یہ لہا
 اور دریا سے پانی بھی نہیں پایا تھا
 لڑتے لڑتے کہیں تیرے پانی کی بارگاہ
 مومن بن پانی پر دریا چھو جانے کا

۱۲۷

جیت تو قائم واکبر تو رہا شہر حاکم
 اور سیراب ہوں تیرے جاوید پادشاہ
 متصل آن کے عباس کے جاوید پادشاہ
 یوں کہ حضرت زینب نے فتح کیا
 اپنی قوتی انہیں حیدر کے نواسے
 پورے عباس کے پائے گئے جاکے

۱۲۸

الفرق شاہ مسیحا بن لائے لائے
 بیعت میں گئے شہزاد بن لائے لائے
 پہلے علی بن شہزاد کو جو خوش لائے لائے
 روئے اور سیراب اقدس کے لائے لائے
 ادا ہوئے شہزاد بن لائے لائے
 قس واکبر واکبر لائے لائے

[illegible]

<p>سلاطین کونین چاکر کے لئے پہنچنے سے پہلے کیا بین جہنم تو حضرت کا صون ہی تھا خون اکت نہیں جو مرضی تھا</p>	<p>سلاطین کونین چاکر کے لئے پہنچنے سے پہلے کیا بین جہنم تو حضرت کا صون ہی تھا خون اکت نہیں جو مرضی تھا</p>	<p>سلاطین کونین چاکر کے لئے پہنچنے سے پہلے کیا بین جہنم تو حضرت کا صون ہی تھا خون اکت نہیں جو مرضی تھا</p>
<p>حورون سے ہم غوغی کا سا مان نکلیے کل عید ہی ہم جان کو قربان کرینگے</p>	<p>بالفض کہ دیانین جہنم زرنہ گے کرا اسکے عوض خلدین بھی گھر نہ ملیگا</p>	<p>بجہاں خلعت پر نہ نصب ہو نہ زہری اور بلکہ رفاقت میں مری جان کا ڈھری</p>
<p>سلاطین پہنچنے سے پہلے کیا بین جہنم تو حضرت کا صون ہی تھا خون اکت نہیں جو مرضی تھا</p>	<p>سلاطین پہنچنے سے پہلے کیا بین جہنم تو حضرت کا صون ہی تھا خون اکت نہیں جو مرضی تھا</p>	<p>سلاطین پہنچنے سے پہلے کیا بین جہنم تو حضرت کا صون ہی تھا خون اکت نہیں جو مرضی تھا</p>
<p>ایسی غازیوں فرصت کی جی پر بہرین کل سہم تو بدین خاک پہ اور نہ زون پر بہرین</p>	<p>خوش ہو گئے یوں آنکھ دل خوش شجری جون پنجہ شگستہ ہو نسیم سحر سے</p>	<p>یہ تنگ کسی طرح گوارا نہیں ہوگا جی فاطمہ کے پیار سے پیارا نہیں ہوگا</p>
<p>سلاطین پہنچنے سے پہلے کیا بین جہنم تو حضرت کا صون ہی تھا خون اکت نہیں جو مرضی تھا</p>	<p>سلاطین پہنچنے سے پہلے کیا بین جہنم تو حضرت کا صون ہی تھا خون اکت نہیں جو مرضی تھا</p>	<p>سلاطین پہنچنے سے پہلے کیا بین جہنم تو حضرت کا صون ہی تھا خون اکت نہیں جو مرضی تھا</p>
<p>تم دیکھو تو کس تہہ تاریک شے گر اک گرین دھوکے سے کیا سارے</p>	<p>ہم سب ہیں فاقہ میں شہ نشہ میں اوسیریاک ہو شہادت کے چین</p>	<p>جو رہ تہہ تہاؤ گے دالہ چلین گے آب دم شمشیر پر ہم راہ چلین گے</p>

[illegible]

<p>۵۱ درون سے جس کو چاہیے مہر و جہیز کی چیزیں وہ دولت بھی چون دادی میں ہوں</p>	<p>۵۲ آویجا جان میں جو حکم کا سلمان خیر کا قریبی بوجہ بگاڑا نہ ہم سلطان میں یہ لکھا ہر اک کہ کس کے اپنا پسند</p>	<p>۵۳ یوں ہی ہر ایک کو وہ جیسا کہ دست سہا شفیقا محکم شہزاد میں ہی جی سے شہزادے خوار کل میں یہ بیان ہے ہر لکھ جو یہ</p>
<p>کم خاک کے ذروں سے یہ تار دیکھی جگہ پر گرہوں تھان میں اور زمین شکر لکھ پر</p>	<p>ایک مومنو یہ بے نیاز شاہ امیر اور حضرت عباس علی کا یہ علم ہی</p>	<p>کس کسکی زبان پر ہر اچر چاہ نہ رہیگا حصان کا بھی خیر نہ کہ افشا نہ رہیگا</p>
<p>۵۴ نہایت شہر نظام سے نہایت شہر کی چیزیں نہایت شہر کی چیزیں نہایت شہر کی چیزیں</p>	<p>۵۵ نہایت شہر کی چیزیں نہایت شہر کی چیزیں نہایت شہر کی چیزیں نہایت شہر کی چیزیں</p>	<p>۵۶ نہایت شہر کی چیزیں نہایت شہر کی چیزیں نہایت شہر کی چیزیں نہایت شہر کی چیزیں</p>
<p>خود جو میں محبت سے جو کچھ لکھی ہو ہر مہر تہ خیر سے نکل آئے تھے خیر</p>	<p>مقاہی ہا شاہ کے اطفال کے خاطر شاہ نے بھی کئے فاطمہ کے لال کے خاطر</p>	<p>سوار ہنو یگا کوئی سب طبعی سا ہو گا نہ علمدار بھی عباس علی سا</p>
<p>۵۷ کہ حضرت عباس کو تہنہ آواز وہ کہنا تھا شہزادہ کی آواز اکبر کو صدا دینے کے جب شاہ کی آواز وہ عرض کرتا تھا کہ حاضر ہو جاؤ</p>	<p>۵۸ یہ کہنے کے آواز سے یہ کہنے کے آواز سے یہ کہنے کے آواز سے یہ کہنے کے آواز سے</p>	<p>۵۹ اور گویا جان روضہ ایک شہزادہ یہ کہنے کے آواز سے یہ کہنے کے آواز سے یہ کہنے کے آواز سے</p>
<p>بے دیکھے ہوئے انکے نہ جین لکھی تھی تھا ایک قدم خیر میں اک در پہ قدم تھا</p>	<p>ہم سبکی نگہبانی یہ ہر دھیان مختار ہم کہتے ہیں اللہ نگہبان مختار</p>	<p>یہ ساتھ جو یہ تاب نہ چھوٹا حضرت کا کبھی دامن دولت نہ چھوٹا</p>

<p>۴۱۷ اسمین قاشاکے اونٹوں کی آؤ بیڑی چاٹنے پر لپٹا لپکا بیچہ وہ دواؤں کو چھاپوئے زمین پر ہر سوز قہاچہ میں فرزندِ مریخ</p>	<p>۴۱۸ ضمون کا رقص اس منظرِ معلوم خالق کے گلے کے کارِ خالقِ مہم وہ جو چھپ گئے ناز و سب تکوینِ معلوم کہ نہیں انکے ہنرِ نبی و حکیم</p>	<p>۴۱۹ جب سوزِ قیامت کو لٹے تھے چھپے ہوئے جو بوسہ بولی ہر دم سے انھوں نے جو داخلِ فرقت میں آ کر بادلِ شہ سب کچھ لے کر قہرِ قدرت کو لے کر</p>
<p>شہ بولے کہ ای بارونہ کچھ بات کرو تم ہر وقت سناجات سناجات کرو تم</p>	<p>سہرا اسی طرح دم باز پسین ہوں زیر دم خنجر بھی نہ میں چین چین ہوں</p>	<p>جو مجھ پہ بلا آتی ہو راضی ہوں میں آؤں پر بخشش امت نہ مرے ہاتھ سے جاؤں</p>
<p>۴۲۰ پوچھو پوچھو عالمِ خود کو ان کے اچھا موتھنق القلطیہ خالق کو سنا انفر و دیان ترے احسان کو پایا ہر دل میں سنا ہی بار بار پایا</p>	<p>۴۲۱ کہ اپنے قصد سے مجھ سے بچا کچھ عظیم عبادت کا سب بچا موتھ سے غم آئے کہ اسے اسے بچا نسا کو دن دیکھ کے اصفیٰ بچا</p>	<p>۴۲۲ بابا تو دعا کرتے تھے یہ سب کچھ اس وقت تک کہ تمام خجیر بچا گلہاری بڑی بھرتی تھی ان کے غمِ منتظر گر خیمین کہہ دوں گی کہ کون سے بچا</p>
<p>ہم سب کا سرب قد مون پر شہر کے کچھائے کچھ عمر بھی باقی جو رہی ہووے سوٹھ جائے</p>	<p>گو بانی کے قطرے کو ترستار ہے شہر پر ہر دہن زخم سے ہنستار ہے شہر</p>	<p>جب سب کی تسلی کسی صورت سے ہوئی منہ ڈھانپ کے اک کوئے میں لکھوئی</p>
<p>۴۲۳ آکا کا مارے ہو جانِ ظلمین منتظر سوزِ دجا مارا کے غلہ میں آئے ہو دم قہرِ نورِ حسان اسکا زمین پر ہم سب کا دل ان کے شہر میں آئے</p>	<p>۴۲۴ جب سب سے سوزِ سب کو بچا ہی دھڑ ہو ضیائی طاقت چھاؤ خانِ کبر موتھ سے جو روانِ خلق پر کتبِ بخت اس وقت بھی ہو نیکو تر اور دانا</p>	<p>۴۲۵ کہ تباہی باکی ابنِ پوجانی اور کچھ سے نفی کسی بھی جانی کہ تمام کے شائے کا وہاں آئے یہ سب بھی سلا کے چھپ جائے</p>
<p>سردار ہمارا اعلیٰ شاہ بخت ہو ہم اُسکے لیے لڑتے ہیں حق اُسکی طرف ہو</p>	<p>میکے جو مری جان تو شادی فرج ہو ترپون تہ خنجر بھی نہ بسل کی طرح ہو</p>	<p>بابا سے ترے لشکر کین چھ گیا بٹا نرے میں حسین آج کی شب چھ گیا بٹا</p>

<p>۴۳۱ اس طرح کہ کوئی نہ تیار ہو نہ کرے کہ کیا حکم ہے یا یہ غبار کہ تو تو بنی خدائی کو سہارا تو اس سے بنی صغیر بن کر پڑا</p>	<p>۴۳۲ یہ کوئی نہ فوج جہاں لڑائی کی طرح کہ کیا حکم ہے یا یہ غبار کہ تو تو بنی خدائی کو سہارا تو اس سے بنی صغیر بن کر پڑا</p>	<p>۴۳۳ یہ کوئی نہ فوج جہاں لڑائی کی طرح کہ کیا حکم ہے یا یہ غبار کہ تو تو بنی خدائی کو سہارا تو اس سے بنی صغیر بن کر پڑا</p>
<p>ہر عشق میں جو کبر اُسے بیدار کو تم بہوش ہر بانو اُسے شہیار کر دو تم</p>	<p>جب صبح کو سامان لڑائی کا سونگلی میں خیمے سے باہر کو نکلتے ہی نہ دو گلی</p>	<p>کوئی قول کے تلواریں کہتا تھا یہ کل صبح لڑائی ہر حسین ابن علی سے</p>
<p>۴۳۴ چرخ کی سخت سکتیہ نپا ہی بن بانی تیری ہر شری صورت باہی اس شب کی نظر آتی جو جان بے بی کئی کو طرح کی برات آہی</p>	<p>۴۳۵ دامن سے لٹ جاؤ گئی تیری بھاری تلاؤ کہ صحرائی کی اسوت سواری تلاؤ کہ آہن قتل کے نشان باری خیمے کے چکروں میں خاک آہی</p>	<p>۴۳۶ یہ کوئی نہ فوج جہاں لڑائی کی طرح کہ کیا حکم ہے یا یہ غبار کہ تو تو بنی خدائی کو سہارا تو اس سے بنی صغیر بن کر پڑا</p>
<p>تسکین بھی دینے مجھے آتا نہیں کوئی یہ کیا کر کہ بانی بھی پلاتا نہیں کوئی</p>	<p>جب جنگ کا مال نہ تھیں ہائینکے اعدا آئے ہیں جہاں سے وہیں پھر جانکے اعدا</p>	<p>نامر بھی کرتے تھے دلیروں کا ارادہ تھا دھیان میں وہاں کے شیر و کالاد</p>
<p>۴۳۷ عاشق چاہی نظر نہ لینا ہم اکبر بھی چاہی نظر نہ لینا ہم جاد بھی چاہی نظر نہ لینا ہم پوچھتا کہ باہمی بلانے نہیں ہم</p>	<p>۴۳۸ یہ کوئی نہ فوج جہاں لڑائی کی طرح کہ کیا حکم ہے یا یہ غبار کہ تو تو بنی خدائی کو سہارا تو اس سے بنی صغیر بن کر پڑا</p>	<p>۴۳۹ یہ کوئی نہ فوج جہاں لڑائی کی طرح کہ کیا حکم ہے یا یہ غبار کہ تو تو بنی خدائی کو سہارا تو اس سے بنی صغیر بن کر پڑا</p>
<p>بابائے جو اس طرح بھلا یا مجھے جی سے سامان قیمتی نظر آتا ہی ابھی سے</p>	<p>ڈور کوئی رکھو آتا تھا شمشیر کے اوپر پکھان کو لگاتا تھا کوئی تیر کے اوپر</p>	<p>شیر بہت تیر سے نہ ہر اکے پلاہر کل نہ تم تیغ ہر اور خشک گلہ ہر</p>

<p>۵۵۵ نہ سہ کمانی سہ سہ کر کے لیے جو بھل بیخ کا عبا بن لاد کر کے لیے جو بیجان گم گردن اصفیہ کے لیے جو اور گرجران قاسم منصف کے لیے جو</p>	<p>۵۵۶ جو جو دھنی نہشت میں صبا اقبال تھے حضرت زینب سے نون منظر کمال اور جہرہ زورانی پر کچھ سے چوٹیاں کوئی بھی کہہ جا گیا یا ن قتل مرال</p>	<p>۵۵۷ عجب میں جو داخل ہے نہ شہر لاک فہرہ کی طرف دیکھ کر لاک لاک لاک ہر سہ سے ہی باز آئے گی کیا ن کیا جاگ میں جو کہ نورانی زینب سے نہی جان</p>
<p>۵۵۸ ہر سب کی جراحت تن شہیر کی خاطر سامان یہ سب ہی شہر دلیکیر کی خاطر</p>	<p>۵۵۹ غیمہ کے پس پشت کھڑی نوہ کیا کی اک وہ ہی فقط ساتھ تو زینب کا دیا کی</p>	<p>۵۶۰ سہل حرم خاک پہ بہوش پڑے تھے اور سبط نبی بیچ میں حیران کھڑے تھے</p>
<p>۵۶۱ اک سمت کو بیٹھے تھے جوانان نبوی دیکھا کہ لڑا اسے جلتے تھے رخسار کی جھری چلے کوئی کھینچتا تھا بنا گوش نا ان پر ہے سر کوئی بیٹھا تھا غیبی</p>	<p>۵۶۲ کوئی بھی کھان پانی سے حوالہ نہیں دیتا بن پانی جان نشتر خاویں کی سہیل بن آب میں بیان گو سر شہیر کے ناب چھینکا سر سے لعل کے کوئی نہیں اسباب</p>	<p>۵۶۳ زینب تو کہتی تھی کہ کسی بھی شہر کی چو چالی بن میں پہلی جاتی جو جاتی بازوئے عجب طر کی صورت تھی نہانی جزوہ نہ دیتی تھی کوئی بات نہانی</p>
<p>۵۶۴ سامان لڑائی کا ہر شام سے وان تھا اور منظر صبح ہر اک پیرو جو ان تھا</p>	<p>۵۶۵ آب دم شمشیر ملا نا جو روا ہو پھر نابون نے پانی کو گدین منع کیا کہ</p>	<p>۵۶۶ حضرت کے قرن سے نہ سرستی تھی سکینہ تھا ہے ہوے دامن کو بلکتی تھی سکینہ</p>
<p>۵۶۷ کھانا تھا سب سے سہارا کڑا تھا وہ اسب زور و جاگیر کا اور کھانا تھا وہ اسب زور و جاگیر کا اور کھانا تھا وہ اسب زور و جاگیر کا اور</p>	<p>۵۶۸ لے تے میں صبا نے لے لے لے لے لے لے گردن پہ سفیدی سی جاتی تھی جودہ فانخ ہوتا زور سے نہرا سب سے نصرت کے لیے غیمہ میں داخل ہو</p>	<p>۵۶۹ لمبے ہی جسم پر جب شہر نے سوار آراستہ میں سب سے پہلے اسلحہ سارا فرمایا سوسے اہل حرم کے کھانا رومیہ بن اللہ گدیان کھانا</p>
<p>۵۷۰ حالت حلیہ فاطمہ زہرا کی عجب تھی خاتون قیامت پہ قیامت کی وہ شب تھی</p>	<p>۵۷۱ چلتے ہوئے فرم گئے اسے زرقا کو مہم بھی کروا کر استہ سالانہ غا کو</p>	<p>۵۷۲ رحمت طلب کیا کیا کہ یہ ہوئے لکے پیر روال کو رکھا آنکھوں پہ دھو لکے شہیر</p>

<p>۱۳۱</p> <p>زینب بنت علقمہ سے کہتی تھی کہ باقی دو اہل بیت نہ ملو اور سواری نہ نہ کہ کئی نہ کروں ان کی تباری خیمہ پوسب ان گر گئے اجماعی</p>	<p>۱۳۲</p> <p>نہ تھی مگر علقمہ کی اہل بیت دو چار قدم سجی ملے تو بے حیا پوسب سے بیاہ گیارہ ہزار اند</p>	<p>۱۳۳</p> <p>سفر اپنا چسپاؤن میں صحابہ فرج شقی سے والہ نہ ہو گا یہ حسین ابن علی سے</p>
<p>۱۳۴</p> <p>زینب بنت علقمہ کی اہل بیت جس کا کہنا ہے کہ علقمہ کی اہل بیت سب سے بیاہ گیارہ ہزار اند</p>	<p>۱۳۵</p> <p>زینب بنت علقمہ کی اہل بیت جس کا کہنا ہے کہ علقمہ کی اہل بیت سب سے بیاہ گیارہ ہزار اند</p>	<p>۱۳۶</p> <p>سفر اپنا چسپاؤن میں صحابہ فرج شقی سے والہ نہ ہو گا یہ حسین ابن علی سے</p>
<p>۱۳۷</p> <p>زینب بنت علقمہ کی اہل بیت جس کا کہنا ہے کہ علقمہ کی اہل بیت سب سے بیاہ گیارہ ہزار اند</p>	<p>۱۳۸</p> <p>زینب بنت علقمہ کی اہل بیت جس کا کہنا ہے کہ علقمہ کی اہل بیت سب سے بیاہ گیارہ ہزار اند</p>	<p>۱۳۹</p> <p>سفر اپنا چسپاؤن میں صحابہ فرج شقی سے والہ نہ ہو گا یہ حسین ابن علی سے</p>
<p>۱۴۰</p> <p>زینب بنت علقمہ کی اہل بیت جس کا کہنا ہے کہ علقمہ کی اہل بیت سب سے بیاہ گیارہ ہزار اند</p>	<p>۱۴۱</p> <p>زینب بنت علقمہ کی اہل بیت جس کا کہنا ہے کہ علقمہ کی اہل بیت سب سے بیاہ گیارہ ہزار اند</p>	<p>۱۴۲</p> <p>سفر اپنا چسپاؤن میں صحابہ فرج شقی سے والہ نہ ہو گا یہ حسین ابن علی سے</p>
<p>۱۴۳</p> <p>زینب بنت علقمہ کی اہل بیت جس کا کہنا ہے کہ علقمہ کی اہل بیت سب سے بیاہ گیارہ ہزار اند</p>	<p>۱۴۴</p> <p>زینب بنت علقمہ کی اہل بیت جس کا کہنا ہے کہ علقمہ کی اہل بیت سب سے بیاہ گیارہ ہزار اند</p>	<p>۱۴۵</p> <p>سفر اپنا چسپاؤن میں صحابہ فرج شقی سے والہ نہ ہو گا یہ حسین ابن علی سے</p>
<p>۱۴۶</p> <p>زینب بنت علقمہ کی اہل بیت جس کا کہنا ہے کہ علقمہ کی اہل بیت سب سے بیاہ گیارہ ہزار اند</p>	<p>۱۴۷</p> <p>زینب بنت علقمہ کی اہل بیت جس کا کہنا ہے کہ علقمہ کی اہل بیت سب سے بیاہ گیارہ ہزار اند</p>	<p>۱۴۸</p> <p>سفر اپنا چسپاؤن میں صحابہ فرج شقی سے والہ نہ ہو گا یہ حسین ابن علی سے</p>
<p>۱۴۹</p> <p>زینب بنت علقمہ کی اہل بیت جس کا کہنا ہے کہ علقمہ کی اہل بیت سب سے بیاہ گیارہ ہزار اند</p>	<p>۱۵۰</p> <p>زینب بنت علقمہ کی اہل بیت جس کا کہنا ہے کہ علقمہ کی اہل بیت سب سے بیاہ گیارہ ہزار اند</p>	<p>۱۵۱</p> <p>سفر اپنا چسپاؤن میں صحابہ فرج شقی سے والہ نہ ہو گا یہ حسین ابن علی سے</p>

<p>۴۸</p> <p>جب کیا فرمایا کہ کوہ طیبہ میں تجاویز و خطرات کی ایک کتاب لکھنے میں لکھنا شروع کیا تو فرشتہ آئے اور فرمایا کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے فرمایا ہے</p>	<p>۴۹</p> <p>داخل مسجد ہونے کے بعد اگر کیا وہ پورا خطبہ پڑھ کر پچیس بار داخل طہارہ ہو کر پچیس بار حاکم شام کو اعلان لکھے یا اخبار</p>	<p>۵۰</p> <p>جب جو زمین گیارہ بار زیادہ خدا پہنچا تو سب سے عام ہی کی گنتی ہو کر کوئی بیت مسلم کا گرا جائے حاکم شام کو خطبہ لکھا جائے</p>
<p>خبر آمد مسلم جو مین معلوم ہوئی کو کبوتر خانہ بجانہ عجب اک معلوم ہوئی</p>	<p>لینے کو بیت شیر و کیل آیا ہو یعنی مسلم بن فرزند عقیل آیا ہو</p>	<p>کی ہو جس جرنے کہ بیت سولکھو نام لکھا دیکھو و دروزمین کیا ہوتا ہے انجام لکھا</p>
<p>۵۱</p> <p>پہنچنے کے لئے حضرت کا اہم تھا نامہ باب در ادب ہی آتا ہے بہر وقت باز دوسے علی آتا ہے واقعہ نسخ رسول علی آتا ہے</p>	<p>۵۲</p> <p>حاکم شام نے نبوت منیٰ سے روایات مسلحت جو ہو اگر کیا لکھا اور کھو خدا سب لکھنے کے کہ جاو گیارہ بار زیادہ ہر یقین کو فتنے میں ہو جاو گیارہ بار زیادہ</p>	<p>۵۳</p> <p>پہنچنے کے لئے نبی تو ہوا خدا چھوڑ دے مسلم علی بن سنان زیادہ روز کم ہونے کے لئے ان اور طہارہ زیادہ جو ہوا قرار ہے مسلم سے را ایک زیادہ</p>
<p>متصل کوئے کے مسلم جو شتاب آ پونچے پیشوا لینے کو سب خرد و کلان جا پونچے</p>	<p>حاکم شام کا فرمان جو آئے جا پونچا شہر کو فتنے میں غرض ابن زیاد آ پونچا</p>	<p>مسلم ان وعدہ خلافت ان کے جو ترسید ہو طہر من جاہانی بن عروہ سے پوشیدہ ہو</p>
<p>۵۴</p> <p>جب جا لائے خط و ادب و استقبال داخل شہر سے شادی سے ہوا مال آپ سید محمد کا لکے پونچے حال کوفیوں سے کہ مسلم بن علی کی</p>	<p>۵۵</p> <p>کین چھین کر لکھی خطبہ مسلم بن کوئے میں کیا بنو قیس بن ابی اسلم آپ اب جہان کو پانچ بار زیادہ مسلم خلف کو سید محمد بن سلمان کا مسلم</p>	<p>۵۶</p> <p>پہنچنے کے لئے خطبہ ایک دین ہی ہے مسلم اخبار کے لئے بنو قیس بن ابی اسلم عزیز کے لئے خطبہ سب سے خیر ہے دست برداری بنو قیس بن ابی اسلم</p>
<p>حال ہے یا نیک جو واقف شہر دین ہو دیکھے دیکھنا وہ محرم مین یہیں ہو دیکھے</p>	<p>آمد ابن زیاد کو جو معلوم ہوئی خاطر مسلم جان باختہ معلوم ہوئی</p>	<p>نکڑے نگرے مہین اس دین جو ہوا کر ہم غلامی سے نہ شیر عی انکار کر</p>

[illegible]

<p>۱۹۱</p> <p>نام گئے نہ ہوئے شمس ظلم کا عمر اس کے چولے نہ کر چکا ہے رونگے کو جو آسبب آگے یوگی و اندازت لپہ فاش ہے</p>	<p>۱۹۲</p> <p>آسمان صفت شمس کی بوداد سودنل پہاڑ کے کو این زیاد دشمن دوست لگے کئے کئے یاد ہم شکر کیجئے پیر کیجئے یہ زیاد</p>	<p>۱۹۳</p> <p>نہ نہ اسے انھوں نے لدا ہے شکر نہ نہ اسے سلا حریفان کے ہر گز نہ شکر کی کئی کئی کئی نہ نہ ہر گز نہ شکر کی کئی کئی</p>
<p>۱۹۴</p> <p>کیا ہو اگر وہ نہیں اس کے صدے گھر ماما حسین ابن علی کے صدے</p>	<p>۱۹۵</p> <p>کون دہشتن ہیں حریفان ہمارے سر کے پر یہ ممکن نہیں جو پاؤں ہمارے سر کے</p>	<p>۱۹۶</p> <p>تھے نشان مختلف اللوں علمدار کے زیر ان سنگ بہت تنگ تھے ہمارے سر کے</p>
<p>۱۹۷</p> <p>کون تو سنوایا وہ سبب فتنہ تھے کئے کئے کئے کئے کئے کئے</p>	<p>۱۹۸</p> <p>ہم شکر کیجئے شمس کی بوداد ہم شکر کیجئے شمس کی بوداد</p>	<p>۱۹۹</p> <p>سب حریفان کی فتنہ حاکم کو کئے گئے جو اس کے حکم</p>
<p>۲۰۰</p> <p>کین ہمان کا بھی قتل جو از آ یا ہو بے ملے تو تھارے یہ نہیں آ یا ہو</p>	<p>۲۰۱</p> <p>حالت اب مسلم بیکس یہ بہت طاری ہو ہاں جو انوی ہی ہنگام مدد گاری ہو</p>	<p>۲۰۲</p> <p>خون تھا حاکم اللوں بھی چھپے جانے تھے بہر سنگ لان سنگ یہ برساتے تھے</p>
<p>۲۰۳</p> <p>دیکھا آئی کو جو شمس کا فدا بہت مگر غلطی نہ حاکم غدار بہت</p>	<p>۲۰۴</p> <p>ہم شکر کیجئے شمس کی بوداد ہم شکر کیجئے شمس کی بوداد</p>	<p>۲۰۵</p> <p>ایک یوں جو حاکم شمس کی بوداد کے تھے حاکم شمس کی بوداد</p>
<p>۲۰۶</p> <p>یہ شمس کی بوداد یہ شمس کی بوداد یہ شمس کی بوداد یہ شمس کی بوداد</p>	<p>۲۰۷</p> <p>ہم شکر کیجئے شمس کی بوداد ہم شکر کیجئے شمس کی بوداد</p>	<p>۲۰۸</p> <p>گو کہ تم حاکم کو فتنہ پہ ظفر پاؤ گے شام کی فوج جو آوے تو کو صراو گے</p>

<p>۴۱۷ دھیان حاکم سے لڑا کی دلا دیا رحم خیزان دفر زینب کھا دیا اس طرح خلعت و جاگیر جو دلا دیا جوہر شکر کی رفاقت سے اٹھا دیا</p>	<p>۴۱۸ خاتم کو درخشاں جوہر دلا دیا دفعہ شکر کیا حضرت سلیم کو دیا پھر سلیم جوہر بنی بختیاریہ کے دیکھا دینے میں لگا دیا</p>	<p>۴۱۹ بے شک کہ سب باتیں سنیں بانی دنیا میں پائے کو لایا جو دیا نہ کا کان گزروں جو کھا دیا ہر بہترین سے پہلے لایا دیا</p>
<p>۴۲۰ آج گر عذر کر و گے تو پذیرا ہو گا کل تو پھر دیکھ ہی لو گے جو نماشا ہو گا</p>	<p>۴۲۱ نکلے مسجد سے تو کیا کیا اٹھیں سوائس تھا نور فیقون کو بھی دیکھا تو کوئی پاس تھا</p>	<p>۴۲۲ ڈرنے ڈرنے جو حوالے قدرح آب کیا طوع نے طوعاً و کرہاً اُسے سیراب کیا</p>
<p>۴۲۳ ایک کاغذ کو کھا دوسرے کاغذ کاغذ بولان خاتم کے حاکم کا کیا برا نام صبح کو آئے ہو چکا بیان شکلیہ نام دوست شکر کے پیچھے چلے برا نام</p>	<p>۴۲۴ اس طرح شکلیہ جو بہ گندہ سوا حاکم کو دے چکے یہ شاندار نام گھر میں شکر کو اگر کوئی چکے دیا ساختہ پر وہ خود آفات دیا</p>	<p>۴۲۵ خاک کی ٹیٹھ دینے میں اتنی باریک کہ طوع نے کر دیا طوع کے وارث کہ بہت شکر کا شوبہ ہی درج ہے دوسرے اس پر خفیہ کھا شکر</p>
<p>۴۲۶ حکم ہو قتل یہ اطفال کے تقدیم کرو عوارث اُنکی تم آپس ہی میں تقسیم کرو</p>	<p>۴۲۷ ناکے روکے گئے اور راہ گذر بند ہوئے شہر میں مسلم مظلوم نظر بند ہوئے</p>	<p>۴۲۸ آج کی رات جو گھر میں مجھے مہمان کرے یہ یقین ہے کہ محمد پر وہ احسان کرے</p>
<p>۴۲۹ چرخ شکر سے اور ہی بیان کا عالم دیکھا سلیم کے راب گول سے نصیب شکر دقتا چھوڑ دیا سب کو فکرمند عالم یو گیا سنبھل گیا یہ پاندہ عالم</p>	<p>۴۳۰ نہ کہ حضرت شکر نے کار چا دی ان راہ کیا غیب سے کچھ بین حقون جوان جو کہ بے پائے شکر کی پین سے گزرا تا دیکھا نہ طوع جوہر بنی ابو چا پراں</p>	<p>۴۳۱ کہا طوع نے کہ تو کون ہو اور خدا کہا شکر نے کہ شکر ہی کھائی میرا کہا سب کچھ میں کچھ ہی کھا چکا بیابان خاں مجھ جان علی سے چکا</p>
<p>۴۳۲ دل سے بولے تم اٹھیں اہل وفا سمجھے تھے کیا دکھائی یہ دیے تم اٹھیں کیا سمجھے تھے</p>	<p>۴۳۳ اُس ضعیفہ کو یہ دیکھا کہ دعا کرتی ہے در پہ بیٹھی ہوئی کچھ ذکر خدا کرتی ہے</p>	<p>۴۳۴ کوئی دے گھر میں جگہ اسکا فقط طائران میں ہی فرزند عقیل بن ابی طالب مین</p>

گر

<p>۴۱۱ حشری بازن پر طوع و نسیا اور گلی گئے کہ نذرانہ عالم پر تیرا دیدار پر فرزند بی کا دیدار دیکھنے پر ترسے لڑائی کا فدا پر</p>	<p>۴۱۲ حبیبی جاگڑائی طوع و نسیا اٹھ کر تیرے درحکم کو نذرانہ اور گلے کہ مسلم پر سکھ میں جیسا فوج کو ساقی سے نالسا لاون بجا</p>	<p>۴۱۳ حبیبی کی شکر کے سبکی نذرانہ تیرا شکر کے حبیبی کو نذرانہ حبیبی جیسا کہ سکھ میں جیسا باسین ابن کجی کے کجی نذرانہ</p>
<p>جان اپنی ترسے قد مون پرین تران کرون شوق سے آرمے گھر میں کچھ تھان کرون</p>	<p>جسکو ہر بہت آقاں میں مشورہ مری کہ پر کج زرسن سے محور مری</p>	<p>پھر تو جس سمت جھلے اور جدھر داریا فدا آدم سے سوا لاشوں کا انبار کیا</p>
<p>۴۱۴ گلی گھر میں غرض ان کو پر مسلم جاب کہ پڑھ کر کجی جیسے میں جیسا دیکھنا پڑھ کر کجی کجی کجی دیکھنا پڑھ کر کجی کجی کجی</p>	<p>۴۱۵ مسلم اچھا لکھنا کجی کا نذرانہ بجا بجا بجا کجی کا نذرانہ بجا بجا بجا کجی کا نذرانہ بجا بجا بجا</p>	<p>۴۱۶ کجی کا نذرانہ بجا بجا بجا کجی کا نذرانہ بجا بجا بجا کجی کا نذرانہ بجا بجا بجا کجی کا نذرانہ بجا بجا بجا</p>
<p>عوز سے مان کو جو دیکھا تو وہ گھر لای ہی گاہ چوبے کی طرف جاتی ہی گم آئی ہی</p>	<p>میں تو راضی ہوں جو کچھ مجھے لاکھری بعد میرے اطفال پہ کیا گزری</p>	<p>چھوڑ دیتا تھا گزراں ہاں جو ہوتا تھا جا رہوتا تھا جو کوئی وہی دو ہوتا تھا</p>
<p>۴۱۷ والدہ شکر گئے وہ طوع و نسیا حشری بازن پر طوع و نسیا اور گلی گئے کہ نذرانہ عالم پر تیرا دیدار پر فرزند بی کا دیدار</p>	<p>۴۱۸ حبیبی جاگڑائی طوع و نسیا اٹھ کر تیرے درحکم کو نذرانہ اور گلے کہ مسلم پر سکھ میں جیسا فوج کو ساقی سے نالسا لاون بجا</p>	<p>۴۱۹ حبیبی کی شکر کے سبکی نذرانہ تیرا شکر کے حبیبی کو نذرانہ حبیبی جیسا کہ سکھ میں جیسا باسین ابن کجی کے کجی نذرانہ</p>
<p>اُسے جھوٹ مست کھائی اور استہار کیا ماجر اٹھوئے مسلم کا سب اظہار کیا</p>	<p>دیکھ اک برق چمکتی ہوئی تلواروں کا ستر کے کوچے میں ستر ستر گدوں سے</p>	<p>سنگریزوں کی طرح کو چون میں کشتہ بختی زمینوں کے دھان دیوار سے لے لہتہ بختی</p>

<p>۱۵۱ شہین ایک لاکھ تھاکہ اندر اندر کوت خلق بیان کن کی خوشنوی خامس بودین شکل گدڑ یک نگاہ لوگ آتے تھے ہزاروں لکھ لکھ</p>	<p>۱۵۲ خلق نے جبکہ دیا کلمہ میں پام کسی نبی سے تو انہیں کلمہ کا کام میں حسین بن علیؑ یہ کہنا تھا علم اگر خلیفہ میں وہ سب جمع ہوں تو پھر</p>	<p>۱۵۳ دل سے فرمایا کہ اپنی اس طلب پر جا پانی پیو اب بعد قیامت میں پر دیکھا اعدائے کفر طاعت نہیں اس میں ذرا تیرا بڑا ترس ہے آگے شمشیر</p>
<p>۱۵۴ مسلم آئے تھے جب ان بدگروں کے اندر ڈرے چھپ جاتے تھے لوگوں کے گھڑ کے اندر</p>	<p>۱۵۵ پاس جا جا کے نہ ملو اردن سے تم جنگ کرو دور سے حضرت مسلمؑ کو تم شک کرو</p>	<p>۱۵۶ پہلے تو دور سے بیکس کو تم شک کیا جب نہ طاقت رہی پاس آئے جو رنگ کیا</p>
<p>۱۵۷ خدا ہی موت دن کو سے غم سے جاری فوج اس کی سازش نہ کجا دی ساری ایکے قتل غنیمت کی قوم نامی راہ کیا خوب کہ ہمارا کی جاداری</p>	<p>۱۵۸ جنگ کا ہو گیا آجین پڑی جنگ دست سے پڑ گئے گنگہ اندر جیکو دندان مبارک پہ لگا آگے جنگ دل سے فرمایا ہم اس وقت سے جو یہ جنگ</p>	<p>۱۵۹ بھاگ کر فوجی شمشیر کا ایسا بار کے گلیاں تھیں قیامت سے ایسا بار جب گلاشت نہ ہو نہ قیامت بابا روک کر آگے سے پھرجا گیا بچا</p>
<p>۱۶۰ بارہ حملے کیے مسلم نے ستر کاروں پر جوڑ دئے اہل ستم خوف سے دیواروں پر</p>	<p>۱۶۱ طاق طاقت ہوئی اور بہت دیوار ہو دست دیا مسلم مظلوم کے بیکار ہو</p>	<p>۱۶۲ تیغ کو ہاتھ سے مسلم نہ اٹھا سکتا تھا رعب سے اس کے کوئی پاؤں نہ آ سکتا تھا</p>
<p>۱۶۳ وہ کچھ فرق نہ تھا بین کس کس حال دوبلے تھے بین کہین کہین یوں حال کرت صبر نہ تھا گدگد گون احوال لوگ دیر سے ہوئے تھے غم و غم و غم</p>	<p>۱۶۴ کہا وہ کہ یا سپہ سالار لالی پانی سے اسی وقت دھواؤ گھر ایکے طوفان سے لگا یا جو بین لکھ سافر گر شہر کا زمین دندان کی بے</p>	<p>۱۶۵ ابن اشعث کہادی نے فتح لالہ کہا مسلم نے تم کو فوج ہو جا بیان قول آذر اس پر کہ یہ بھوکے انسان خیر عورت کی مری طوفان بلبا بیان</p>
<p>۱۶۶ قبضہ تیغ کو اور ہاتھ کو خود چوستے تھے غش جو آجاتا تھا بند آنکھیں تھیں اور بھوتے تھے</p>	<p>۱۶۷ رکھو کے ساغر کو ملوں آدہ رہو زہو بو لاپہانہ ہستی مرا مہمور ہو</p>	<p>۱۶۸ عذر حاکم کے کہتے جاتے یہ ہر چیز کیا سب کھا کھا کے قسم اسکو رضا مند کیا</p>

<p>۵۵۵ سب جفا و ظلمت کے لئے ہے کیا مسلم مظلوم کو ہتھیار لا کے جہاد میں جانا اگر لگے حاکم کے قریب مظلوم کو ہتھیار</p>	<p>۵۵۶ ایک چنگا ارادہ نہ رکھو کا ہتھیار یہ فانی ہو گا غرض میں نہ رہے کوئی ہتھیار آپ کی جگہ پر نہیں بیٹھیں گے یہ چنگا کیسے کہیں مجھے مارا یہ ہتھیار</p>	<p>۵۵۷ ایک شخص ایسا ہے کہ ہتھیار اس کا ہر عضو بدن خوف سے ہلے گا ایک شخص ایسا ہے کہ ہتھیار اس کا ہر عضو بدن خوف سے ہلے گا</p>
<p>۵۵۸ بہتے مسلم تو مجھے قتل کر گیا میں نے جہاد کا یہ نہ کیا میں نے جہاد کا یہ نہ کیا میں نے جہاد کا یہ نہ کیا</p>	<p>۵۵۹ دیکھو گیارہ روز کو تلی کا شاہ میں نے اس سے گریہ کیا ہے جان میں نے اس سے گریہ کیا ہے جان میں نے اس سے گریہ کیا ہے جان</p>	<p>۵۶۰ ایک شخص ایسا ہے کہ ہتھیار اس کا ہر عضو بدن خوف سے ہلے گا ایک شخص ایسا ہے کہ ہتھیار اس کا ہر عضو بدن خوف سے ہلے گا</p>
<p>۵۶۱ اک درار حم دلون سے یہاں آئے کوئی جو وصیت میں کروں اس کو بجا لائے کوئی</p>	<p>۵۶۲ پیارے گاہت شاہ مری پیاری ہو آپ پر ختم بیہوش کی بر ساری ہو</p>	<p>۵۶۳ تو ترس رہا ہوں کہ جس کو جہاد کرتا ہو دیکھو او ظالم بے رحم یہ کیا کرتا ہو</p>
<p>۵۶۴ جنگ میں کو وصیت پسند کرنا کما مسلم کے لئے لاشہ مرادوں کرنا دوسرے کو جس میں ہتھیار سجھتی ہے اس کو ہتھیار</p>	<p>۵۶۵ کہ وہ بوجھ را با بنین کا گلو آپ کی جگہ پر نہیں بیٹھیں گے یہ چنگا ایک چنگا ارادہ نہ رکھو کا ہتھیار یہ فانی ہو گا غرض میں نہ رہے کوئی ہتھیار</p>	<p>۵۶۶ حاکم کے قریب مظلوم کو ہتھیار لا کے جہاد میں جانا اگر لگے حاکم کے قریب مظلوم کو ہتھیار لگے حاکم کے قریب مظلوم کو ہتھیار</p>
<p>۵۶۷ تیسرے شہ کو پیام اب مر لکھو اتنا ہم یا حسین ابن علی کو نے میں اتنا ہم</p>	<p>۵۶۸ یا تو کو فرمیں کہ اب ہمیں لجائے ہیں یا ترے باب کو بیٹھے ہیں بلوائے ہیں</p>	<p>۵۶۹ وا در بغا مر مسلم کو جہاد کر ڈالا زیر بام نکاح پاک اٹھا کر ڈالا</p>

<p>۴۶۲</p> <p>عمر بن ابی بن مسعود کوئی دوسرے قسم دو دنوں میں سوک سنان کیچہ جو ہفت قسم کما ہوں میں جا ہوا عیب اگر کما</p>	<p>بام پر روح رسول عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ</p>	<p>۴۶۳</p> <p>اگر عقیقہ کیچہ جو ہفت قسم کی ہو پس افضال ان کے اور کما جو کما کما کما بہشتی ہو پس درگاہ امام کما کما بہشتی ابن علی رضی اللہ عنہ کما کما</p>	<p>اور عنایت مرے طالع کو رساں کیجے</p>	<p>۴۶۴</p> <p>بام کے بیچ کھڑی بنت نبی اردنی تھی</p>	<p>۴۶۵</p> <p>بام کے بیچ کھڑی بنت نبی اردنی تھی</p>
--	---	---	--	---	---

<p>۴۶۶</p> <p>عمر بن ابی بن مسعود کوئی دوسرے قسم دو دنوں میں سوک سنان کیچہ جو ہفت قسم کما ہوں میں جا ہوا عیب اگر کما</p>	<p>۴۶۷</p> <p>عمر بن ابی بن مسعود کوئی دوسرے قسم دو دنوں میں سوک سنان کیچہ جو ہفت قسم کما ہوں میں جا ہوا عیب اگر کما</p>	<p>۴۶۸</p> <p>عمر بن ابی بن مسعود کوئی دوسرے قسم دو دنوں میں سوک سنان کیچہ جو ہفت قسم کما ہوں میں جا ہوا عیب اگر کما</p>
<p>۴۶۹</p> <p>عمر بن ابی بن مسعود کوئی دوسرے قسم دو دنوں میں سوک سنان کیچہ جو ہفت قسم کما ہوں میں جا ہوا عیب اگر کما</p>	<p>۴۷۰</p> <p>عمر بن ابی بن مسعود کوئی دوسرے قسم دو دنوں میں سوک سنان کیچہ جو ہفت قسم کما ہوں میں جا ہوا عیب اگر کما</p>	<p>۴۷۱</p> <p>عمر بن ابی بن مسعود کوئی دوسرے قسم دو دنوں میں سوک سنان کیچہ جو ہفت قسم کما ہوں میں جا ہوا عیب اگر کما</p>
<p>۴۷۲</p> <p>عمر بن ابی بن مسعود کوئی دوسرے قسم دو دنوں میں سوک سنان کیچہ جو ہفت قسم کما ہوں میں جا ہوا عیب اگر کما</p>	<p>۴۷۳</p> <p>عمر بن ابی بن مسعود کوئی دوسرے قسم دو دنوں میں سوک سنان کیچہ جو ہفت قسم کما ہوں میں جا ہوا عیب اگر کما</p>	<p>۴۷۴</p> <p>عمر بن ابی بن مسعود کوئی دوسرے قسم دو دنوں میں سوک سنان کیچہ جو ہفت قسم کما ہوں میں جا ہوا عیب اگر کما</p>
<p>۴۷۵</p> <p>عمر بن ابی بن مسعود کوئی دوسرے قسم دو دنوں میں سوک سنان کیچہ جو ہفت قسم کما ہوں میں جا ہوا عیب اگر کما</p>	<p>۴۷۶</p> <p>عمر بن ابی بن مسعود کوئی دوسرے قسم دو دنوں میں سوک سنان کیچہ جو ہفت قسم کما ہوں میں جا ہوا عیب اگر کما</p>	<p>۴۷۷</p> <p>عمر بن ابی بن مسعود کوئی دوسرے قسم دو دنوں میں سوک سنان کیچہ جو ہفت قسم کما ہوں میں جا ہوا عیب اگر کما</p>
<p>۴۷۸</p> <p>عمر بن ابی بن مسعود کوئی دوسرے قسم دو دنوں میں سوک سنان کیچہ جو ہفت قسم کما ہوں میں جا ہوا عیب اگر کما</p>	<p>۴۷۹</p> <p>عمر بن ابی بن مسعود کوئی دوسرے قسم دو دنوں میں سوک سنان کیچہ جو ہفت قسم کما ہوں میں جا ہوا عیب اگر کما</p>	<p>۴۸۰</p> <p>عمر بن ابی بن مسعود کوئی دوسرے قسم دو دنوں میں سوک سنان کیچہ جو ہفت قسم کما ہوں میں جا ہوا عیب اگر کما</p>

<p>۱۰ کجا بے خبریت سے نہ زانے تھے نکلا راغی ہوئے تھے کہ مرنے کی آواز پہلے آگے تو نہ تھے تھکے نہیں جیسا کس سے بین اگر ہے کہوں تو جیسا</p>	<p>۱۱ دانش گاہ جاؤ گے گزشتہ آواز بوجھانے لگی ماحول گلی گلی اس الفت شہ پر رہنے کا دل کی طرف نہ منبے چلے کسی سے دور</p>	<p>۱۲ کجا بے خبریت سے نہ زانے تھے نکلا راغی ہوئے تھے کہ مرنے کی آواز پہلے آگے تو نہ تھے تھکے نہیں جیسا کس سے بین اگر ہے کہوں تو جیسا</p>
<p>۱۳ اب کیا کروں تیرے کہ اکبر نہ جیسا مر جاؤں جو پہلے تو یہ قسم ہی ادا ہو</p>	<p>۱۴ الفت یہ محبت مری اب دل سے اکھا دو بابا مجھے میدان کے جانے کی رضا دو</p>	<p>۱۵ مشتیامہ سپر جھوٹے میں ہم تو رہا ہر اک بیٹا جوان کی سو وہ مرنے کو چلا ہر</p>
<p>۱۶ کجا بے خبریت سے نہ زانے تھے نکلا راغی ہوئے تھے کہ مرنے کی آواز پہلے آگے تو نہ تھے تھکے نہیں جیسا کس سے بین اگر ہے کہوں تو جیسا</p>	<p>۱۷ شہ کے کما میں منع کو نہ زانے تھے نکلا پہلے آگے تو نہ تھے تھکے نہیں جیسا کس سے بین اگر ہے کہوں تو جیسا راغی ہوئے تھے کہ مرنے کی آواز</p>	<p>۱۸ کجا بے خبریت سے نہ زانے تھے نکلا راغی ہوئے تھے کہ مرنے کی آواز پہلے آگے تو نہ تھے تھکے نہیں جیسا کس سے بین اگر ہے کہوں تو جیسا</p>
<p>۱۹ بتیا بہ ہون اسودتے قلع دل کو بڑا ہر مہر پری نے مجھے ناچار کیا ہر</p>	<p>۲۰ اکبر نے کہا باب سے دوسرے جو چھپے تھے شہ نے کہا پھر اپنے پدر سے وہ تھے تھے</p>	<p>۲۱ پھر حرمی میں جا باؤں کے مجھے کو چھکا وہ کس پیار سے مادر کے کیجے سے لگا وہ</p>
<p>۲۲ کجا بے خبریت سے نہ زانے تھے نکلا راغی ہوئے تھے کہ مرنے کی آواز پہلے آگے تو نہ تھے تھکے نہیں جیسا کس سے بین اگر ہے کہوں تو جیسا</p>	<p>۲۳ کجا بے خبریت سے نہ زانے تھے نکلا راغی ہوئے تھے کہ مرنے کی آواز پہلے آگے تو نہ تھے تھکے نہیں جیسا کس سے بین اگر ہے کہوں تو جیسا</p>	<p>۲۴ کجا بے خبریت سے نہ زانے تھے نکلا راغی ہوئے تھے کہ مرنے کی آواز پہلے آگے تو نہ تھے تھکے نہیں جیسا کس سے بین اگر ہے کہوں تو جیسا</p>
<p>۲۵ بے تری صورت پہ دھڑھون علی اکبر جانتے تو ہو میں پیار تو کر لون علی اکبر</p>	<p>۲۶ یہ سننے ہی باؤں نے بھری آہ جگر سے سہہ پٹ لیا اور رو دیا چنگ دی مر سے</p>	<p>۲۷ گھر بار یہ جان اپنی دھڑکتی کر دیکھ مانگو گے رضوان کی تواری لالہ دیکھ</p>

<p>۴۱ وہ بلا لکڑیاں تیری خوشنویسی تو بھی مجھے درستی بخانا اور اس گرج کے دن تو گناہیں بے پناہ چکرے ہو رہی افسوس میری غمناک</p>	<p>۴۲ ان شمع سلیمہ کی لکڑیاں اور لکڑیاں کی بارگاہ شریف جیالی اکبر تو چلے کر گئے پختہ ہی بجائے اٹک بانی</p>	<p>۴۳ کجا کر سہارا و جانی روئین گھر عربین رجا کی جانی فزون جانی تو اپنے افسوس کردہ بوجہ اپنے افسوس بجا کی روئین</p>
<p>اس وقت مرے واسطے بیتاب جو ہوں ہر جینا مناسب مرا اضااف کروں</p>	<p>کھنے لگے بیاری کی کیا خوب دوا ہو اک قوت بازو تھا سومر نے کو چلا ہو</p>	<p>مسند بھی ملے حکور رسول دوسری منہ کل نبی کو کر دم نذر خدا کی</p>
<p>۴۴ نور کا ہوت مولیٰ افسوس ماہی کے کین علم میرا ہے بابا کے چلے جانی پھر سپاہیوں کی حسین کین جاوے</p>	<p>۴۵ گم گئے تیرے شمع کا شمع راستہ تیرا جانی ہو امید ہے کہ بیار جانی ہو کرو اور گناہ کے عین پناہ</p>	<p>۴۶ عجب بیار کو ان چھوڑنا کی وہاں کو تو چلے تیری جانی ناگہ گئے خیمین شکر ب دیانی اک شکر سامان دیا کو دھانی</p>
<p>اگر تیرے رضا رکنی زمین یا دنگامان خود اپنا گلا کاٹ کے مر جاؤنگا امان</p>	<p>سہو جاؤں سکدوش جو ستر سے آتر جا اکبر کی بلا لیکے یہ بیاری مر جائے</p>	<p>دل تھام کے فرمایا یہ ناموس نبی کو رضعت کرو ہنہ کل رسول عربی کو</p>
<p>۴۷ جیسا کہ تیرے بیانی خوشی جیسا کہ تیرے بیانی خوشی جیسا کہ تیرے بیانی خوشی جیسا کہ تیرے بیانی خوشی</p>	<p>۴۸ تیرے بیانی خوشی خوشی تیرے بیانی خوشی خوشی تیرے بیانی خوشی خوشی تیرے بیانی خوشی خوشی</p>	<p>۴۹ جیسا کہ تیرے بیانی خوشی جیسا کہ تیرے بیانی خوشی جیسا کہ تیرے بیانی خوشی جیسا کہ تیرے بیانی خوشی</p>
<p>مہا مجھے داغ اپنا لال دیے جا اس نئے مسافر کو بھی سہرا دیے جا</p>	<p>میان دستون کا آج کے گرجون بہکا رازد لوئی نگہبانی کو پھر کون رہکا</p>	<p>اب لوٹ لو ناموس رسول دوسری ہاں جیتا پکڑ لو پسر شیر خدا کو</p>

<p>۱۲۵ جو دین نازک بدقت کی گمان آئینہ مشرق میں گمان کی چٹائی اور باغ میں بدست شکر کی لیلی قوت انجمن امحون بدقت کی پائی</p>	<p>۱۲۶ کس شکر کی کج دار کاخ و بزم گو گیارہ سر سر پر ترش شکر جو شکر کا تین ایک پانچ انداز گری جو حلقہ جوین میں کیا لڑکے گری</p>	<p>۱۲۷ خلف چین موت کی شکر کا نیرہ بیدین دھبہ جو شکر کی چٹائی کچھ لکچھ لکچھ لکچھ لکچھ جو شکر کا لکچھ لکچھ لکچھ لکچھ</p>
<p>قوت انجمن امحون کو ملی دست علی سے ہر دوش بینی دوش ہوے دوش نبی سے</p>	<p>یرون سے جو چھائی علی اکبر کی چھنی ہے اس غم سے زرہ صورت غزال کی جلی ہے</p>	<p>اللہ سے ہر نیرہ کا پرچم بھی نہ کھولے جو نسلک لکچھ لکچھ لکچھ لکچھ</p>
<p>۱۲۸ انجمن سنو سنو کا نوست بزم کتنے ہیں جب علم کی کاغذ بزم جس نے کوئی شکر سے شکر کا کوئی جس نے کوئی شکر سے شکر کا کوئی</p>	<p>۱۲۹ کھانچ شکر بار کے اوصاف کو دین وہ بن جو شکر سے شکر کی بزم اگر کوئی شکر سے شکر کی بزم جو شکر سے شکر کی بزم</p>	<p>۱۳۰ کناؤن عابدی کی شکر کی بزم جو شکر سے شکر کی بزم جو شکر سے شکر کی بزم جو شکر سے شکر کی بزم</p>
<p>۱۳۱ لکھنوی شاہ نے پاندھی جو کر ہے اب منزل مقصود کا منظور سفر ہے</p>	<p>۱۳۲ ہر روشنی طور فدا اس کی چمک پر حمز ہر ہر انوار ہے تسلیم فلک پر</p>	<p>۱۳۳ حالایہ ہنن گرد قمر کے جو عیان ہے اس سب فلک میر کے کاوے کا نشان ہے</p>
<p>۱۳۴ اسکاف باطلع خورشید کا جب بانوں کا شکار ہو طوبہ نامہ آئینہ خورشید کو شکر کی بزم شکر کا شکر کی بزم</p>	<p>۱۳۵ کانڈھے چکر کی شکر کی بزم بابائے شکر کی بزم گر کیا شکر کی بزم چلوں کی شکر کی بزم</p>	<p>۱۳۶ اشان سے بیان کی شکر کی بزم اگر شکر کی بزم اگر شکر کی بزم اگر شکر کی بزم</p>
<p>۱۳۷ جو روشنی موسیٰ کے کف دست میں لی ہے وہ روشنی اس ماہ کے قدموں کی لگی ہے</p>	<p>۱۳۸ یہ روشنی بھولوں میں کمان میں جو ہنر ہے وہ روشنی خورشید میں یہ ایک مہ لہر ہے</p>	<p>۱۳۹ حیران و پریشان کی شکر کی بزم سر جو بزم حیران کی شکر کی بزم</p>

<p>۱۴۴ شہزادہ کو سچا بھائی کی بات کیا ہو خاک سے نہ مانا گے کہ یہ وقت دعا ہو فرزند تیرا پہلے پہل ان پر دعا ہو</p>	<p>۱۴۵ اگر تیرے جو بہن بھائی تیرا کوئی کھینچا اس سچے نے میدان میں کھیلو جیتا جہاں برق تیرا ہے جہاں تیرا سدا کہہ سکرے کہ تیرا کوہ پاؤں کو کھانا</p>	<p>۱۴۶ بھائی کی طرح تیرے سچے کئی دشمن خاک سے نہ مانا گے کہ یہ وقت دعا ہو فرزند تیرا پہلے پہل ان پر دعا ہو</p>
<p>درگاہِ حیدر امین تری مقبول عا ہو اعدادِ ظفر یاب تر امان لہت اہو</p>	<p>مگر تیرے تن کفار کے اکجا یہ نہیں تھے تھامہ تو کہیں ہاتھ کہیں پاؤں کہیں تھے</p>	<p>انسانوں کو جانتو تلو جانوں کی پری تھی ادبِ سینہ کے بھل گلو زمین بھر گئی تھی</p>
<p>۱۴۷ خانِ آگرہ سے پری فوج میں ملے اسوار مع اسب گئے رازدوان بھلے پیل پہ سوار اور گئے اسوار زینیل کتنے تھے یہ اعدا کتنوں کی قتل</p>	<p>۱۴۸ اگر جاوے تلو نہ دی تھی تھائی جہاں سرِ مہاجرات دھڑکی دھڑکی ہوئے جو گئی تھی اعدا کی صفائی جہاں جان کی تھی لگان چل جائی</p>	<p>۱۴۹ سکانِ مہاجرات کی تھی تھائی قائم نہ سجان کی تھی تھائی منہ بھائی تھی تھی تھی تھی کس طرح غصہ ہے جو تھی تھی</p>
<p>ہم لوگوں پر اب تو دل کے شیش گر گیا بھرا ہوا یہ شیش نہ روکے سے رو گیا</p>	<p>تھا شور کہ اس تیغ سے عبرت کا کل ہو تلو راہین یہ پرستہ ناز اسل ہو</p>	<p>تقریب تھی اسوقت یہی فوج شیش کی اب رحم کرو ہم پر دو ہائی ہر تھی کی</p>
<p>۱۵۰ ناگہ جھافت پڑ پڑ کا پیارا میدانِ شہادت میں دبا لہو اسارا بیکار ہوئے اعدا نہ لہو جگ کا لہا تور شہید فلک کو زری تاب نظارا</p>	<p>۱۵۱ وہ تھی تھی تھی تھی تھی تھی کہ تھی تھی تھی تھی تھی تھی کہ تھی تھی تھی تھی تھی تھی کہ تھی تھی تھی تھی تھی تھی</p>	<p>۱۵۲ اگر تیرے کما اور غریبوں کو شہاد اگر تیرے کما اور غریبوں کو شہاد اگر تیرے کما اور غریبوں کو شہاد اگر تیرے کما اور غریبوں کو شہاد</p>
<p>غصے میں جو دیکھا شہ بیکس کے خلف کو مشرق سے جلا بھاک کے مغرب کی طرف کو</p>	<p>سگام و خاک کیا کوئی تھی کہ کیا تھی کہ طوق اجل تھی کہ درجہ فضا تھی</p>	<p>لڑنے کا جھینڈ عود پر وہ لوگ کہ تھی تلاؤ کمان جا کے چھپے نہ عمر میں</p>

۵۵۰ اعداد سے تویہ کہتے تھے دان الکریم خوش ہونے تھے سن کے جان کر فراتے تھے شیر کی بازو کے تیار بازو بھی نہ غیب پر تھی قدر	۵۵۱ اسی نو کو کہتے تھے غلط بہن کو کہتے تھے چار کپڑے بازو گلی جلائے کہ کیا ہو گیا اعداد میں یہ غلط کیا ہو گیا	۵۵۲ اسی لاش کو کہتے تھے اسی نو کو کہتے تھے غلط بہن کو کہتے تھے چار کپڑے بازو گلی جلائے کہ کیا ہو گیا
حضرت سے کہا کوں یہ وہاں بول رہا ہو صدقے یہ تو میرے علی اکبر کی صدقہ ہی	شہ سے کہا دنیا سے سدھارے علی اکبر بے آس ہو سے ہم گئے مارے علی اکبر	سب پتیتے تھے اہل حرم سنیہ دوسر کو اور با نوہ بیان کرتی تھی تھے ملکہ کو
۵۵۳ شہر ہلے نہ لال کیا خوبیاں سیدان بن سب جاتے تھے چار کپڑے اب سنا تھے نہیں سن کر کفار ایک ایک کو لکار رہا کو تاردار	۵۵۴ بہن تھے ہی ہوش چلی با تو اس پیشانی چلی لاش تھانے شہر دین سیدان بن سب جاتے تھے چار کپڑے اب سنا تھے نہیں سن کر کفار	۵۵۵ واری گئی کیا ضبط پھر اس لاش بھلا ہو جس مان کا پسر تجھسا جو ان کو سوا ہو
۵۵۶ پہا بن تھان تھان تھان تھان چو گرو سے جمع ہو سار کے اعدا شہزادہ عالم کو تھکا بدن لکیر ناگہ کسی نامور اور ان چل گیا بھلا	۵۵۷ افسوس تھا لاش کو نہ غیب کیلئے کہا کہ تھان تھان تھان تھان بازو گلی جلائے کہ کیا ہو گیا	۵۵۸ واری گئی ہو وقت پڑا الٹی پر اعداد کی چڑھائی ہو حسین ابن علی پر

۵۶۳

اب باغ کو در کھلے فتنہ شمشیر
وہ تیرا حلیا اضطرر ہے تیرا کھچا

وہ شمشیر کھنکھاتا ہے تیرا کھچا
تیرے تیرے کھچا ہے تیرا کھچا

سرتنگ مجھے اونٹ پہ بٹلاتے ہیں ظالم

زینب کی ردا پھیننے لیے جاتے ہیں ظالم

۵۶۵

اس بن سے بازو کے ہوتے تیرے شہزاد
لاشے کا ٹھکانے گئے رن میں شہزاد

سب سب یہ دھماکے تیرے شہزاد
کے کسے حال پڑا ہے زینب غفار

دنیا میں کسی شخص کا احسان نہ لون میں

سبزہ ہون تراذ اگر شیر بھی ہوں میں

<p>۴۱ میں نے سرگرمی سے انجمن کے کاموں میں حصہ لیا مساب کا رنگ اور گلیاں داناں روشن ہوا اور خوش حالان</p>	<p>۴۲ بالا سے ملنے کے لئے وہ طور عالی خاں نے نظر اٹھایا خوش تہذیب کے لئے اگر کسی کا تار سب سے پہلے سے خوش تہذیب</p>	<p>۴۳ اس لئے کہ اس نے مخفیہ قاعدوں کی بنیادیں پھر انہیں سرچو بنیادیں اور انہیں دے کر کام لے لیا</p>
<p>جو وادی امین میں ہوا طور کا عالم وہ غیر پشیمین تھا نور کا عالم</p>	<p>اک پر نور اٹھا روز ازل طور اسی کا خوشید درخشان میں بھی نور اسی کا</p>	<p>سرخ اپنا اور صبح کے دکھایا اتنی سے رنگ برخ ناموس بھی ہو گیا قی سے</p>
<p>۴۴ اس نے خود کا آباؤ اجداد بے رنگ طلبا سے جو ہو گیا کافر وہ غیر پشیمین تھا حسن سے محمود نہ سبکی داناں بن گئے کوسرور</p>	<p>۴۵ خیمہ خاں تھا جو بن کر قلعہ بن گیا یافور دہان میں نازان تھا مستجاب اس خیمہ خاں کی زینت تھی نہ تھاب تاصیع راہ چو نظر دوشہ تھاب</p>	<p>۴۶ وان ایک تو اچھے چھپ چھپا بان خستہ و زنیجے گر گیاں لیا گردن سے کیا داناں سے وہ خستہ کنارا ہیان چھپے لگا بیج راست کتارا</p>
<p>خیمہ تھا کہ وہ محیط انوار اگھی تھا جسمین ہر اک مخزن اسرار اگھی</p>	<p>خیمہ تھا کہ امح فلک عز و علا تھا وہ برج امامت کے ستاروں کا بھرا تھا</p>	<p>بے نور وہاں ہو گئی مہتاب کی صورت یان بانو کا رنگ اڑ گیا نیماں کی صورت</p>
<p>۴۷ میں نے لوگوں کو اس کا سنبھالا بے بیج ہوئی ہر افریقہ چرخ سے پھلا خاموش ملک کی ترقی کو دیکھ دیا تھا نور حسن پائش کے شیا</p>	<p>۴۸ وہ نور کا رنگ اور دھڑلے کا عالم گھٹنا سدا جو تکی چلی کا وہ کم آئی تھی صدا سے دل صبح بھی پیچم مانی تھی پیچم تھی رشتہ بن پیچم</p>	<p>۴۹ کنا تھا کوئی جلد سکنے کو جگا اور عابد بیار کے شانے کو لگا جو غم سے پڑی خاک سپا ہو گیا بان بیبیوں کی نصرت پیر کو لگا</p>
<p>کثرت رہی تاصیع یہ کچھ نور و منیا کی پر وانه صفت فاطمہ کی روح پھر اکی</p>	<p>کرتا تھا چراغ سوئی عزم سفر کا اور شور درخون پہ وہ مرغان سو کا</p>	<p>حضرت کی سواری درخیمہ یہ کھڑی ہو سہارا رہو رات تو کل چاہ کھڑی ہو</p>

<p>۱۰۰ جوں جوں کہی تھی کہ صدی بے چالی کیا کہ تھانہ کے مریاں کی گالی جوں جوں کہی تھی کہ صدی بے چالی کیا کہ تھانہ کے مریاں کی گالی</p>	<p>۱۰۱ لے</p>	<p>۱۰۲ ضرائع دخل کو آکر دیکھا باقوت و قوت کے سہ سے قہر و قہر جہم و جہم کے سہ سے قہر و قہر اور دوزخ کے سہ سے قہر و قہر</p>
<p>۱۰۳ وان زمزمہ تھا نخل پہ مرغان سحر کا ہیان شور تھا اطفال شہر جن لشکر کا</p>	<p>۱۰۴ حور شیدہ پہ بھی طعنہ زمانہ نوحین کے آفاق مین اسحق وہ ستارے تھر زمین کے</p>	<p>۱۰۵ کتا تھا منادی یہ بھارے لیے سب مین یہ سبط ہمیر کی غلامی کے سبب مین</p>
<p>۱۰۶ لے</p>	<p>۱۰۷ سب بھارے لے</p>	<p>۱۰۸ لے</p>
<p>۱۰۹ حاضر ہو مرے سامنے پوشاک بدل کر بعد اُسکے ہو آراستہ میدان مین گل کر</p>	<p>۱۱۰ سر کے ہوئے جن بچے کو صف آملک سے اُسوقت عجب نوزیر شا تھا فلک سے</p>	<p>۱۱۱ دیکھا ہر جو کچھ وہ نہ کہا جائے کسی سے بانی ہر جو لذت اُسے پوچھے کوئی جی سے</p>
<p>۱۱۲ لے</p>	<p>۱۱۳ لے</p>	<p>۱۱۴ لے</p>
<p>۱۱۵ تکبیر کی آواز گئی گوش ملک مین اک زلزلہ سا پڑ گیا اطباق فلک مین</p>	<p>۱۱۶ اُسوقت حجاب آگے سے ان سبک اٹھا جو رہے انھیں مین دیے مین وہ دکھا دو</p>	<p>۱۱۷ قرنا جو بھی لشکر سفاک کے اندر چھپیدہ صدا ہو گئی افلاک کے اندر</p>

<p>۲۱ تھا تو تھی اک سوداں صبح بجا نظارہ رندی پہ کوئی چوب گستا میدان تہم خاندہ وبال نظر آسما پہ چہرے کے سے کوئی دان نہ پھلانا</p>	<p>۲۲ تھی میدان جنگی ہوئی کرکری لکڑا چلے کٹاؤن کے لئے غلے کی قار باغونین چلتے ہوئے سب خبر خوار گمزدون کی غنائیں اور جات تیار</p>	<p>۲۵ یوں لڑائی دنیا ہے طے آن چیمبر کٹا خا کوئی آن جوں کی رطلت خیر یوں لڑائی کرت غم فاطمہ اطہر تازہ ہوا داغ الم حضرت شہر</p>
<p>تھا صیوہ اسپان جو گیا گوش ملک تاک اک آن میں پہو پختاق گر دھلاک تاک</p>	<p>آئے تھے سوئے خیمہ بڑھائے ہو صد کو نیزون کی شانیں شہر بیک کی طرف کو</p>	<p>ترت میں گریبان بی چاک ہوا ہی اب خاتمہ پختیق پاک ہوا ہے</p>
<p>۲۴ تھا سورن قابل فلک غلٹاؤن جو غلٹاؤن بولن ہو چوب چوبین میدان میں جلوہ سازان کے برحق ماش کو دراموشی پادشہ نیشین</p>	<p>۲۳ تھے لشکر اعدا میں تو خیمہ تیار پودہ میدان خیمہ کا آٹھائے میں کیا بار میدان میں فتنہ کی بل نزار کی عرض کندیہ سے کہا ہی بیکار</p>	<p>۲۶ تھا گاہ میدان توں قیاس شجہ کار میدان میں جا ناہنیں کوئی ان کار است نہیں پاری پختی کا جی ہو پیار بابا سے کہو مجھے سب غدار</p>
<p>جلوے علموں کو جو دیے اہل جفا نے دامان کو گردان لیا بیک قضا نے</p>	<p>جا ناہ ابھی رن میں سہادت طلبی کو حضرت تو کرو آنکھ ناموس نبی کو</p>	<p>فردوس میں آنے کی ترسہ دعوم پر فکرم جا جلد سواری درخیمہ پہ کھڑی ہو</p>
<p>۲۷ تھے غوطہ دران فتنہ میں شہر چہرہ پہ لکھی تھی جھلم جھلم تھے غلٹاؤن سب شہرستان میں رہا اسے تھکے بارگاہ شہرستان</p>	<p>۲۸ رضعت کے لیے خیمہ میں چلے بہاؤی ناموس میں جہیز قیامت آسمان میں غیبیہ کلمتوں کی صورت ماری تھی غیب طبع کی پیر جات</p>	<p>۲۹ ای وقت دران فتنہ اب جلد ہو سوار تھا شہر شہر کھادے سے دلا جنگ کی گردن پر نہیں چلے لکڑا نہ نہ کھیلے جو سہادت کے میں لکڑا</p>
<p>میدان میں کھتا تھا قیاس کے ادھر ہاں جنگ میں اب نام کرد و جد و پدر کا</p>	<p>دھیان آیا سکینہ کو مینی کا جو جی میں غش ہو گئی دامان حسین بن علی میں</p>	<p>میں رن میں کھڑی جب دیا ہزار بالوں میں قتل کی زمین جھار رہی ہزار</p>

<p>۲۵۰ مولانا خضیب سے کہہ دوں گا کہ انصار میں کچھ بھی ہے پاپا بڑا چوں کہ یہ تھا تو کہ ان کے ہی اندر تب دریا بہت بڑا تھا پاپا</p>	<p>۲۵۱ کہ اذن کی خاطر غلامی کی تھی میرا خون میں جو بہا وہاں کہ نہ صبح کے اردن کی طرح وہ چھلکے</p>	<p>۲۵۲ چکھنے کے لیے غلامی کی تھی مرد میں ہوا جاں گمان میں گل ہو گئے گلی میں شہنشاہ پاپا بڑا بہت بڑا تھا</p>
<p>انصار سے فرمایا کہ آگے کو بڑھو تم عباس سے فرمایا کہ کھڑے پہ چڑھو تم</p>	<p>میرا ان کھڑے ہی میں شاہ شہادت تھے لڑے میں فقط منتظر حکم خدا تھے</p>	<p>جب شاہ چلے فکر شہادت طلبی میں کرام پڑا خیمہ ناموس نبی میں</p>
<p>۲۵۳ عباس کے کھولنا علم میں کا پھر شہادت میں کتنے کتنے شہر مساب میں عباس کے پوتے شہر چوچہ عباس کے پوتے شہر</p>	<p>۲۵۴ ناگاہ بڑھے طلب میں شہر اور لائے گئے غلامی کے پیام اور یہاں بھی ہوا سید مظلوم کو پیام فرمایا کہ ان مازوں کو تو فرما</p>	<p>۲۵۵ حضرت پوچھنے کا طریقہ کیا تھا اور پوچھنے والوں میں کون کیا تھا جب فرق مبارک پہ گئی سکینوں کو علامہ حکم کا راکھ پاپا</p>
<p>اقبال نے گھوڑے کا قدم چوم لیا تھا جبریل نے دامن علم چوم لیا تھا</p>	<p>لالی جو قصا دست میں پیغام شہادت حرا بن ریاحی نے پیغام شہادت</p>	<p>خون بہ گیا سارا نہ رہے ہوش کے اندر تھا کون کہ جو تھا متا آغوش کے اندر</p>
<p>۲۵۶ مولانا خضیب سے کہہ دوں گا کہ انصار میں کچھ بھی ہے پاپا بڑا چوں کہ یہ تھا تو کہ ان کے ہی اندر تب دریا بہت بڑا تھا پاپا</p>	<p>۲۵۷ کہ اذن کی خاطر غلامی کی تھی میرا خون میں جو بہا وہاں کہ نہ صبح کے اردن کی طرح وہ چھلکے</p>	<p>۲۵۸ چکھنے کے لیے غلامی کی تھی مرد میں ہوا جاں گمان میں گل ہو گئے گلی میں شہنشاہ پاپا بڑا بہت بڑا تھا</p>
<p>۲۵۹ ان کے وہ مولا کے قدم چوم رہے تھے خود ذوق شہادت میں کھڑے چوم رہے تھے</p>	<p>ایک ایک نے جب رن میں شہادت طلبی کی نوبت ہوئی غلامی نہ رسول گوی کی</p>	<p>نہایت بہن بھولی بہر شاہ خیمہ کو پھر پھر کے نظر کرتے تھے خیمہ کی طرف</p>

<p>۴۳۳</p> <p>میں نے رہا ہونے کا کھنکھاتا جاگا اگر خاک ہو تو میں نے کھنکھاتا جینے کو سودا ہے لعینوں کے کھنکھاتا مگر کھنکھاتا ہے اگر خاک ہو تو میں نے کھنکھاتا</p>	<p>۴۳۴</p> <p>میں نے رہا ہونے کا کھنکھاتا جاگا اگر خاک ہو تو میں نے کھنکھاتا جینے کو سودا ہے لعینوں کے کھنکھاتا مگر کھنکھاتا ہے اگر خاک ہو تو میں نے کھنکھاتا</p>	<p>۴۳۵</p> <p>میں نے رہا ہونے کا کھنکھاتا جاگا اگر خاک ہو تو میں نے کھنکھاتا جینے کو سودا ہے لعینوں کے کھنکھاتا مگر کھنکھاتا ہے اگر خاک ہو تو میں نے کھنکھاتا</p>
<p>مکان سلوات میں فریاد و بکا میں جنش ہوئی لوح و قلم و عرش خدا میں</p>	<p>میں کیا کہوں ظالم نے جو کچھ بے ادبی کی چھاتی پہ چڑھا سبط رسول عربی کی</p>	<p>اب قتل پہ یارا نہیں دیتا جاگ اپنا محبوب خدا بیٹھے ہیں کن میں سراپا</p>
<p>۴۳۶</p> <p>افلاک کو اسد مر و فنا ہو گیا جہان تھے تاریکی افان سے سو گیا اس ظلم سے جہان خوشان ہو گیا اسو لہجہ میں بکے پڑا ظفر ظالم</p>	<p>۴۳۷</p> <p>نہ نہ سے لگائے وہ خونِ جناب مستور زانم تو میں سے تاشام ہو آج بڑا خلق میں باطل تاشام ایسا نہیں کوئی کہ مرے ہاتھ کو تاشام</p>	<p>۴۳۸</p> <p>نہ نہ سے لگائے وہ خونِ جناب مستور زانم تو میں سے تاشام ہو آج بڑا خلق میں باطل تاشام ایسا نہیں کوئی کہ مرے ہاتھ کو تاشام</p>
<p>تھے خشک مر دستالم میں زمین کے نکرائے لگے کوہ سبھی روئے زمین کے</p>	<p>سینہ سے ترے مجھ کو اٹھاتا نہیں کوئی اسوقت بچائے مجھے آتا نہیں کوئی</p>	<p>کی چاروں طرف جبکہ شہادت اسے رہنے پھر قصہ کیا قتل کیا ننگ عرب نے</p>
<p>۴۳۹</p> <p>آوارہ جہاد میں جا کر ہو گیا اوطانوں نے چھوڑ دیا جہان نہی پڑ گئے جھپٹان سب چھوڑ گئے نور مہرون نے چھوڑ دیا رشتہ</p>	<p>۴۴۰</p> <p>نہ نہ سے لگائے وہ خونِ جناب مستور زانم تو میں سے تاشام ہو آج بڑا خلق میں باطل تاشام ایسا نہیں کوئی کہ مرے ہاتھ کو تاشام</p>	<p>۴۴۱</p> <p>نہ نہ سے لگائے وہ خونِ جناب مستور زانم تو میں سے تاشام ہو آج بڑا خلق میں باطل تاشام ایسا نہیں کوئی کہ مرے ہاتھ کو تاشام</p>
<p>ہو طرفہ نیستانوں میں بیخون بہ تباہی خبر کے تلے تھا بسر شیر اکھی</p>	<p>فرماتے ہیں اب چھوڑ لو اسے کوہ ہار تو ذبح نہ کر جو کہ پیاسے کو ہارے</p>	<p>سب ساتھیوں کے چاک گر سیاں میں گودی میں اٹھیں حفر طیارے میں</p>

سلام
ہر سلام پر کچھ کہتی تھی کہ بھائی کچھ
جلال جہان پر تھے یہی دونوں کی اورانی کچھ
شہر سے زینت سے کہا دیکھنا فرق جاتین
فاس آل عباس کی جہاں کی کچھ
سب پر کچھ کہتے تھے کہ تارہا ہوں وعدہ وفا
نانا پر است کی اپنی بوفانی کچھ
آیا ایک شام سے پہلو پہنچا جو کہ حضور
ای عزیز و دوسرے بخون کی سالی کچھ
دیکھنا قاسم کو ان سے کہنے لگے
فون میں ڈوبے ہوئے دست خالی کچھ

لا شہب ابابکر سے سلگتے تھے کہا
دادا صاحب کب کب یہی شکل خالی کچھ
دیکھنا نہ اٹے ابدان یاد تو کچھ کچھ
دست ختم رسالت کی بھلائی کچھ
سب مع فن کے شہر خست میں جو کچھ
نانا صاحب پہ پہا کہ بلابانی کچھ
اب بکھانے لگے لگے بھائی سے زینت کہا
اب بکھانے لگے لگے میری کمانی کچھ
قطع
ان میں جب بارے لگے اکثر تو باؤٹے کہا
ہر در پر اسے ای نہ ہر اس کی جانی کچھ

سلام
یہ مختاری پرورش فولے کی تائی
اسپاس بیٹے کے ہاتھوں کی صفائی کچھ
بین دان کا تشہب ہوا گل فر شہید
صاحب اللہ کی قدرت نمانی کچھ
کتنی تھی نہ ہر انبی سے کچھ کچھ
نانا اور اس بی است کی برائی کچھ
کہتے تھے سو سے سخت کہتے تھے سب محرم
با علی کہنے کی اپنے بے درانی کچھ
سب کہ درت لے ہوئی در پر اسے کچھ
پل کے کہ صحن مقدس کی صفائی کچھ

میں پریم

فہرست کتب

نہایت مجلس ہوا در سائل بہت عمدہ ہوا با سائنہ صحیحہ
اسمین موجود ہیں اسکا برعنا غور ان کے لیے اکثر اعظم ہوا
مصنف اسکے مولوی مراد علی صاحب لکھنوی ہیں۔
بعد حمد ہندی۔ یہ کتاب مختصر روزمرہ کی بول چال
سابقہ اوش کی نظم ہوا اکثر اطفال ہر سال اور عورت
درس میں رہتی ہوا انسان کا مرزا درہن ہنگو و نیکو
سوال و جواب کرنا قیامت کا آنا بہت عمدہ طور سے
نظم ہوا چھوٹے چھوٹے لڑکے اور لڑکیاں اکثر انہ برابر
کرتی ہیں جس سو سائل میں بھی واقف ہو جاتی ہوا در
روزہ و نماز جو کہ اصول مذہب ہوا میں صلاحیت کامل پیدا
ہو جاتی ہوا در عقائد بھی درست ہو جاتے ہیں اسی سے متعلق
مروج ہوا در ہر شخص اسکو ترتیب اطفال کے لیے خرید کرے گا
خلاصۃ المصائب۔ یہ کتاب مصائب الہیہ علیہ السلام
میں ہر معروف ہوا تا لیاقت سے محدث مقبول
ذاکر آل عبا مولوی میرا محمد ہادی صاحب علیہ السلام
کی ہوا۔ دو مرتبہ پہلے بھی اس مطبع میں طبع ہوئی تھی
اور کئی مطابع میں بھی چھپ چکی ہوا اس مرتبہ تمام
احتیاط سے بکمال صحت طبع ہوئی ہے مصائب
سید الشہداء امام حسین علیہ السلام و آلہ و صحابہ مولف
مرحوم نے اس عمدگی اور ربط مقبول سے ترتیب دیا ہوا
اور ایسا نادر خلاصہ فرمایا ہوا اور ایسے ایسے مضامین
جو کہ خراش مصائب امام ہمام اور اہلبیت علیہم السلام
لکھے ہیں کہ جنکے سننے سے سامعین خوش آواز ایک
دریا آئینوں کا آنکھوں سے بہا گا ہوا انفس کتاب
فیض انتساب اس مرتبہ کا کاغذ عمدہ برصان و شفاف

چھپائی گئی ہوا اعلیٰ درجہ کے خوش نویس سے لکھوائی گئی ہوا
اور قیمت بھی بغرض رفاه عام نہایت ارزان ہے
مسدس اوج۔ تالیف مرزا محمد جعفر صاحب تخلص
یہ اوج خلعت الصدق جناب مرزا دیر صاحب مرحوم
اس مسدس میں امیر المومنین علی مرتضیٰ علیہ السلام
کی نہایت عمدگی سے مدح کی ہوا قابل ملاحظہ مومنین ہوا۔

متفرقات دینیہ

شبیبہ احمدی۔ سراپائے خاتم المرسلین کا بیان
مولفہ جمال الدین حسن خان۔
مثنوی زائر۔ دعوت قبائل قریش مصنفہ
نواب شیر علی خان
دوازدہ مجلس۔ سسی بہ ریاض الازہار فی احوال
سید الابرار مولفہ مولوی وحیہ الدین محمد رضوی۔
اسرار کربلا حالات معرکہ کربلائے معلیٰ مولفہ
منشی محمد ظہیر الدین بلگرامی
مہر نبوت یختہ پیر میں تصنیف نواب محمد
مردان علی خان صاحب نظام
رموز القرآن۔ اوقات قرآن کا بیان مولفہ
مولوی محمد حسین علی باقی شاہجہانپوری۔
آثار محشر۔ علامات قیامت کا حال۔
صبح کا ستارہ حالات بہشت و دوزخ و قیامت
مولفہ مولوی عباس علی۔
قیامت نامہ بہشت نامہ۔ مولفہ مولوی فیاض الحق
آثار قیامت۔ قیامت کا بیان۔

